مشاہیر الاسلام

ترجمہ

وفیات الاعیان و انباء ابناء الزمان مما ثبت بالنقل و السماع

او انباء العیان للعلامۃ القاضی احمد ابن خلکان

جس میں

تقریباً نصف اول صدی ہجری سے نصف ساتویں صدی تک کے

علما فقہا قضاۃ شعرا متکلمین لغوئین نحوئین اطبا منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امرا
فقرا سلاطین حکما مجتہدین صناع مغنی اہل سنت شیعہ خوارج زیدیہ عیسائی صابی وغیرہ
ہر قسم کے دو تین ہزار سے زیادہ اکابر و اہل کمال کا ذکر ہے

اور جس کا

مولوی عبد الغفور خاں صاحب رامپوری

مترجم التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر
و مروج الذہب و معادن الجواہر للامام المسعودی از اصل عربی
و مترجم سیاحت ٹیورنیر و سیاحت تھیونیو و نظام اکبری از انگریزی
و مصنف نمونہ حساب و گرنت بھاشکر و تاریخ دکن وغیرہ وغیرہ

نے

باضافہ حواشی کثیرہ جن میں تاریخی جغرافی لغوی فقہی وغیرہ مشکلات کے حل کرنے میں حتی الوسع
کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا ہے اور جس سے کتاب کی خوبی دوبالا ہو گئی ہے

بایام قیام حیدر آباد دکن

اصل عربی سے اردوئے سلیس میں

ترجمہ کیا

جلد دوم

مطبع عام مفید آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخاں صوفی چھپی

فہرست مضامین

مشاہیر الاسلام

جلد دوم

فہرست ہذا صفحہ ۱

[illegible]	[illegible]	نام	ولادت	وفات	مولد	مدفن	کیفیت
۳۲	۸۱	حافظ ابو نعیم اصفہانی	رجب ۳۳۶ھ	۲۱ محرم ۴۳۰ھ	اصفہان	اصفہان	صاحب کتاب حلیۃ الاولیا و تاریخ اصفہان اور بہت بڑا ثقہ محدث اور بنی جعفر بن ابی طالب کا مولی تھا۔
۳۳	۸۲	حافظ ابو بکر خطیب	۲۴ محرم ۳۹۲ھ	۷ ذی الحجہ ۴۶۳ھ	بغداد	بغداد	یہ شخص بہت کتابوں کا مصنف بغداد کی تاریخ اسکی بہت مشہور ہے
۳۴	۸۳	ابو الحسین راوندی	۲۰۵ھ تخمیناً	۲۴۵ھ	راوند	رحبہ مالک بن طوق التغلبی	بڑا زبردست متکلم اور ۱۱۴ کتابوں کا مصنف تھا فضیحۃ المعتزلہ بھی اسی کی ہے
۳۵	۸۴	احمد بن محمد ہروی	.	رجب ۴۰۱ھ	قاشان	قاشان	بہت بڑا عالم اور کتاب الغریبین کا مصنف تھا
۳۶	۸۵	ابو المظفر خوافی	.	۵۰۰ھ	خواف	طوس	بہت بڑا عالم اور طوس کا قاضی تھا
۳۷	۸۶	ابو الفتوح احمد غزالی	.	۵۲۰ھ	طوس	قزوین	بڑا فقیہ واعظ صوفی مشرب امام محمد غزالی کا بھائی تھا
۳۸	۸۷	ابو الفتح ابن برہان	۴۷۹ھ	۵۲۰ھ	بغداد	بغداد	شافعی فقہ مین اس نے کئی اور جنکی کتابین لکھی ہین
۳۹	۸۸	ابو جعفر نحاس مصری	.	ذی الحجہ ۳۳۸ھ	مصر	مصر	بڑا اچھا عالم اور بہت کتابوں کا مصنف تھا
۴۰	۸۹	ابو طالب بن بقیہ	.	۲۰ رمضان ۳۶۷ھ	.	.	نحوی تھا۔
۴۱	۹۰	ابو العباس بن سہل	.	۲۷۰ھ	.	.	سرکاری دفاتر مین کاتب تھا کتاب الخراج اوسکی تصنیف سے ہے
۴۲	۹۱	ثعلب نحوی	۲۰۰ھ	۱۳ جمادی الاولیٰ ۲۹۱ھ	بغداد	بغداد	کوفیین مین نحو اور لغت کا امام تھا بہت کتابوں کا مصنف ہے
نوٹ	۹۲	احمد بن عطا رودباری	.	۳۶۹ھ	رود بار	.	شام کے ملک مین بہت بڑا صوفی تھا۔
نوٹ	۹۳	احمد بن محمد رودباری	.	۳۲۲ھ	بغداد	مصر غالباً	مصر مین بہت بڑا صوفی اور اچھا عالم تھا
نوٹ	۹۴	ابو الحسن بن البراء	.	شوال ۲۹۱ھ	بغداد	.	قاری قرآن تھا۔
نوٹ	۹۵	ابن الفرات	.	۳۸۴ھ	.	بغداد	مورخ اور بڑا ثقہ مانا جاتا تھا۔

۴۳	۹۶	حافظ سلفی ملقب صدر الدین	۴۷۲ھ	۵ ربیع الآخر ۵۷۶ھ	اصفہان	سکندریہ	شافعی مذہب محدث ابن خلکان کے استادوں کا استاد تھا اور حدیث میں یکتا
اول ک	۹۷	عبداللہ بن عباس	تین سال قبل ہجرت	۶۸ھ	مکہ	طائف	بڑے مشہور صحابی ہیں ایام جاہلیت کے اشعار اور انکے بیانات کا ذخیرہ مادہ انہیں کے سبب سے دنیا میں باقی رہا ہے۔
اول ک	۹۸	حافظ زکی الدین منذری	شعبان ۵۸۱ھ	۶۵۶ھ	مصر	مصر	بہت بڑا محدث دار الحدیث الکاملیہ کے مدرسہ واقع قاہرہ کا شیخ اور ابن خلکان کا استاد تھا۔
اول ی	۹۹	امام جمال الدین جعفراوی	۵۴۴ھ	۶۲۶ھ	سکندریہ	سکندریہ	مالکی مذہب کا عالم اور قاری تھا
اول ث	۱۰۰	حافظ عبدالغنی مقدسی	.	۶۰۰ھ	.	.	حنبلی مذہب کا عالم بہت اچھا واعظ اور مصنف تھا
،،	۱۰۱	حافظ ضیاء الدین مقدسی	.	۶۴۳ھ	.	.	شام کے ملک میں بڑا محدث اور سلفی کا شاگرد تھا
۴۴	۱۰۲	ابوالفضل شرف الدین اربلی	۵۷۵ھ	۲۴ ربیع الاول ۶۲۲ھ	موصل	موصل	مختلف علوم کا عالم ابن خلکان کا استاد اربل و موصل کے مدرسوں کا مدرس بھی رہا تھا۔
،،	۱۰۳	شیخ رضی الدین ابو داؤد سلیمان	.	ربیع الاول ۶۳۱ھ		بغداد	شافعی فقیہ مفتی مدرسہ نظامیہ بغداد اور بڑا متدین تھا
۴۵	۱۰۴	احمد بن عبد ربہ	۱۰ رمضان ۲۴۶ھ	۱۸ جمادی الاولیٰ ۳۲۸ھ	قرطبہ اندلس	قرطبہ	مورخ ادیب صاحب کتاب العقد الفرید اموی خاندان کا بڑا عالم
،،	۱۰۵	علی بن محمد الایادی	.	.	تونس	.	المعز لدین اللہ کا شاعر اور ابن عبد ربہ کا معاصر تھا
اولیٰ	۱۰۶	ابو طاہر طیفور الکاتب	۲۰۴ھ	۲۸۰ھ	بغداد	بغداد	بہت بڑا فصیح شاعر مورخ اور مشہور عالم تھا۔
۴۶	۱۰۷	ابوالعلاء المعری	۲۷ ربیع الاول ۳۶۳ھ	ربیع الاول ۴۴۹ھ	معرہ	معرہ	باوجود نابینا ہونے کے شعر و فن نحو لغت میں علامۂ عصر تھا حکمائے متقدمین کے مذہب پر چلتا تھا گوشت نہیں کھاتا تھا اور اس کا اعتقاد تھا کہ اولاد پیدا کرنا گناہ ہے مگر آخر وقت میں مسلمان ہو گیا تھا
۴۷	۱۰۸	ابو عامر بن شہید	۳۸۲ھ	جمادی الاولیٰ ۴۲۶ھ	.	قرطبہ	اندلس کا بہت بڑا عالم مزاج کا بڑا گرم فیاض تھا بہت سی کتابیں اور جنات و شیاطین کی بابت بھی کتابیں لکھی تھیں۔
۴۸	۱۰۹	احمد بن فارس لغوی	.	۳۹۰ھ	رے	رے	علم لغت کا بہت بڑا علامہ اور بدیع الزمان ہمدانی کا استاد
۴۹	۱۱۰	متنبی شاعر	۳۰۳ھ	۲۴ رمضان ۳۵۴ھ	کوفہ	دیر عاقول	اسلام میں عربی زبان کا بہت بڑا شاعر صاحب دیوان ہے عربی شعر میں اسکے برابر کسی کا کلام مقبول نہیں ہوا۔
اولیٰ	۱۱۱	ابن وہبون	.	۴۸۰ھ	مرسیہ علاقہ اندلس	لورقہ	مشہور شاعر اور عالم تھا۔
۵۰	۱۱۲	ابوالعباس نامی	.	۳۹۹ھ	مصیصہ	حلب	بڑا مشہور شاعر متنبی کا معاصر اور سیف الدولہ بن حمدان کا مداح تھا
اولیٰ	۱۱۳	ابو عبداللہ کرمانی	.	.	.	.	کتنی ہی کتابوں کا مصنف عالم اور اچھا خوشنویس تھا تاریخ وفات تو نہیں معلوم مگر چوتھی صدی ہجری کے شروع میں موجود تھا
۵۱	۱۱۴	بدیع الزمان		جمادی الآخر ۳۹۸ھ	ہمدان	ہرات	اول درجہ کا ادیب جس نے عربیت کی کایا پلٹ دی عربی میں ایک طرز انشاپردازی کی جس کی تقلید پر منشیوں کا قلم اٹھتا ہے صاحب مقامات حریری اسی کا شاگرد تھا۔

۵۲	۱۱۵	ابوالقاسم بن طباطبا	.	۲۳ شعبان ۳۴۵ھ	مصر	مصر	شاعر غزل گو اور طالبیون کا نقیب تھا۔
نوٹ	۱۱۶	عنبسہ	.				وہ یمن میں علی کی نسل کا سب سے آخری والی تھا ۴۳۳ھ سے ۴۲۲ھ تک والی رہا مسلمان سید صرف اسکا نام باقی رہ گیا ہے
۵۳	۱۱۷	زُعق	.	رمضان ۳۹۹ھ	افریقیہ	[illegible]	شام ... [illegible] شاعر تھا
۵۴	۱۱۸	جحظہ برمکی	شعبان ۲۲۴ھ	۳۲۶ھ	.	بغداد	برمکی خاندان کا شاعر اور ظریف تھا علم نجوم اور اخبار سلف اور بعض ہنر خوب جانتا تھا جن میں اوسنے کتنی ہی کتابیں لکھی ہیں مگر مذہب کی طرف توجہ کم تھی۔
۵۵	۱۱۹	ابن دراج القسطلی	محرم ۳۴۷ھ	جمادی الآخر ۴۲۱ھ	قسطلہ	قسطلہ غالباً	بڑا اچھا شاعر تھا اندلس میں اوسکا وہی درجہ تھا جو شام میں متنبی کا تھا
۵۶	۱۲۰	ابوالولید بن زیدون الاندلسی		رجب ۴۶۳ھ	قرطبہ	اشبیلیہ	بڑا ادیب شاعر اور معتضد عباد صاحب اشبیلیہ کا وزیر تھا
	۱۲۱	ابوبکر ؟	۳۵۴ھ	۴۰۵ھ	قرطبہ	قرطبہ	ابن زیدون کا باپ اور اچھا عالم تھا۔
	۱۲۲	ابوبکر	.	۲ صفر ۴۵۴ھ	قرطبہ	قرطبہ	معتضد بن عباد کا وزیر تھا ابن ہاشم کے لڑائی میں مارا گیا
۵۷	۱۲۳	ابن الابار	.	۴۳۳ھ	اشبیلیہ	اشبیلیہ	شاعر اور عالم تھا۔
۵۸	۱۲۴	ابونصر منازی	.	۴۳۷ھ	منازجرد	.	شاعر عالم اور والی میافارقین و دیار بکر کا وزیر تھا
۵۹	۱۲۵	ابن خیاط	۴۵۰ھ	۱۱ رمضان ۵۱۷ھ	دمشق	دمشق	شاعر اور مداح تھا
۶۰	۱۲۶	ابوالفضل میدانی	.	۲۵ رمضان ۵۱۸ھ	نیشاپور	نیشاپور	صاحب کتاب الامثال عربی لغت اور امثال عرب کا بڑا ماہر تھا
	۱۲۷	سعید بن میدانی	.	۵۳۹ھ	نیشاپور	نیشاپور	میدانی کا بیٹا اور بڑا فاضل تھا کتاب الاسمانی فی الاسما مصنف
۶۱	۱۲۸	ابن الخازن الکاتب	...ھ تقریباً	صفر ۵۱۸ھ	بغداد	بغداد	بہت بڑا مشہور خوشنویس اور شاعر تھا۔
	۱۲۹	ابوالقاسم ہبۃ اللہ	.	۵۵۰ھ کے بعد	اہواز غالباً	اصفہان غالباً	ایک مشہور طبیب تھا
	۱۳۰	نصر اللہ کاتب	.	.	بغداد	بغداد	ایک مشہور خوشنویس تھا ۵۴۲ھ میں زندہ تھا
۶۲	۱۳۱	ناصح الدین ارجانی	۴۶۰ھ	ربیع الاول ۵۴۴ھ	تستر	تستر	تستر کا نائب قاضی اور بہت بڑا شاعر تھا۔
۶۳	۱۳۲	ابن منیر مہذب الدین	۴۷۳ھ	جمادی الآخرہ ۵۴۸ھ	طرابلس	حلب	شیعہ مذہب اصحاب کبار کی شان میں گستاخیاں کرتا مگر شاعر اچھا تھا
۶۴	۱۳۳	قاضی رشید ابوالحسین	.	محرم ۵۶۳ھ	.	سکندریہ	ریاضی اور علوم شرعیہ کا عالم اور سکندریہ کا ناظر تھا
۰	۱۳۴	قاضی مہذب ابو محمد	.	رجب ۵۶۱ھ	.	قاہرہ	بہت اچھا شاعر اور قاضی رشید کا بھائی تھا
نوٹ	۱۳۵	امیر عضد الدین	.	۵۷۱ھ کے بعد	.	.	عالم اور ادیب اسامہ بن منقذ کا بیٹا تھا جس کا ذکر ... نے لکھا ہے و تعلیم مخصص تھا
	۱۳۶	محمد بن ...	.	۵۸۰ھ کے بعد	.	.	بہت بڑا ریاضی دان تھا ریاضیات و منطق خوب جانتا تھا

نوٹ ۱	۱۲۷	عبد العزیز بن الحباب	.	۵۶۱ھ	.	.	مصر کا قاضی اور صاحب مصر کا جلیس تھا اسیواسطے جلیس لقب ہوگیا تھا
۶۵	۱۲۸	نفیس قطرسی	.	۲۴ ربیع الاول ۶۰۳ھ	.	قوص صعید	اچھا شاعر اور منطق فلسفہ وغیرہ خوب جانتا اور ہیئت کا عالم تھا۔
	۱۲۹	خلکن التقوی	.	۲۸ شعبان ۶۲۳ھ	.	قاہرہ	بڑا دیندار فاضل اور دمیاط کا والی تھا۔
[illegible]	۱۴۰	سُحیم بن وثیل	بسال قبل سنہ	۶۰ھ	.	.	اچھا شاعر تھا عبد بنی حسحاس کے نام سے جو شخص مشہور ہے غالباً وہ یہی ہے
۶۶	۱۴۱	احمد السبتی	.	۱۸۴ھ	.	.	خلیفہ ہارون الرشید کا بیٹا تھا اپنے ہاتھ سے کسب کرکے کھاتا تھا اور باوجود قدرت دنیا کو ترک کر دیا تھا۔
۶۷	۱۴۲	ابن العریف	۲ جمادی الاولی ۴۸۱ھ	۲۳ صفر ۵۳۶ھ	مریہ	مراکش	صوفی اور ولی تھا اور صوفیوں کے دستور کے موافق شیعہ خیالات سے متاثر تھا۔
۶۸	۱۴۳	ابن الحطیئہ	جمادی الآخر ۴۷۸ھ	محرم ۵۶۰ھ	فاس	مصر	بڑا زبردست عالم قاری متقی اور پرہیزگار اور حضرت عمر کا متبع تھا اور بنی عباس کی نفور روایات کو مانتا تھا
۶۹	۱۴۴	احمد بن الرفاعی	.	۲۲ جمادی الاولی ۵۷۸ھ	ام عبیدہ	ام عبیدہ	فقرائے رفاعیہ و بطائحیہ کا بانی تھا
۷۰	۱۴۵	احمد بن طولون	۲۳ رمضان ۲۲۰ھ	۱۰ ذی القعدہ ۲۷۰ھ	سامرا	مصر	مصر شام و حدود روم کا حاکم اور اہل علم کا بڑا قدردان تھا
نوٹ ۵	۱۴۶	ابن الدایہ	.	۳۳۴ھ	.	.	سیرت ابن طولون کا مصنف تھا۔
	۱۴۶	طولون	.	۲۴۰ھ	.	.	نوح ابن اسد سامانی عامل بخارا نے خلیفہ مامون کو غلام نذر بھیجا تھا
۷۱	۱۴۸	معز الدولہ بن بویہ	۳۰۳ھ	۱۷ ربیع الاول ۳۵۶ھ	.	بغداد	پہلے سر پر لکڑیاں رکھکر بیچتا تھا پھر عراق کا بادشاہ ہوگیا تھا
۷۲	۱۴۹	ابو نصر مروان کردی	.	۲۹ شوال ۴۵۳ھ	.	میافارقین	میافارقین اور دیار بکر کا بادشاہ تھا اور بڑا خوش نصیب تھا
۷۳	۱۵۰	مستعلی بن المستنصر	۲۰ محرم ۴۶۹ھ	۱۷ صفر ۴۹۵ھ	قاہرہ	مصر	خاندان فاطمیین کا خلیفہ تھا فاطمیین کی سلطنت اسکے وقت میں کمزور ہوگئی تھی
	۱۵۱	نزار بن المستنصر	۱۰ ربیع الاول ۴۳۷ھ	۴۸۸ھ کے بعد	قاہرہ	مصر	گرفتار ہوکر مارا گیا
۷۴	۱۵۲	ابن المشطوب عماد الدین	۵۷۵ھ	ربیع الآخر ۶۱۹ھ	.	راس عین	امرای دولت صلاحیہ کا بڑا زبردست رکن تھا۔
	۱۵۳	سیف الدین مشطوب	.	۲۶ شوال ۵۸۸ھ	.	قدس	امرای دولت صلاحیہ میں امیر کبیر اور نابلس کا والی تھا
	۱۵۴	امیر بدر الدین	.	شعبان ۵۸۸ھ	.	موصل	موصل کا حاکم تھا۔
	۱۵۵	قیس بن عاصم تمیمی	.	.			صحابی تھا اور خسر بننے کی غیرت سے ایام جاہلیت میں اپنی بیٹیوں کو مار ڈالتا تھا
۷۵	۱۵۶	صلاح الدین اربلی	ربیع الآخر ۵۷۲ھ	۵ ذی الحجہ ۶۳۱ھ	اربل	مصر	ملک کامل حاکم مصر کا وزیر اور ذی علم شخص تھا۔
۷۶	۱۵۷	عزیز الدین مستوفی	۴۷۲ھ	اوائل ۵۲۵ھ	اصفہان	تکریت	سلطان محمود بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی کے خزانہ کا متولی تھا
۷۷	۱۵۸	ارتق بن اکسب	.	۴۸۴ھ	.	قدس غالباً	پہلے عراق فارس اور حلوان کا پھر قدس کا حاکم ہوگیا تھا

	۱۵۹	سلمان بن ارتق	.	۵۱۸ھ	.	قرتیثین	دیاربکر کا حاکم تھا طرابلس اور قدس کے درمیان سفر مین انتقال ہوا
	۱۶۰	نجم الدین ایل غازی	.	.	سلطان محمد سلجوقی کی طرف سے بغداد مین شحنہ تھا اور سنہ [illegible] مین ماردین پر قبضہ کرلیا تھا		
۸۰	۱۶۱	البساسیری	.	۱۵ ذالحجہ ۴۵۱ھ	فسا	بغداد	قائم بامر اللہ کا ترکی وزیر تھا۔
نوٹ	۱۶۲	نہارش بن المجلی	.	صفر ۴۹۹ھ	.	.	امیر عرب حدیثہ و عانہ کا حاکم تھا
نوٹ	۱۶۳	ابن العظیمی	.	.	.	.	حلب کا رہنے والا اور تاریخ حلب کا مصنف تھا
۷۹	۱۶۴	نور الدین ارسلان شاہ	.	۲۹ رجب ۶۰۷ھ	.	موصل	موصل کا حاکم تھا
	۱۶۵	ازہر بن السمان	۱۱۱ھ	۲۰۳ھ	بصرہ	بصرہ غالبًا	قبل از خلافت منصور عباسی کا مصاحب اور تبع تابعین سے تھا
نوٹ	۱۶۶	حمید الطویل	.	۱۴۳ھ کے قریب	بصرہ	بصرہ غالبًا	تابعی اور بڑے قد کا آدمی تھا۔
۸۱	۱۶۷	اسامہ بن مرشد	۲۷ جمادی الآخر ۴۸۸ھ	۲۳ رمضان ۵۸۴ھ	شیزر	دمشق	بنی منقذ کے علما اور اولاد روئسے تھا جو قلعہ شیزر کے مالک تھے۔
	۱۶۸	ابن صورہ	.	ربیع الآخر [illegible]	.	مصر	یہ کتابوں کا بہت بڑا دلال تھا۔
	۱۶۹	خراز					اوس زمانہ کا شاعر تھا۔
نوٹ ۸۲	۱۶۹	ابن راہویہ	۱۶۱ھ	۲۳۸ھ	مرو کے راستہ مین	نیشاپور	حدیث فقہ اور زہد و ورع مین امام تھا امام شافعی کے اصحاب مین سے بلکہ قریب قریب اونکے مساوی کے تھا
۸۳	۱۷۰	ابو عمر الشیبانی	.	۲۰۶ھ	رمادہ الکوفہ	بغداد غالبًا	لغت اور شعر مین امام اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کا استاد تھا مگر نبیذ پینے کے سبب [illegible]
نوٹ	۱۷۱	ابوبکر احمد بن کامل	.	۳۵۰ھ	.	.	[illegible] مورخ تھا قاضیوں کی ایک تاریخ اسنے لکھی ہے
۸۴	۱۷۲	ابن الندیم موصلی	۱۵۰ھ	رمضان ۲۳۵ھ	موصل	موصل غالبًا	لغت شعر حدیث فقہ کا عالم تھا صداقت دیانت عفت مین کبھی اوسکو سب مانتے تھے مگر غنا مین مشہور اور بے نظیر تھا۔
نوٹ	۱۷۳	مصعب بن عبد اللہ الزبیری	۱۵۶ھ	۲۳۶ھ	مدینہ	.	محدث فقیہ مورخ اور نسابہ تھا مگر حضرت علی کو اچھا نہیں جانتا تھا
نوٹ	۱۷۴	محمد بن عطیہ	.	.	بصرہ	-	شاعر سرکاری کاتب اور ابن ابی دواد کا ہمعصر تھا
نوٹ	۱۷۵	نظام بلخی	.	۲۳۱ھ	بصرہ	.	مشہور متکلم بلکہ علم کلام کا بانی تھا۔
نوٹ	۱۷۶	عماد الدین باطیش	محرم ۵۷۵ھ	۶۵۵ھ	موصل	حلب	بہت بڑا عالم مفتی اور کتنی ہی کتابوں کا مصنف تھا المغنی اسی کی کتاب ہے۔
نوٹ	۱۷۷	ہشیم بن بشیر	.	۱۸۳ھ	واسط	بغداد	بہت بڑا محدث تھا
نوٹ	۱۷۸	ابو معاویہ بن الضریر	۱۱۳ھ	۱۹۵ھ	کوفہ	.	محدث تھا۔
۸۵	۱۷۹	اسحاق بن حنین	.	ربیع الآخر ۲۹۸ھ	حیرہ	بغداد غالبًا	بڑا مشہور طبیب نصرانی مذہب تھا اسنے اور اسکے باپ نے کتب طب و فلسفہ کا یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا
نوٹ	۱۸۰	ابن بطلان	.	۴۴۴ھ	بغداد	انطاکیہ	ایک مشہور نصرانی طبیب تھا۔

٨٦	١٨١	اسعد المیہنی	.	٥٢٧ھ	میہنہ	بغداد	مدرسہ نظامیہ بغداد کا مدرس فقہ اور فن خلاف مین مشہور تھا
٨٧	١٨٢	العجلی	ربیع الاول ٥١٥ھ	٢ صفر ٦٠٠ھ	اصفہان	اصفہان	بڑا محدث صاحب تصنیف اور زاہد وعابد تھا
	١٨٣	ام ابراہیم					یہ سب العجلی کے استاد اور محدثین تھے جنکے حالات رجال کی کتابون مین کسی نے نہین دیے ہین مگر ابن خلکان نے انکے نہایت ضروری حالات لینے اور انکا زمانہ اور اون کا مقام تبلا دیا ہے۔
	١٨٤	حافظ ابوالقاسم					
	١٨٥	ابوالوفا غانم					
	١٨٦	ابوالفضل عبدالرحیم					
	١٨٧	ابوالمطہر					
	١٨٨	ابن البطی					
	١٨٩	اسمعیل بن الفضل					
	١٩٠	عبدالعزیز بن محمد					
نوٹ	١٩١	اسمعیل بن محمد	٤٥٧ھ	٥٣٥ھ	اصفہان	اصفہان	بہت بڑا محدث اور کئی کتابون کا مصنف تھا
نوٹ	١٩٢	زاہر الشحامی	٤٤٦ھ	٥٣٣ھ	.	.	محدث تھا۔
٨٨	١٩٣	اسعد بن مماتی	.	جمادی الاولی ٦٠٦ھ	.	حلب	مصر کا بہت بڑا شاعر اور سرکاری دیوان کا ناظر تھا کا بیلا مذکور اور سیرۃ صلاح الدین کو اسنے نظم کیا تھا۔
	١٩٤	خطیر والد اسعد	.	٦ رمضان ٥٧٧ھ	.	.	یہ بھی شاعر تھا اور صلاح الدین کے لشکر کے دفتر کا افسر تھا اور اسی وقت مسلمان ہوا تھا۔
نوٹ	١٩٥	صفی الدین بن شکر	.	.	.	.	ملک عادل کا وزیر تھا اور ٥٩٠ھ کے بعد تک زندہ تھا
نوٹ	١٩٦	ابن مکنسہ	.	.	.	.	مصر کا شاعر اور ابوالملیح کے نقاش تھا ٤٩٠ھ کے بعد تک زندہ تھا
ر	١٩٧	بدرالجمالی	.	.	.	.	مصر کا وزیر تھا اور ٤٦٦ھ کے بعد تک زندہ تھا۔
٨٩	١٩٨	بہاوالدین سنجاری	٥٣٨ھ	شروع ٦٢٢ھ	سنجار	سنجار	شافعی فقیہ اور شاعر تھا حج بہت کیا کرتا تھا۔
٩٠	١٩٩	مزنی	١٧٥ھ غالباً	رمضان ٢٦٤ھ	مصر	مصر	امام شافعی کے بعد سب سے بڑا شافعی فقیہ بڑا زاہد بڑا عالم اور بہت جلیل القدر مصنف ہے مختصر المزنی اسکی کتاب ہے
٩١	٢٠٠	ابوالعتاہیہ	١٣٠ھ	جمادی الآخرہ ٢١١ھ	عین التمر	بغداد	بڑا مشہور شاعر ہے خلیفہ مہدی عباسی کی لونڈی عتبہ پر عاشق تھا
نوٹ	٢٠١	عمرو بن العلاء	.	.	.	.	طبرستان کا حاکم اور ١٦٦ھ مین موجود تھا۔
نوٹ	٢٠٢	اشجع السلمی	.	.	رقہ	.	ہارون الرشید کے زمانہ کا مشہور شاعر تھا
نوٹ	٢٠٣	مخارق	.	٢٣٠ھ	.	سر من رای	بہت بڑا مغنی تھا اسکا اور اسکے ساتھ کے اور دو مغنیون کا ذکر تذکرہ مین آیا ہے
٩٢	٢٠٤	ابن عیذون القالی	جمادی الآخر ٢٨٨ھ	ربیع الآخر ٣٥٦ھ	منازجرد		لغت شعر اور نحو مین مشہور اور بہت بڑا مصنف تھا اسکی کتاب الامالی بہت اچھی کتاب ہے۔
نوٹ	٢٠٥	ابو یعلی	٢١٠ھ	٣٠٧ھ	موصل	.	حافظ حدیث تھا اسکی مسند مشہور ہے۔

۹۳	۲۰۶	الصاحب بن عباد	ذیقعدہ ۳۲۶	۲۴ صفر ۳۸۵	اصطخر	اصفہان	فخرالدولہ والی جرجان کا وزیر اور بڑا فرزشہر شاعر ادیب
		لقب فضیلیہ تھا اور دانش مین بڑا نام پیدا کیا تھا کئی کتابونکا مصنف بھی ہے جن مین ایک کتاب المحیط لغت مین سات جلدونمین ہے					
	۲۰۷	ابوالحسن عباد	.	۳۳۵	.	.	صاحب کا باپ اور رکن الدولہ والی دیلم کا وزیر تھا
	۲۰۸	فخرالدولہ	۳۴۱	شعبان ۳۸۷	.	.	متنبی کا ممدوح اور دیلم کا حاکم تھا۔
	۲۰۹	ابوسعید رستمی	.	.	.	.	صاحب بن العباد کا دوست اور شاعر تھا
	۲۱۰	ابوالقاسم زعفرانی	.	.	.	.	صاحب کا دوست اور شاعر و عالم تھا
	۲۱۱	ابوالحسین الفارسی	.	.	.	.	یہ بھی صاحب کا یار غار اور اچھا شاعر اور نحوی تھا
نوٹ	۲۱۲	ابوالقاسم بن ابی العلاء	.	.	.	.	یہ بھی صاحب کا دوست اور شاعر تھا
۱۱	۲۱۳	سرقسطی صاحب العنوان	.	محرم ۵۸۰	سرقسطہ	.	نحوی ادیب اور فن قرأت مین مشہور تھا
۹۵	۲۱۴	منصور عبیدی	۳۰۲	آخر شوال ۳۴۱	قیروان	مہدیہ	ممالک افریقیہ کا بادشاہ تھا۔
	۲۱۵	ابویزید	.	محرم ۳۳۶	.	منصوریہ	قائم اور منصور کے مقابلہ مین خروج کیا تھا گرفتار ہوکر مارا گیا
	۲۱۶	اسحاق بن سلیمان	.	.	.	.	منصور کا طبیب تھا
نوٹ	۲۱۷	ابن اباض	.	.	.	.	یہ اباضیہ فرقہ کا بانی اور مروان بن محمد اموی کا ہمعصر تھا
۹۶	۲۱۸	ظافر عبیدی	ربیع الآخر ۵۲۷	محرم ۵۴۹	قاہرہ	قاہرہ	مالک مصر کا بادشاہ تھا عین عالم جوانی مین ایک ترک کے ہاتھ سے مارا گیا
	۲۱۹	عباس	.	.	.	.	ظافر کا وزیر اور اوسکا قاتل تھا
۹۷	۲۲۰	اشہب القیسی	۱۵۰	۲۲ شعبان ۲۰۴	مصر	مصر	مالکی مذہب کا اول درجہ کا فقیہ تھا شافعی امام مالک کے اصحاب مین سے اسکے اور ابن عبدالحکم کے سوا اور کسیکو نہین دیکھا
	۲۲۱	ابن عبدالحکم	.	.	.	.	مالکی مذہب کا اول درجہ کا فقیہ اور امام شافعی کا ہمعصر تھا
۹۸	۲۲۲	اصبغ المالکی	.	۲۱ شوال ۲۲۵	مصر	مصر	مالکی مذہب کا فقیہ تھا۔
نوٹ ۳	۲۲۳	عبدالعزیز	.	۸۵	.	.	مصر کا والی تھا۔
۹۹	۲۲۴	آق سنقر حاجب	.	جمادی الاولی ۴۸۷	.	حلب	حلب کا حاکم اور خاندان اتابکی نوری کا جد اعلے تھا
	۲۲۵	بزان	.	جمادی الاولی ۴۸۷	.	حلب	آق سنقر کی بغاوت مین یہ بھی اوسکا شریک تھا
	۲۲۶	سلیمان بن عبدالجبار	.	.	.	.	حلب کا حاکم تھا
۱۰۰	۲۲۷	آق سنقر برسقی	.	۵۲۰	.	موصل	موصل کا حاکم تھا فرقہ باطنیہ کے ہاتھ سے مارا گیا۔

	۲۲۸	مودود	۔	ربیع الآخر ۵۰۷ھ	۔	دمشق	محمد بن ملکشاہ سلجوقی کی طرف سے بادشاہ کا حاکم تھا باطنیہ فرقہ کے ہاتھ سے مارا گیا
	۲۲۹	کیقباد بن ہزار اسپ	۔	تقریباً ۵۰۰ھ	۔	۔	فرقہ باطنیہ کا سردار اور تکریت کا حاکم تھا
	۲۳۰	سیف الدولہ صدقہ	۔	۔	۔	۔	حلہ کا حاکم تھا اور کیقباد کو گرفتار کرکے لے گیا۔
	۲۳۱	عز الدین مسعود	۔	۲۲ جمادی الآخر ۵۴۱ھ	۔	موصل	موصل کا حاکم تھا۔
۱۰۱	۲۳۲	امیہ بن ابی الصلت	۴۶۰ھ	محرم ۵۲۹ھ	دانیہ	منستیر	ادیب حکیم تھا طب ہیئت منطق وغیرہ مین اچھی تصنیفات ہین
	۲۳۳	ابو الولید وقشی	۔	۔	۔	۔	دانیہ کا قاضی اور ابو الصلت کا استاد تھا
	۲۳۴	عبد العزیز	۔	۵۴۶ھ	مہدیہ	بجایہ	ابو الصلت کا بیٹا شاعر اور بڑا شطرنج باز تھا
	۲۳۵	ابو عبد اللہ حلبی	۔	۔	۔	۔	افضل شاہنشاہ کا منجم تھا۔
نوٹ ۸	۲۳۶	ابو [illegible]	۔	۔	عسقلان	۔	۵۰۰ھ مین بقید حیات تھا عسقلان کا سب سے بڑا شاعر تھا
نوٹ ۱۰	۲۳۷	علی بن رضوان	۔	۴۶۰ھ	۔	۔	یہ شخص بہت بڑا حکیم اور طبیب گذرا ہے۔
۱۰۲	۲۳۸	قاضی ایاس	۴۶ھ تقریباً	۱۲۲ھ	۔	عمبہ سی	قاضی البصرہ اور عقلاء عرب سے تھا فراست میں اسکی مثال دیتے ہین
	۲۳۹	عدی بن ارطاۃ	۔	۔	۔	۔	عمر بن عبد العزیز اموی کی خلافت مین عراق کا والی تھا
	۲۴۰	قاسم بن ربیعہ	۔	۔	۔	۔	قاضی ایاس کا ہمعصر اور بہت بڑا عالم تھا
نوٹ ۹	۲۴۱	انس بن مالک	۔	۹۲ھ	۔	بصرہ	صحابہ سوائے قبول مین انکا سب سے بعد انتقال ہوا ہے
۱۰۳	۲۴۲	ابن القریہ	۔	۸۴ھ	۔	بصرہ	اس شخص کو فصاحت مین اول درجہ کا شخص مشہور ہے لیکن علما کی رای ہے کہ وہ محض فرضی شخص ہے کوئی آدمی ایسا نہیں گذرا
	۲۴۳	عبد الرحمن بن الاشعث	۔	۔	۔	۔	سیستان کا حاکم تھا۔
	۲۴۴	ابن ابی العقب	۔	۔	۔	۔	ملاحم (رزمیہ) گوبیان اسکے نام سے بہت مشہور ہین مگر کہتے ہین کہ یہ اور مجنون عاشق لیلے صرف فرضی شخص تھے
۱۰۴	۲۴۵	نجم الدین ایوب	۔	۲۷ ذی الحجہ ۵۶۸ھ	دُوین	مدینہ منورہ	سلطان صلاح الدین کا باپ اور امراء سلطنت مین بڑا لائق تھا
	۲۴۶	بہروز	۔	۔	۔	۔	نجم الدین کا دوست اور غیاث الدین سلجوقی کا نائب تھا
	۲۴۷	عز الدین فرخ شاہ	۔	۔	۔	۔	سلطان صلاح الدین کا بھتیجا اور بعلبک کا حاکم تھا
	۲۴۸	قاضی فاضل	۔	۔	۔	۔	سلطان صلاح الدین کا وزیر اور بہت بڑا ادیب تھا
نوٹ ۱۱	۲۴۹	کمال الدین	۔	۶۶۰ھ	۔	۔	یہ شخص حلب کا رہنے والا تھا اپنے شہر کی تاریخ لکھی ہے
نوٹ ۱۲	۲۵۰	ابن ابی الطی	۔	۶۳۰ھ	حلب	۔	اس نے بھی حلب کی تاریخ لکھی ہے۔

یہان جلد دوم ختم ہوئی اسکے بعد تیسری جلد مین سب سے اول تذکرہ نمبر ۱۰۵ بادیس نصر الدولہ کا ہے

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۲ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مِہران اصبہانی

کتاب حِلیۃ الاولیا کا مصنف اعلام محدثین و اکابر حفاظ و ثقات سے تھا۔ بڑے بڑے فاضلوں سے اوس نے
پڑھا۔ اور اوس سے بھی بہت لوگوں نے علم حاصل کیا۔ اور فائدہ اوٹھایا تھا۔ اوس کی کتاب الحلیہ بہت ہی اچھی کتاب
ہے اوس کے سوا اوس نے اصفہان کی ایک تاریخ بھی لکھی ہے۔ [illegible]
حال میں سے لیکر اوس کا نسب اس طرح لکھا ہے [illegible] اوس نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اوس کا دادا مہران مسلمان ہوا تھا
یعنی اوس نے یہ اشارہ کیا ہے کہ [illegible] اول مسلمان ہوا ہے۔ مہران عبد اللہ
بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مولیٰ تھا۔ اس عبد اللہ بن معاویہ کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ
آئیگا۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اوس کا باپ [illegible] میں مرا اور اوس کے نانا کے قبر کے پاس مدفون ہوا ہے۔
ابو نعیم رجب ۳۳۶ھ [illegible] میں پیدا ہوا اور [illegible] ۴۳۰ھ [illegible] ۱۰۳۹ء میں اصفہان
میں مرا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ [illegible] مذکور کا انتقال ہوا ہے۔ اصفہان بکسرہ یا بفتح
[illegible] جبال کے مشہور شہروں میں سے ہے۔ اصفہان کو اصبہان
[illegible]
[illegible] تو اونکے لشکر [illegible]

وغیرہ سے آکر اسی جگہ جمع ہوا کرتے تھے۔ عربوں نے اسے معرب کرکے اصفہان کرلیا ہے۔ سکندر ذوالقرنین نے اسے آباد کیا تھا۔ ماخوذ از کتاب سمعانی۔

(۱) حلیۃ الاولیا میں اکابر اولیاء اللہ کے تذکرہ اور اونکے کرامات کا ذکر ہے۔

(۲) حافظ کے معنی اوپر ہم نے بیان کر دیے ہیں۔ دیکھو تذکرہ ۲۷ نوٹ ۱

(۳) اس عبد اللہ بن معاویہ کا جدا تذکرہ اس کتاب میں نہیں ہے کسی دوسرے شخص کے تذکرہ میں غالباً اس کا بیان ہوگا مگر مترجم انگریزی ڈی سلان کے کتاب میں اس کے حالات دیکھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

۳۳ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد مہدی بن ثابت بغدادی معروف بہ خطیب[۱]

صاحب تاریخ بغداد وغیرہ حفاظ متقنین اور علمائے متبحرین سے تھا۔ اوس کی بغداد کی تاریخ ایسی معلومات عظیم کا ذخیرہ ہے کہ اگر اوس کے سوا اور کوئی کتاب بھی وہ نہ لکھتا تو بھی اوس کے علم کی ناموری کے لئے فقط یہی کافی تھی۔ اوسکے سوا اوس کی تصنیفات کی تعداد قریب سو[۱۰۰] کے پہونچ گئی ہے۔ اوس کے اوصاف اسقدر مشہور و معروف ہیں کہ اونکی ستایش کی ضرورت نہیں۔ فقہ اوس نے ابوالحسن المحاملی اور قاضی ابوالطیب الطبری وغیرہ سے پڑھی تھی۔ پہلے صرف ایک فقیہ تھا۔ مگر آخر میں حدیث اور تاریخ میں اوسے کمال ہوگیا۔ روز پنجشنبہ ۲۴ جمادی الآخرہ ۳۹۲ھ (مئی ۱۰۰۲ء) کو پیدا ہوا۔ اور بروز دوشنبہ ۷ ذی الحجہ ۴۶۳ھ (۵ ستمبر ۱۰۷۱ء) کو بغداد میں مرگیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مگر سمعانی کہتا ہے۔ اوسکی وفات شوال میں ہوئی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ شیخ ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ سے معزز شخص نے بھی اوس کے جنازہ کو کندھا لگایا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ خطیب سے اس نے بہت فائدہ اوٹھایا اور اپنے تصنیفات میں اکثر اوس سے مدد لیا کرتا تھا۔ ایک یہ بھی عجیب اتفاق کی بات ہے۔ کہ خطیب کی وفات جو اپنے زمانہ کا حافظ مشرق تھا اوسی سال ہوئے جس سال ابوعمر یوسف بن عبدالبر صاحب کتاب الاستیعاب سے ہوئی جو اوسی زمانہ میں حافظ مغرب[۲] تھا۔ اس یوسف کا ذکر حرف یائے تحتانیہ (تذکرہ ۸۰۸) میں آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محب الدین ابن النجار نے تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے۔ کہ ابوالبرکات اسماعیل بن ابی سعد صوفی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوبکر بن زہرا الصوفی نے بشر الحافی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر کے برابر اپنے لئے ایک قبر بنائی تھی۔ اور ہر ہفتہ ایکبار وہاں جاتا اور قبر میں سوتا اور کل قرآن پڑھا کرتا تھا۔ جب ابوبکر خطیب مرگیا جس نے وصیت کی تھی کہ مجھے بشر کے قبر کے پاس دفن کرنا تو اصحاب حدیث (طالب علم حدیث پڑھنے والے) ابوبکر بن زہرا کے پاس آئے۔ اور کہا کہ

خطیب کو آپ اپنے اوپر مقدم کیجئے اور اوس کے دفن کے واسطے آپ اوس قبر مین اجازت دیجئے جو آپ نے اپنے لئے تیار کی ہے ابن زہرا نے اس سے انکار کیا۔ اور انکار پر سخت اصرار کیا۔ اور کہا مین نے سالہا سال سے جو جگہ اپنے لئے تیار کی ہے مجھسے اوسکو کون لے سکتا ہے جب لوگون نے دیکھا کہ وہ نہین مانتا۔ تو سب اٹھکے ہوکر شیخ ابو سعد میرے باپ کے پاس آئے۔ اور اوس کا ذکر کیا۔ اوس نے شیخ ابو بکر بن زہرا کو بلایا اور کہا مین تمھین یہ نہین کہتا کہ آپ اپنی قبر اونھین دیدیجئے۔ مگر مین یہ بات پوچھتا ہون کہ اگر آپ بشر الحافی کے ایام حیات مین اوس کے پاس کبھی بیٹھے ہوتے۔ اور اتفاقاً ابو بکر خطیب اوس کے پاس آتا تو آپ اوسی جگہ بیٹھے رہتے اور یہ پسند کرتے کہ اوس کے اوپر بیٹھے رہین۔ ابنؔ زہرا نے کہا نہین۔ بلکہ مین اوٹھتا اور اپنی جگہ اوسے بٹھا دیتا۔ ابو سعد نے کہا تو پھر اب بھی ایسا ہی چاہیئے۔ ابو بکر کا دل اس سے خوش ہوگیا۔ اور اپنی قبر مین دفن کی اجازت دیدی۔ چنانچہ خطیب کو باب حرب[4] مین بشر الحافی کے برابر دفن کردیا۔

خطیب کے پاس دو سو[(۲۰۰)] دینار تھے۔ وہ سب صدقہ مین دے گیا۔ اور ارباب حدیث فقہا اور فقرا کو اپنی بیماری مین تقسیم کرگیا تھا۔ اور وصیت کر مرا تھا۔ کہ اوس کے تمام کپڑے بھی خیرات کردئے جائین۔ اور جتنی کتابین تھین وہ بھی مسلمانون کے واسطے وقف[(۵)] کرگیا تھا۔ اوس کے اولاد نہ تھی۔ اوس نے ساٹھ[(۶۰)] کتابون سے زیادہ تصنیف کی ہین شیخ ابو اسحاق شیرازی اوس کے جنازہ کے اوٹھانے والون مین سے تھا۔ کہتے ہین کہ وہ ۳۹۱ھ (۱۰۰۱ء) مین پیدا ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔ اوس کے مرنے کے بعد لوگون نے خواب[(۶)] مین اوسے بہت خوش دیکھا۔ وہ اپنے زمانہ کا اعلیٰ درجہ کا محدث اور بہت بڑا حافظ تھا۔ یہان تک مین نے ابن النجار کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

(۱) دیکھو تذکرہ ۲۷ نوٹ ۱۔

(۲) شمالی افریقیہ سسلی اندلس وہ ملک ہین جنھین مسلمان اوس زمانہ مین ملک مغرب کہا کرتے تھے۔ اب آجکل بھی سسلی اور اسپین کو چھوڑ کر شمالی افریقیہ کو جو مصر کے مغرب مین واقع ہے مغرب کے نام سے نامزد کرتے ہین۔ دیکھو تذکرہ ۸۱۶۔

(۳) ابو سعد کی جگہ بعض نسخون مین صرف سعد لکھا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ نیچے چلکر آگے بھی ابو سعد لکھا ہے۔ اسلئے غالباً ابو سعد صحیح ہے۔

(۴) بیاسے حاء حطی کے بعض جگہ اسے جیم کے ساتھ لکھا ہے۔ مگر حاے حطی سے صحیح ہے۔

(۵) دیکھو تذکرہ ۲۱ نوٹ ۶۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۱۹ نوٹ ۷۔

۳۴ ابو الحسین احمد بن یحییٰ بن اسحاق راوندی

مشہور عالم تھا۔ علم کلام مین اوس نے ایک مقالہ لکھا ہے۔ اپنے عہد کے بہت بڑے فضلا مین شمار ہوتا تھا۔ کوئی ایک سو چودہ کتابین اوس نے تصنیف کی تھین۔ انھین مین سے کتاب فضیحۃ المعتزلہ کتاب التاج کتاب الزمرد کتاب القضب الدموع وغیرہ بھی ہین۔ اوس نے جو علمائے کلام کے ساتھ اس کے اکثر مجالسین رہا کرتین اور مناظرات ہوا کرتے تھے اون کا حال بھی لکھا ہے۔ بعض مذہبی مسائل مین یہ تمام علمار سے جدا ہے جنھین اہل کلام نے اپنی کتابون مین اوس سے نقل کیا ہے۔ ۲۴۵ھ یا ۲۵۰ھ؁ ۸۵۹ء مین رحبۃ مالک بن طوق التغلبی مین یا بغداد مین اس کا انتقال ہوا۔ تخمیناً چالیس برس کی عمر ہوئی ہوگی۔ بستان[1] مین کہتا ہے کہ وہ ۲۵۰ھ مین مرا ہے۔ واللہ اعلم۔ رحمہ اللہ تعالےٰ

راوند بفتح را و الف و واو و سکون نون و دال مہملہ قاسان کے علاقہ اور نواحی اصفہان مین ایک قریہ ہے۔ راوند نیشاپور کے علاقہ مین بھی ایک سمت کا نام ہے۔ یہ وہ نہین ہے۔ قاسان بسین مہملہ ہے۔ نہ قاشان بشین معجمہ جو قم کے پاس ہے یہی راوند ہے جس کا ذکر ابو تمام اسطائی نے اپنی کتاب حماسہ کے باب المراثی مین کیا ہے۔ اور کہا ہے لوگ کہتے ہین بنی اسد کے دو شخص تھے وہ کہین اصفہان کی طرف گئے۔ وہان ایک مقام پر جسے راوند و خزاق کہتے تھے ایک دہقان[2] سے اور اون سے اتنی دوستی ہوگئی کہ بھائی بن گئے۔ اور ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوگئے۔ اتفاقاً ایک اون دونون مین سے مرگیا۔ دوسرا اسدی اور دہقان جو زندہ تھے انھین اس سے سخت صدمہ ہوا۔ اور یہ قاعدہ مقرر کرلیا کہ دونون اوس کی قبر پر پڑے رہتے۔ اور جب شراب کے دو پیالہ پیا کرتے تو اوس کی قبر پر بھی ایک پیالہ ڈالدیا کرتے کچھ مدت بعد دہقان بھی مرگیا۔ اب وہ اسدی جو باقی رہ گیا تھا اون دونون کی قبر پر پڑا رہتا اور یہ شعر گایا کرتا تھا۔

خَلِیلَیَّ ہُبَّا طَالَمَا قَدْ رَقَدْتُمَا … اَجِدَّ کُمَا لَا تَقْضِیَانِ کَرَاکُمَا

میرے دونو دوستو اٹھو سوتے ہوے تمھین مدت گذر گئی کیا یہ سچ ہے کہ تم اپنی نیند کبھی ختم نہ کروگے۔

اَمِنْ طُوْلِ نَوْمٍ لَا تُجِیْبَانِ دَاعِیاً … کَاَنَّ الَّذِیْ یَسْقِیْ الْمُدَامَ سَقَاکُمَا

کیا مدت دراز کے خواب کے باعث پکارنے والے کو تم جواب نھین دیتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی شراب پلانے والے نے تمھین شراب پلادی (اور سلادیا ہے)

اَلَمْ تَعْلَمَا مَالِیْ بِرَاوَنْدَ کُلِّہَا … وَلَا بِخُزَاقٍ مِنْ صَدِیْقٍ سِوَاکُمَا

کیا تم نہین جانتے کہ تمام راوند اور خزاق مین تمھارے سوا میرا کوئی دوست نہین

أُقِيمُ عَلَى قَبْرَيْكُمَا لَسْتُ بَارِحاً ... طِوَالَ اللَّيَالِي أَوْ يُجِيبُ صَدَا كُمَا

مین تمہاری ہی پاس پڑا رہونگا جب تک کہ راتین ہوا کرین گے یہانتک کہ جب تمہارا صدا اس وقت کہ تمہاری صدا میری بات کا جواب دیوے۔

وَأَبْكِيكُمَا حَتَّى الْمَمَاتِ وَمَا الَّذِي ... يَرُدُّ عَلَى ذِي لَوْعَةٍ إِنْ بَكَاكُمَا

مرتے دم تک تم پر برابر روتا رہونگا۔ مگر کوئی چیز بھی ہے کہ جس شخص کا محبت سے دل جل رہا ہے اوس کو تم پر رونیکا دیجوا

فَلَوْ جُعِلَتْ نَفْسٌ لِنَفْسٍ وِقَايَةً ... لَجُدْتُ بِنَفْسِي أَنْ تَكُونَ فِدَاكُمَا

اگر کسی جان کے بچانے کے واسطے کوئی جان کام آسکتی تو مین اپنی جان تم پر سے قربان کر دیتا۔

أَصُبُّ عَلَى قَبْرَيْكُمَا مِنْ مُدَامَةٍ ... فَإِلَّا تَنَالَاهَا تُرَوِّي ثَرَاكُمَا

مین تمہارے قبرون پر شراب چھڑکونگا۔ اگر وہ تم تک نہ پہونچے گی تو بھی تمہاری قبرونکی مٹی کو وہ تر ہی کریگی

خزاق بضم خائے معجمہ وزائے معجمہ والف وقاف ایک اور گاون راوند کے پاس ہے واللہ اعلم بالصواب۔

(۱) دیکھو تقویم البلدان ابو الفداء عربی صفحہ ۲۸۰۔

(۲) بستان بہت کتابون کے نام ہین۔ حاجی خلیفہ نے اس نام کی [illegible] کتابین لکھی ہین۔ غالبا یہ بستان ابو عامر اشعر آذر کی ہے جس کا یہان حوالہ دیا گیا ہے۔

(۳) دہقان فارسی سے معرب کیا ہوا لفظ ہے کاشتکار اور مورخ دونون کو کہتے ہین۔ اور اکثر اس کا اطلاق اہل فارس کے قدیم خاندانون پر کیا جاتا ہے جو موروثی زمین کے مالک ہوتے ہین۔

(۴) ایام جاہلیت مین عربون کا عقیدہ تھا کہ ہر ایک انسان کے ساتھ ایک ہمزاد ہوتا ہے۔ وہ اوس [illegible] رات کو صدا کیا کرتا ہے۔ امام مسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب مین ان خیالات اور عقائد کا کچھ ذکر کیا ہے [illegible] ترجمہ مسعودی مین اوسے دیکھنا چاہئے۔

۳۵ ابو عُبَيد احمد بن محمد بن محمد بن ابی عُبَيد العبدی المؤدب المعلم ہروی قاشانی

مصنف کتاب الغریبین تھا۔ یہ نسب تو اوس کا کتابون مین منقول ہے۔ مگر اوس کی کتاب الغریبین کی پشت پر مین نے اس طرح لکھا دیکھا ہے۔ احمد بن محمد بن عبد الرحمن واللہ اعلم یہ شخص علماء کبار سے تھا اور [illegible] مذکورین اس نے کچھ کوتاہی نہین کی ہے۔ مجھے اوس کے حالات بجز اس کے اور کچھ نہین معلوم کہ وہ ابو

ازہری لغوی کی صحبت مین جس کا ذکر آئندہ آتا ہے رہا کرتا تھا۔ اوسی سے اوس نے پڑھا اور بہت کچھ نفع اٹھا کے عربی مین کمال حاصل کیا تھا۔ اس اپنی کتاب مین اوس نے قرآن کریم اور حدیث نبوی کے کلمات غریبہ کی تفسیر لکھی ہے۔ جس سے وہ ایک نہایت مفید کتاب ہوگئی ہے اور تمام دنیا مین پھیل گئی ہے۔ کہتے ہین وہ بڑا دل لگی باز تھا۔ خلوت مین (شراب) پیتا۔ مجالس لذت و طرب مین اہل ادب کا ہمدم و ہمساز رہتا تھا۔ خدا تعالیٰ اوسکے اور ہمارے سب کے گناہ معاف کرے۔ باخرزی نے ادبائے خراسان کے تذکرات مین اس کی ان حرکات کی نسبت کچھ اشارہ کیا ہے واللہ اعلم۔ اس کی وفات رجب سنہ ۴۰۱ھ (۱۰۱۱ء) مین ہوئی ہے۔ رحمہ اللہ تعالےٰ ہروی بفتح ہائے ہوز و رائے مہملہ ہرات سے منسوب ہے۔ جو خراسان کے نہایت بڑے شہرون مین سے ہے۔ جسے احنف بن قیس نے عبداللہ بن عامر کے ماتحتی مین ۳۱ھ کے طور پر (سنہ ۳۰ھ مین) فتح کیا تھا[1]۔ فاشانی بفتح فا و الف و شین معجمہ و الف و نون فاشان کی طرف منسوب ہے۔ جو ہرات کے علاقہ مین ایک قریہ ہے سمعانی کے قول کے بموجب بعض اوس کو باشان بہائے موحدہ بھی بتاتے ہین۔ اس سے اوپر قاسان اور قاشان[2] کا ذکر آچکا ہے۔ یہ چارون ایسے نام ہین کہ ان مین اشتباہ ہو جایا کرتا ہے۔ مگر درحقیقت ان مین بڑا فرق ہے۔ ہم نے جو تصریح کردی ہے اب شبہ نہین ہوسکتا۔

(۱) دیکھو تذکرہ ۲۲ نوٹ ۲۔

(۲) دیکھو تذکرہ ۔ ۳۴۔

۳۶ ابو المظفر احمد بن محمد بن المظفر الخوافی

شافعی فقیہ اور اپنے زمانہ کا بڑا بالغ نظر تھا۔ امام الحرمین جوینی سے فقہ پڑھی اور اوس کے تلامذہ مین اول درجہ حاصل کیا تھا۔ طوس اور اوس کے نواحی کا قاضی بھی رہا تھا۔ اہل علم مین بحث و مناظرہ اور مخالفون کے ساکت اور دم بند کرنے مین نہایت مشہور تھا۔ علمی شغل اشغال مین ابو حامد غزالی کا رفیق و دمساز رہتا تھا۔ خدائے تعالیٰ نے غزالی کو تصانیف مین اور خوافی کو مناظرہ مین سعادت عنایت فرمائی تھی۔ بمقام طوس سنہ ۵۰۰ھ (سنہ ۱۱۰۶ء) مین ابو المظفر نے وفات پائی۔ خواف بفتح خائے معجمہ و واو الف و فا نیشاپور کی ایک سمت کا نام ہے جہان بہت کثرت سے قریات اور دیہات آباد ہین۔

۳۷ ابو الفتوح احمد بن محمد بن محمد بن احمد طوسی غزالی ملقب مجد الدین

امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی کا بھائی شافعی فقیہ واعظ خوش بیان شکل وصورت کا اچھا صاحب کرامات واشارات تھا۔ اگرچہ فقیہ بھی بہت اچھا تھا۔ مگر وعظ کی طرف طبیعت مائل ہوگئی تھی۔ اکثر وعظ کہا کرتا تھا۔ اوس کے بھائی ابوحامد کی طبیعت جب تعلیم وتدریس سے تنگی اور گوشہ اختیار کرلیا۔ تو نیابتہً یہ بہ مدت تک مدرسہ نظامیہ میں پڑھاتا رہا تھا۔ اس نے ابوحامد کی کتاب احیاء العلوم کا ایک جلد میں خلاصہ کرکے لباب الاحیاء نام رکھا ہے۔ ایک اس کی اور کتاب بھی ہے جس کا نام اوس نے الذخیرۃ فی علم البصیرۃ رکھا تھا۔ ملکوں میں اکثر سفر کرتا۔ اور صوفیوں کی بذات خاص خدمت کیا کرتا تھا۔ طبیعت میں گوشہ گیری وعزلت نشینی کی طرف بہت میلان تھا۔ ابن النجار نے تاریخ بغداد میں اوس کا ذکر کرکے کہا ہے۔ کہ اوس کے سامنے ایک شخص نے ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً۔ انہ ہو الغفور الرحیم (اے میرے بندو جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے ناامید نہ رہو کیونکہ اللہ تعالی تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اور وہ بیشک بڑا بخشنے والا مہربان ہے) غزالی نے کہا اللہ تعالی نے یا عبادی کہکر اپنے بندوں کو اپنی طرف اضافت کی شرافت بخشی ہے۔ پھر اپنے قول کی تائید میں یہ شعر پڑھکر سنائے

وَهَانَ عَلَی اللّومُ فِی جَنبِ حُبِّهَا ... وَقَولُ الاَعَادِی اِنَّهُ لَخَلِیعُ

اوس کی محبت کے پہلو پر غور کیجیے تو جو ملامت کہ مجھپر کی جاتی ہے بہت ہی خفیف ہے۔ اور دشمنوں کا یہ کہنا کہ وہ برادری سے نکالدیا گیا ہے کچھ کھٹکتا نہیں ہے

اَصَمُّ اِذَا نُودِیتُ بِاسمِی وَاِنَّنِی ... اِذَا قِیلَ لِی یَا عَبدَهَا لَسَمِیعُ

جب مجھے میرا نام لیکر پکارتے ہیں تو بہرا بنجاتا ہوں۔ لیکن جب اوس کا غلام کہتے ہیں تو میں فوراً سن لیتا ہوں۔

لَا تَدعُنِی اِلَّا بِیَا عَبدَهَا ... فَاِنَّهُ اَشرَفُ اَسمَائِی

مجھے اوس کا غلام کہکر پکارا کرو۔ اور نام کبھی نہ لو۔ میرا سب سے اچھا نام یہی ہے۔

احمد کی وفات قزوین میں ۵۲۰ھ (۱۱۲۶ء) میں ہوئی ہے۔ رحمہ اللہ تعالی۔ طوسی طوس کی طرف منسوب ہے طوس بفتح طائے مہملہ وسکون واو وسین مہملہ خراسان کا ایک پرگنہ ہے۔ جس میں دو شہر آباد ہیں۔ ایک کا نام

طابران بطائے مہملہ والف، وبائے موحدہ وراے مہملہ والف ونون۔ دوسرے کا نام ہے نوقان بضم نون وسکون۔ واؤ وقاف والف ونون۔ ان دونون شہرون کے متعلق کوئی ایک ہزار گاؤن سے زیادہ ہین۔
غزّالی بفتح غین معجمہ وتشدید زاے معجمہ والف ولام خوارزم والون کے محاورہ مین غزّال (سوت فروش) کی جانب نسبت ہے۔ کیونکہ وہ قصّار (دھوبی) کو قصّاری اور عطّار کو عطاری کہکر نسبت کیا کرتے ہین بعض یہ بھی کہتے ہین کہ غزالی بزاے مخففہ غزالہ کی طرف منسوب ہے جو طوس کے علاقہ مین ایک گاؤن ہے مگر یہ امر خلاف شہرت ہے۔ لیکن سمعانی نے کتاب الانساب مین اسی کو اختیار کیا ہے۔ واللہ اعلم۔
قزوین بفتح قاف وزاے معجمہ وکسر واؤ ویاے تحتانیہ ونون عراق عجم مین اسماعیلی قلعون کے پاس ایک بڑا شہر ہے۔

(۱) یعنے وہ کتاب جس مین عالم بصیرت اور نظر کا بیان ہے۔ لیکن یہ بات کہ اس مین نظر کا کس حیثیت سے بیان ہے اوس کے اصل حقیقت تو اوس وقت معلوم ہوگی جس وقت یہ کتاب سامنے آئے۔ لیکن مصنف کی حالت پر غور کرنے سے خیال ہوتا ہے کہ اس مین بصیرت روحانی کا ذکر ہوگا۔

(۲) سورۃ الزمر نمبر ۳۹ آیت ۵۴۔

(۳) اسماعیلیون کا پورا بیان سٹروی ساسی نے اپنی تاریخ فرقۂ ڈروس کے دیباچہ مین لکھا ہے۔

۳۸ ابو الفتح احمد بن علی بن محمد الوکیل معروف بہ ابن برہان

شافعی فقیہ اصول وفروع متفق ومختلف مین بڑا کامل ومتبحر تھا۔ ابو حامد غزالی ابو بکر الشاشی اور ابو الحسن الکیا الہراسی سے فقہ پڑہی تھی۔ اس کے تمام فنون مین خوب ماہر تھا۔ کتاب الوجیز اصول فقہ مین اسی کی ہے۔ بغداد مین ایک مہینے سے کچھ کم مدرسۂ نظامیہ مین پڑہایا بھی تھا۔ سنہ ۵۲۰ھ (۱۱۲۶ء) مین بغداد مین ہی انتقال ہوا[1]۔ رحمہ اللہ تعالی۔ برہان بفتح باے موحدہ وسکون راے مہملہ وہاے ہوز والف ونون ہے۔

(۱) طبقات الشافعین مین ہے ابن برہان بغداد مین سنہ ۴۷۹ھ مین پیدا ہوا تھا۔ فقہ مین اوس نے ایک کتاب البسیط مفصل کے نام سے تصنیف کی تھی۔ پھر الوسیط یعنی اوسط درجہ کی لکھی۔ اوس کے بعد الوجیز یعنی مختصر لکھی۔ اور اور بھی کتنی ہی کتابین تصنیف کین۔ اوسکے سامنے بڑے بڑے پیچیدہ فقہ کے سوالات پیش ہوتے اور وہ ہر چیز مین نہایت عمدہ فتوی دیتا تھا۔ یہانتک کہ اوسکی لیاقت اس فن مین ضرب المثل ہوگئی تھی۔ ابن خلکان [illegible] شہور ہے کہ وہ سنہ ۵۱۸ھ مین مرا ہے۔

۳۹ ابوجعفر احمد بن محمد بن اسمعیل بن یونس المرادی نحّاس نحوی مصری

فضلائے عصر اور صاحب تصانیف مفیدہ سے تھا۔ تفسیر القرآن الکریم کتاب اعراب القرآن کتاب الناسخ والمنسوخ کتاب فی النحو جس کا نام التُّفَّاحَہ (سیب) ہے کتاب فی الاشتقاق تفسیر ابیات (کی جو سیبویہ نے بطور مثال کے اپنی کتاب مین دی ہین اور جو اپنی طرح کی پہلی ہی کتاب ہے) کتاب ادب الکتّاب (راہبر کاتبان ومنشیان) کتاب الکافی نحو مین کتاب المعانی (بیان محاورات جو نظم مین اکثر آیا کرتے ہین) دس شعرا کے دیوانون کی تفسیر اور اون کا املا لکھانا کتاب الوقف والابتدا صغری وکبری (جملون کی ابتدا اور انتھا کے بیان مین) کتاب شرح معلقات سبعہ کتاب طبقات الشعرا وغیرہ سب آپ کی کتابین ہین۔ حدیث ابوعبدالرحمن النسائی سے سنی۔ اور اوس سے روایت کیا کرتا تھا۔ نحو ابوالحسن علی بن سلیمان اخفش نحوی وابواسحاق الزجاج وابن الانباری ونفطویہ ودیگر اعیان اُدَبائے عراق سے پڑہا تھا۔ مصر سے اون کے پاس تحصیل علم کے واسطے گیا تہا۔ مگر بڑا خسیس اور اپنے خرچ مین بڑی تنگی کیا کرتا تھا اگر کسی کو ایک عمامہ عنایت کرنا چاہتا تو بخل اور لالچ کی وجہ سے قطع کرکے تین عمامہ بنا کر دیتا تھا۔ اور کفایت شعاری کی غرض سے بازار سے اپنا سودا خود ہی لے آتا۔ اپنی حوائج کا بار بھی اپنے اہل معرفت اور آشناؤن پر ڈالتا رہتا تھا۔ مگر باوجود اس کے لوگ اوس کے پاس بڑی رغبت سے جاتے اور پڑہتے پڑھاتے تھے۔ اوس نے مخلوق کو بہت فائدہ پہونچایا ایک خلق کثیر نے اوس سے علم حاصل کیا تھا۔

مصر مین بروز پنجشنبہ ۵ ذی الحجہ ۳۳۸ھ (مئی ۹۵۰ء) یا بعض کے قول کے بموجب ۳۳۷ھ کو اس نے وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالی۔ اوس کی وفات کا سبب اس طرح بیان کرتے ہین۔ کہ ایک مرتبہ وہ دریائے نیل کے کنارہ مقیاس کے زینہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ دریا کی طغیانی کا موسم تھا۔ عروض مین کچھ اشعار کی باتین سوچ رہا تھا۔ کسی جاہل نے سمجھا وہ نیل پر جادو کر رہا ہے تاکہ اوس سے طغیانی نہو۔ اور غلہ گران ہو جائے۔ اسلیے یکایک آکر ایک ایسی لات ماری کہ وہ دریائے نیل مین گر پڑا۔ اور پھر اوسکی کسی کو کچھ خبر نہ ملی۔ نَحَّاس بفتح نون وتشدید حائے مہملہ والف وسین مہملہ اوس شخص کو کہتے ہین جو نُحاس (تانبے) کا کام کرتا ہے۔ مصر والے پیتل تانبے کے برتن بنانے والون کو نحّاس کہا کرتے ہین۔

۴۰ ابو طالب احمد بن بکر بن بقیۃ العبدی النحوی

بڑا فاضل اور علوم مین خوب ماہر تھا۔ نحو مین ابو علی فارسی کی کتاب الایضاح کی نہایت عمدہ شرح لکھی ہے مجھے اس کے سوا اس کا حال اور کچھہ نہین معلوم کہ اوس نے نحو کی کتابین ابو سعید سیرافی ابو الحسن رمانی اور ابو علی فارسی سے پڑھی تھین۔ بروز پنجشنبہ ۲۰ رمضان ۴۰۶ھ (۱۰۱۶ء) کو اوس کا انتقال ہوا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

عبدی بفتح عین مہملہ وسکون بائے موحدہ و دال مہملہ عبد القیس بن افصیٰ[۱] بن دعمیٰ کی طرف منسوب ہے جو عرب مین ایک بڑا مشہور قبیلہ ہے۔

(۱) دیکھو تذکرہ ۱۹ نوٹ ۱۔

۴۱ ابو العباس احمد بن محمد بن عبد الکریم سہل الکاتب

صاحب کتاب الخراج[۱] ۲۷۰ھ (۸۸۳ء) مین مرا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مجھے اس کا کچھہ حال معلوم نہین کہ مین اوس کا ذکر کرون۔ مگر کتاب اوس کی بہت مشہور ہے۔ اسی وجہ سے مین نے اوسکا یہان ذکر کیا ہے۔ کیونکہ جب لوگ اوس کی کتاب کو پڑھین گے تو اوس کے زمانہ کے معلوم کرنے کا اونھین ضرور شوق پیدا ہوگا۔

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مالگزاری کے بیان مین ہوگا جو زمینداروں اور رعایا سے سرکار کو وصول ہوتی تھی اور چونکہ یہ کاتب تھا اور سرکاری دفاتر مین ملازم تھا اس سے ہمارے خیال کی اور بھی تائید ہوتی ہے۔ اگر یہ رسالہ کہین ملجائے تو تاریخ اسلام مین اُس سے بہت بڑا مفید اضافہ ہوگا۔

۴۲ ابو العباس احمد بن یحییٰ بن زید بن سیار النحوی الشیبانی بالولاء المعروف بہ ثعلب

معن بن زائدۃ الشیبانی کا جس کا ذکر (تذکرہ ۱۱) مین انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ حرف میم مین آئیگا مولی تھا۔ نحو اور لغت مین کوفیون[۱] کا امام اور ابن الاعرابی اور زبیر بن بکار کا شاگرد تھا۔ اخفش اصغر ابو بکر بن انباری اور ابو عمر الزاہد وغیرہم اس سے روایت کیا کرتے تھے۔ وہ بہت بڑا ثقہ حجت قاطع اور صالح تھا۔ حافظہ صدق بیان اور عربی دانی مین بڑا مشہور تھا۔ قدیم اشعار کی روایت مین ایام طفلی سے ہی اپنے استادون کے نزدیک معتبر اور مستند مانا جاتا تھا۔

ابن الاعرابی کو جب کبھی شک ہوتا تو کہتا ابو العباس بتاؤ یہ کیسے ہے۔ کیونکہ وہ اُسے ثقہ سمجھتا اور اوس کے حافظہ پر بڑا اعتبار کرتا تھا۔

ابو العباس کہا کرتا تھا مین نے عربی ادب اور لغت ۲۱۶ھ مین پڑہنا شروع کیا۔ اور ۲۱۸ھ سے فرا کے حدود کو دیکھنے لگا تھا۔ جب پچیس سال کا ہو گیا تو فرا کا کوئی مسئلہ ایسا باقی نہ رہا کہ جو مجھے سب سے اچھا یاد نہ ہو۔ ابو بکر بن مجاہد المُقری کہتا ہے کہ ثعلب نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا۔ ابو بکر۔ علمائے قرآن قرآن پڑھتے پڑہاتے ہین وہ اپنی مراد کو پہونچین گے۔ حدیث والے حدیث پڑھتے ہین وہ بھی اجر پائینگے۔ اہل فقہ فقہ سیکھتے سکھاتے ہین اونھین بھی اپنا ثواب ملیگا۔ مین ہمیشہ زید و عمر مین[2] مشغول رہا۔ آخرت مین نہ معلوم میرا کیا حال ہوگا۔ ابو بکر کہتا ہے کہ اس کے بعد مین اوس کے پاس سے اپنے مکان کو چلا آیا۔ اسی شب کو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اِقْرَءْ اَبَا الْعَبَّاسِ عَنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَهٗ اَنْتَ صَاحِبُ عِلْمِ الْمُسْتَطِیْلِ و ابو العباس سے جا کر ہمارا اسلام کہو۔ اور اوس سے کہدو کہ تجھے بڑا معزز علم دیا گیا ہے[3]) ابو عبداللہ رودباری جو اللہ کا ایک نیک بندہ تھا اوس کی نسبت کہتا ہے کہ رسول اللہ کا اس تقریر سے یہ مطلب ہے کہ اس علم سے کلام کامل اور گفتگو اچھی ہو جاتی ہے۔ اور کل علوم مین انسان کو اسکی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ابو عمر الزاہد معروف بہ مُطرز کہتا ہے ایک مرتبہ مین ابو العباس ثعلب کی مجلس مین بیٹھا تھا۔ کسی نے اوس سے ایک سوال کیا۔ ثعلب نے کہا مجھے نہین معلوم۔ کہا ہان آپ کہتے ہین مجھے نہین معلوم آپکی طرف تو سفر کرتے کرتے اونٹون کے کلیجے پھٹے جاتے ہین۔ ہر ملک سے لوگ آپ کے پاس چلے آتے ہین۔ ابو العباس نے کہا جتنی چیزین مین نھین جانتا ہون اونکی گنتی کی برابر تیری اماں کے پاس بھیڑ بکریوں کی مینگنیاں بھی ہوتین تو وہ غنی ہو جاتی (یعنی بے انتہا باتین ہین جو کہ مین نہین جانتا ہون) کتاب الفصیح جو حجم مین چھوٹی مگر فائدہ مین بہت بڑی ہے اوسی کی تصنیف ہے۔ شعر بھی کہا کرتا تھا۔ ابو بکر بن القاسم الانباری نے اپنی آمالی مین ایک جگہہ ذکر کیا ہے کہ یہ شعر ثعلب نے مجھے ایک مرتبہ سنائے تھے مگر مین نھین کہہ سکتا کہ اوسی کے ہین یا کسی اور کے۔

اذا کنتَ قُوتَ النَّفسِ ثُمَّ هَجَرتَها　　فکم تَلبثُ النَّفسُ الّتی انتَ قُوتُها

تو تو نفس کی قوت اور غذا ہے۔ پھر بھی تو اوسے چھوڑ کر چلی گئی۔ بھلا بتا تو سہی جب نفس کا تو قوت ہے وہ بغیر تیرے کب تک زندہ رہیگا (یعنی تیرا دیدار میری زندگی ہے۔ تیرے جدائی مین مین کیسے زندہ رہ سکتا ہون)

سَتَبقیٰ بَقاءَ الضَّبِّ فی الماءِ اَو کما　　یَعیشُ بِبَیداءِ المَهامَةِ حُوتُها

اوس کی زندگی ہوگی تو اتنی ہی ہوگی جتنی پانی مین گوہ کی یا خشک بیابان مین مچھلی کی۔

ابن الانباری کہتا ہے کہ اس مین ابوالحسن بن البراز(۲) یہ شعراور زیادہ کرکے ہمین سنائے تھے

آعَزَّ لَدَيَّ مِنِّي اَنْ تَصَبَّرْتُ جَاهِلاً ۔۔۔ وَفِي النَّفْسِ مِنِّي مِنْكِ مَا سَيُمِيتُهَا

کیا۔ تجھے اسبات سے دہوکا ہوا کہ مین نے زبردستی اپنے آپ کو تجھ پر باصبر ظاہر کیا تھا۔ حالانکہ میرے نفس کی تیرے سبب یہ حالت ہورہی ہے کہ اوسے قتل کرنے کو تیار ہے۔

فَلَوْ كَانَ مَا بِي بِالصُّخُورِ لَهَدَّهَا ۔۔۔ وَبِالرِّيحِ مَا هَبَّتْ وَطَالَ خُفُوتُهَا

جو صدمہ کہ مجھ پر ہے اگر پہاڑ پر بھی ہوتا تو اوس کے بھی ٹکڑے ہوجاتے اور اگر ہوا پر ہوتا تو اوسکا چلنا بند ہوجاتا اور مدتون سکون کی نیند سوتی رہتی۔

فَصَبْرًا لَعَلَّ اللهَ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۔۔۔ فَاَشْكُو هُمُومًا مِنْكِ فِيكِ لَقِيتُهَا

صبر ہی بہتر ہے۔ شاید اللہ ہمین تمہین اکھٹا کردے۔ اوسوقت مین اون باتون کی شکایت کرونگا جو تجھ سے مجھ پر آپڑی ہین اور تیری خاطر سے مین نے برداشت کی ہین۔

ابن الفرات(۷) نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ ثعلب ربیع الاول ۲۰۰؁ھ (اکتوبر ۸۱۵؁ء) مین پیدا ہوا تھا۔ مگر بعض نے ۲۰۰؁ھ اور ۲۰۱؁ھ بھی بیان کئے ہین۔ لیکن واقعات سے دیکھا جائے تو وہ ۲۰۰؁ھ مین پیدا ہوا ہوگا وہ کہتا ہے جب مامون خراسان سے ۲۰۴؁ھ مین آیا ہے تو مین نے اوسے دیکھا تھا۔ مین باب الحدید سے نکلکر رصافہ کو جاتا تھا۔ تماشائی دو صفین باندہے کھڑے تھے۔ میرے باپ نے مجھے کندہے پر چڑہا لیا تھا۔ جب مامون برابر کو آیا تو اوس نے کہا یہ مامون ہے۔ یہ واقعہ ۲۰۴؁ھ کا تھا۔ یہ بات مجھے اوس کی ابتک یاد ہے۔ میری عمر اوس وقت تخمیناً چارسال کی ہوگی۔ بروز شنبہ ۱۷ یا ۱۰ جمادی الاولی ۲۹۱؁ھ (اپریل ۹۰۴؁ء) بغداد مین انتقال کیا۔ اور باب الشام کے مقبرہ مین مدفون ہوا۔ رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ جمعہ کا دن تھا عصر کی نماز پڑھکر وہ جامع مسجد سے نکلا۔ کانون سے اونچا سنائی دیتا تھا۔ ہاتھ مین ایک کتاب تھی۔ راستہ مین پڑہتا جاتا تھا۔ ایک گھوڑے کا دھکا لگ کر گڑھے مین گرگیا اور ایسی چوٹ آئی کہ نکلا تو ہوش نہ رہا۔ اسی طرح گھر کو اوٹھا کر لیگئے۔ سر مین سے کتا لنے کی آواز نکلتی تھی۔ دوسرے روز مرگیا۔

سَیّار بفتح سین مہملہ و تشدید یائے تحتانیہ والف و رائے مہملہ۔ شیبانی بفتح شین معجمہ و سکون یائے تحتانیہ و بائے موحدہ والف و نون منسوب ہے شیبان کی طرف جو بکر بن وائل کا ایک حی ہے۔ مگر شیبان دو ہوئے

ہین۔ ایک شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ۔ دوسرا شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ۔ بڑا شیبان چھوٹے شیبان کا چچا ہے۔

اس کی تصانیف مین سے بعض کتب کے نام یہ ہین۔ کتاب المصُون (صرف ونحوین) کتاب اختلاف النحوئین کتاب معانی القرآن (قرآن کے خاص خاص محاورات کی تفسیر) کتاب ما تلحن فیہ العامۃ (اون غلطیون کا بیان جو عام لوگون سے بولنے مین ہوا کرتی ہین) کتاب القراآت (قرائت سبعہ کے بیان مین) کتاب معانی الشعر (تفسیر محاورات اشعار جاہلیت) کتاب التصغیر کتاب ما ینصرف وما لا ینصرف کتاب ما تجری وما لا یجری (اون کلمات کے بیان مین جن پر دوسرے الفاظ کا عمل ہوتا ہے اور جن پر نہین ہوتا) کتاب الشواذ کتاب الامثال کتاب الایمان (قدما مین) کتاب الوقف والابتداء کتاب الالفاظ کتاب الہجاء کتاب المجالس کتاب الاوسط (صرف ونحوین) کتاب اعراب القرآن کتاب المسائل کتاب حد النحو وغیرہ۔

(۱) اسلام کے ابتدا عہد مین جب عربی صرف ونحو اور لغت کے اول اول تدوین شروع ہوی تو اوسوقت دو مقام کوفہ اور بصرہ جو حضرت عمر کے آباد کیے تھے بڑے نامی ہوگئے تھے۔ اوس کے عربی محاورات ایک دوسرے سے ایسے ہی مختلف تھے جیسے کچھ عرصہ پیشتر دہلی لکھنؤ کی اردو مین تھے۔ ان مین بصرہ کو بعض مناسبتون سے دہلی اور کوفہ کو لکھنؤ کہہ سکتے ہین۔ ان مین کوفہ تو دنیا سے ہی رخصت ہوگیا۔ اور بصرہ فقط ایک تجارت گاہ کے طور پر رہ گیا ہے۔ اور گو کہ اسلام کی ہی عملداری مین ہے مگر وہان اب کوئی علمی چرچا نہین ہے۔

(۲) یعنی مین ہمیشہ صرف ونحو کے پڑھنے پڑھانے مین لگا رہا جس مین نہایت مشہور مثالین ہین ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْراً۔ رَأَیْتُ زَیْداً۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وغیرہ۔

(۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم صرف ونحو نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ اوسکا پڑھنا پڑھانا مستحسن ہے۔ دیکھو تذکرۂ ۱۹ اور ۵۴۔

(۴) ابو عبداللہ احمد بن عطار رودباری صور کا باشندہ اور شام کے صوفیون مین سب سے اعلی درجہ کا شخص تھا۔ ۳۶۹ ہجری (۹۷۹ء) مین وفات پائی۔ ایک اور شخص شیخ اور صوفی اسی ابو علی احمد بن محمد بن القاسم رودباری کے نام کا بغداد کا رہنے والا تھا اس نے مصر مین آکر سکونت اختیار کرلی تھی۔ اور یہان صوفیون مین اول مانا جاتا تھا۔ اوس نے جنید وغیرہ سے تعلیم پائی تھی۔ اور بہت قسم کے علوم جانتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ تصوف مین میرا استاد جنید ہے حدیث مین ابراہیم الحربی فقہ مین ابن سریج اور ادب مین ثعلب۔ ۳۲۲ھ (۹۳۳ء) مین اس نے انتقال کیا۔ ماخوذ از تاریخ یافعی وطبقات عثمانیہ

(۵) نصب کو جسے ہمارے یہان گوہ کہتے ہین۔ پانی مین جانا ایسا ہی ناگوار ہے جیسا کہ مرغی کو وہ ہمیشہ پانی سے بچتی

رہتی ہے۔ کوئی ڈیڑہ فٹ کی لنبی ہوتی ہے۔ ریگستان کے بیابانون مین زمینون مین سوراخ کرکے رہتی ہے ایام جاہلیت مین عرب اسے کھایا بھی کرتے تھے۔

(۶) قاضی ابوالحسن محمد بن احمد بن البرُاَعبُدی بغداد کا باشندہ اور قاری قرآن تھا۔ شوال ۲۹۱ھ (۹۰۴ع) مین مرا ہے (طبقات القُرّا)

(۷) اس مورخ کا کہین پتا نہین چلتا بلکہ نام کا صحیح تلفظ بھی نہین معلوم ہوتا۔ غالباً ابن الفرات ہے۔ تاریخ یافع کے ۴۰۵ھ ذیل مین یہ عبارت لکہی ہوی ہے۔ اس سال ابوالحسن محمد بن عباس بن احمد بن الفرات بغداد مین مرگیا اوس نے حدیث محاملی وغیرہ اوس زمانے کے استادون سے پڑھی تھی۔ خطیب (دیکھو تذکرہ ۳۴۳) کہتا ہے مین نے سنا ہے کہ اوس کے پاس دو سو ستہ (حواشی کے) تھے۔ جو علی بن محمد مصری سے اوسے ملے تھے۔ اور اوس نے تفسیرین لکہی تھین اور اتنی ہی تاریخون کا مصنف تھا۔ اور بہت بڑا معتبر ثقہ مانا جاتا تھا۔

(۸) کتاب الایمان کا مضمون صحیح نہین معلوم کہ کیا ہے۔

۳۴۳ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم سِلَفۃ الاصفہانی ملقب بہ صدر الدین

شافعی مذہب حدیث کے بڑے جلیل القدر حفاظ مین سے تھا۔ حدیث کی جستجو مین ملکون کے سفر کئے اور اکابر مشائخ سے ملا تھا۔ بغداد مین بھی آیا۔ اور ابوالحسن الکیا علی الہراسی سے فقہ اور خطیب ابوزکریا یحیی بن علی التبریزی لغوی سے لغت پڑھتا رہا تھا۔ ابومحمد جعفر بن السراج وغیرہ ائمہ سے روایت کرتا تھا۔ ملکون کے سفر کرتا اور دنیا مین چارون طرف چکر مارتا پھرتا تھا۔ ذی القعدہ ۵۱۱ھ (مارچ ۱۱۱۸ع) مین سکندریہ کی سرحد تک پہونچ گیا تھا۔ یہان وہ شہر صور سے جہاز مین بیٹھ کر آیا تھا۔ وہان کچہ روز اوس نے قیام کیا۔ لوگ اوس کے پاس دور دور سے آتے حدیث سنتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ اخیر عمر مین اپنے زمانہ مین اوس کا ثانی نہ تھا۔ عادل ابوالحسن علی بن السَّلّار وزیر الظافر العُبَیدی صاحب مصر نے ۵۴۶ھ (۱۱۵۱ع) مین اسی مقام پر اوس کے لئے ایک مدرسہ بنا دیا اور اوسے اوسکا مہتمم مقرر کر دیا تھا جو آجتک وہان سلفی مدرسہ کے نام سے مشہور چلا آتا ہے۔ مین شام اور ملک مصر مین اوس کے بہت اصحاب سے ملا۔ اور اون سے حدیث سنی اور اجازت حاصل کی۔ اوس نے خود بہت کچہ لکہا ہے۔ مین نے اوس کے ہاتہ کی لکھی ہوی تحریرین دیکھین اور بہت مفید باتین نقل کین منجملہ اون کے ابوعبداللہ محمد بن عبدالجبار اندلسی کے قصیدہ مین کے

یہ چند اشعار بھی اوس کے لکھے ہوے تھے۔ انھین بھی مین نے لکھ لیا تھا۔

لولا اشتغالی بالامیر ومدحه　　لاطلت فی ذاک الغزال تغزلی

اگرچہ مین امیر اور اوس کی مدح مین مشغول نہ ہوتا تو مین اس غزال (معشوقہ) کے اوصاف مین لمبی لمبی غزلین کہتا۔

لکن اوصاف الجلال عذبن لی　　فترکت اوصاف الجمال بمعزل

لیکن عظمت وجلال کے اوصاف نے مجھے اپنی طرف مشغول کر کے ایسا روک لیا ہے کہ مجبوراً اوصاف جمال مجھے گوشہ مین رکھنا پڑے ہین۔

اوس کے ہاتھ کے لکھے ہوے انھین کاغذات مین سے مین نے یہ شعر بھی نقل کیے ہین جو جمیل کے بثینہ نے جمیل کے مرنے پر لکھے تھے۔

وان سلوی عن جمیل لساعة　　من الدهر ما جاءت ولا حان حینها

جمیل کے مرنے کے بعد مجھے دنیا مین ایک ساعت تسلی نہین ہوی۔ اوسکا وقت اوس دن سے پھر کبھی آجتک نہین آیا۔

سواء علینا یا جمیل بن معمر　　اذا مت باساء الحیاة ولینها

اے جمیل بن معمر تیرے مرنے کے بعد زندگی کی سختی ونرمی ہمارے لیے سب یکسان ہوگئی ہے۔

یہ شعر وہ بہت پڑھا کرتا تھا۔

قالوا نفوس الدار سکانها　　وانتم عندی نفوس النفوس

کسی گھر کے رہنے والون کو اوس کے نفوس کہا کرتے ہین۔ مگر تم تو میرے نزدیک گھرون کے نفوس نہین بلکہ نفوس کے نفوس اور جانون کی جانین ہو۔

اوس کے آمالی اور تعالیق بہت کثرت سے ہین۔ مگر مختصر کتاب مین اختصار ہی بہتر ہے۔ تقریباً ٤٧٢ھ ہجری (١٠٧٩ء) مین بمقام اصفہان پیدا ہوا۔ اور چاشت کے وقت بروز جمعہ یا شب جمعہ پنجم ماہ ربیع الاخر ٥٧٦ھ (اگست ١١٨٠ء) کو ثغر اسکندریہ مین انتقال کیا۔ وَعلہ مین مدفون ہوا۔ وَعلہ فصیل کے اندر باب اخضر کے پاس ایک قبرستان ہے۔ وہان طرطوسی وغیرہ کی طرح کے بہت سے اور صالحین بھی مدفون ہین۔ وَعلہ بفتح واو وسکون عین مہملہ ولام وہاے ہوز۔

کہتے ہین کہ یہ قبرستان عبد الرحمن بن وعلة السبائی[1] مصری صاحب ابن عباس[2] رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے مگر اس مین اس کے سوا اور قول بھی ہین۔ رحمہ اللہ تعالے۔

مین سے نے علماے محدثین دیار مصر سے جس مین حافظ زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری بھی داخل ہے جو اپنے زمانہ مین مصر کا بڑا محدث تھا حافظ سلفی کی ولادت کی نسبت روایت مذکور کو بیان کرتے ہوے سنا ہے۔ مگر کتاب زہر الریاض المفصح عن المقاصد والاغراض تالیف شیخ جمال الدین ابی القاسم عبدالرحمن بن ابی الفضل عبدالمجید بن اسمعیل بن حفص الصفراوی اسکندری شاگرد حافظ ابو طاہر سلفی مذکور مین مین نے اسکے بعد لکھا دیکھا ہے۔ کہ حافظ ابو طاہر کہا کرتا تھا۔ میری ولادت تخمیناً نہ یقیناً ۴۷۸ھ ہے اس سے اوسکی عمر اٹھانوے برس کی ہوتی ہے۔ انتہی کلام الصفراوی۔ حافظ محب الدین محمد بن محمود معروف با بن النجار بغدادی کی تاریخ مین بھی کچھہ ایسا ہی بیان ہے جس سے صفراوی کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ عبدالغنی مقدسی(۵) سے کہتا تھا کہ مین نے حافظ سلفی سے اوس کے تاریخ ولادت پوچھی تو اوس نے کہا مجھے نظام الملک کا قتل جو ۴۸۵ھ مین ہوا ہے یاد ہے۔ اوس وقت میری عمر کا دسوان سال شروع ہوا تھا۔ اگر اوس کی ولادت کی نسبت مصر والون کی روایت ۴۷۲ھ کی صحیح ہوتی تو وہ یہ نہ کہتا کہ ۴۸۵ھ مین جو نظام الملک کا قتل ہوا ہے وہ یاد ہے۔ کیونکہ اون کے قول کے مطابق اوس وقت اسکی عمر ۱۳ یا ۱۲ برس کی تھی۔ اس عمر مین عادت کے خلاف ہے کہ کوئی شخص کہے مجھے فلان بات یاد ہے۔ بلکہ ایسی بات وہ کہا کرتا ہے جسکی عمر چار یا پانچ چھہ سال کی تخمیناً ہوا کرتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ صفراوی کا قول اقرب بصحت ہے اور وہ اوس کا شاگرد بھی تھا اور اوس کی زبان سے اوس نے اس طرح سنا تھا کہ مین ۴۷۸ھ مین پیدا ہوا ہون۔ صفراوی ایسا شخص ہے کہ جس کے قول مین کوئی شک وشبہ نہین ہو سکتا۔ برخلاف اس کے قاضی ابو الطیب طاہر بن عبداللہ الطبری کے سوا جس کی عمر ایک سو دو برس کی ہوی ہے اور جسکا ذکر آئندہ (تذکرہ ۲۰۲ مین) آئیگا تین سو برس سے اس وقت تک کوئی شخص سو سے زیادہ تو کیا سو برس کا بھی نہین ہوا۔ سلفی منسوب ہے اوس کے دادا ابراہیم سلفہ کی طرف۔ سلفہ بکسر سین مہلہ وفتح لام وفا وہاے ہوز فارسی لفظ ہے۔ عربی مین اوسکے معنی سہ لبہ کے ہین۔ ایک لب اوس کا چرا ہوا تھا جس سے ایک کے دو لب معلوم ہوتے تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسرا اوس کا اصلی لب تھا۔ اس طرح تین ہو گئے تھے۔ سلفہ اصل مین سلبہ تھا۔ ب ف سے بدل گئی ہے۔

---

(۱) سبائی شہر سبا کا رہنے والا۔ جو یمن کے ملک مین ایک بڑا مشہور شہر ہے۔

(۲) ابو العباس عبداللہ بن عباس عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تین سال قبل سنہ ہجری مین پیدا ہوے تھے۔ تولد کے بعد

فوراً خدمت نبوی مین پیش کیے گئے. جناب رسالت مآب نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اوسے علم حکمت یا علم کتاب قرآن عطا فرماوے - ابن عباس کو جو اخیر عمر مین علمی فضیلت اور زہد و تقوی کا جوہر حاصل ہوا تھا اوسی سلمان (یعنی بنی ہاشم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ بتاتے ہین. حضرت ابوبکر عمر اور عثمان کے زمانہ مین اگرچہ انکی عمر کم تھی مگر بسبب اونکی لیاقت اور رسول اللہ کے رشتہ داری کے باعث اونکی عزت کرتے تھے. انکے اخیر زمانہ مین انہین قرآن کا سب سے اچھا مفسر خیال کرتے اور جانتے تھے. کہ احادیث نبوی اور خلفاے ثلثہ کے سنن فقہ تفسیر قرآن اشعار عرب اور حساب کوئی انکی برابر نہین جانتا دور دور سے لوگ اکثر ان سے مسائل پوچھنے اور حدیث سننے آتے تھے. اور یہ امر معتبر ذرائع سے ثابت ہوا ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر مجالس مین بیان کیا کرتے تھے. ایک روز قرآن کی تفسیر کا دوسرے روز فقہ کا تیسرے روز ادب کا چوتھے روز ایام عرب کا پانچوین روز اشعار کا. یہ انھین کی کوششون کا نتیجہ ہے کہ مسلمان اوسی زمانہ مین اشعار جاہلیت کی قدر و قیمت سمجھ گئے تھے. کیونکہ جب کبھی وہ قرآن کے کسی مقام کی تفسیر کرتے تو اشعار جاہلیت کا اوسمین حوالہ دیا کرتے تھے. اور کہا کرتے تھے کہ جب کبھی قرآن کے معانی مین اشکال پیدا ہو تو اشعار عرب کو دیکھو. اوس سے تم کو مطلب سمجھ مین آجائے گا. قوم عرب کی یہی کتابین ہین. کسی نے اون سے پوچھا کہ یہ وسیع علم تمکو کہان سے حاصل ہوا. کہا پوچھنے والی زبان اور دانشمند دل سے. حضرت علی نے اپنی خلافت مین چند روز کے لئے انھین بصرہ کا والی مقرر کر دیا تھا. مگر پھر حضرت علی سے اور ان سے کچھ رنجش ہو گئی تھی. ستر برس کی عمر مین ۶۸ھ (۶۸۷ء) مین طائف مین انکا انتقال ہو گیا. محمد بن الحنفیہ نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی. اخیر عمر مین اونکی بصارت جاتی رہی تھی. از طبقات الفقہا طبقات القرا و سیر السلف.

(۳) حافظ زکی الدین محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامی منذری کے آبا و اجداد شام کے رہنے والے تھے. لیکن وہ خود مصر مین ماہ شعبان ۵۸۱ھ (نومبر ۱۱۸۵ء) مین پیدا ہوا تھا. قرآن ادب فقہ حدیث پڑھکر اور اونمین کمال حاصل کر کے اور ایک معجم اور اور کئی مفید کتابین لکھکر دار الحدیث الکاملیہ کا جو تعلیم حدیث کے لئے بنایا گیا تھا شیخ ہو گیا. یہ مدرسہ ۶۲۲ھ (۱۲۲۵ء) مین قاہرہ مین قائم کیا گیا. اور اسکا بانی ملک کامل نصیر الدین محمد بن ملک عادل تھا یہ اون دو مدرسون مین سے ایک تھا جو حدیث کی تعلیم کے لئے خاصکر بنائے گئے تھے. ایک تو یہی تھا. اور دوسرا دمشق مین تھا. جسے ملک عادل نور الدین محمود بن زنگی نے قائم کیا تھا. زکی الدین بیس سال تک یہان پڑھاتا رہا. اوس کا زہد و تقوی نہایت درجہ کو پہونچ گیا تھا. بیشمار طالب علم آکر اوس سے پڑھے. جو اپنے زمانہ مین بڑے بڑے نامور ہوئے. چنانچہ ابن خلکان بھی انھین مین سے تھا. اوس نے امام مسلم کی صحیح کو اور نیز ابو داؤد کو مختصر کیا ہے.

اور نہایت عمدہ حواشی اوسپر اضافہ کئے ہین۔ ایک رسالہ الترغیب والترہیب (جس مین کچھ احادیث جمع کی ہین) اسنے لکہا ہے۔ جس کی ایک کاپی جرمن مین اس وقت موجود ہے۔ مصر مین اسنے ۶۵۶ھ (۱۲۵۸ء) مین وفات پائی۔ (دیکھو طبقات الشافعین) یہ بھی یہان لکھنے کے قابل ہے۔ کہ صحیح ابوداؤد کا کچھ حصہ جرمن مین موجود ہے۔ جس پر اس عبدالعظیم مُنذِری کے خود اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے حواشی چڑھے ہوئے ہین۔

(۴) امام جمال الدین ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن ابی الفضل عبدالمجید بن اسمٰعیل بن حفص الصفراوی مالکی مذہب کا عالم سکندریہ مین آغاز ۵۴۴ھ (مئی ۱۱۴۹ء) مین پیدا ہوا۔ اور ۶۳۶ھ (۱۲۳۸ء) مین مرا۔ زہر الریاض کے علاوہ اوس نے ایک رسالہ قرارۃ سبعہ پر بھی لکہا ہے۔ جس کا نام ہے الاعلان فی القرآات السّبعہ۔ از طبقات القرّا۔

(۵) حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی حنبلی مذہب نے فقہ حدیث دمشق سکندریہ بغداد اور اصفہان مین پڑھی تھی اور اپنے زمانہ مین ان علوم مین کوئی اوس کی برابر نہ تھا۔ اوس نے کتنی ہی کتابین تصنیف کی ہین۔ زہد و ورع اور اتباع سنت مین نہایت مشہور تھا۔ اوس کے وعظ و نصیحت کو لوگ دل و جان سے قبول کرتے اور امر و نواہی پر کاربند ہوتے تھے۔ ۶۰۰ھ (۱۲۰۳ء) مین اوس نے انتقال کیا۔ حافظ ضیاء الدین نے اوس کی سوانح عمری دو جلدو نمین لکھی ہے۔ از تاریخ یافعی۔ حافظ ضیاء الدین ابوعبداللہ محمد مقدسی حنبلی مذہب کا عالم اور شام کے ملک مین نہایت معتبر محدث اور حافظ سلفی کا شاگرد تھا۔ ۶۴۳ھ (۱۲۴۵ء) مین وفات پائی۔ از طبقات الحفّاظ۔

۴۴ ابوالفضل احمد بن الشیخ العلامہ کمال الدین ابی الفتح موسیٰ بن الشیخ رضی الدین ابی الفضل یونس بن محمد بن منعۃ بن مالک بن محمد بن سعد بن سعید بن عاصم بن عائذ بن کعب بن قیس بن ابراہیم ملقب بشرف الدین

اربلی الاصل رؤسا فضلا اور مقدمین اربل کے خاندان سے اور بہت بڑا امام فاضل عاقل نیک سیرت وخوب صورت تھا۔ کتاب التنبیہ (مصنفہ ابواسحاق الشیرازی) کی فقہ مین ایک نہایت عمدہ شرح لکھی ہے امام غزالی کی کتاب احیاء علوم الدین کو دو مختصرون مین مختصر کیا ہے۔ ایک تو بڑا ہے دوسرا چھوٹا ہے۔ جب کتاب الاحیا کا درس دیتا تو ہمیشہ حفظ پڑہاتا یعنی لکچر دیا کرتا تھا۔ اوس کا حافظہ بڑا غضب کا اور دماغ بڑا

زبردست تھا۔ وہ خود بھی عالم تھا اور علماء کے خاندان سے تھا۔ اوس کے باپ دادا اور چچا کا ذکر اپنے اپنے موقع پر آئیگا۔ رحمہم اللہ تعالےٰ۔

تفنن فی العلوم اُسے اپنے باپ کی ہی طرح تھا۔ انواع واقسام کے علوم جانتا تھا۔ بہت کثرت سے لوگون نے اوس سے ادب سیکھا تھا۔ ملک معظم مظفر الدین بن زین الدین صاحب اربل رحمہ اللہ تعالےٰ کے مدرسہ مین میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد شہر اربل مین مدرس بھی رہا تھا۔ یہ موصل سے اوائل شوال ۶۱۰ھ مین وہان پہونچا۔ اور والد کی وفات شب دوشنبہ ۲۲ شعبان کو اسی سنہ مین ہوی تھی۔ مین اوسوقت صغیر سن تھا۔ مگر پڑھنے کو اوس کے پاس جایا کرتا تھا جیسا وہ پڑہاتا تھا ایسا اچھا درس دیتے ہوے مین سنتے اپنی تمام عمر مین بھی کسی کو نہین سنا ہے۔ ایک مدت تک وہ وہان رہا۔ پھر حج کو چلا گیا۔ وہان سے لوٹ کر جب آیا تو چندہی روز قیام کرکے ۶۱۷ھ (۱۲۲۰ء) مین موصل کو چلا گیا۔ جہان مدرسۂ قاہریہ اوس کی تفویض مین دیدیا گیا۔ پھر اخیر عمر تک اسی شغل اشتغال مین مصروف رہا۔ مخلوق کو اوس کی تعلیم سے بڑا فائدہ پہونچا۔ بروز دوشنبہ ۲۴۔ ربیع الاول ۶۲۲ھ (مئی ۱۲۲۵ء) کو اوس نے وفات پائی موصل مین ہی ۵۷۵ھ (۱۱۷۹ء) مین پیدا ہوا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اوسکا وجود دنیا مین نہایت غنیمت تھا۔ جب مین اوسے یاد کرتا ہون تو دنیا میری نظر مین خالی دکھائی دیتی ہے ایکبار مین نے اوس کی عمر کی نسبت غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اوس کی عمر اسی قدر ہوی ہے جس قدر امام ناصر الدین اللہ ابی العباس احمد کی خلافت کی مدت تھی۔ کیونکہ امام مذکور ۵۷۵ھ مین خلیفہ ہوا تھا۔ اور اسی سنہ مین شرف الدین پیدا ہوا تھا۔ اور دونون ایک ہی سن مین مرے۔

تنبیہ کی شرح اوس نے اربل مین ہی لکھنا شروع کی تھی۔ اور ہم سے ہی تنبیہ کا ایک نسخہ عاریت لے لیا تھا۔ ایک بڑے فاضل کے ہاتھ کی لکھی ہوی اوس پر کچھہ مفید حواشی بھی تھے۔ جب اوس نے شرح لکھی تو کچھہ عرصہ کے بعد وہ میری نظر سے بھی گذری۔ مین نے دیکھا کہ وہ حواشی بھی جو ہمارے نسخہ پر لکھے تھے بعینہ اوس شرح مین موجود مین۔ اوس فاضل کا نام کہ جس کی یہ کتاب تھی اور اوس پر اوس کے ہاتھ کے حواشی چڑھے ہوئے تھے شیخ رضی الدین ابو داؤد سُلیمان بن المظفر بن غانم بن عبد الکریم الجیلی ہے جو مدرسۂ نظامیہ بغداد کا مفتی اور اپنے زمانہ کا فاضل اجل تھا۔ اوس نے فقہ مین ایک کتاب بھی لکھی تھی جو پندرہ جلدون مین تھی۔ ہر چند اوس کو مناصب دیتے رہے مگر اوس نے قبول نہین کئے [۲] - وہ بڑا متدین تھا۔ بروز

چہارشنبہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۱ھ (۱۲۳۳ء) کو وفات پائی۔ شونیزیہ مین مدفون ہوا۔ عمر اوس کی ساٹھ سال سے کچھہ اوپر تھی۔ رحمہ اللہ تعالے۔ بغداد مین وہ پڑھنے پڑھانے کے لئے ۵۸۰ھ کے بعد آیا تھا اب شرف الدین مذکور کا ذکر سنئے اوس نے موصل مین اپنے باپ سے ہی پڑھا تھا۔ خانگی کاروبار کی وجہ سے کہین کا ز اوس زمانہ کے طلبہ کی طرح) سفر نہین کیا تھا۔ فقہا تعجب کرتے تھے۔ کہ اپنے وطن مین اور رشتہ داروں مین عزت کے ساتھ اور کاروبار دنیوی مین مشغول رہکر اوس نے کیسے علم حاصل کیا۔ اور جو فوائد اوس سے پہونچے وہ پہونچے۔ اگر مین اوس کے محاسن پورے پورے لکھون تو کلام بڑا طویل ہوجائیگا اسی پر اکتفا کرتا ہون۔

(۱) اِلقاءِ الدَّرس کا لفظ اگرچہ عربی لغتون مین نہین پایا جاتا۔ مگر اس کا استعمال بکثرت ہے۔ اور اوس کے معنی لکچر دینے کے ہین۔

(۲) بغداد کی قضا کا عہدہ اس کو دیا گیا تھا۔ اور الرّباط الکبیر کی نگرانی بھی اس کے سپرد کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ مگر دونون کامون کو اس نے منظور نہ کیا۔ اوس کی کتاب کا نام الکمال ہے۔

۵۴ ابوعُمَر احمد بن محمد بن عَبْد رَبِّہٖ[۱] بن حَبِیب بن حُدَیر بن سالم القرطبی مولی ہشام بن عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم الاموی۔

بڑے (جلیل القدر) علمائے سے تھا۔ احادیث خوب یاد تھین۔ تاریخی واقعات اوسے بکثرت معلوم تھے۔ کتاب العِقد اسی کی تصنیف سے ہے۔ جو نہایت مفید کتاب ہے۔ اور اوس مین ہر طرح کے معلومات موجود ہین۔ اس کا ایک دیوان بھی ہے جس کے اشعار نہایت عمدہ ہین یہ شعر بھی اوس کے ہین۔

یَا ذَا الَّذِی خَطَّ العِذَارُ[۲] بِوَجْہِہٖ ۔۔۔ خَطَّیْنِ ھَاجَا لَوْعَۃً وَبَلَابِلَا

اے وہ شخص جس کے چہرہ پر عذار نے دو خط ایسے کھینچے ہین جنہون نے میرے دل مین محبت کے اضطراب اور رنج والم کو جوش پیدا ہے۔

مَا صَحَّ عِنْدِی اَنَّ لَحْظَکَ صَارِمٌ ۔۔۔ حَتّٰی لَبِسْتَ بِعَارِضَیْکَ حَمَائِلَا

اوس وقت تک میرے نزدیک صحیح نہ تھا کہ تیری نظر شمشیر بُرّان ہے جب تک کہ تو نے اپنے عارضون پر (عذار کی) حمائل نہین ڈالی تھی۔

اور اسی مفہون مین اوس کے یہ شعر بھی ہین۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ ابو طاہر الکاتب یا ابو الفضل محمد بن عبد الواحد بغدادی کے ہین۔

وَمُعَذَّرٍ نَقَشَ العِذَارُ بِمِسْكِهِ ۔۔۔ خَدًّا لَهُ بِدَمِ القُلُوبِ مُضَرَّجَا

ایک نوجوان تھا جس کے عذار نے اپنے مشک سیاہ سے اوس کے رخسارہ کو منقش کیا اور عاشقون کے زخمی دلون کے خون سے سرخ کیا تھا (یعنے اوس کے چہرہ پر سیاہ خط نکل آیا اور رخسارہ نوجوانی کے جوش سے سرخ ہو رہے تھے)

لَمَّا تَيَقَّنَ أَنَّ عَضْبَ جُفُونِهِ ۔۔۔ مِنْ نَرْجِسٍ جَعَلَ النِّجَادَ بَنَفْسَجَا

جب اوسے یقین ہوگیا کہ اوس کے مژگان کی تلوار نرگس کی ہے۔ (یا اوس کی نرگسین آنکھین تیز تلوار ہین) تو اوسنے تلوار (عذار) کے بنفشہ کا پرتلہ بنایا (یعنی چہرہ پر خط نکال لیا)

یہی مضمون بہاء الدین اسعد السنجاری نے بھی لیا ہے اور اپنے قصیدہ مین کہا ہے۔

يَا سَيْفَ مُقْلَتِهِ كَمُلْتَ مَلَاحَةً ۔۔۔ مَا كُنْتَ قَبْلَ عِذَارِهِ بِحَمَائِلِ

ارے اوس کی شمشیر چشم تو خوبی و حسن مین اب کامل ہوگئی۔ جب تک اوس کا عذار نہ تھا تیرے پاس حمائل نہ تھی (یعنی چہرہ پر بال نہ نکلے تھے تو پرتلہ نہ تھا)

یہ بھی ابن عبد ربہ کے شعر ہین۔

وَدَّعَتْنِي بِزَفْرَةٍ وَاعْتِنَاقِ ۔۔۔ ثُمَّ قَالَتْ مَتَى يَكُونُ التَّلَاقِي

اوس نے مجھے سسکیون اور ہائے ہائے کے ساتھ گلے مل مل کر رخصت کیا۔ اور پوچھا کہ پھر اب ملاقات کب ہوگی

وَبَدَتْ لِي فَأَشْرَقَ الصُّبْحُ مِنْهَا ۔۔۔ بَيْنَ تِلْكَ الجُيُوبِ وَالأَطْوَاقِ

اسی مین اون گریبانون اور طوقون کے درمیان (گوری گردن پر) جو میری نظر جا پڑی تو نور کی چمک دیکھ کر مجھے خیال آگیا کہ صبح کا اجالا ہو گیا ہے۔

يَا سَقِيمَ الجُفُونِ مِنْ غَيْرِ سُقْمٍ ۔۔۔ بَيْنَ عَيْنَيْكَ مَصْرَعُ العُشَّاقِ

اے بغیر مرض کے مریض مژگان تیری دونون آنکھون کے درمیان عُشّاق کا مقتل ہے (یہین وہ جگہ ہے جہان عاشق قتل ہوا کرتے ہین)

إِنَّ يَوْمَ الفِرَاقِ أَفْظَعُ يَوْمٍ ۔۔۔ لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ يَوْمِ الفِرَاقِ

ہائے جدائی کا دن بھی بڑے اضطراب کا دن ہے۔ کیا اچھا ہوتا جو مین فراق کے دن سے پہلے ہی مر جاتا۔

یہ بھی اوسی کے ہین۔

اِنَّ الْغَوَانِیَ اِنْ رَاَیْنَکَ طَاوِیاً بُرْدَ الشَّبَابِ طَوَیْنَ عَنْکَ وِصَالا

اگر حسین گانے والیان دیکھین کہ تونے اپنی جوانی کی چادر تہ کر لی تو وہ تجھ سے وصال کی چادر تہ کر لینگی۔

واذا دعونک عمھن فانہ نسب یزیدک عندھن خبالا

اور جب تجھے وہ چچا کہکر پکارنے لگینگے تو یہ ایسا رشتہ ہوگا کہ اس سے اون کے دلون مین تیری طرف سے رنج اور گرانی زیادہ ہوگی۔

اوس نے منذر بن محمد بن عبد الرحمن بن الحکم بن ہشام بن عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان الحکمی کی تعریف مین ایک طویل قصیدہ لکہا ہے جو بنی اُمیہ مین سے اندلس کا بادشاہ تھا۔ اوس مین یہ شعر بھی ہین۔

بالمنذر بن محمد شرفت بلاد الاندلس

منذر بن محمد سے بلاد اندلس کو شرافت حاصل ہوی ہے۔

فالطیر فیھا ساکن والوحش فیھا قد انس

اس کی وجہ سے پرند بھاگتے نہین بلکہ پلے ہوون کی طرح ساکن رہتے ہین اور وحشی مانوس ہوگئے ہین۔

وزیر بن المغربی نے کتاب ادب الخواص مین ذکر کیا ہے۔ کہتے ہین کہ جب یہ قصیدہ مشہور ہوا۔ اور ابو تمیم معد المعز لدین اللہ کے کان تک پہونچا تو اوس کے جھوٹے مضمون اور رتبہ کے سبب سے اوسے ایسا سخت ناگوار گذرا کہ اوس کے ایک شاعر ایادی نے ایک قصیدہ اوس کے معارضہ مین لکہا جس کا اول یہ ہے۔

ربع لزینب قد درس واعتاض من نطق خرس

جہان زینب موسم بہار مین جا کر رہتی تھی وہ مقام اوجڑ گیا۔ جہان لوگ بات چیت کرتے تھے۔ بجائے اوس کے سکون وخاموشی کے سوا کچھ نہین ہے۔

اس ایادی شاعر کا نام ابو الحسن علی بن محمد الایادی التونسی تھا۔

یہ شعر بھی ابن عبد ربہ کا ہے۔

نعق الغراب فقلت اکذب طائر ان لم یصدقہ رغاء بعیر

کوا بولا تو مین نے کہا سب سے بڑا جھوٹا پرندہ ہے۔ اگر اونٹ کا بلبلانا اس کی پیشین گوئی کی تصدیق نہ کردے۔ (۵)

ایک شاعر کے ان اشعار کا مضمون اس شعر سے ملتا ہوا ہے۔

لَهُنَّ الْوَجَى مَا كُنَّ عَوْناً عَلَى النَّوَى　　وَلَا زَالَ مِنْهَا ظَالِعٌ وَحَسِيرُ

اون (اونٹون) کے پاؤن سفر سے اس قدر خستہ وریش ہو گئے ہین کہ منزل مقصود تک لیچلنے مین مدد نہین کر سکتے وہ ہمیشہ لنگڑے تھکے ماندہ رہا کرتے ہین۔

وَمَا الشُّؤْمُ فِي نَعْقِ الْغُرَابِ وَنَعْبِهِ　　وَمَا الشُّؤْمُ إِلَّا نَاقَةٌ وَبَعِيرُ

کوون کے بولنے اور اون کے سر اور گردن ہلانے مین کچھہ نحوست نہین۔ اگر نحوست ہے تو اونٹنی اور اونٹ مین ہے

اس کے سوا اوس کا جو مضمون ہے ملاحت سے خالی نہین۔ وہ ۱۰ رمضان ۲۴۶ھ (نومبر ۸۶۰ء) کو پیدا ہوا۔ اور بروز یک شنبہ ۱۸ جمادی الاولی ۳۲۸ھ (مارچ ۹۴۰ء) کو مر گیا۔ دوسرے روز دوشنبہ کو قرطبہ کے مقبرہ بنی عباس مین مدفون ہوا۔ اوسے کئی برس ہوئے تھے کہ فالج نے مار لیا تھا۔ رحمہ اللہ تعالےٰ قُرْطُبِی بضم قاف وسکون رائے مہملہ وضم طائے مہملہ وبائے موحدہ قرطبہ کی طرف منسوب ہے۔ جو بلاد اندلس کا بہت بڑا شہر اور دار المملکت ہے۔ حُدَیر بضم حائے مہملہ وفتح دال مہملہ وسکون یائے تحتانیہ ورائے مہملہ اوس کے اجداد مین سے تھا۔

---

(۱) عوام الناس آجکل اس نام کو ابن عَبْدِ رَبُّہٗ بولتے ہین۔ بُغْيَةُ الْمُلْتَمِسِ مین ہے کہ عبد ربہ ہمارے شاعر کا دادا تھا اور اوسکے باپ کا نام محمد تھا۔ علاوہ اَلْعِقْدُ الْفَرِيْد کے جس مین قدمائے عرب کے حالات مین بہت ہی مفید ذخیرہ جمع کیا گیا ہے ابن عبد ربہ کا ایک بڑا دیوان بھی ہے۔ جس کا نام اوس نے اَلْمُمَحَّصَات رکھا ہے۔ اوس مین ہر عاشقانہ شعر کے بعد ایک نصیحت آمیز شعر لگایا گیا ہے۔ جس سے یہ غرض ہے۔ کہ پہلے شعر مین جو بُرا خیال ہے اوس کو دوسرے شعر کے مذہبی خیال سے مُمَحَّص یعنی صاف کیا جائے۔ اور زہد وورع کے خیالات مخلوق مین پھیلائے جائین۔

(۲) دیکھو تذکرہ ۱۵ فوٹ ۲۔

(۳) غالبًا یہ ابن ابی طاہر ہوگا۔ خطیب کی تاریخ بغداد کے خلاصہ مین اوسکا حال اسطرح پر لکھا ہوا ہے۔ ابوالفضل احمد بن ابی طاہر طیفور کاتب کے آبا واجداد مرو مین رہتے تھے۔ یہ بہت بڑا فصیح شاعر اور روایات تاریخیہ کا نہایت اچھا بیان کرنے والا تھا۔ اور مخلوق کے خیالات سے خوب واقف اور مشہور عالم تھا۔ اوس نے خلفا کی ایک تاریخ لکھی ہے۔ اور عُمَر بن شَبَّہ وغیرہ کا طرز اوس مین اختیار کیا ہے۔ اوس کا بیٹا کہتا ہے کہ وہ ۲۸۰ھ (۸۹۳ء) مین مرا اور بغداد مین باب الشام کے نزدیک قبرستان مین مدفون ہوا۔ بغداد مین ۲۰۴ھ مین مامون کے آنیکے وقت پیدا ہوا تھا۔

(۴) چچا چچی ماموں خالہ کے الفاظ سے بڑوں اور بزرگوں کو مخاطب کیا کرتے تھے چچازاد ماموں زاد بھائی جان وغیرہ الفاظ برابر والوں کے واسطے استعمال کئے جاتے تھے۔ اور اب بھی مسلمانوں کے پرانے خیالات والے اسیطرح بولتے ہین۔ یہان تک کہ جن کو کبھی نہین دیکھا اون سے بھی انہین شیرین الفاظ سے کلام کرتے ہین۔

(۵) بدوی شعرا کا خیال تھا۔ کہ کوے کو یہ بات پہلے ہی سے معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ فلان قبیلہ اب اپنی جگہ چھوڑکر کوچ کر جائیگا اور پھر وہ بدشگنی کی آواز جلدی سے بول دیتا ہے۔ اور بولتے وقت ادھر کو منہ کرتا ہے جدھر کو کہ چھوٹنے والی جگہ ہوتی ہے۔ اور جہان کہ شاعر کو خیال ہوتا ہے کہ اوس کی معشوقہ اس مقام پر ملے گی غُرَابُ البَین تفرقہ اور جدائی کے کوے کا اکثر شعرا ذکر کیا کرتے ہین۔ بعض اونٹ بھی جس وقت لادے جاتے ہین تو بڑبڑاتے ہین۔ یہ اون کا بڑبڑانا گویا کوے کے آواز کی تصدیق کرتا ہے۔

۴۶ ابو العلا(۱) احمد بن عبداللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داؤد بن المطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحارث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن النعمان بن عدی بن غطفان بن عمرو بن بریح(۲) بن خذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی۔

معری (معرۃ النعمان کا رہنے والا) لغوی شاعر فنون ادب مین کامل بلکہ اکمل تھا۔ نحو اور لغت معرہ مین اپنے باپ سے اور حلب مین عبداللہ بن سعد النحوی سے پڑہے تھے۔ اس کی تصانیف کثیرہ مشہور ہین۔ اور رسائل محفوظ چلے آتے ہین۔ اوس کی نظم کا مجموعہ جس مین اوس نے شعر کی بعض اون خوبیون کو اپنے اوپر لازم کرلیا تھا۔ جو لازم(۳) نہین ہین بہت بڑا ہے۔ کوئی پانچ جلدین یا اوس کے قریب ہونگی۔ اوس کی ایک اور کتاب سَقطُ الزَّند (چقماق کی گرتی ہوئی چنگاری) بھی ہے جس کی اوس نے خود ہی شرح بھی لکھی ہے۔ اور اوس کا نام ضَوءُ السَّقط (گرتی ہوئی چنگاری کی چمک) رکھا ہے۔ مین نے یہ بھی سنا ہے کہ اوس کی ایک کتاب الاَیک وَالغُصُون (جنگل اور ڈالیان) بھی ہے۔ جو الہمزۃ والردف(۴) کے نام سے ملقب ہے۔ اسکے کوئی سو جزء ہونگے۔ یہ ادب مین ہے۔ ایک شخص

مجھہ سے یہ بھی بیان کرتا تھا کہ اوس نے اس کتاب کے سو جزون کے بعد بھی ایک اور جزو دیکھا تھا۔ اور کہا تھا کہ مجھے یہ نہین معلوم کہ اوس کا اس کے بعد اور کوئی جزو بھی ہے یا نہین۔ واقع مین یہ شخص علامۂ عصر تھا۔ ابوالقاسم علی بن المحسن تنوخی اور خطیب ابوزکریا تبریزی وغیرہ اسی کے شاگرد تھے۔ ۲۷ ربیع الاول ۳۶۳ھ (دسمبر ۹۷۳ء) بروز جمعہ غروب آفتاب کے وقت معرہ مین وہ پیدا ہوا اور ۳۶۷ھ کے آغاز مین ہی چیچک سے اندھا ہو گیا تھا داہنی آنکھہ پر تو اوس کی سپید جالا آگیا تھا۔ اور دوسری بالکل پھوٹ گئی تھی۔ حافظ سلفی کہتا ہے مجھہ سے ابو محمد عبداللہ بن الولید بن عریب الایادی نے کہا ہے کہ وہ اپنے چچا کے ہمراہ ابوالعلا کی ملاقات کو گیا تھا دیکھا تو وہ ایک بہت بوڑہا آدمی تھا اور پشمینہ کے سجادہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ عبداللہ کہتا ہے مین بچہ تھا۔ اوس نے میرے سر پر ہاتھہ پہیرا اور مجھے دعا دی۔ اوس کی صورت اور اوس کی آنکھین اس وقت تک میری آنکھون کے سامنے ہین۔ ایک آنکھہ تو اوس کی نادرہ[5] یعنی باہر کو نکلی ہوی تھی اور دوسری مین ایک بڑا غار تھا۔ اور چہرہ پر چیچک کے داغ جسم پتلا پتلا تھا۔

جب اوس نے کتاب اللامع العزیزی فی شرح شعر المتنبی لکھی اور لوگون نے اوس سے آکر پڑھی اور تعریف کرنے لگے تو اوس نے کہا کہ متنبی نے جو یہ شعر لکھا ہے گویا اوس نے چشم غیب سے دیکھکر اس وقت میری نسبت لکھا ہی

اَنَا الَّذِی نَظَرَ الْاَعْمٰی اِلٰی اَدَبِی   وَاَسْمَعَتْ کَلِمَاتِی مَنْ بِہٖ صَمَمٌ

مین وہ شخص ہون جس کے ادب کو اندھا بھی دیکھہ لیتا ہے۔ اور جس کے کلمات کو بہرا بھی سن سکتا ہے۔

ابوالعلا نے دیوان ابو تمام کو مختصر کرکے شرح لکھی ہے اور اوس کا نام ذکری حبیب[6] رکھا ہے اور ایسے ہی دیوان البحتری کی بھی شرح لکھی۔ اور اوس کا نام عَبَثُ الْوَلِیْد (لڑکون کا کھیل) رکھا[7] ہے۔ اسی طرح ایک اور تیسری شرح دیوان المتنبی کی لکھی ہے۔ اوسے مُعْجِز[8] اَحمد کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان تینون شرحون مین اون کے اشعار غریبہ اور نیز اون کے مضامین پر بحث کی ہے۔ جو مضامین کہ اونہون نے اورون سے لئے ہین یا اون پر لوگون نے اعتراض کئے ہین اون کا ذکر کیا ہے۔ اور اون کے جواب دئے ہین اور جہان کچھہ خطا تھی وہان اعتراض کئے یا اون کے کچھہ مناسب توجیہ کی ہے۔ پہلی مرتبہ وہ بغداد مین ۳۹۸ھ مین آیا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ ۳۹۹ھ مین آیا۔ اور ایک برس سات مہینہ ٹھہر کر معرہ چلا گیا۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر سے کہین نہین گیا۔ تصنیف شروع کر دی۔ طالب علمون کو گھر پر پڑہاتا رہا چارون طرف سے اوس کے پاس طالب علم آتے اور فائدہ اوٹھاتے تھے۔ بڑے بڑے علما وزرا اہل مقدرت اگر موقع نہوتا تو خطوط سے

ذریعہ سے اوس سے ملاقات کرتے تھے وہ اپنے آپ کو رہین المحبسین[۹] کہا کرتا تھا۔ کیونکہ ایک تو وہ اپنی مرضی سے اپنے گھر ہی رہتا تھا۔ دوسرے اوس کی آنکھین جاتی رہی تھین۔

پینتالیس[۴۵] سال تک اوس نے اپنی (اعتقادی) دینداری کی وجہ سے گوشت نہین کھایا۔ وہ اون حکمائے متقدمین کی رائے پر چلتا تھا جن کے نزدیک گوشت کھانا اس سبب سے جائز نہین کہ اس مین جانور ذبح کرنا پڑتا ہے اور اوسے تکلیف پہونچتی ہے۔ کسی جانور کو تکلیف دینا اون کے نزدیک مطلق جائز نہین ہے[۱۰]۔

جب اوس نے شعر لکہنا شروع کیا ہے تو اوس کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ اوس کی کتاب لزوم مین یہ شعر بھی ہین

لا تطلبن بآلة لك رتبة ۔۔۔ قلم البليغ بغير جد مغزل

فقط اپنی ہی کوشش سے کسی رتبہ کی جستجو کرنا فضول ہے۔ کسی بلیغ کا قلم قیمت کے تکلہ کی طرح ہوتا ہے۔

سكن السماكان السماء كلاهما ۔۔۔ هذا له رمح وهذا اعزل

دو سماک تارہ ہین کہ دونو آسمان مین ہی رہتے ہین دیگر قسمت سے دیکھو ایک کے پاس نیزہ ہے اور دوسرا بے اوزار ہے۔

ابو العلا نے بروز جمعہ ۳ ریا ۲ ریا ۱۳ ربیع الاول ۴۴۹ھ (۱۰۵۷ء) کو معرہ مین وفات پائی۔ مین نے سنا ہے کہ اوس نے اپنی قبر پر اس بیت کے لکھنے کی وصیت کی تھی۔

هذا جناه ابي علي ۔۔۔ وما جنيت على احد

یہ قصور قابل سزا میرے باپ کا ہے جو اوس نے میرے ساتھ کیا ہے۔ مگر مین نے کسی کے ساتھ ایسی برائی نہین کی یہ بھی اونھین حکما کے اعتقاد کے موافق ہے۔ کیونکہ وہ لوگ کہتے ہین۔ کہ بیٹے کا پیدا کرنا اور اوسے اس عالم مین لانا اوس کے ساتھہ برائی کرنا ہے کیونکہ اس سبب سے اوس پر حوادث و آفات نازل ہوا کرتی ہین۔ وہ تین روز فقط بیمار رہا چوتھے روز مر گیا۔ اوس وقت اوس کے پاس بنی عم کے سوا اور کوئی نہ تھا تیسرے روز اون سے کہا۔ مین جو کہتا ہون اوسے لکھ لو۔ لوگ دوڑ کر قلم دوات لائے۔ لیکن کچھ ایسی باتین کہین جو درست نہ تھین۔ قاضی ابو محمد عبد اللہ تنوخی نے یہ حال دیکھکر کہا اللہ تعالی تم لوگون کو شیخ کی طرف سے صبر عطا فرمائے وہ اب مرنے والا ہے۔ دوسرے روز مر گیا۔ جب وہ مر گیا تو اوس کے شاگرد ابو الحسن علی بن ہمام نے اوس کا مرثیہ کہا۔

ان كنت لم ترق الدماء زهادة ۔۔۔ فلقد ارقت اليوم من جفني دما

اگرچہ تیرے نزدیک تو زہد کی وجہ سے کسی کی خونریزی روا نہ تھی۔ مگر یہ کیا کیا کہ آج میری آنکھون سے تو نے ہی خون بہا دیا۔

سَیَّرتَ ذِکرَکَ فی البِلادِ کَاَنَّہٗ   مِسکٌ فَسامِعُہٗ یُضَمِّخُ اَو فَمَا [1]

تو نے اپنا ذکر ملک مین اس طرح پہیلا دیا ہے کہ گویا وہ مشک ہے کہ سننے والیکے کانون کو خوشبودار کر دیتا ہے اور اون کے منہ کو بھی (جو اوس کی صفت منہ سے بیان کرتے ہین)

وَاَرَی الحَجِیجَ اِذَا اَرَادُوا لَیلَۃً   ذِکرَاکَ اَخرَجَ فِدیَۃً مَن اَحرَمَا

مین دیکہتا ہون جب حاجی تیرے ذکر کا کسی شب کو ارادہ کرتے ہین۔ تو جس شخص نے احرام [2] باندہ لیا ہوتا ہے وہ (پہلے ہی سے خوشبو سونگہنے کے گناہ کا) فدیہ نکالتا ہے۔

اس اول بیت مین بھی اوسی اعتقاد کی طرف جسے اوس نے اپنا دین بنا لیا تھا اشارہ ہے کہ جانورون کو ذبح نہ کرنا چاہیئے۔ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اوس کی قبر اوس کے خاندان کے گھروںکے صحن مین ہی ہے۔ اس صحن کا ایک چھوٹا سا قبہ بھی دروازہ ہے۔ جس کی خبر گیری کوئی مطلق نہین کرتا۔ بالکل بے مرمت پڑا ہے۔ اوس کے خاندان والون کو کچھ پروا بھی نہین۔

تَنُوخ بفتح تائے فوقانی وضم نون مخففہ وخائے معجمہ چند قبائل کا نام ہے جو قدیم زمانہ مین بَحرَین کے علاقہ مین جمع ہو گئے تھے۔ اور باہم تناصر ومعاونت کا حلف کر لیا اور وہین سکونت اختیار کر لی تھی۔ اسی سے اونہین تنوخ کہنے لگے تھے۔ تنوخ کے معنی اقامت کے ہین یہ قبیلہ اون تین قبیلون مین سے ہے جو عیسائی نصرانی رہ گئے ہین۔ اور وہ بَہرا تنوخ تغلب ہین۔ مَعَرّی بفتح میم وعین مہملہ وتشدید رائے مہملہ مَعَرَّۃ النعمان کی طرف منسوب ہے۔ جو شَیزَر اور حماۃ کے قریب شام مین ایک چھوٹا سا شہر ہے اور نعمان [3] بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ انہون نے وہان اپنا گھر بنا لیا تھا۔ اسے محرم ۴۹۲ھ (دسمبر ۱۰۹۹ء) مین فرانسیسیون نے مسلمانون سے چھین لیا تھا۔ اوسوقت سے وہ فرانسیسیون کے ہی قبضہ مین رہا۔ ۵۲۹ھ (۱۱۳۴ء) مین عماد الدین زنگی بن آق سُنقُر نے جس کا ذکر آئندہ آئیگا اوسے فتح کر لیا اور جن جن مسلمانون کی وہان املاک تہین براہ مہربانی اونہین دیدین۔

---

(۱) اگرچہ اس نام کو اکثر اہل علم ابو العُلا پڑہتے ہین۔ مگر اس کا صحیح تلفظ ابو العَلا ہے۔

(۲) بَرشیح اس کا صحیح تلفظ ہے۔ دیکھو قاموس ب رح۔

(۳) بعض اشعار ایسے ہوتے ہین۔ کہ اون کے آخر مین قافیہ ردیف کی ایک خاص صورت اختیار کر لی جاتی ہے جس سے

شعر کا آواز سننے مین اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اسے اہل عروض لزوم ما لا یلزم کہا کرتے ہین۔ کیونکہ شعر کے لئے یہ امر لازمی نہین۔ اگر ہو تو بہتر اور اگر نہو تو کوئی ضرورت نہین۔

(۴) الہمزہ والردف سے خیال ہوتا ہے کہ اس کتاب کا کچھ نہ کچھ حصہ نظم ہوگا۔ جس کے آخر مین ہمزہ اور اوس کے بعد کوئی اور حرف ہوگا۔ جسے اہل عروض ردف کہا کرتے ہین۔

(۵) اسے بعض اہل علم نے ناظرہ بھی پڑھا ہے۔ لیکن ابن خلکان کے کسی نسخہ مین ناظرہ نہین ہے۔ اور نہ ابن خلکان کا بیان ہی اس سے ملتا ہے۔

(۶) ابو تمام کا نام حبیب تھا۔ ذکری حبیب کے معنی ہین یادگار حبیب۔

(۷) اس مین دونون باتین نکلتی ہین ایک تو لڑکون کے کھیل۔ دوسرے جو ولید نے کھیل اور دل لگی کی باتین بنائی ہین بحتری کا نام ولید تھا۔

(۸) متنبی کا نام احمد تھا۔ یعنی احمد کی تصنیف جس کا اثر انسانون پر معجزہ کی طرح ہوتا ہے۔

(۹) دو قید خانون کا قیدی۔

(۱۰) ابن خلکان کے حاشیہ پر جو جرمن کے ایک کتب خانہ مین ہے اس مقام پر ایک نوٹ لکھا ہوا ہے۔ کہ ابن خلکان کی تحریر سے یہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ ابو العلا اپنے آخری دم تک اسی عقیدہ پر رہا ہو۔ مگر وہ کہتا ہے کہ کتنے ہی دوسرے مورخ کہتے ہین۔ کہ وہ آخری وقت مین اس رائے سے پلٹ کر مسلمان ہو گیا تھا۔

ایک رسالہ مین جس مین متنبی کے اشعار پر بحث کی گئی اور اوس کی سوانح عمری دی گئی ہے۔ اور جس کا حوالہ تذکرہ ۴ نوٹ ۷ امین دیا گیا ہے۔ یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ ابو العلا نے ایک قرآن بنایا تھا۔ اور اوسے وہ اپنے خیال مین قرآن سے مضمون اور عبارت مین بہتر سمجھتا تھا۔ اوس کا کچھ خلاصہ بھی وہان لکھا ہوا ہے۔

(۱۱) سماک وہ روشن تارون کا نام ہے۔ اون مین سے ایک سماک رامح (تیر والا سماک) کہلاتا ہے۔ اور دوسرا سماک اعزل (بے ہتیار والا سماک) ہے۔ وجہ تسمیہ کچھ سمجھ مین نہین آتی۔ سماک وہ شے ہے جس سے کسی شے کو اوٹھائین یا بلند کرین تقویم الغ بیگ کے شارحین نے لکھا ہے۔ کہ ان تارونکا نام سماک بلندی کی وجہ سے رکھا گیا ہے سموک کے معنی بلند ہونے اور بلند کرنے کے ہین۔

(۱۲) یہان اَو کے معنی بین نے واو کے لئے ہین اور اس شعر کے ترجمہ مین یافعی کی تقلید کی ہے۔ جس نے اپنے تاریخ مین اوس کی تفسیر بیان کی ہے۔ اور قرآن کے سورۃ الصافات کی آیت ۱۴۷ کا حوالہ دیا ہے کہ اَو کے معنی واو کے

آتے ہین اس کے سوا یافعی ابو العلا کی منشیانہ رسائل کا بھی ذکر کرتا ہے۔

(۱۳) احرام وہ دو بے سئے کپڑے ہوتے ہین - کہ جنہین حاجی حرم مین داخل ہونے سے پہلے پہن لیا کرتے ہین - جب تک یہ لوگ حج ختم نہین کر لیتے اوس وقت تک خوشبو کا استعمال جائز نہین ہے - اور اگر غلطی سے کر لیا جاے تو فدیہ دینا ہوتا ہے

(۱۴) نعمان بن بشیر انصاری نے سنہ ۶۴ھ مین انتقال کیا تھا۔

۴۷ ابو عامر احمد بن ابی مروان عبد الملک بن مروان بن ذی الوزارتین(۱) الاعلی احمد بن عبد الملک بن عمر بن محمد بن عیسیٰ بن شہید الاشجعی اندلسی قرطبی۔

وضاح بن رزاح کی نسل سے تھا جو مرج راہط(۲) کی لڑائی مین ضحاک بن قیس الفہری کے ساتھ تھا - اس کا ذکر ابن بسام نے کتاب الذخیرہ مین کیا - اور بہت بڑی تعریف کی ہے - اور اوس کے کتنے ہی رسائل اور نظمین اور اوس کے حالات بھی کسی قدر لکھے ہین - اندلس والون مین یہ شخص سب سے بڑا عالم تھا - عربی مین جو جو علوم ہین اونھین سب کو اچھی طرح جانتا تھا اس سبب سے اور ابن حزم ظاہری(۳) سے بہت کچھ مکاتبت و مراسلت ہوئی ہے - جس مین مداعبت و خوش طبعی کثرت سے برتی گئی ہے - ابو عامر نے کچھ کتابین بھی تصنیف کی ہین جن کے مضامین نئے نئے اور نادر ہین - اون مین سے بعض یہ ہین - کتاب کشف الدک و ایضاح الشک کتاب التوابع والزوابع کتاب حانوت عطار - ان کے سوا اوس کی اور کتابین بھی ہین باوجود اس علم و فضل کے وہ طبیعت کا نہایت کریم و فیاض بھی تھا - لوگ اس باب مین عجیب و غریب حکایات بیان کیا کرتے ہین - اوس کے قصائد مین سے ہم بعض اچھے اچھے شعر یہان نقل کرتے ہین۔

وتدری سباع الطیر ان کماتہ　　اذا لقیت صید الکماۃ سباع

شکاری پرندہ (یعنی گدہ وغیرہ مردار خوار جانور) جانتے ہین کہ جب اوس کے بہادر سپاہی سپاہیون کے شکار کو جاتے ہین تو وہ شکاری درندہ (یعنی شیر) ہو جاتے ہین۔

تطیر جیاعا فوقہ وتردھا　　ظباہ الی الاوکار وھی شباع

وہ اوس کے اوپر (کہ یہ شکار کب مارے اور کب ہم کھائین) بھوکے اڑتے ہین مگر اوس کے بھالون کی نوکین اونھین پیٹ بھر کر گھونسلون کی طرف لوٹاتے ہین۔

اگرچہ یہ مضمون (شعرا کا) پائمال کیا ہوا ہے اور شعرائے جاہلیت و اسلام نے اس کو اوس سے پیشتر بھی

لکھا ہے۔ لیکن اوس نے سانچہ مین بہت ہی اچھا ڈھالا اور نہایت لطف سے اوسے لیکر ادا کیا ہے۔ یہ شعر بھی اوس کے نہایت عمدہ اشعار و اقوال سے ہین۔

وَلَمَّا تَمَلَّا مِنْ سُكْرِهِ ... وَنَامَ وَنَامَتْ عُيُونُ الْعَسَسِ

جب وہ نشہ مین چور ہوکر سو رہا اور اوس کے چوکیدارون کی آنکھ بھی لگ گئی۔

دَنَوْتُ إِلَيْهِ عَلَى بُعْدِهِ ... دُنُوَّ رَفِيقٍ دَرَى مَا الْتَمَسْ

تو اگرچہ (اوس کا مکان) دور تھا مین اوس کی طرف بڑھا اس رفیق کی طرح جسے معلوم ہو کہ اوس کا مطلب کہان ملیگا

أَدِبُّ إِلَيْهِ دَبِيبَ الْكَرَى ... وَأَسْمُو إِلَيْهِ سُمُوَّ النَّفَسْ

مین اوس کی طرف ایسے چلا جیسے نیند کسی (تھکے ماندہ) کی آنکھون مین جاتی ہو۔ اور اوس کے مکان پر ایسے چڑھا جیسے سانس اوپر کو چڑھتی ہے۔

وَبِتُّ بِهِ لَيْلَتِي نَاعِمًا ... إِلَى أَنْ تَبَسَّمَ ثَغْرُ الْغَلَسْ

وہان تمام رات عیش و عشرت مین کاٹی یہان تک کہ بڑے تڑکے کے مسکرانے کی چمک ظاہر ہونے لگی۔

أُقَبِّلُ مِنْهُ بَيَاضَ الطُّلَا ... وَأَرْشُفُ مِنْهُ سَوَادَ اللَّعَسْ

اوس وقت مین نے اوس کی گوری گردن (کے چارون طرفون) کو بوسہ دیا اور لبون کی (زبان کہائی ہوئی) سیاہی کو منہ سے چاٹا (اور چلدیا)

ابو منصور علی بن الحسن معروف بہ صُرّ دُرّ کا قول بھی اس مضمون مین نہایت ہی اچھا ہے۔

وَحَيٍّ طَرَقْنَاهُ عَلَى غَيْرِ مَوْعِدٍ ... فَمَا أَنْ وَجَدْنَا عِنْدَ نَارِهِمْ هُدَى

ایک حی (کے ڈیرون) پر رات کی تاریکی مین ہم اون سے بغیر کہے سنے جا پڑے۔ مگر جہان اون کی آگ (۵) جل رہی تھی وہین راستہ بتانے والا کوئی بھی نہ ملا۔

وَمَا غَفَلَتْ أَحْرَاسُهُمْ غَيْرَ أَنَّنَا ... سَقَطْنَا عَلَيْهِمْ مِثْلَ مَا يَسْقُطُ النَّدَى

اون کے چوکیدار غافل تو نہ تھے بلکہ ہم ہی اون پر اس آہستگی سے جا پڑے تھے۔ کہ جیسے آسمان سے شبنم گرا کرتی ہے (کوئی اوسے دیکھتا بھی نہین۔)

یہ مضمون تو اور بہت شعرا نے لکھا ہے۔ مگر اون مین اصل قول (جو سب سے اول لکھا گیا ہے وہ) امراء القیس کا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

سَمَوْتُ اِلَیْھَا بَعْدَ مَا نَامَ اَھْلُھَا سُمُوَّ حَبَابِ الْمَاءِ حَالًا عَلٰی حَالٖ

مین اوس کی طرف چڑھ کر اوس وقت گیا جب کہ اوس کے لوگ سو رہے تھے۔ اس طرح پر کہ جیسے بلبلے یکے بعد دیگرے چڑھے جاتے ہون۔

:

اس کے اکثر اشعار نہایت ہی فائق ہین۔ اوس کی ولادت ۳۸۲ھ (۹۹۲ء) مین ہوئی تھی۔ بروز جمعہ چاشت کے وقت بتاریخ سلخ جمادی الاولی ۴۲۶ھ (۱۰۳۵ء) کو قرطبہ مین انتقال کیا۔ اور دوسرے روز مقبرہ ام سلمہ[6] مین مدفون ہوا۔ رحمہ اللہ تعالی۔ اوس کے باپ عبد الملک کا کتاب الصلہ (مصنفہ ابن بشکوال) مین ذکر آیا ہے۔

شُہَید بضم شین مثلثہ وفتح ہا وسکون یاے تحتانیہ ودال مہملہ۔ اَشْجَعی بفتح ہمزہ وسکون شین مثلثہ وفتح جیم و عین مہملہ اشجع بن رَیث بن غطفان کی طرف منسوب ہے جو ایک بہت بڑا قبیلہ ہے۔

(۱) ذو الوزارتین (دو وزارت والا یا صاحب السیف والقلم) اون وزرا کا خطاب ہوا کرتا تھا۔ جن کو مالی اور ملکی دونون صیغون کا اختیار ہوتا تھا۔

(۲) مرج راہط کی لڑائی ۶۴ھ مین خلیفہ مَروان بن الحکم اور عبد اللہ بن زبیر کی فوجون مین ہوئی تھی۔ دقاق ابن الزبیر کا طرفدار تھا۔ اور اپنے بہت سے ہمراہیون کے ساتھ مارا گیا تھا۔ حماسہ مین چند اشعار ہین جن مین اس لڑائی کا کچھ کچھ ذکر آیا ہے۔ خلیفہ مَروان نے اس لڑائی مین وضاح کو قید کر لیا۔ مگر قتل نہین کیا تھا۔ اسی کی نسل سے مُرسیہ مین بنی وضاح رئیس تھے۔ از بُغیات الملتمس۔ مرج راہط شام کے ملک مین دمشق سے مشرق کو واقع ہے۔

(۳) ظاہری فقہاے اہل سنت کا ایک فرقہ ہے۔

(۴) حاجی خلیفہ کے بیان کے بموجب کشف الدک وایضاح الشک (دھوکہ اور شک کے ظاہر کرنے یعنی بہت بھید کے بیان مین ہے۔ التوابع والزوابع کو مسٹر فلوگل کہتے ہین۔ کہ جنات اور شیاطین کے ذکر مین ہے۔ حانوت عطار کو مصنف بُغیات کہتا ہے کہ وہ صرف ونحو مین ہے۔ مگر اس کے نام سے یہ بات ظاہر نہین ہوتی۔

(۵) عرب کی بدوی اقوام کا یہ قاعدہ تھا اور اب بھی ہے۔ کہ بلند مقامات پر شب کے وقت خوب آگ جلایا کرتے ہین۔ تاکہ اگر بیابان مین کوئی بھٹکا بھٹکایا مسافر راہ کا بہولا ہوا پھرتا ہو تو روشنی کو دیکھ کر وہ ادھر چلا آئے۔ اور بھوک پیاس سے جان بچا کر اپنے راستہ کا پتہ معلوم کرے۔ چنانچہ قرآن شریف کے سورۂ النمل آیت ۷ مین ہے۔ اِذْ قَالَ مُوْسٰی اِنِّیْ آنَسْتُ نَارًا۔ سَآتِیْکُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ آتِیْکُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ (جبکہ موسی نے اپنے گھر والون سے کہا مجھے

آگ (سی) دکہائی دی ہے۔ ذرا ٹھہرو تو مین وہان سے تمہاری پاس (راستہ کی) کچہ خبر لاؤن یا (ہوسکے تو) ایک سلگا ہوا انگار اتمہارے پاس لے آون)۔

(۲) ابو عامر اپنے اخیر زمانہ مین شعر وسخن اور فصاحت وبلاغت مین امام تھا۔ اوس کے بعد پھر کوئی ایسا نہوا۔ اور اوس کی اولاد بھی نہ تھی۔ وہ بڑا فیاض طبع اور خندہ پیشانی تھا۔ طب مین اوسکی بہت اچھی لیاقت تھی۔ از بُغیۃ المُلتَمِس۔

۴۸ ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب الرازی اللغوی

کتنے ہی علوم مین خصوصاً لغت مین امام تھا۔ کیونکہ اوس نے اس فن لغت کی بہت کچہ چھان بین کی تھی اوس نے اپنی کتاب اَلمُجمل فِی اللُّغۃ مین جو اوس نے لغت مین تالیف کی ہے باوجود اختصار کے بہت بڑا مواد جمع کیا ہے۔ ایک اور کتاب حِلیۃُ الفُقہا بھی اوسی کی ہے۔ اوس کے سوا اوس نے اور بھی عمدہ عمدہ رسالے لکھے اور لغت کے ایک رسالہ مین کچہ ایسے مسائل کو حل کیا ہے۔ جنہین فقہا بڑی توجہ سے پڑہتے ہین۔ اسی کتاب سے حریری صاحب المقامات نے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آتا ہے یہ اسلوب اختیار کیا ہے اور مسائل فقہیہ کو مقامہ طیبیہ[۲] مین بیان کیا ہے جس مین کوئی سو مسئلہ تک آگئے ہین۔ یہ ہمدان مین رہا کرتا تھا۔ بدیع الزمان ہمدانی صاحب المقامات نے جس کا ذکر بھی آئندہ آتا ہے اسی سے علم حاصل کیا تھا۔ اس کے اشعار بڑے جید ہوتے تھے۔ چنانچہ یہ اوس کے شعر ہین۔

مَرَّتْ بِنَا هَیفَاءُ مَجدُولَۃٌ   تُرکِیَّۃٌ تَنمِی لِتُرکِیِّ

ایک ترکی (مزاج کی عاشقون کے دل لوٹنے والی) اور ترکی نسل کی پتلی کمر کی خوبصورت معشوق تمہارے پاس[۳] ہوکر گذری

تَرنُو بِطَرفٍ فَاتِرٍ فَاتِنٍ   اَضعَفُ مِن حُجَّۃِ نَحوِیِّ

فستور انداز وفتنہ انگیز نگاہ سے تکتی جاتی اور حجت ودلیل نحوی سے زیادہ کمزور (اور نازک[۴]) تھی۔

یہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

اِسمَع مَقَالَۃَ نَاصِحٍ   جَمَعَ النَّصِیحَۃَ وَالمِقَہ

ناصح کی باتون کو سن جو تجھے اچھی باتین بتائے اور محبت کرے۔

اِیَّاکَ وَاحذَرُ اَن تَبِیتَ مِنَ الثِّقَاتِ عَلٰی ثِقَہ

خبردار اس سے بچنا کہ کہین ثقات کے پاس ایک رات بھی (اون[۵] پر) بھروسہ کر کے گذارے۔

یہ بھی اوسی کے ہین۔

اِذَا کُنْتَ فِی حَاجَۃٍ مُرْسِلًا ۔۔۔ وَاَنْتَ بِھَا کَلِفٌ مُغْرَمُ

اگر تو کسی شخص کو ایک ضرورت کے لئے جس کی تجھے بڑی خواہش اور از حد شوق ہے بھیجنا چاہے۔

فَاَرْسِلْ حَکِیْمًا وَلَا تُوْصِہٖ ۔۔۔ وَذَاکَ الْحَکِیْمُ ھُوَ الدِّرْھَمُ

تو تو ایک حکیم دانشمند کو بھیج اور کچھ نصیحت نہ کر وہ حکیم دانشمند درہم ہے۔

یہ بھی اوسی کے ہین۔

سَقٰی ھَمَذَانَ الْغَیْثُ لَسْتُ بِقَائِلٍ ۔۔۔ سِوٰی ذَا وَفِی الْاَحْشَاءِ نَارٌ تَضَرَّمُ

ہمدان پر خدا باران رحمت برسائے اس کے سوا اور مین کچھ نہین کہ سکتا۔ آنتون مین تو دھوک سے آگ لگ رہی ہے۔

وَمَالِیَ لَا اُصْفِی الدُّعَاءَ لِبَلْدَۃٍ ۔۔۔ اُفِدْتُ بِھَا نِسْیَانَ مَا کُنْتُ اَعْلَمُ

کیون مین صفائی قلب سے اوس شہر کے لئے دعا نہ کرون جس مین مجھے یہ فائدہ نصیب ہوا ہے کہ جو کچھ مین جانتا تھا بھول گیا۔

نَسِیْتُ الَّذِیْ اَحْسَنْتُہٗ غَیْرَ اَنَّنِیْ ۔۔۔ مَدِیْنٌ وَمَا فِیْ جَوْفِ بَیْتِیْ دِرْھَمُ

جو باتین اور علم مین خوب جانتا تھا وہ سب بھول گیا صرف قرض لینا یاد رہ گیا ہے۔ میرے گھر مین ایک درہم بھی نہین ہے اس کے اشعار کثرت سے اچھے ہوتے تھے۔ ۳۹۰ھ (۱۰۰۰ء) مین بمقام رے اوس نے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اور قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مشہد کے مقابل مدفون ہوا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ صفر ۳۷۵ھ (جون ۹۸۵ء) مین اوس نے بمقام محمدیہ وفات پائی تھی مگر اول روایت بہت مشہور ہے۔

رازی بہ رائے مہملہ و الف و زائے معجمہ رے کی طرف منسوب ہے۔ جو دیلم کا بڑا مشہور شہر ہے۔ زا ادیا مین اوسی طرح زائد ہے جیسے مروزی مین مرو الشاہجان کی طرف نسبت کرکے بڑھا دیتے ہین۔

یہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

وَقَالُوْا کَیْفَ حَالُکَ قُلْتُ خَیْرٌ ۔۔۔ تُقَضّٰی حَاجَۃٌ وَتَفُوْتُ حَاجُ

اونھون نے پوچھا کہ تیرا حال کیسا ہے مین نے کہا خیر ہے۔ بعض ضرورتین تو پوری ہو جاتی ہین اور بہت رہ جاتی ہین۔

اِذَا ازْدَحَمَتْ ھُمُوْمُ الصَّدْرِ قُلْنَا ۔۔۔ عَسٰی یَوْمًا یَکُوْنُ لَھَا انْفِرَاجُ

جب کبھی سینہ مین رنج و الم کا ہجوم اور بہت زور ہوتا ہے تو ہم کہتے ہین کہ ایک نہ ایک دن ضرور کشادگی ہوگی۔

نَدِیمِی حُرَّتِی وَ اَنِیسُ نَفسِی — دَفَاتِرِلِی وَمَعشُوقِی السِّرَاجُ

میری بلی میری ندیم ہے۔ اور میرے دل کی دوست کتابین ہین۔ اور ایک چراغ میرا معشوق ہے۔

(۱) مجمل اگرچہ ایک مختصر کتاب ہے۔ مگر پھر بھی عربی زبان کا لغت ہے اچھی بڑی دو جلدون مین ہے۔

(۲) طیبہ مدینۃ النبی کا نام ہے۔ طیبیہ اوسی کی طرف نسبت ہے۔ بتیئیسوین[۲۲] مقامہ کا یہ لقب اس واسطے ہوگیا ہے کہ اوس کے شروع مین طیبہ کا ذکر آیا ہے۔ بعض اس مقامہ کو حمرۃیہ بھی کہتے ہین۔

(۳) ترکمان توین ہمیشہ قطاع الطریقی اور راہزنی مین مشہور و معروف ہین۔ یہ معشوقہ اوسی قوم کی تھی۔ اور اپنی قومی عادت اوس مین موجود تھی۔ عشاق کے دل لوٹ لیتی تھی۔

(۴) اہل نحو اپنے قواعد نحویہ کے ثبوت مین وہ ہی سماعی دلائل پیش کیا کرتے ہین جو اہل زبان کی زبان سے سنتے ہین۔ اون کے دلائل عقلی نہین ہوتین صرف نقلی ہوتی ہین۔ اس سے زیادہ اور کمزور دلیل کیا ہوگی۔ عربی مین جہان اضعف کے معنی ہین کمزور وہان اوس کے معنی نازک کے بھی ہین۔

(۵) یہ رائے اون لوگون کے برخلاف ہے۔ جو مذہبی اور تواریخی روایتین بیان کرتے اور مخلوق مین اون کی دیانت و امانت ایسی مشہور ہوتی کہ روایت کے راویون کے نام بتانے کی اون کو ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی۔ ثقہ کے معنی بھروسہ کے ہین۔ مگر یہ لفظ صفت کے طور پر اون لوگون پر بھی بولا جاتا ہے جن پر بھروسہ ہوتا ہے۔

(۶) ساکنین ہمدان اپنی جہالت کے سبب مشہور تھے۔ ابن فارس کا دعوی ہے۔ کہ اون کی جہالت ایک مرض متعدی کی طرح ہے۔ جو مجھ مین بھی سرایت کر گیا ہے۔

(۷) دیکھو تذکرہ ۲۔

۴۹ ابو الطیب احمد بن الحسین بن الحسن بن عبد الصمد الجعفی الکندی معروف بہ متنبی

کوفہ کا رہنے والا اور مشہور شاعر تھا۔ بعض نے اوسے احمد بن الحسین بن مرۃ بن عبد الجبار بھی بتایا ہے واللہ اعلم کونسا نسب صحیح ہے۔ وہ کوفہ کے باشندون سے تھا مگر ایام طفولیت مین ہی شام کو چلا آیا۔ اور وہان چارون طرف پھر پھرا کر اوسی جگہ فنون ادب[۱] سیکھے۔ اور وہین کمال حاصل کیا تھا۔ زبان عربی کے محاورات کو بہت ہی اچھی طرح اپنی نظم و نثر مین بدوی عربون کے طرح[۲] بیان کرتا۔ اور اوس کے غریب و حوشی[۳] یعنے برے بھلے کو خوب جانتا تھا۔ اوس کے سامنے کوئی بات ایسی پیش نہین کی جا سکتی تھی۔ کہ جس کے لئے وہ

کلامِ عرب(۴) سے فوراً نظم و نثر مین شواہد نہ پیش کر دیتا ہو۔ یہان تک کہ شیخ ابو علی فارسی صاحب الایضاح والتکملہ نے ایک مرتبہ اوس سے دریافت کیا۔ کہ بھلا بتاؤ تو ابو الطیب فِعلیٰ کے وزن پر ہماری زبان مین جمع کے کتنے لفظ آئے ہین۔ متنبی نے اوسی وقت کہا حِجلیٰ اور ظِربیٰ صرف دو کلمہ آئے ہین۔ شیخ ابو علی کہتا ہے۔ مین نے اس پر تین روز برابر لغت کی کتابون کا مطالعہ کیا کہ کہین اور کوئی لفظ اس وزن پر مل جائے۔ مگر نہ ملا۔ ابو علی سا شخص جب کسی کے حق مین یہ بات کہے تو بس اوس کی (لغت مین) کمال فضیلت کے لئے یہی شہادت کافی ہے۔ حِجلیٰ جمع حَجَل کی ہے جو ایک پرندہ ہے اور جسے عربی مین قبج بھی کہتے ہین۔ (حَجَل تیتر اور قبج کبک یا چکور کو کہتے ہین) اور ظِربیٰ ظَربان (مثل قَطِران کے) جمع ہے یہ ایک چھوٹا سا چوپایہ (بلی کی قسم کا) بدبودار ہوتا ہے۔ رہے شعر تو اوس کے نہایت ہی عمدہ ہین۔ وہ اس قدر مشہور ہین کہ اون کے (نمونہ کے طور پر) ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہین(۵)۔ لیکن شیخ تاج الدین کندی رحمہ اللہ تعالےٰ اوس کی دو بیتین بیان کیا کرتا تھا جو اوس کے دیوان مین نہین ہین۔ مگر اون کی روایت باسناد صحیح متصل ہے۔ اس وجہ سے ندرت کے سبب مین اون کا یہان لکھدینا مناسب سمجھتا ہون۔

أَبِعَيْنِ مُفْتَقِرٍ إِلَيْكَ نَظَرْتَنِي ‎ فَأَهَنْتَنِي وَقَذَفْتَنِي مِنْ حَالِقِ

کیا تونے مجھے اپنی آنکھ سے جو تیری مہربانی کی محتاج ہے (تیری طرف نظر کرتے) دیکھ لیا ہے کہ جس سے تو نے میری اہانت کی اور مجھ کو اوپر سے گڑھے مین پھینک دیا۔

لَسْتَ الْمَلُومَ أَنَا الْمَلُومُ لِأَنَّنِي ‎ أَنْزَلْتُ آمَالِي بِغَيْرِ الْخَالِقِ

اس مین تو ملامت کے لایق نہین بلکہ مین ہی ملامت کے قابل ہون کیونکہ مین نے ہی اپنی امیدین خالق کے سوا دوسرے کی طرف لگائی ہین۔

جس زمانہ مین متنبی مصر مین تھا۔ اتفاقاً ایک مرتبہ بیمار ہو گیا۔ اوس کا ایک دوست تھا۔ بیماری کے ایام مین اوس کی خوب خدمت کرتا رہا۔ لیکن جب متنبی کو صحت ہو گئی تو وہ چند روز تک نہ آیا۔ متنبی نے اوسے لکھا جب مین بیمار تھا تو آپ نے مجھپر بڑی مہربانی کی۔ خدا آپ پر مہربانی کی نظر رکھے۔ مگر جب مین اچھا ہو گیا۔ تو آپ نے میرے پاس آنا ہی چھوڑ دیا۔ اب یہ صرف آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ آپ مجھے بیماری کا دوست نہ بننے دین۔ اور میری صحت کو قائم رکھین(۶)۔

اہل علم کی اس کے اشعار کی نسبت مختلف رائین ہین۔ کوئی تو ابو تمام پر اور جو لوگ اوس کے بعد ہوئے ہین

اون پر اسے ترجیح دیتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ جو ابو تمام کو اس پر ترجیح دیتے ہین۔ لیکن ابو العباس احمد بن محمد النامی شاعر جس کا اس کے بعد (تذکرہ ۵۰ مین) ذکر آتا ہے کہتا ہے کہ شعر و سخن (کی دیوار) مین فقط ایک گوشہ باقی رہ گیا تھا۔ وہان آکر متنبی داخل ہو گیا کیا اچھا ہوتا جو دو مضمون اوس نے لکھے ہین وہ میرے قلم سے نکلے ہوتے۔ یہ دو نون مضمون اوس نے ایسے لکھے ہین جو پہلے کسی نے نہین لکھے۔ ایک تو ان دو شعرون مین ہے۔

رَمَانِی الدَّهْرُ بِالْاَرْزَاءِ حَتّٰی فُؤَادِی فِی غِشَاءٍ مِنْ نِبَالِ

زمانہ نے ایسے مصائب مجھ پر ڈالے ہین کہ میرا دل اون کے تیرون سے چھپ گیا ہے۔

فَصِرْتُ اِذَا اَصَابَتْنِی سِهَامٌ تَكَسَّرَتِ النِّصَالُ عَلَی النِّصَالِ

اور اب میری یہ نوبت پہونچ گئی ہے کہ جب تیر مجھ پر آکر لگتے ہین۔ تو اون کے پیکان پیکانون پر ہی لگ کر ٹوٹتے ہین۔

اور دوسرا یہ ہے۔

فِی جَحْفَلٍ سَتَرَ الْعُيُونَ غُبَارُهُ فَكَاَنَّمَا يُبْصِرْنَ بِالْآذَانِ

وہ ایسا زبردست لشکر لیکر چلا تھا کہ اوس کے گرد و غبار نے آنکھون پر پردہ ڈالدیا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ بجائے آنکھون کے کانون سے دیکھتی تھین۔

اہل علم نے اوس کے دیوان پر بڑی توجہ کی ہے۔ نہایت مختلف سی شرحین لکھی ہین۔ جن استادون سے مین نے پڑھا ہے اون مین سے ایک صاحب مجھ سے کہتے تھے کہ مین نے اوس کی چھوٹی بڑی کوئی چالیس شرحین دیکھی ہین۔ اس قدر شرحین کسی دوسرے دیوان کی کہین نہین لکھی گئین۔ واقعی متنبی بڑا ہی خوش قسمت تھا اللہ تعالے نے اوس کے شعر و سخن مین بڑی سعادت عطا فرمائی ہے۔

اوسے متنبی (بنا ہوا نبی) اس لئے کہتے ہین کہ اوس نے بادیۃ السماوہ مین نبوت کا دعوی کیا تھا اور بنی کلب وغیرہ کئی قبائل اوس کے متبع ہو گئے تھے۔ یہ نامناسب حرکت سنکر لؤلؤ امیر حمص جو حکام اخشیدیہ کا نائب تھا فوج لیکر متنبی کی طرف نکلا۔ اور اوسے قید کر کے اوس کے متبعین کو منتشر کر دیا۔ پھر ایک مدت تک قید میں رکھ کر اوس سے توبہ کرا کر چھوڑ دیا۔ اس روایت کو مورخین نے مختلف طور پر بیان کیا ہے۔ مگر جو مین نے لکھا ہے یہی اصح ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ متنبی کہا کرتا تھا مین ہی اون لوگون مین اول شخص ہون جنہون نے عمدہ شاعر ہونے کی وجہ سے نبوت کا دعوی کیا ہے۔

پھر متنبی یہان سے ۳۳۷ھ (۹۴۸ء) مین امیر سیف الدولہ بن حمدان کے پاس چلا گیا - اور کچھ دنون کے بعد وہان سے بھی کوچ کردیا۔ ۳۴۶ھ (۹۵۷ء) مین مصر پہونچا۔ کافور الاخشیدی اور انوجور بن الاخشید کی تعریف مین قصیدہ لکھا۔ اوس کی ایسی عزت تھی کہ کافور کے روبرو دونون پیرون مین موزہ پہنے کمر مین تلوار اور پرتلہ ڈالے ہوے کھڑا ہوتا۔ اور جب سوار ہوکر کہین جاتا تو شاہی ممالیک مین سے دو حاجب اوس کے ساتھ جاتے جن کے پاس تلوارین اور پرتلہ ہوتے تھے۔ پھر جب کافور سے اوس کی خواہشین پوری نہ ہوسکین تو متنبی نے اوس کی ہجو لکھی اور جان کے اندیشہ سے شب عید الضحی ۳۵۰ھ (جنوری ۹۶۲ء) کو وہان سے بھاگا۔ کافور نے کئی طرف کو اوس کے تعاقب مین سوار بھیجے۔ مگر وہ کسی کے ہاتھ نہ آیا۔ کافور نے اوس سے کسی صوبہ کے والی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب دیکھا کہ وہ اشعار مین اپنے بڑی تعلی کرتا اور شیخیان مارتا ہے تو اوسے خوف ہوا (اور ایفائے وعدہ سے انکار کیا) لوگون نے کافور کو اس پر برا بھلا کہا۔ کافور نے کہا بھائیو۔ یاد رکھو جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دعوے مین دریغ نہ کیا۔ تو کیا اوسے کافور کے ساتھ حکومت کا دعوی کرنے مین کچھ خوف ہوگا۔

ابو الفتح ابن جنی نحوی کہتا ہے کہ مین ابو الطیب المتنبی کا دیوان خود اوسی سے پڑھا کرتا تھا۔ جب مین نے اوس قصیدہ مین جس کا اول یہ ہے۔

أُغَالِبُ فِيكَ الشَّوْقَ وَالشَّوْقُ أَغْلَبُ ۔۔۔ وَأَعْجَبُ مِنْ ذَا الْهَجْرِ وَالْوَصْلُ أَعْجَبُ

تیرے دیدار کے شوق سے مین لڑا کرتا ہون مگر شوق غالب رہتا ہے۔ اور مجھے تعجب آتا ہے کہ اس پر بھی (آپ کو) نفرت ہے۔ پر آپ کا وصل اس سے بڑھکر تعجب کے قابل ہے۔

پڑھتے پڑھتے یہ قول پڑھا

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَقُولُ قَصِيدَةً ۔۔۔ وَلَا أَشْتَكِي فِيهَا وَلَا أَتَعَتَّبُ

بھلا مین یہ جانتا تو کیا خوب تھا۔ کہ مین کوئی ایسا قصیدہ کہہ سکتا ہون جس مین نہ تو مین کسی کی شکایت کرون اور نہ کسی پر عتاب ہی کرون۔

وَبِي مَا يَذُودُ الشِّعْرَ عَنِّي أَقَلُّهُ ۔۔۔ وَلَكِنَّ قَلْبِي يَا ابْنَةَ الْقَوْمِ قُلَّبُ

مجھ پر وہ مصائب نازل ہوئے ہین کہ ادنے اثر اون کا یہ ہے کہ شعر کہنا مجھ سے چھوڑا دیا ہے۔ مگر اے بڑے لوگون کی بیٹی میرا دل بھی تو بہت بڑا ہے۔

تو مین نے متنبی سے کہا مجھے سخت ناگوار گذرتا ہے کہ سیف الدولہ کے سوا یہ شعر اور کسی کی تعریف مین کیون لکھا جاتا ہے۔ متنبی نے کہا۔ مین نے تو اوس سے کہدیا تھا کہ ہشیار رہو ڈرتے رہنا۔ مگر کچھہ نفع نہ ہوا۔ کیا مین نے اوس کی نسبت یہ شعر نہین کہا۔

اَخَا الجُودِ اَعْطِ النَّاسَ مَا اَنْتَ مَالِکٌ ۔۔۔ وَلَا تُعْطِیَنَّ النَّاسَ مَا اَنَا قَائِلُ

اے صاحب بخشش وجود۔ لوگون کو تو وہ چیز چاہئے تو دیدے جس کا تو مالک ہے۔ مگر وہ چیز جو مین کہتا ہون ہرگز کسی کو مت دے۔ (۱۰)

یہی سبب ہے جو مین کافور کے پاس آیا۔ اوسی نے مجھے اوس کے پاس سو تدبیری اور ناقدر شناسی سے بھیجا ہے۔ سیف الدولہ کا قاعدہ تھا کہ ہمیشہ دربار کیا کرتا۔ وہان شب کو علما فضلا جمع ہوتے اور آپس مین اوس کے سامنے گفتگو کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ متنبی اور ابن خالویہ نحوی مین کچھ بحث ہوگئی۔ اور یہان تک نوبت پہونچی کہ ابن خالویہ نے متنبی پر حملہ کیا۔ اور ایک کنجی جو اوس کے ہاتھہ مین تھی متنبی کے ایسی ماری جس سے اوس کے چہرہ پر خون نکل آیا۔ متنبی اوٹھ کر باہر چلا گیا خون اوس کے کپڑون پر بہ رہا تھا۔ متنبی کے غصہ کا حال نہ پوچھو کہ اوسپر کیا گذری۔ اوسی وقت اوس نے مصر کا راستہ لیا۔ وہان جاکر کافور کی مدح مین قصیدہ لکھا پھر وہان سے بھی چلا آیا۔ بلاد فارس کا قصد کیا۔ عضدالدولہ بن بویہ الدیلمی کی مدح سرائی کی۔ اوس نے اوسے بہت انعام واکرام دئے۔ (۱۱)

پھر جب یہان سے لوٹ کر بغداد کو چلا۔ اور ۸ شعبان ۳۵۴ھ (۲۳ اگست ۹۶۵ء) کو کوفہ کی طرف روانہ ہوا۔ تو راستہ مین فاتک بن ابی الجہل الاسدی اپنے کچھ آدمی لیکر اوس کے سامنے آیا۔ متنبی کے ساتھ بھی کچھ آدمی تھے۔ دونون مین باہم لڑائی ہوئی۔ متنبی اور اوس کا بیٹا محسّد اور اوسکا غلام مُفلح نعمانیہ کے قریب ایک موضع مین جسے صافیہ یا جبال صافیہ کہتے ہین اور جو سواد بغداد کے جانب غربی مین دیر عاقول کے پاس دو میل کے فاصلہ پر ہی مارے گئے۔ ابن رشیق نے کتاب العمدہ کے باب منافع الشعر والمضار مین لکھا ہے کہ جب ابوالطیب نے دشمن کا غلبہ دیکھکر بھاگنے کا ارادہ کیا تو اوس کے غلام نے کہا ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے کہ لوگ کہین کہ متنبی بھاگ گیا حالانکہ تو نے ہی خود یہ شعر کہا ہے۔

فَالْخَیْلُ وَاللَّیْلُ وَالْبَیْدَاءُ تَعْرِفُنِی ۔۔۔ وَالْحَرْبُ وَالضَّرْبُ وَالْقِرْطَاسُ وَالْقَلَمُ

گھوڑا اور رات اور بیابان مجھے خوب جانتے ہین اور ایسے ہی لڑائی مارپیٹ اور کاغذ اور قلم بھی۔

متنبی یہ سنکر لوٹا اور لڑکر مارا گیا یہی بیت اوس کے قتل کا باعث ہوئی۔ یہ واقعہ بروز چہارشنبہ ۲۴ یا ۲۲، یا ۲۸ رمضان دسمبر ۹۶۵ء کا ہے۔ بعض نے اوس کے قتل کی تاریخ روز دوشنبہ ۲۲ رمضان یا ۲۵ رمضان بھی بتائی ہے۔ سنہ ۳۰۳ھ (۹۱۵ء) مین وہ کوفہ کے محلہ کِندہ مین پیدا ہوا تھا۔ اس سے اوسے کندی کہتے تھے۔ لیکن وہ کِندہ قبیلہ سے نہین تھا۔ بلکہ جُعفی قبیلہ سے تھا جُعفی (بضم جیم وسکون عین وفا) بن سعد العشیرہ بن مَذحِج (جس کا نام مالک ہے) بن اُدَد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان ہے سعد کو سعد العشیرہ اس لئے کہتے تھے۔ کہ اوسکی اولاد بہت تھی۔ کہتے ہین کوئی تین سو کے قریب بیٹے پوتے تھے۔ جب وہ سب کو ساتھ لیکر کبھی سوار ہوتا اور لوگ پوچھتے کہ یہ کون ہین تو وہ کہتا یہ میرے عشیرہ یعنی خاندان کے لوگ ہین۔ تاکہ کہین نظر بد کا اثر نہو۔[۱۴]

کہتے ہین کہ متنبی کا باپ کوفہ مین سقا تھا پھر اپنے بیٹے کو لیکر شام کو چلا گیا تھا۔ اوس کے بیٹے نے وہین شام مین ہی پرورش پائی۔ متنبی کی ہجو مین بعض شعرا نے ان شعرون مین اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اَیُّ فَضْلٍ لِشَاعِرٍ یَطْلُبُ الْفَضْلَ مِنَ النَّاسِ بُکْرَةً وَعَشِیَّا

اوس شاعر مین فضیلت کہان سے آئی جو صبح سے شام تک لوگون سے فضل وکرم کی درخواست کرتا رہتا ہے۔

عَاشَ حِیْنًا یَبِیْعُ فِی الْکُوْفَةِ الْمَا ءَ وَحِیْنًا یَبِیْعُ مَاءَ الْمُحَیَّا

ایک مدت تک تو وہ کوفہ مین پانی بیچا کرتا یعنی سقے کا کام کیا کرتا تھا۔ اور اب مدت سے عرق جبین بیچا کرتا ہے۔[۱۵]

اس قسم کی ایک نظیر آپ کو حرف ح مین ملیگی۔ جو ابن المُعَذَّل نے ابوتمام حبیب بن اوس مشہور شاعر کی نسبت کہی تھی۔[۱۶]

جب متنبی مارا گیا تو ابوالقاسم مُظَفَّر بن علی الطَّبَسِی نے یہ مرثیہ لکھا۔

لَا رَعَی اللّٰہُ سِرْبَ ھٰذَا الزَّمَانِ اِذْ دَھَانَا فِیْ مِثْلِ ذَاکَ اللِّسَانِ

اللہ تعالی اس زمانہ کی بری حالت کو غارت کرے جس نے ایسی زبان والے آدمی کو ہم سے جدا کر دیا۔

مَا رَاَی النَّاسُ ثَانِیَ الْمُتَنَبِّی اَیُّ ثَانٍ یُرٰی لِبِکْرِ الزَّمَانِ

متنبی کا ثانی لوگون نے کہین نہین دیکھا۔ زمانہ کا جو بے نظیر شخص ہو اوس کا ثانی کہان ملتا ہے۔

کَانَ مِنْ نَفْسِہِ الْکَبِیْرَةِ فِیْ جَیْشٍ وَفِیْ کِبْرِیَاءِ ذِیْ سُلْطَانٍ

اوس کا حوصلہ ایسا بڑا تھا کہ اپنے آپ کو وہ ایک لشکر سمجھتا اور بڑا بھاری سلطان جانتا تھا۔

هُوَ فِی شِعْرِہٖ نَبِیٌّ وَلٰکِن ظَهَرَتْ مُعْجِزَاتُهٗ فِی الْمَعَانِی

شعر و سخن مین وہ نبی تھا۔ (اور انبیا کے معجزات اجسام مین نظر آتے ہین) لیکن اوس کے معجزات معانی مین دکھائی دیتے تھے

طَبَسی بطائے مہلہ و بائے موحدہ و سین مہملہ ایک شہر کی طرف منسوب ہے۔ جو نیشاپور اصفہان اور کرمان کے درمیان واقع ہے اور جسے طبس کہتے ہین۔

کہتے ہین۔ کہ مُعتَمِد بن عَبَّاد اللَّخمِی صاحب قُرطُبہ و اِشبِیلِیہ تنبی کی یہ بیت اپنی مجلس مین ایک روز پڑہ رہا تھا جو اوس کے ایک مشہور قصیدہ مین ہے۔

اِذَا ظَفِرَتْ مِنْكَ الْعُيُوْنُ بِنَظْرَةٍ أَثَابَ بِهَا مُعْيِي الْمَطِيِّ وَرَازِمُهْ

جب آنکھین تجھ کو ایک نظر بھر کر دیکھ لیتی ہین تو (ہمارے) تھکے ماندہ اور ناتوان اونٹ فوراً سر و تازہ ہو جاتے ہین
معتمد اس بیت کو بار بار مزہ لے لے کر پڑہتا تھا۔ ابو محمد عبد الجلیل[1] بن وَهْبُون اندلسی اوس کی مجلس مین موجود تھا۔ سنتے ہی اوس نے بے ساختہ یہ شعر لکھکر سنائے۔

لَئِنْ جَادَ شِعْرُ ابْنِ الْحُسَيْنِ فَاِنَّمَا تُجِيْدُ الْعَطَايَا وَاللُّهَا تَفْتَحُ اللَّهَا

اگرچہ متنبی ابن الحسین کے شعر بہت اچھے ہین تو کیا ہوا۔ تیری بخششین بہی تو بہت اچھی ہین بخششین حلق کو کھولتی ہین

تَنَبَّأَ عُجْبًا بِالْقَرِيْضِ وَلَوْ دَرٰى بِاَنَّكَ تَرْوِيْ شِعْرَهٗ لَتَاَلَّهَا

وہ شعر و سخن کے غرور سے نبی بن گیا تھا۔ لیکن اگر اوسے یہ معلوم ہوتا کہ تو اوس کے شعر پڑھتا اور دوسرون کو سناتا ہے تو وہ خدا ہی بن جاتا ہے۔

اِفْلِیلی نے بیان کیا ہے کہ تنبی نے سیف الدولہ بن حمدان کو میدان مین ایک قصیدہ کہ کر سنایا جس کا اول یہ ہے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْ دَهْرِهٖ مَا تَعَوَّدَا وَعَادَاتُ سَيْفِ الدَّوْلَةِ الطَّعْنُ فِي الْعِدَا

زمانہ ہر شخص کو وہ چیز دیا کرتا ہے جس کی اوسے عادت ہوتی ہے اور سیف الدولہ کی عادت ہے کہ دشمنون کے برچھے مارا کرتا ہے (سو وہ ہی زمانہ اوسے دیتا ہے)۔

جب سیف الدولہ لوٹ کر مکان کو آیا۔ تو تنبی سے پھر سنانے کو کہا۔ تنبی نے اوسے بیٹھ کر سنایا۔ کسی شخص نے درباریون مین سے تنبی کے ساتھ برائی کی غرض سے (کہ اوسکو جو بیٹھ کر دربار مین قصیدہ سنانے کی عزت حاصل ہوئی ہے محروم کرے) اس غرض سے اوس سے کہا اگر آپ کھڑے ہو کر پڑھتے تو مین بھی

خوب سن سکتا تھا۔ بیٹھ کر پڑھنے سے بہت لوگون کو سنائی نہین دیتا۔ ابو الطیب نے کہا کیا تو نے لکل امرئ من دهره ما تعوّدا اُس قصیدہ کا اول شعر نہین سنا مجھے تو زمانہ نے بیٹھ کر پڑھنے کی عزت بخشی ہے مین کھڑا ہو کر کیونکر سناؤن) واقعی یہ بہت ہی اچھا اور برجستہ جواب تھا۔ اوس کے علو ہمت و بلندی حوصلہ کے قصّے اور اوس کے دیگر اخبار و حالات بہت کثرت سے ہین۔ مگر اختصار بہتر ہے۔ اسی پر ہم اکتفا کرتے ہین۔[18]

اوس کے بیٹے کا نام مُحَسَّد بضم میم و سین مہملہ مشدّد ہ و دال مہملہ ہے۔

---

(۱) اس کا ذکر پہلے بھی ہم نے کر دیا ہے۔ کہ اوس زمانہ مین جب طالب علمون کی عمر پندرہ سولہ برس کی ہو جاتی تو وہ تحصیل علوم کے لئے باہر نکل جاتے اور جہان جہان علما اور مدرسہ ہوتے وہان جا کر استفادہ کرتے تھے۔ اس طرح پر سفر کرنے سے بہت فائدہ ہوتے تھے اول تو اس طرح وہی طالب علم جاتے تھے جنھین تحصیل علم کا خود شوق ہوتا تھا دوسرے جو طالب علم کم مایہ ہوتے اونھین مسافرت مین علما کی وساطت وغیرہ سے کھانے پینے کا سامان مہیا ہو جاتا تھا اونھین اپنے مصارف کی کچھ پروا نہ ہوتی تھی۔ پھر طالب علم کو جس فن کے سیکھنے کی ضرورت ہوتی وہ اوس طرح کے استاد کو تلاش کر لیتا تھا۔ اس کے سوا ملکون کے حالات معلوم ہوتے اور جا بجا پھرنے چلنے سے انواع و اقسام کے تجربہ ہو جاتے تھے۔ تیرہوین صدی ہجری کے اخیر تک یہ حالت ہندوستان مین بھی کسی قدر دکھائی دیتے تھے جو اب تقریباً بالکل نیست و نابود ہو گئی ہے۔

(۲) مین نے یہان کچھ عبارت بڑھا کر ترجمہ کیا ہے۔ تاکہ جو عربی محاورہ کا اصلی مطلب ہے وہ بخوبی صاف الفاظ مین ادا ہو تا جائے۔

(۳) خوش قسمتی سے میرے نزدیک وہ محاورات مراد ہین جن کا اب استعمال اعلی درجہ کا نہ رہا ہو۔ کیونکہ اگر اس کے معنی دیہاتی جہلا کے محاورات لئے جائین تو متنبی سے شخص کی کچھ فضیلت نہین رہتی۔ اونھین تو عام لوگ بھی ذرہ توجہ کرتے تو جان سکتے ہین۔

(۴) کلام عرب سے مراد یہان بدویان عرب کے محاورات سے ہے۔ کیونکہ خالص اور اچھی عربی بدویان عرب کے سوا اور کوئی نہین جانتا۔ اونھین کی عربی صحیح اور با محاورہ مانی جاتی ہے۔

(۵) متنبی کی نظم کی کیفیت اوس کے دیوان کے شرحون مین دیکھنا چاہئے۔ جو نہایت مشہور ہین۔

(۶) یہان جو لطف عربی عبارت مین ہے وہ ترجمہ مین نہین ہے۔

(۷) یعنی اس قدر گرد و غبار اوڑا تھا۔ کہ آنکھون سے دیکھنا مشکل پڑ گیا تھا۔ اوس کے سپاہی اپنے سردارون کی

بولی پر چلتے تھے گویا اون کے کان اون کو راستہ بتاتے تھے نہ آنکھین۔

(۸) بادیۃ السماوہ دریائے فرات کے مغربی کنارہ ۳۱ درجہ ۲۰ دقیقہ عرض شمالی پر واقع ہے۔

(۹) انوجور الاخشیدی کے کچھہ حالات کافور کے تذکرہ وہین ملین گے۔ دیکھو تذکرہ ۵۲۶۔

(۱۰) یعنی ایسا نہ کر کہ جس تعریف کا تو فی الواقع مستحق ہے مجھے وہ تعریفین دوسرون کے حق مین لکھنا پڑین۔ میری الیسی قدر کر کہ تجھے چھوڑ کر مین دوسرے کے پاس نہ جاؤن۔

(۱۱) جس قدر کثرت سے دولت ان سفرون مین اس کے ہاتھ لگی اوس کے لیے فقط اتنا بیان کر دینا کافی ہوگا کہ عضد الدولہ نے فقط تیس ہزار دینار اور وزیر ابن العمید نے بھی اسی قدر نقد اس کو دیا تھا۔ ماخوذ از یافعی۔

(۱۲) دیر عاقول دجلہ کے کنارہ بغداد سے تیس میل تقریباً نیچے کو واقع تھا۔

(۱۳) یہ مشہور نسب یہان ٹھیک نہین لکھا ہے۔ ابن خلدون نے اس نسب پر اپنی معمولی لیاقت اور انصاف کے ساتھ بحث کی ہے۔ اوسے دیکھنا چاہئے۔

(۱۴) اس قدر کثرت سے اولاد ذکور کا ہونا بے شک حسد کا باعث ہوتا۔ اور جب لوگ حسد کرتے تو یقیناً جان کا خطرہ تھا اسی وجہ سے مشرقی اقوام مین طرح طرح کے خیالات اور توہمات کرتے ہین۔ گویا درحقیقت حسد سے خوف کرتے ہین۔

(۱۵) جب کسی شرم والے عزت دار آدمی کا غیرت اور شرم سے منہ فق پڑجاتا اور پسینا آجاتا ہے تو اوسے عربی مین ماء الوجہ یا ماء المحیّا (عرق جبین) کہا کرتے ہین۔ جو شاعر کہ شرم وحیا کو بالائے طاق رکھدے۔ اور نالائقون کی مدح سرائی کرے تو وہ اپنی عزت وشرم اور درجہ کو روپیہ کے بدلہ فروخت کرتا ہے۔

(۱۶) یہ شاعر ثعالبی کا ہم عصر تھا۔ جو اپنی کتاب یتیمہ مین کچھہ اشعار ابو النصر ہرثمی کے اسکی روایت سے لکھتا ہے۔

(۱۷) ابو محمد عبد الجلیل بن وہبون مشہور شاعر اور بہت بڑا عالم تھا۔ مُرسیہ علاقہ اندلس مین پیدا ہوا ۴۸۰ھ (۱۰۸۷ء) مین جب کہ وہ لُورقہ سے اپنے وطن کو جارہا تھا۔ کچھہ عیسائی لوگون نے راستہ مین قتل کردیا۔ از بغیات الملتمس۔

(۱۸) حسین ابو الطیب المتنبی کا باپ عام لوگون مین عبدان سقا کے نام سے مشہور تھا۔ اسی واسطے متنبی کو کبھی کبھی ابن عبدان یا ابن سقا بھی کہا کرتے ہین۔ متنبی ایام طفولیت سے ہی شعر کہنے لگا تھا۔ اوس کے ابتدائی شعر ابھی تک مشہور ہین اوس کے لڑکپن کے کلام مین بھی وہ نزاکت وخوبی نظر آتی تھی جس نے آئندہ چلکر اوس کے کلام کو عالم مین مشہور کردیا اوس کی نوجوانی کے دن تو شام کے ملک مین گذرے۔ ان بدویون مین اس وقت اوس کی بود وباش رہی۔ جو دریائے فرات کے

مغربی بیابانون مین رہتے بستے تھے۔ ایک شخص ابو الحسن محمد بن یحیی علوی کوفی کہتا ہے۔ کہ متنبی ایام طفولیت مین میرے ہمسایہ مین رہتا تھا۔ لیکن اوسیوقت سے وہ علم۔ ادب کا شوقین تھا۔ پھر وہ بدویان عرب مین جا کر ایک عرصہ تک رہا۔ اور وہان سے جب واپس آیا تو پورا پورا بدوی ہوگیا تھا۔ اوس نے اپنے علم کا بڑا حصہ کتب فروشون کی دکانون مین سیکھا تھا۔ اوسکا حافظ غضب کا تھا۔ ایک مرتبہ کتاب کا دیکھکر پڑھ لینا اوس کے لئے کافی تھا۔ وہ کتاب اوسے حفظ یاد ہو جاتی تہی۔ خانہ بدوش عربون مین اوس کی بود و باش سے اوس کے چال وچلن پر بڑا اثر ہوا تھا۔ اوس نے اونھین سے وہ بے باکی و جرأت سیکھی تھی۔ جو ہر ایک بات مین اوس کی نظر آتی۔ اور شعر و سخن مین بلند حوصلگی و علوی ہمت کا جلوہ دکھاتی تھی۔ وہین سے اوس نے وہ خالص عربی زبان حاصل کی جس سے اوس کے ملک والے دنگ رہ گئے۔ اور جس نے اوس کے اشعار کی شہرت مشرق سے لیکر مغرب تک تمام مین پھیلا دی۔ اس سے کچھ عرصہ بعد وہ اسی سبب سے (۳۲۰ھ) مین پیغمبر بن بیٹھا۔ نبوت کا دعوی کیا۔ اور لاذقیہ کے باشندون مین سے چند آدمیون نے مان لیا۔ کہ وہ نبی مرسل من اللہ ہے۔ اوس نے لوگون سے کہا۔ کہ مین اپنے اس زمانہ کے لوگون کی ہدایت کے واسطے آیا ہون جو ضلال اور مضل ہو رہے ہین دنیا مین اس وقت جو ظلم و طغیانی پھیلی ہوئی ہے مین اوسے عدالت و انصاف سے بھر دونگا۔ جو لوگ خدا کے امر کو مانینگے اونھین ثواب ملیگا۔ لیکن جو لوگ عصیان و نافرمانی کرینگے اون کے سر قلم کر دئے جائینگے۔ اوس نے معجزات کے اظہار کا بھی دعوے کیا۔ اور ایک علامت اپنے دعوے کے ثبوت کی یہ دکھائی کہ جس وقت خوب زور شور کا مینہ برس رہا تھا تو اوس پہاڑ پر پانی چھوا بھی نہین جہان وہ اوسوقت کھڑا تھا۔ اس قدرتی اظہار سے (جسے بعض سیدھے مسلمان مورخ جادو کا اثر بتاتے ہین) بہت لوگ چکر مین آگئے۔ مگر اس پیغمبر مصنوعی کی یہ بڑی بدقسمتی ہوئی کہ حمص کے والی کو ان حرکات کی کی خبر پہونچ گئی۔ اوس نے اسے گرفتار کرایا اور قیدخانہ مین ڈال دیا۔ جب متنبی قیدخانہ کی کوٹھری مین گیا۔ اور سر اور بازو شکنجہ مین کھینچ دئے گئے۔ پیر بھی کاٹھ مین جڑ دئے گئے۔ تو پھر رسالت و نبوت کی بلند پروازیان دماغ سے سب اڑ گئین۔ وہ خطرات سب آنکھون کے سامنے آکر موجود ہو گئے۔ جو اوس زمانہ مین ایسے خیالات فاسدہ سے پیدا ہوا کرتے تھے۔ مجبوراً توبہ کرنی پڑی۔ اور منت سماجت کے بعد بمشکل رہائی پائی۔ اس کے بعد کچھ ایام تک تو زاویہ خمول اور افلاس مین پڑا رہا۔ پھر کچھ اشعار ابو العشائر کو لکھکر بھیجے جو سیف الدولہ کی طرف سے انطاکیہ کا حاکم تھا۔ وہ اس سے بہت خوش ہوا۔ اتفاقاً اسی زمانہ مین خود سیف الدولہ بھی کہین انطاکیہ آگیا۔ متنبی کو بھی اوس کے یہان باریابی ہوگئی اوس کے مدح مین ایک قصیدہ لکھکر اوسے سنایا۔ وہ اوس نے نہایت پسند کیا۔ اور قصیدہ کچھ ایسا اچھا لکھا گیا تھا۔ کہ سیف الدولہ کی نظر مین متنبی سے بڑھ کر کوئی شاعر نہ رہا۔ اوس نے اسے پناہ دی اور حفاظت کا وعدہ کیا۔ لیکن باوجود

اس کے کہ اوس کے جوار مین رہا اور بہت کچھ فائدہ بھی حاصل کیا وہ غرور جو اوس کی ذاتیات مین بسا ہوا تھا دل سے فراموش
نہ ہوا۔ اوس نے درخواست کی کہ سیف الدولہ کے دربار مین اوسے بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔ اور جو قصائد اوس نے
اوس کی صفت مین لکھے ہین اونھین بیٹھکر پڑھے۔ اور دربار مین جو سلام کرنے اور زمین بوسی کا قاعدہ ہے اوس سے
مستثنیٰ کیا جائے۔ یہ درخواست ایک حد تک منظور بھی ہوی۔ اور وہان بڑے بڑے نامی گرامی شعرا سے اس کے
مناظرہ ہوے لیکن یہ اپنی جوہر لیاقت اور فصاحت و بلاغت مین سب سے بلند رہا۔ ابو العلا سا مشہور و معروف
شاعر اوس کے حق مین کہا کرتا تھا۔ ابو نواس فلان مضمون کو ایسے بیان کرتا ہے بحتری ایسے کہتا ہے لیکن یہ شاعر
(متنبی) اوسے یون ادا کرتا ہے۔ متنبی مین اگر کوئی نقص تھا تو وہ طمع تھی۔ اس حرص کے سبب سے جا بجا اوسے ذلت
اوٹھانا پڑتی تھی۔ اوسکا اخلاقی چال چلن بھی اچھا تھا۔ اوس کے رفقا مین جو اکثر دولت مند ہوتے تھے بہت سے
عیاش و بدکار ہوا کرتے تھے۔ مگر بدوی صحبت کے باعث یہ ان باتون سے کوسون دور تھا۔ چنانچہ ایک شخص نے
اوس کے حق مین کہا ہے۔ متنبی اگرچہ پابند صوم و صلوٰۃ نہین نہ تلاوت قرآن کا ہی عادی ہے۔ تاہم نہ تو وہ کبھی جھوٹ
بولتا ہے اور نہ کبھی عورتون کے میل جول سے ہی اوس کا دامن عفت ملوث ہوا ہے۔ جب سیف الدولہ رومیون کے
مقابلہ مین فوج لیکر گیا تو متنبی بھی اوس کے ساتھ تھا۔ یہ دونون ایک موقع پر اتفاقاً ایسے پھنس گئے کہ دشمنون کے ہاتھ
مین قید ہو جانے کا اندیشہ ہوا تھا۔ مگر انہون نے تلوار سے اپنا راستہ صاف کیا اور غنیم کے نرغہ مین سے صاف نکل آئے
اس وقت متنبی کا اتنا بڑا درجہ ہو گیا تھا۔ کہ دشمنون کا حسد نہ کرنا ہی ایک تعجب کی بات تھی۔ دربار کے بہت کثرت
سے لوگ جن مین نامی شاعر بھی شامل تھا اس کے برخلاف ہوگئے۔ سیف الدولہ سے اس کا بگاڑ کرا دیا۔ اور یہان
تک نوبت پہونچ گئی۔ کہ سیف الدولہ کو اوس سے کچھ ہمدردی نہ رہی۔ ایک دفعہ چند آدمی دربار مین علمی گفتگو کر رہے
تھے۔ عربیت کا تذکرہ تھا۔ ابن خالویہ نحوی سوالات کے جواب دیتا جاتا تھا۔ متنبی بول اوٹھا خاموش۔ تو فارسی شخص
خوزستان کا رہنے والا عربی تو کیا سمجھتا ہے۔ خالویہ نے اس کا جواب ایک کلید سے دیا۔ جو اوس کی آستین مین چھپی
ہوی تھی۔ اگرچہ متنبی کے اتنا زخم لگ گیا کہ خون اوس کے چہرہ پر سے جاری ہو گیا۔ مگر سیف الدولہ دیکھتا رہا۔ اوس نے
نہ تو ہاتھ ہلایا نہ زبان سے ہی کچھ کہا۔ اس کے بعد متنبی نے اور بھی چند باتین سیف الدولہ کی جانب سے ایسے ہی دیکھین
کہ جس سے قدیمی توجہ اور نوازش کے آثار مکدر نظر آتے تھے۔ متنبی نے اس پر کچھ نہایت عمدہ اشعار لکھے سیف الدولہ
کو ایسی باتون پر ملامت کی۔ اور اپنی عزت اور قدر کرنے کا حق جتایا۔ اور کہا کہ دشمنون کے حملون کے مقابلہ مین میری تائید
کرنا چاہیے۔ لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اوس کی درخواستین سب نامنظور ہوئین۔ آخر کار اوسے ان بدسلوکیون سے نفرت ہو گئی

دربار حلب کو خیرباد کہا۔ اور دمشق کو چلا گیا۔

یہ شہر اوس زمانہ مین اخشیدیہ خاندان کے قبضہ مین تھا۔ وہان کا والی ابن مالک ایک یہودی تدمر کا باشندہ کافور حاکم مصر کا ماتحت تھا۔ اوس یہودی نے متنبی سے کہا۔ کہ کافور کی مدح مین ایک قصیدہ لکھو۔ لیکن متنبی نے قطعاً انکار کیا۔ اور جب دیکھا کہ وہان قیام کرنا خطرہ سے خالی نہین ہے تو رملہ کو چلدیا۔

وہان کا حاکم ابن طغج تھا۔ اوس نے بڑی خاطر داری کی۔ کثرت سے انعام اکرام دئے۔ جن مین ایک گھوڑا تھا جس کا سازوسامان سب طلائی تھا۔ اور ایک تلوار تھی جو سونے اور جواہر سے مذہّب و مرصع تھی۔

پھر جب کافور نے تحریر کے ذریعہ سے متنبی سے آنے کی درخواست کی تو وہ مصر کو چلا گیا۔ یہ وزیر باتدبیر اصل مین ایک غلام تھا ادنی سے ادنی کمینی خدمتین کر چکا تھا۔ لوگ پہلے اوس کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور گالی گلوچ سے پیش آتے رہے تھے۔ اوس کی توند بہت بڑی وست و پا ناموزون لب زیرین سوراخ دار جسے دیکھکر اوس کے غلام دوستون کو ہنسی آتی تھی۔ مگر خدا کی قدرت اس وقت وہ ایک سلطنت عظیم کا مالک تھا۔ اب یہ شکل و شمائل اور متنبی سے شخص کی مدح سرائی کی امید۔ کچھ تو بڑے بڑے انعام واکرام دئے۔ کچھ دھمکایا ڈرایا۔ غرض جسطرح ہوسکا اپنی مدح مین نہایت آبدار و معنین اشعار جو کافوریہ اشعار مین بھرے پڑے ہین اس شاعر سے اوس نے لکھوا لئے۔

ایک اور مشہور شخص فاتک المجنون تھا جس سے مصر مین متنبی سے ملاقات ہوی۔ یہ امیر بہت اچھا آدمی تھا۔ ابوالطیب نے اس کی اچھے دل سے تعریف و توصیف کی۔

متنبی نے جو کافور کی مدح مین قصائد لکھے تھے اوس کے صلہ مین اس نے کافور سے صیدا (سیدون) کی حکومت کی درخواست کی جسے کافور نے قطعاً نامنظور کیا۔ چونکہ متنبی نے لالچ کے سبب سے ایک حبشی کی مدح سرائی کی تھی۔ ایسی حالت مین وہ مقصد بھی پورا نہوا۔ جس کے واسطے یہ ذلت گوارا کی گئی تھی۔ متنبی کو سخت غصہ آیا۔ کچھ کر توسکتا ہی نہ تھا بھاگنے کا ارادہ کیا۔ یہ بھی نہایت مشکل تھا۔ کافور کے جاسوس چارون طرف لگے ہوئے تھے۔ وہ اس کی ہر ایک حرکت کی خبر رکھتے تھے۔ مگر بڑی دشواریون سے آخر کار یہ بھاگ کر بچتا بچاتا کوفہ پہنچ گیا۔

اوس کے بعد وہ بغداد آیا۔ یہان اوسوقت معزالدولہ بن بویّہ کا وزیر المہلبی تھا۔ متنبی کو دیکھکر بہت خوش ہوا۔ اوسے امید تھی کہ متنبی اوس کی بھی ستائش مین کوئی قصیدہ لکھیگا۔ مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور یہ حیلہ کیا۔ کہ مین صرف والیان ملک کی مدح لکھا کرتا ہون اور کسی کی نہین لکھتا۔ اس سے وزیر ایسا چڑ گیا۔ کہ اوس نے عراق کے تمام چھوٹے بڑے شعرا کو بہکا کر متنبی کے برخلاف کھڑا کر دیا۔ جس سے اوسے وہان سے ارّجان کو جانا پڑا۔

ارجان مین ابوالفضل بن العمید نے اوس کی بڑی خاطرداری کی اور اپنے جوار مین لے لیا - کچھ دنون تنبی یہان اس وزیر کے پاس رہا - پھر عضدالدولہ کے پاس شیراز کو چلا گیا - عضدالدولہ نے اوس کی نہایت عزت وحرمت کی - اور کوئی دو لاکھ درہم سے زیادہ اوسے انعام واکرام مین دیے - جن کے تقریباً ایک لاکھ بتیس ہزار روپیہ چہرہ دار ہوتے ہین
اس کے بعد جب وہ شیراز سے کوفہ کو واپس جاتا تھا تو راستہ مین مارا گیا - اس کے قتل کی تفصیل ایک خط مین لکھی ہوی ہے جو اوس کے کسی ہمعصر نے دو خالدی شاعرون کو لکھکر بھیجی تھی - یہ دونون شاعر سیف الدولہ کے دربار مین رہتے تھے - یہ نوٹ اسقدر لمبا ہوگیا ہے کہ یہان اوس پورے خط کا ترجمہ کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا - صرف اتنا لکھنا کافی ہے - کہ فاتک الاسدی جس کے ہاتھ سے وہ مارا گیا - اوسکا دشمن ہوگیا تھا - تنبی نے اوس کے خاندان کی خصوصاً اوس کی بھتیجی ضبّہ اور ضبّہ کی ماں کی ہجو لکھی تھی - فاتک نے پہلے ہی اوس شخص کو اپنے ارادہ سے مطلع کر دیا تھا جس نے اس ہجو کا حال اوس کو لکھکر بھیجا تھا - اور اوس شخص نے تنبی سے یہ سب ذکر کر دیا تھا اور مشورہ دیا تھا کہ اپنے ساتھ کچھ آدمیون کو بدرقہ کے طور پر لے جاے - لیکن تنبی نے اوس کی بات مطلق نہ سنی بلکہ اولٹا جواب دیا کہ مین یہ کھلوانا نہین چاہتا کہ مین نے اپنی تلوار کے سوا اور کسیکی پناہ لی ہے - لوگون نے بہت منت سماجت کی - کہ وہ اپنے ارادہ سے باز آئے - لیکن اوس نے کوئی نصیحت نہ مانی جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ وہ مارا گیا -

ماخوذ از کتاب الصبح المنبی عن حیثیۃ المتنبی ملخصاً -

۵۰ ابوالعباس احمد بن محمد الدارمی المصیصی معروف بہ نامی

عجیب وغریب مضمون کے اشعار لکھنے والا اور اپنے زمانہ کا اول درجہ کا شاعر تھا سیف الدولہ بن حمدان کے خاص مداحون مین شمار ہوتا اور اوس کے قدر ومنزلت مین تنبی کے بعد اس کے برابر کوئی نہ تھا وہ عالم فاضل بھی تھا - اور ادیب کامل بھی - لغت اور ادب خوب جانتا تھا - اوس کے آمالی بھی بہت ہین جو اوس نے حلب مین طالب علمون کو لکھاے تھے - ابوالحسن علی بن سلیمان الاخفش ابن درستویہ ابوعبداللہ الکرمانی (۱) ابوبکر الصولی ابراہیم بن عبدالرحمن العروضی اور اوس کا اپنا باپ محمد المصیصی اوس کے استاد تھے - اپنے آمالی کے مضامین کی وہ انھین سے روایت کیا کرتا تھا - ابوالقاسم الحسین بن ابی اسامہ حلبی اوس کا بھائی ابوالحسین احمد ابوالفرج البیّغا ابوالخطاب بن عون الحریری ابوبکر الخالدی

قاضی ابوطاہر صالح بن جعفر الہاشمی اوس کے شاگرد تھے۔ یہ لوگ اوس سے روایت کرتے ہین۔ اوس کے ایک قصیدہ کے عمدہ شعر ہم نقل کرتے ہین۔

اَمِيرَ الْعُلاَ اِنَّ الْعَوَالِي كَوَاسِبُ ❊ عَلاَءَكَ فِي الدُّنْيَا وَفِي جَنَّةِ الْخُلْدِ

اسے نامور امیر۔ تو ایسا بہادر ہے کہ ہمیشہ تیرے نیزہ دنیا اور جنت الخلد مین تیری برتری پیدا اور قائم کیا کرتے ہین۔

يَمُرُّ عَلَيْكَ الْحَوْلُ سَيْفُكَ فِي الطُّلَى ❊ وَطِرْفُكَ مَا بَيْنَ الشَّكِيمَةِ وَاللِّبْدِ

جو سال تیرا گذرتا ہے اوس مین برابر یہی حال رہتا ہے کہ تیری تلوار دشمن کی گردنون پر پڑا کرتی ہے۔ اور تیرے نجیب گھوڑون کو لگامین لگی ہوئی اور زین کسے رہتے ہین۔

وَيَمْضِي عَلَيْكَ الدَّهْرُ فِعْلُكَ لِلْعُلاَ ❊ وَقَوْلُكَ لِلتَّقْوَى وَكَفُّكَ لِلرِّفْدِ

تیری عمر کا جو زمانہ گزرتا ہے۔ اوس مین تیرے کام برتری اور بلندی مراتب کے اور تیری باتین پرہیزگاری کی ہوتی ہین اور تیرے ہاتھ بخشش کا کام کرتے رہتے ہین۔

یہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

اَحَقًّا اَنَّ قَاتِلَتِي زَرُوْدُ ❊ وَاَنَّ عُهُوْدَهَا تِلْكَ الْعُهُوْدُ

کیا یہ سچ ہے کہ میری قاتل زرود ہے اور اوس نے جو عہد و پیمان (وفا و محبت کے) کئے تھے وہ یہی عہد ہین۔

وَقَفْتُ وَقَدْ فَقَدْتُ الصَّبْرَ حَتَّى ❊ تَبَيَّنَ مَوْقِفِي اَنِّي الْفَقِيْدُ

مین (اوس کے پہلے گھر پر جا کر) ٹھہرا تو دیکھا اوس کا نشان بھی نہین جس سے میرا صبر جاتا رہا اور ایسا بے حس و حرکت کھڑا رہ گیا کہ گویا مجھ مین جان ہی نہین ہے۔

فَشَكَّكَتْ فِيَّ عُذَّالِي فَقَالُوْا ❊ لِرَسْمِ الدَّارِ اَيُّكُمَا الْعَمِيْدُ

اس سے میرے ملامت کنندون کو شک گذرا کہ مین بھی مکان کا کھنڈر ہون اور (مجھ سے اور) گھر کے کھنڈرون سے کہنے لگے کہ تم دونون مین کونسا ستون ہے۔

متنبی کے ساتھ اوس کی چھیڑ چھاڑ رہا کرتی اور اشعار کے پڑھنے اور سنانے مین دونو شاعر آپس مین معارضہ اور مقابلہ کیا کرتے تھے۔ ابو الخطاب بن عون الحریری نحوی شاعر کہتا ہے کہ مین ایک مرتبہ ابو العباس النامی کے پاس گیا دیکھا تو وہ بیٹھا ہے۔ سر اوس کا و رمنہ[2] کی طرح سفید ہے۔ فقط ایک بال سیاہ دکھائی دیتا ہے۔ مین نے کہا حضرت آپ کے سر مین ایک کالا بال ہے۔ کہا ہان میری جوانی کی یہی ایک

نشانی رہی ہے مین اس سے بہت خوش ہون۔ اوراوس مین مین نے کچہ شعر بھی کہے ہین۔ مین نے کہا سنائیے تواوس نے یہ شعر پڑہے۔

رَاَیْتُ فِی الرَّاسِ شَعْرَۃً بَقِیَتْ   سُوْدَاءَ تَہْوِی الْعُیُوْنُ رُؤْیَتَھَا

مین نے اپنے سر مین دیکہا کہ ابھی تک ایک سیاہ بال باقی رہ گیا ہے یہ ایک ایسا تماشا ہے کہ جسکے دیکہنے کا دوستون کی آنکہون کو بڑا شوق ہے۔

فَقُلْتُ لِلْبِیْضِ اِذْ تَرَوَّعُھَا   بِاللّٰہِ اَلَّا رَحِمْتِ غُرْبَتَھَا

مین نے اپنے سپید بالون سے جنہون نے اوس سیاہ بال کو ڈرا رکھا تھا۔ کہا خدا کے واسطے اس بیچارہ کی غربت وسافری پر رحم کرو۔

فَقَلَّ لُبْثُ السَّوْدَاءِ فِیْ وَطَنٍ   تَکُوْنُ فِیْہِ الْبَیْضَاءُ ضَرَّتَھَا

کیونکہ کالی عورت اوس وقت گھر مین کم رہا کرتی ہے۔ جب کہ اوس کی دوسری گوری سوت گھر مین موجود ہو۔ پہر کہا ابوالخطاب ایک گوری عورت ہزار کالیون کو گھبرا دیتی ہے بہلا ایک کالی کا ہزار گورون مین کیا حال ہوگا

یہ بھی اوسی کے شعر ہین جنہین لوگ وزیر ابو محمد المہلبی کے اشعار بتاتے ہین۔ مگر یہ غلط ہے۔

اَتَانِی فِی قَمِیْصِ اللَّاذِ یَسْعیٰ   عَدُوٌّ لِیْ یُلَقَّبُ بِالْحَبِیْبِ

میرا ایک دشمن سرخ حریر کا قمیص پہنے میری طرف دوڑتا آیا جس کا لقب مین نے محبوب کر رکھا تھا۔

وَقَدْ عَبَثَ الشَّرَابُ بِمُقْلَتَیْہِ   فَصَیَّرَ خَدَّہٗ کَسَنَا اللَّہِیْبِ

شراب اوس کی آنکہون مین لطف دکھا رہی تھی۔ اور اوس کے رخسارہ کو گویا آتشین شعلہ بنا دیا تھا۔

فَقُلْتُ لَہٗ بِمَا اسْتَحْسَنْتَ ھٰذَا   لَقَدْ اَقْبَلْتَ فِیْ زِیٍّ عَجِیْبِ

مین نے پوچہا کہ تجہے یہ حسن دل فریب کیسے ملا ہے۔ تو تو ایک عجیب وغریب روپ مین آیا ہے۔

اَحُمْرَۃُ وَجْنَتَیْکَ کَسَتْکَ ھٰذَا   اَمْ اَنْتَ صَبَغْتَہٗ بِدَمِ الْقُلُوْبِ

کیا تیرے رخسارون نے تجہے یہ لباس پہنایا ہے۔ یا (عاشقون کے) دلون کے خون مین تو نے اونھین رنگا ہے

فَقَالَ الرَّاحُ اَھْدَتْ لِیْ قَمِیْصاً   کَلَوْنِ الشَّمْسِ فِیْ شَفَقِ الْمَغِیْبِ

کہا شراب نے مجہے یہ کپڑے ہدیۃً دیے ہین۔ بعینہ اوسی طرح جیسے غروب کے وقت شفق مین سورج کا رنگ ہوتا ہے۔

فَثَوْبِی وَالْمُدَامُ وَلَوْنُ خَدِّی قَرِیْبٌ مِنْ قَرِیْبٍ مِنْ قَرِیْبٍ

اس سے میرے کپڑے اور شراب اور میرے رخسارون کا رنگ ایک دوسرے کے قریب ہی قریب ہوگیا ہے

ابو العباس کی وفات ۳۹۹ھ (۱۰۰۸ء) مین اور بعض کہتے ہین کہ ۳۷۰ھ یا ۳۷۱ھ مین بمقام حلب ہوئی ہے۔ اس وقت اوس کی عمر نوے برس کی تھی ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

دَارِمِی بفتح دال مہملہ و الف و رائے مکسورہ و میم دَارِم بن مالک کیطرف منسوب ہے جو تمیم کا ایک بڑا بڑا بطن ہے۔

مِصِّیْصِی بکسر میم و صاد مہملہ مُشَدَّدہ و سکون یائے تحتانیہ و صاد مہملہ مِصِّیْصَہ کی طرف منسوب ہے جو ساحل بحر روم پر ایک بڑا شہر طرطوس اور سیس کے قریب مین آباد تھا۔ اور صالح بن علی عم ابی جعفر المنصور نے ۱۴۰ھ (۷۵۷ء) مین منصور کے حکم سے آباد کیا تھا۔

(۱) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ کرمانی لغت اور نحو کا بڑا عالم فاضل تھا۔ اوس کا خط بہت ہی اچھا اور نہایت صحیح نویس تھا جس سے لوگ اوس کی لکھی ہوئی کتابون کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اجرت پر لکھا کرتا اور یہی اوس کا پیشہ ہوگیا تھا۔ اوس نے بہت کتابین تصنیف کی ہین جن کے نام فہرست مین دیئے گئے ہین جہان سے کہ ہم نے یہ سب حال لیا ہے۔ اوس کی ولادت و وفات کی تاریخ نہین لکھی ہے۔ مگر ابن خلکان کی تحریر کو دیکھکر ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ چوتھی صدی ہجری کے شروع مین زندہ تھا۔

(۲) ثَغَامَہ کو فارسی مین دَرْمَنَہ کہتے ہین۔ اسکا پودہ کوئی ایک بالشت اونچا اور پھول اوسکا سفید ہوتا ہے۔

۵۱ حافظ ابو الفضل احمد بن الحسین بن یحییٰ بن سعید الہمدانی معروف بہ بدیع الزمان

صاحب رسائل رائقہ اور مصنف مقامات فائقہ تھا۔ اسی کے طریق پر حریری نے اپنے مقامات کو بنایا اور اوس کے قدم بقدم چلا ہے۔ یہان تک کہ اوس نے بدیع الزمان کے علم و فضل کا اپنے خطبہ مین اعتراف بھی کیا اور کہا ہے کہ مجھے اس نے اس منہج پر کتاب لکھنے کی ہدایت کی تھی۔ واقعی یہ شخص اول درجہ کے فضلائے فصیح سے تھا۔ ابو الحسین احمد بن فارس مصنف الجُمَل فی اللُّغَۃ وغیرہ سے روایت کرتا تھا۔ اوس کے لکھے ہوئے رسائل بدیعہ اور نظمین بہت ہی ملیح اور پر لطف موجود ہین۔

بلاد خراسان کے (نہایت مشہور) شہر ہرات مین رہتا تھا۔ اس کے رسائل مین یہ رسالہ ہے۔

پانی جب مدت تک ایک ہی جگہ ٹھہرا رہے تو اس کا خبث ظاہر ہو جاتا ہے اور جب اوس کی سطح ٹھہر جاتی ہے تو اوسکی بدبو حرکت کرتی (یعنے پھیلنے لگتی) ہے۔ ایسے ہی مہمان کا حال ہے جب اوس کا قیام مدت تک ہوتا ہے تو اوس کی صورت بُری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور اوس کا سایہ اوس وقت گران گذرتا ہے جب اوس کی اقامت کا وقت (جس کے لیے وہ آیا ہے) انتہا کو پہنچ جاتا ہے والسلام۔

اور یہ بھی اوس کے رسائل سے ہے۔

حضرت مین اوس کے پہونچے جو کعبہ محتاج ہے نہ کعبہ حاج۔ اور مشعر و مقام کرم ہے نہ مشعر حرم۔ اور مہاں لوزن کا منیٰ ہے نہ کوہ خیف کا۔ اور تمایمہ ملات درگنجائش ہے نہ قبلہ صلٰوۃ و نماز[2]

اور یہ بھی اوس کے رسائل سے ہے۔ جو کسی کی تعزیت مین لکھا ہے۔

موت ایک مصیبت ہے جو (آنے وقت) بڑی بھاری ہوتی ہے مگر (جب آجاے تو) پھر بالکل ہلکی (اوسے پہلے) چھو تو بہت کھُردری لگتی ہے۔ مگر (اخیر کو) چکنی ہو جاتی ہے۔ دنیا ایسی بیگانہ و بے وفا شئے ہے کہ اوس کی ادنیٰ مصیبت موت ہے۔ اور ایسی دیوانہ و ناانصاف ہے کہ یہ اوس کا ادنیٰ ظلم ہے۔ منھ پھیر کر داہنی طرف دیکھو۔ کیا ہے محنت و رنج کے سوا اور کچھ نہین۔ بائین جانب کو دیکھو کیا ہے حسرت و فریاد کے سوا اور کچھ نظر نہین آتا۔

اوس کے ایک طویل قصیدہ مین سے ہم یہ شعر نقل کرتے ہین۔

وَکَادَ یَحکِیکَ صَوبُ الغَیثِ مُنسَکِبًا ۔۔۔ لَو کَانَ طَلقَ المُحَیَّا یُمطِرُ الذَّہَبَا

بارش کی جھڑی (اپنے نفع رسانی کے باعث) برستے وقت (فیاضی مین) تیرے مشابہ ہوتی۔ اگر اپنے ہنستے وقت وہ سونے کا مینہ برساتی

وَالدَّہرُ لَو لَم یَخُن وَالشَّمسُ لَو نَطَقَت ۔۔۔ وَاللَّیثُ لَو لَم یُصِد وَالبَحرُ لَو عَذُبَا

اور زمانہ اگر خیانت نہ کرتا اور آفتاب صاحب نطق ہوتا اور شیر (نرم مزاجی اختیار کر کے) شکار نہ کرتا اور دریا اگر شیرین پانی کا چشمہ ہوتا (تو تیرے مانند ہوتا)

ہمدان کی مذمت مین بھی اوس کے شعر ہین مگر بعد مین مجھے معلوم ہوا کہ وہ ابو العلاء

محمد بن حسنول الہدانی کہتے ہین۔

ہمذانُ لی بلدٌ اقولُ بفضلہٖ لکنّہٗ من اقبح البلدانِ

ہمدان میرا شہر ہے مین اوس کی تعریف کیا کرتا ہون۔ مگر وہ درحقیقت بہت ہی برے شہرون مین سے ہے

صبیانہٗ فی القبح مثل شیوخہٖ وشیوخہٗ فی العقل کالصبیانِ

وہان کے بچے (صورت شکل کی) برائی مین ایسے ہین جیسے وہان کے بوڑھے۔ وہان کے بوڑھے عقل وخرد مین ایسے ہین جیسے بچے۔

اوس کے نظم ونثر دونون کے مضامین ملیح وحسن اور پرلطف ہوتے تھے۔ شہر ہرات مین اُسے کسی نے زہر دیدیا تھا۔ اوس سے وہ ۳۹۸ھ (۱۰۰۷ء) مین مرگیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد مین نے اوس کے رسائل کے آخر مین جنہین حاکم ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن دوست نے جمع کیا ہے یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی کہ یہ اوس کے رسائل کا آخر ہے۔ وہ ہرات مین بروز جمعہ ۱۱۔ جمادی الاُخرہ ۳۹۸ھ (فروری ۱۰۰۸ء) کو مرگیا۔ حاکم مذکور کہتا ہے مین نے معتبر لوگون سے سنا ہے کہ وہ سکتہ کی بیماری سے مرا تھا۔ دفن مین لوگون نے جلدی کی۔ قبر مین اوسے افاقہ ہوگیا۔ پڑوسیون نے اوس کی آوازرات مین سنی۔ فوراً قبر کھولی دیکھا تو اپنی ڈاڑھی پکڑے ہوے ہول قبر سے مرگیا ہے

(۱) بدیع الزمان چونکہ ہرات کا رہنے والا اور قوم کا پٹھان تھا اس واسطے اس پر پٹھان قوم کے لوگ جسقدر فخر کرین بجا ہے یہ شخص عربی زبان کا ایسا بڑا ادیب گذرا ہے کہ جیسے ہندوستان مین ابوالفضل یا ملا ظہوری ہوئے ہین۔ جیسے ابوالفضل کی تحریرات نے فارسی زبان پر اپنا اثر کیا۔ اور اوس مین ایسا نرالا طرز پیدا کیا۔ کہ غدر کے زمانہ تک ہندوستان مین اوس کا تتبع فخر سمجھا جاتا تھا۔ اوسیطرح عربی مین مدت ہائے دراز تک اس کی تحریرات کی تقلید کی گئی۔ حریری مشہور مصنف نے اپنے مقامات کا طرز اسی سے سیکھا تھا۔ جس سے عربی طرز تحریر مین ایک انقلاب پیدا ہوگیا تھا۔ مگر اس کی تحریرات بجز الفاظ کے پوسٹ کے اور کچھ نہین تھین۔ لفظی خوبیان تو بہت سی تھین۔ مشکل سے مشکل الفاظ اور اچھے شیرین ونمکین محاورات مگر معانی کچھ نہین۔ لیکن یہ لوگ کیا کرتے اوس زمانہ کا کچھ طرز ہی ایسا ہوگیا تھا کہ سوائے لفظی بحثون کے اور کچھ نہ تھا جو ہماری قوم کے ہونہار پودے تھے وہ ایسے ہی لایعنی اور مہمل باتون مین اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھے۔ تاہم یہ شخص انشا پردازی مین بےنظیر وبےعدیل ہوا ہے۔ مسٹر وی ساسی نے اپنی کتاب کرسٹامیتھی مین اس کے پورے حالات لکھے ہین اور اسکی انشا پردازی سے بھی اچھی بحث کی ہے۔

(۲) کعبہ مربع عمارت کو کہتے ہین - اور اسی وجہ سے مکہ کے اوس مکان کا نام بھی کعبہ ہوگیا ہے جس کی طرف مسلمان نماز کے وقت منہ کیا کرتے ہین - حجاج ہر سال حج کرنے کو اسی جگہ جاتے ہین - منیٰ مکہ کے پاس اور خیف منیٰ کا پہاڑ ہے - مشعر الحرام کعبہ کو اور مزدلفہ کو کہتے ہین - ان رسائل کی اصلی خوبی زیادہ تر لفظی ہے اسواسطے ترجمہ مین اون کا لطف باقی نہین رہا -

۵۲ ابوالقاسم احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم طباطبا ابن اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب الشریف

خاندان رسّی سے مصر کا رہنے والا اور وہان کے طالبیّین کا نقیب اور اون کے اکابر روسا سے تھا - زہد وغیرہ مین اچھے اشعار کہتا تھا - ابومنصور ثعالبی نے کتاب الیتیمہ مین اوس کا ذکر کیا اور اوس کے مقاطیع بھی درج کئے ہین - جو اشعار کہ اوس نے ابوالقاسم کی نقل کئے ہین اون مین یہ شعر بھی ہین -

خَلِیلَیَّ اِنّی لِلثُّرَیَّا لَحَاسِدٌ وَاِنّی عَلیٰ رَیْبِ الزَّمَانِ لَوَاجِدُ

اے میرے دونو دوست[1] تو مجھے ثریا تارون سے بڑا حسد ہے اور زمانہ کے فریب دہی پر مجھے بڑا غصہ آتا ہے -

یَبقیٰ جَمِیعًا شَملُہَا وَہِیَ سِتَّۃٌ وَاَفقِدُ مَن اَحبَبتُہٗ وَہُوَ وَاحِدُ

اون کی جمعیت تو اچھی طرح قائم رہے - حالانکہ وہ چھ ہین اور میرا محبوب جو ایک ہی ہو وہ مجھ سے کھو جاسے[2]

ثعالبی نے یہ شعر بھی اوس کی طرف منسوب کر کے لکھے ہین - مگر اوائل کتاب مین انہین اشعار کو ذوالقرنین بن حمدان کے بیان کر آیا ہے -

قَالَت لِطَیفِ خَیَالٍ زَارَنِی وَمَضیٰ بِاللّٰہِ صِفہُ وَلَا تَنقُص وَلَا تَزِدِ

اوسنے تصویر خیالی سے جو (خواب مین) میرے پاس آئی اور چلی گئی کہا کہ خدا کیواسطے اسکا حال بیان کر مگر کچھ گھٹا نا بڑھانا نہین

فَقَالَ اَبصَرتُہٗ لَو مَاتَ مِن ظَمَاٍ وَقُلتُ قِف لَا تَرِدُ الْمَاءَ لَم یَرِدِ

تصویر خیالی نے کہا مین نے اوسے دیکھا کہ پیاس سے مر رہا ہے - اوسوقت مین نے اوس سے کہا کہ ٹھہر اوس چشمہ پر نہ جا جس پر کوئی پانی کے لیے نہین جاتا -

قالت صدقت وقال الحبّ عادته | یا برد ذاک الذی قالت علی کبدی

(معشوقہ نے تصویر خیالی سے) کہا تو سچ ہے اوسکی عادت مین داخل ہے کہ محبت کا پورا پورا حق ادا کرے اور ہو۔ اوس کے ان الفاظ سے میری جگر پر کیسی ٹھنڈک پڑ گئی

اس کے سوا اوس کے اور بھی عمدہ عمدہ اشعار ہین۔ یہہ اشعار غریبہ بھی جو طول شب کے بیان مین ہین اوس کی طرف منسوب ہین۔

کأنّ نجوم اللیل سارت نهارها | فوافت عشاءً وهی انضاء اسفار

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا رات کے تارے سارا دن چلتے رہے ہین۔ اور شام کو منزل پر ایسے آئے ہین کہ سفر سے بالکل پست و ماندہ ہو گئے ہین۔

وقد خیّمت کی یستریح رکابها | فلا فلک جارٍ ولا کوکب ساری

اور خیمہ لگا کر پڑ گئے ہین کہ قافلہ آرام لے لے۔ اب نہ تو آسمان ہی چلتا ہے اور نہ کوئی تارا ہی گھوم رہا ہے۔

اس کے بعد مین نے دیکھا کہ یہ بیتین ابو الحسن بن طباطبا کے دیوان مین موجود ہین جو اوس نے ایک لمبے قصیدہ مین لکھی ہین۔ ابو الحسن مذکور کے دیوان سے یہ بیتین بھی مین نے نقل کی ہین۔

بانوا وابقوا فی حشای لبینهم | وجداً اذا ظعن الخلیط اقاما

وہ تو چلے گئے مگر اپنی جدائی کا رنج میرے دل مین ہمیشہ کے لیے چھوڑ گئے۔ جو اون کے قافلہ کے چلتے وقت پیدا ہوا تھا

لله ایام السرور کأنما | کانت لسرعة مرّها احلاما

اللہ اللہ خوشی کے دن بھی عجیب ہین۔ ایسے تیز اور جلدی گذر گئے کہ گویا ایک خواب و خیال تھے اور کچھ بھی نہین

لو دام عیش رحمة لاخی هوی | لاقام لی ذاک السرور وداما

اگر رحمت ایزدی سے اہل عشق کی زندگانی ہمیشہ رہا کرتی تو وہ خوشی کے دن بھی میرے لیے قائم و دائم رہتے

یا عیشنا المفقود خذ من عمرنا | عاما وردّ من الصبا ایاما

اے میری زندگانی گذشتہ میری عمر کا ایک سال لے لے۔ اور اس کے عوض مجھے کچھ روز محبت کے واپس کر دے

مین نہین جانتا کہ ابو الحسن کون شخص ہے۔ اور نہ یہ معلوم ہے۔ کہ اسکے اور ابو القاسم مذکور کے درمیان کیا تعلق ہے۔ واللہ اعلم۔ امیر مختار نے جو مسبّحی کے نام سے مشہور تھے

تاریخ مصر مین اوس کا ذکر کیا اور کہا ہے کہ وہ ۳۴۵ھ (۹۵۶ء) مین مرا ہی رحمۃ اللہ تعالیٰ اوس کے سوا اورون نے یہ بھی کہا ہے کہ اوس نے سہ شنبہ کی شب مین ۲۵ تاریخ شعبان کو انتقال کیا ہے۔ اوس کے دوستون نے اوسے اپنے مقبرہ مین جو مصر مین مصلاۓ(۷) سے جدید کے پیچھے واقع ہے دفن کیا۔ اس وقت اوس کی عمر چونسٹھ ۶۴ برس کی تھی۔

طَبَاطَبَا بفتح طائین مہملتین و بائین موحدتین اس کے دادا ابراہیم کا لقب تھا۔ وہ تتلاتا تھا۔ ق کو ط کہا کرتا تہا ایک روز اپنے کپڑے مانگے۔ غلام نے کہا دُرّاعہ (قمیص) لاتا ہون کہا نہین نہین۔ طَبَاطَبَا یعنی قَبَاقَبَا۔ اس کا ہی لقب مشہور ہو گیا۔ رَسّی رائے مہملہ و سین مُشَدَّدہ مہملہ سمعانی کے قول کی روسے سادات علویہ کے ایک بطن کی طرف منسوب ہے۔

---

(۱) شعرا اکثر اپنے مخاطب کو صیغہ تثنیہ مین مخاطب کیا کرتے ہین۔ اس کی وجہ زوزنی نے شرح قصیدہ امرء القیس مین شعر اول کے تحت مین اس طرح لکھی ہے۔ کہ عرب کی قوم اونٹ بھیڑ بکری پالنے والی قوم ہے۔ جسوقت یہ لوگ اپنے جانور چرانے کو جاتے تو وہ ہمراہیون کو ساتھ ضرور لیجایا کرتے تھے۔ ایک تو اونٹون کی نگرانی کرتا اور بھیڑ بکریون کو دیکھتا بھالتا تھا۔ یا یہ کہ اگر کوئی دشمن آپڑتا تو ایک دوڑ کر اپنی قوم مین خبر دینے کو جاتا اور دو گلہ کے ساتھ رہتے۔ کہ اگر ایک قتل ہوجاتا تو دوسرا اوسکی خبر قبیلہ مین جاکر دیتا اس واسطے جب یہ لوگ پکارتے تو اپنی ساتھیونکو تثنیہ کے صیغہ مین پکارا کرتے تھے۔ شعرا بھی اسی واسطے تثنیہ کا ہی صیغہ مستعمل کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ تثنیہ کا رواج اسقدر پڑ گیا تہا کہ اگر مخاطب ایک ہوتا تب بھی تثنیہ کا ہی صیغہ مستعمل کرتے تھے۔

(۲) میرا محبوب جو ایک ہی ہے یعنی ذات واحد خداوند تعالیٰ۔

(۳) طیفُ الخیال شعراۓ عرب کی زبان پر اکثر جاری رہتا ہے۔ وہ معشوقہ کی خیالی تصویر ہے۔ جو عاشق کے پاس خواب مین آیا کرتی ہے۔ اون لوگون کا خیال ہے کہ یہ تصویر صرف اسوقت آتی ہے جبکہ معشوق اپنی مرضی سے خواب کے وقت اوس کے پاس بہیجا کرتا ہے۔ اور اسی طرح عاشق بھی اپنی خیالی تصویر معشوق کی نگرانی کیواسطے بھیجا کرتا ہے۔

(۴) پانی جو پینے کے کام مین نہین آتا آنسو ہین۔ یعنی رونہین۔

(۵) عربی فارسی شعرا مین بہت ایسے ہین جو محبت کا گہر جگر کو اور عقل کا گھر دل کو مانتے ہین۔ لیکن بہت ایسے بھی ہین

جوعقل دماغ مین اور شجاعت و محبت دل مین مانتے ہین۔
(٦) مُسَبّحی کو بعض لوگ خصوصًا اہل یورپ مسیحی پڑہ جاتے ہین۔ مگر یہ محض غلط ہے۔
(٧) مصلائے جدید کا بانی عنبسہ والی مصر تہا جو صحرا یعنی قرافہ صغری مین بنایا گیا ہے۔ مصلائے قدیم جسے حضرت عمرو بن العاص نے بنایا تہا۔ اور جس مین بعد کو توسیع بھی کیگئی تھی کافی نہ تہا۔ مصلائے جدید خلیفہ متوکل کے عہد مین ۲۴۱ھ (۸۵۵ء) مین بنا تہا۔ ماخوذ از خطط مصر مصنفہ مقریزی۔ یہان جس عنبسہ کا ذکر ہوا ہے وہ عربی نسل کا سب سے آخری والی تہا۔ اوس کے بعد ترک اوس کے جانشین ہوئے۔ جو خلفا کے غلام تھے۔ ۲۳۸ھ (۸۵۲ء) مین عنبسہ وہان کا والی مقرر ہوا تہا ۲۴۲ھ تک کام کرتا رہا۔ اوس کا نام تھا ابوجعفر عنبسہ بن اسحاق بن عمرو۔ ماخوذ از خطط مقریزی۔

٥٣ ابو حامد احمد بن محمد الانطاکی

جس کا چرونا لقب ابوالرقعمق تہا ایک مشہور شاعر تھا۔ ثعالبی نے اوس کا یتیمہ مین ذکر کیا۔ اور کہا ہے کہ وہ یکتائے روزگار اور خوبیون کا مجمع تھا۔ اور اون لوگون مین سے تھا جن کا جد اور ہزل کے ہر قسم کے اشعار پر پورا پورا تصرف ہے۔ واقعی وہ جواہر فضل و کمال کا مخزن مداحان عمدہ اور شعرائے ذی کمال مین بہت بڑے پایہ کا شخص تھا۔ شام کے ملک مین اوس کا وہی درجہ تہا جو ابن حجاج کا عراق مین تھا۔ اوس کے عمدہ اشعار مین سے یہ اشعار بھی ہین۔ جو اوس نے ابوالفرج یعقوب بن کلّسی وزیر عزیز بن المعزّ العُبَیدی والی مصر کی تعریف مین لکھے ہین۔ یعقوب اور عزیز کا ذکر آئندہ اس کتاب مین آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قد سمعنا مقالہ واعتذارہ ۔۔۔ واقلناہ ذنبہ وعثارہ

ہم نے اپنے محبوب کی گفتگو اور اوس کا عذر سنا۔ اور اوس کی خطا و لغزش کو معاف کر دیا۔

والمعانی لمن عنیت ولکن ۔۔۔ بک عرضت فاسمعی یا جارہ

اگرچہ یہ مضمون تو اوسکے لیے ہے جسکی طرف میری توجہ ہے لیکن ای پڑوسن تیرے روبرو پیش کرتا ہون تو اسی سُن

من تراءیہ انہ ابد الدھر ۔۔۔ تراہ محللا ازرارہ

جس شخص کو تو ڈھونڈہتی پھرتی ہے تو دیکھے گی کہ اوس کے بٹن ہمیشہ کھلے ہوے ہون گے

عالم انہ عذاب من اللہ　　　متاح لاعین النظارہ

اور جانتا ہے کہ یہ (محبت) اللہ کی جانب سے (حسینوں کے) دیکھنے والی آنکھوں کیلیے ایک عذاب مقرر ہوا ہے

ہتک اللہ سترہ فلکم ہتک　　　من ذی تستر استارہ

اللہ تعالیٰ نے اوس (عاشق کی دلی محبت) کا پردہ فاش کر دیا۔ اب تم بھی مکار پردہ پوشوں کا پردہ فاش کرو

سحرتنی الحاظہ وکذا کل　　　ملیح الحاظہ سحارہ

اوسکی نگاہ نے مجھ پر جادو کر دیا ہے۔ ایسے ہی ہر حسین کی نگاہیں جادو کرنے والی ہوتی ہیں۔

ما علی موثر التباعد والاعراض　　　لو آثر الرضا والزیارہ

جو محبوب کہ دوری اور اعراض کو اختیار کیے ہوئے ہے۔ کیا نقصان تھا جو وہ رضامندی کو اختیار کرتا (اور میری) زیارت سے خوش ہوتا

وعلی اننی وان کان قد عذب　　　بالہجر موثر ایثارہ

مجھ پر تو لازم ہے کہ میں اگرچہ اوس نے ہجر سے مجھے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے اوس کی مرضی کا تابع رہوں۔

لم ازل لاعدمتہ من حبیب　　　اشتہی قربہ وآبی نفارہ

میں نے اپنے حبیب سے امید کبھی نہیں توڑی۔ اوسکے وصل کا اشتیاق ہے۔ اور اوسکی نفرت نارضامندی کو پسند نہیں کرتا

یہ اشعار بھی اوسی قصیدہ میں کہے ہیں جو اوس کی تعریف میں لکھے ہیں۔

لم یدع للعزیز فی سائر الارض　　　عدوا الا واخمد نارہ

اوس نے تمام دنیا میں عزیز کا کوئی دشمن نہ چھوڑا کہ اوسکی زحمت کی آگ کو بجھا نہ دیا ہو۔

کل یوم لہ علی نوب الدہر　　　وکر الخطوب بالبذل غارہ

بخشش وعطا سے زمانہ کے مصائب اور خطرات قسمت کے مقابلہ میں ہر روز وہ چڑھائی کیا کرتا ہے

ذو ید شانہا الفرار من البخل　　　وفی حومۃ الندی کرارہ

وہ ایسے ہاتھ والا ہے کہ بخل کے باعث اوسکا کھینچ لینا اوسے عیب دار کر دیتا ہے۔ اور داد و دہش کے میدان

جنگ میں حملہ کرنا اوس کی عادت ہو گئی ہے۔

وہی قلت عن العزیز عداہ　　　بالعطایا وکثرت انصارہ

اوس نے عطا و بخشش سے عزیز کے دشمنوں کو کم کر دیا۔ اور

انصار کو بڑھا دیا ہے۔

هٰکذا کُلُّ فاضلٍ یَدُہٗ تُمْسِی وتُضْحِی نَفّاعۃً ضَرّارَہ

یہ اس طرح ہے کہ جو شخص فاضل و برتر ہے اوسکا ہاتھہ شب و روز (دوستون کے ساتھہ) بہلائی اور (دشمنون کے ساتھہ) برائی کرتا رہے

فاسْتَجِرْہُ فَلَیْسَ یَأْمَنُ اِلّا مَنْ تَفَیَّأ ظِلالَہٗ واسْتَجارَہ

اوس کے پاس جا کر پناہ گیر ہو۔ کیونکہ جو شخص اوس کے سایہ مین نہ گیا اور اوس کی پناہ حاصل کی او سنے کہین امن نہین ملتی

وَاِذا ما رأیتَہٗ مُطْرِقاً یَمْلُّ فیما یُریدُہٗ اَفْکارَہ

جب تو اوسے دیکھے کہ وہ سر جھکائے ہوئے اپنے افکار کو کسی (بلند) مقصد مین لگائے ہوئے ہے

لَمْ یَدَعْ بالذَّکاءِ والذِّہْنِ شَیْئاً فِی ضَمِیرِ الغُیُوبِ اِلّا اَثارَہ

تو جان لے کہ اوس نے اپنے ذکا اور ذہن سے عالم غیب مین کوئی چیز بے پتہ لگائے نہ چھوڑے

لا وَلا مَوْضِعاً مِنَ الاَرْضِ اِلّا کانَ بالرَّأیِ مُدْرِکاً اَقْطارَہ

نہ کوئی زمین پر ایسی جگہ رہی۔ کہ جس کے کنارون تک اوسکی رائے اور فکر بلند نہ پہونچی ہو

زادَہُ اللّٰہُ بَسْطَۃً وکَفاہُ خَوْفَہٗ مِنْ زَمانِہٖ وحِذارَہ

خدا تعالےٰ اوس کے زور و قوت کو زیادہ کرے۔ اور زمانہ کے خوف و اندیشون سے اور اپنی خبرداری کی ضرورت سے اوسے بچائے رکہے

اوس کے اکثر شعر عمدہ ہوتے تھے۔ صریع الدلاء قصار بصری کے اسلوب پر شعر لکھتا تہا۔ مصر مین مدت تک رہا۔ اوس کے اشعار کا اکثر حصہ اوسی جگہ کے ملوک اور روسا کی تعریف مین تہا المعز ابو تمیم معد بن المنصور بن القائم بن المہدی عُبَیدُ اللّٰہ اور اوس کے بیٹے عزیز اور اوس کے بیٹے حاکم بن العزیز اور جوہر سپہ سالار اور ابو الفرج بن کلس وزیر وغیرہ نامی گرامی لوگون کی تعریف مین اوس نے قصائد لکہے ہین۔ یہ جتنے ممدوح ہین ان سب کے حالات انشا اللہ تعالےٰ ان کے تذکرون مین آئینگے۔ امیر مختار مسبحی نے تاریخ مصر مین اسکا ذکر کیا اور کہا ہے کہ ۳۹۹ھ (۱۰۰۸ء) مین اوسنے وفات پائی ہے لیکن ایک اور شخص نے جمعہ کے دن ۲۲ رمضان یا ماہ ربیع الآخر مین اس پر اور زیادہ کیا ہے۔ میرے نزدیک اوس کی وفات مصر مین ہوئی ہوگی۔

انطاکی بفتح ہمزہ وسکون نون وطائے مہملہ والف وکاف انطاکیہ کی طرف منسوب ہے۔ جو حلب کے قریب ملک شام مین ایک مشہور شہر ہے۔ رقعمق (۴) بفتح رائے مہملہ وقاف وسکون عین مہملہ وفتح میم وقاف احمد مذکور کا لقب پڑ گیا تہا۔

(۱) جِدّ وہ بات ہے جو درست و صحیح اور واقعی ہو۔ ہزل وہ بات ہے جو بیہودگی کے ساتھہ یا ہنسی کے طور پر جھوٹ کہی جائے

(۲) ابن المحاج کے لئے دیکھو تذکرہ ۴۸۱۔

(۳) انگریزی مترجم یہان کہتا ہے کہ عربون کے نزدیک اسلام سے پیشتر اور اشاعت اسلام کے بعد بھی ایسے ہی شخص کو انسان کامل کہتے ہین۔ گویا وہ اس پیرایہ مین اسلام کے دشمنون کے ساتھہ برائی روا رکہنے سے مطعون کرتا ہے۔ لیکن یہ بالکل مغالطہ ہے۔ اور اسی واسطے دیدہ و دانستہ اوس نے یہ اعتراض کہولکر نہین کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ کا قول انجیل مین منقول ہے کہ اگر ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا گال اوسکے سامنے کردو۔ اگر کوئی ایک کوس بیگار مین لیجائے تو دو کوس چلے جاؤ۔ لیکن برخلاف اسکے اسلام کہتا ہے۔ کہ جو شخص تمہارے ساتھہ برائی کرے اوس کے ساتہہ تم بھی اوسی قدر برائی کرلو۔ اور اگر معاف کردو تو اوس کا اجر خدائے تعالے کے یہان سے ملیگا۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ ان دونون امر مین کونسی بات ممکن العمل ہے۔ حضرت عیسیٰ کی ہدایت یا اسلام کی۔ اگر ایک گہنٹہ کے واسطے بھی دنیا مین حضرت عیسیٰ کی رائے پر عمل کیا جائے تو تمام دنیا تہ و بالا ہو جائے علاوہ برین کوئی شخص بھی کسی کو نفع اوسوقت تک نہین پہونچا سکتا جبتک کہ دوسرے کو ضرر نہ پہونچائے۔ نفع اور ضرر دونو لازم و ملزوم ہین۔ اس لئے جو شخص دوستون کو نفع اور دشمنون کو ضرر پہونچاتا ہے اگر وہ انسان کامل نہین تو کیا وہ انسان کامل ہے جو دوستون کو ضرر پہونچاتا ہے اور دشمنون کو نفع۔ اسی طرح یورپ والون کے اکثر اعتراض مغالطہ پر مبنی ہوا کرتے ہین۔ مگر بادے تامل اونکی قلعی کہلجاتی ہے۔

(۴) رقعمق نہ تو عربی لفظ ہے نہ فارسی ترکی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے مجہہ کو اسکے معنی بالکل نہین معلوم۔

---

۴۵ ۔ **ابو الحسن احمد بن جعفر بن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد بن برمک برمکی ندیم**

جو جحظہ کے لقب سے مشہور تھا بڑا فاضل شخص تہا طرح طرح کے فنون اخبار سلف علم نجوم و نوادر اور فن منادمت سے خوب واقف تہا۔ ابو نصر بن المرزبان نے اوس کے حالات اور اوس کے اشعار جمع کئے ہین۔ برامکہ خاندان سے تہا۔ اپنے زمانہ کے ظرفا مین بے نظیر لیاقت رکہتا اور شعر بہت ہی اچھے کہتا تہا۔ چنانچہ یہ اوسی کے شعر ہین۔

اَنَا ابنُ اُنَاسٍ مَوَّلَ النَّاسَ جُودُہُم ۔ فَاَضحَوا اَحادِیثاً لِلنَّوالِ المُشتَہَرِ

مین اون لوگون کا بیٹا ہون کہ جنکی جود و بخشش نے مخلوق کو مالدار کردیا۔ اور جن کا اپنے جود و نوال کی شہرت سے دنیا مین نام چلا جاتا ہے

فَلَمْ يَخْلُ مِنْ اِحْسَانِهِمْ لَفْظُ مُخْبِرٍ　　　وَلَمْ يَخْلُ مِنْ تَقْرِيْظِهِمْ بَطْنُ دَفْتَرٍ

مخبر کا لفظ اون کے احسان سے خالی نہین (یعنی کوئی مخبر و مورخ ایسا نہین جس نے اونکے احسان کا ذکر نہ کیا) اور کوئی کتاب ایسی نہین جو اونکی تعریف سے خالی ہو

یہہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

فَقُلْتُ لَهَا بَخِلْتِ عَلَيَّ يَقْظَى　　　فَجُوْدِيْ فِي الْمَنَامِ لِمُسْتَهَامِ

مین نے اوس (اپنی محبوبہ) سے کہا۔ تو میری بیداری کی حالت مین (مہربانی کرنے مین) میرے ساتھہ دریغ کرتی ہے۔ بھلا خواب مین ہی اس پریشان پر اپنی بخشش کر (اور اپنا دیدار خواب مین ہی دکھا جا)

فَقَالَتْ لِيْ وَصِرْتَ تَنَامُ اَيْضًا　　　وَتَطْمَعُ اَنْ اَزُوْرَكَ فِي الْمَنَامِ

وہ بولی کہ تو سونا بھی کرتا ہے۔ اور اب تجھے یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ مین خواب مین تجھہ سے ملاقات کر جاؤن (۱)

یہہ بھی اوسی کے ہین۔

اَصْبَحْتُ بَيْنَ مَعَاشِرٍ هَجَرُوا النَّدَى　　　وَتَقَبَّلُوا الْاَخْلَاقَ مِنْ اَسْلَافِهِمْ

مین ایک ایسے گروہ مین آپڑا ہون جو بخشش کے کامون سے دور بھاگتے ہین۔ اور جنہون نے یہ اخلاق اپنے اسلاف سے سیکھا ہے

قَوْمٌ اُحَاوِلُ نَيْلَهُمْ فَكَاَنَّمَا　　　حَاوَلْتُ نَتْفَ الشَّعْرِ مِنْ آنَافِهِمْ

یہ ایسے لوگ ہین کہ اگر مین ان سے کچھہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرون تو گویا مین انکی ناکون مین سے بال نوچنے کی کوشش کرتا ہون (۲)

هَاتِ اسْقِنِيْهَا بِالْكَبِيْرِ وَغَنِّنِيْ　　　ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِيْ اَكْنَافِهِمْ

آؤ۔ مجھے ایک بڑا (پیالہ) تو بھر کر پلا۔ اور یہ گیت گا کر سنا۔ وہ لوگ دنیا سے چلے گئے جنکے کنف (عاطفت) مین زندگی اچھی طرح بسر ہوتی تھی

یہہ بھی اوسی کے ہین۔

يَا اَيُّهَا الرَّكْبُ الَّذِيْنَ　　　فِرَاقُهُمْ اِحْدَى الْبَلِيَّهْ

اے سوارو جن کا فراق (جدائی) ایک بلائے (عظیم) ہے

يُوْصِيْكُمُ الصَّبُّ الْمُقِيْمُ　　　بِقَلْبِهٖ خَيْرَ الْوَصِيَّهْ

یہ عاشق جو تم سے پیچھے چھوٹا جاتا ہے سب سے اچھی چیز اپنا دل تمہارے سپرد کرتا ہے۔

یہہ بھی اوسی کے ہین

وَقَائِلَةٍ لِی کَیْفَ حَالُکَ بَعْدَنَا ۔ اَفِی ثَوْبِ مُثْرٍ اَنْتَ اَمْ ثَوْبِ مُقْتِرٖ

جب اوس نے مجھہ سے پوچھا۔ ہمارے بعد تیرا حال کیسا رہتا ہے۔ کیا دولتمند ونکے لباس مین رہتا ہے یا مفلس محتاجون کیسے کپڑے پہنتا ہے

فَقُلْتُ لَہَا لَا تَسْاَلِیْنِی فَاِنَّنِیْ ۔ اَرُوْحُ وَ اَغْدُوْ فِیْ حَرَامِ مُقَتِّرٖ

مین نے کہا اسکا حال تو تو مجھسے نہ پوچھہ۔ مین تو صبح سے شام تک مفلسین کا احرام باندھے رہتا ہون (مجھہ پر تو تیری بغیر دنیا کی سب چیزین حرام ہین)

اوس کے اشعار کا ایک دیوان بھی ہے۔ اوس مین اکثر شعر اچھے ہین۔ اوس کے حالات بہت مشہور ہین۔ اوس کی مشہور ابیات مین سے یہ قول ہے۔

وَرَقَّ الْجَوُّ حَتّٰی قِیْلَ ہٰذَا ۔ عِتَابٌ بَیْنَ جَحْظَۃَ وَالزَّمَانِ

آسمان ایسا صاف تھا۔ کہ جسے دیکھہ کر لوگ کہنے لگے۔ کہ یہ تو جحظہ اور زمانہ کے درمیان کچھہ جھگڑے کے آثار ہین (۲)؟

ندیم صورت کا برا تھا۔ ابن رومی نے یہ شعر (اسی وجہ سے) اوس کے حق مین کہی ہین

نُبِّئْتُ جَحْظَۃَ یَسْتَعِیْرُ جُحُوْظَہٗ ۔ مِنْ فِیْلِ شِطْرَنْجٍ وَمِنْ سَرَطَانِ

مین نے سنا ہے کہ جحظہ نے اپنی باہر کو نکلی ہوئی آنکھین شطرنج (۵) کے ہاتی اور کیکڑے سے عاریت لی ہین (جو ایسی شکل ہین)

وَارَحْمَتَا لِمُنَادِمِیْہِ تَحَمَّلُوْا ۔ اَلَمَ الْعُیُوْنِ لِلَذَّۃِ الْاٰذَانِ

اوس کے ہم نشینون پر خدا رحم کرے جنہون نے (اوس کی شیرین گفتاری سے) کانون کی لذت اٹھانیکے واسطے (اوس کی بدصورتی سے) آنکھون کا رنج برداشت کیا ہے

اوس نے سنہ ۳۲۶ھ (سنہ ۹۳۸ء) یا بعض کے قول کے بموجب سنہ ۳۲۴ھ مین بمقام واسط وفات پائی کہتے ہین کہ اوس کا تابوت واسط سے بغداد مین لا کر اوسے دفن کیا تھا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

جَحْظَہ بفتح جیم وسکون حائے مہملہ وفتح ظائے معجمہ اوس کا (چڑونا) لقب ہے جو عبد اللہ بن المعتز نے اوسے دیا تھا۔ خطیب (۶) کہتا ہے۔ کہ وہ شعبان سنہ ۲۲۴ھ مین پیدا ہوا تھا۔ اوس کا ذکر تاریخ بغداد مین اور کتاب الاغانی (۷) مین بھی مین نے دیکھا ہے۔

---

(۱) یعنی جب تو سو سکتا ہے تو اپنی تصویر خیالی میرے پاس تو کیون نہین بھیجتا۔ یہ کیا بات ہے کہ مجھکو تو خواب مین بلاتا ہے

دیکھو تذکرہ ۵۲ نوٹ ۳۔

(۲) یعنے مجھسے سخت ناراض ہو جاتے ہین۔

(۳) یہ عاشق کیطرف سے اوسکی معشوقہ کی طرف خطاب ہے۔ اسوقت جب کہ وہ اپنے پہلے قیام گاہ سے اُٹھہ کر دوسری جگہ کو جارہی ہین۔ جہان اونکو اپنے دانہ چارہ کی امید ہے۔

(۴) یہ لفظی ترجمہ ہے۔ لیکن یہہ بھی یاد رہے۔ کہ جہان رقّتہ کے معنی صاف ہونے کے ہین۔ وہان نرم مزاج ہونے کے بھی ہین

(۵) ممالک چین اور فارس مین جس مہرہ کو شطرنج کے کہیل مین فیل اور ہاتی کہتے ہین۔ اوسے انگریزی مین بشپ (لاٹ پادری) بولتے ہین۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۲۳۔

(۷) مصنف کتاب الفہرست لکھتا ہے۔ کہ جحظہ نے علم تاریخ بڑے بڑے عالم اور راویون سے پڑہا تہا۔ اور طنبور بہت اچھا بجاتا تہا۔ ایک آوارہ اور اوباش مزاج کا آدمی تہا۔ مذہب کی طرف اوسے بہت کم یا بالکل توجہ نہ تھی۔ اوس نے باورچی گری کے کام کی ایک کتاب لکھی ہے۔ اور مشہور طنبور نوازون کی ایک تاریخ بھی بنائی ہے۔ ایک سالہ سکباج کے بیان مین لکھا ہے۔ سکباج ایک قسم کی چٹنی ہوتی ہے۔ جو میوہ وغیرہ سے بناتے ہین۔ ایک سالہ خلیفہ معتصم کے اور ایک اور رسالہ اپنے زمانہ کے بیان مین تصنیف کیا ہے ایک اور رسالہ مین اون منجمون کا ذکر کیا ہے جنکی پیشین گوئیان پوری ہوئی ہین اس کتاب سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اوس کی دانشمندی اور حاضر جوابی کے سبب سے اوس کی بڑی عزت کرتے تھے۔ تاریخ بغداد کے خلاصہ مین بھی ہے کہ وہ اپنے زمانہ کا سب سے اچھا مغنی تہا۔ اس کے سوا صاحب آغانی و صاحب کتاب الفہرست دونو جحظہ کا حال کچہہ بیان نہین کرتے۔ شاید اوس کے حالات قابل بیان نہ ہونگے۔

القسطلی

۵۵۔ **ابوعُمر احمد بن محمد بن العاصی بن احمد بن سلیمان بن عیسیٰ بن دَرّاج الاندلسی القسطلی**

منصور بن ابی عامر[۱] کا کاتب اور شاعر تہا۔ صاحب تاریخ اندلس نے شعرائے مجیدین و علمائے متقدمین مین اوسے شمار کیا ہے۔ ابومنصور ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکا ذکر کیا اور اوس کے حق مین کہا ہے۔ کہ سرزمین اندلس مین اسکا وہی درجہ تہا۔ جو شام کے ملک مین متنبی کا۔ وہان وہ شعرائے نامی گرامی مین شمار کیا جاتا۔ اوس کا کلام نظم و نثر سب اچھا ہوتا تہا۔ پھر اسی کے ساتھہ اوس کا کچہہ کلام بھی نقل کیا ہے۔ ابوالحسن بن بسّام نے بھی کتاب الذخیرہ مین اوس کا حال لکھا ہے۔ اور اوس کے رسائل اور نظم کے کچہہ نمونے دیئے ہین۔ مین نے اوس کے دیوان مین جسکی دو جلدین ہین لکھا دیکھا ہے کہ منصور بن ابی عامر نے اوسے حکم دیا تہا کہ ابونواس حکمی کے اوس قصیدہ کے مقابلہ مین ایک قصیدہ لکھے جسمین اوس نے خصیب بن عبدالحمید[۲]

صاحب خراج مصر کی مدح کی تھی۔ اور جس کا اول شعر یہ ہے۔

أجارةَ بيتينا أبوكِ غيورُ ۔۔۔ وميسورُ ما يُرجى لديكِ عسيرُ

اے ہمارے دونو خیمون کی پڑوسن تیرا باپ تو بڑا غیرت والا ہے ادنی درجہ کی مہربانی بھی جسکی کسی کو امید ہو سکتی ہے تجھہ سے ملنا سخت مشکل ہے

چنانچہ اوس نے اس کے مقابلہ مین ایک نہایت فصیح و بلیغ قصیدہ لکھا۔ جس مین یہ شعر بھی ہین۔

ألم تعلمي أنّ الثواءَ هو التّوى ۔۔۔ وأنّ بيوتَ العاجزين قبورُ

کیا تو نہین جانتی کہ (یہان کا) رہنا ہی مرنا ہے اور عاجزون کے مکانات قبرین ہی ہو جاتی ہین۔

تُخوّفني طولَ السفارِ وإنّه ۔۔۔ لتقبيلِ كفّ العامريّ سفيرُ

تو مجھے طول سفر سے ڈراتی ہے۔ لیکن یہی سفر عامری کی دست بوسی کا میرے لئے وسیلہ ہے

دعيني أرِدْ ماءَ المفاوزِ آجِنًا ۔۔۔ إلى حيث ماءُ المكرماتِ نميرُ

مجھے چھوڑ۔ کہ مین بیابانون کا بدمزہ و بدرنگ پانی پیتا ہوا وہان پہونچ جاؤن جہان جود و کرم کا پاکیزہ پانی ملتا ہے

اسی مین وہ اپنی زوجہ کو اور ایک اپنے صغیر سن بیٹے کو وداع کرتا اور کہتا ہے۔

ولمّا تدانت للوداعِ وقد هفا ۔۔۔ بصبريَ منها أنّةٌ وزفيرُ

جب کہ وہ اس وقت رخصت کرنے کو پاس آئی کہ اوسکی فریاد و زاری نے میرے صبر کو برباد کر دیا تھا

تناشدني عهدَ المودّةِ والهوى ۔۔۔ وفي المهدِ مبغومُ النداءِ صغيرُ

تو مجھے قسمین دینے لگی کہ میرے عہد مودت و محبت کو بھولنا نہین۔ اسوقت جھولے مین ایک بچہ تتوتنی آواز سے چلا رہا تھا

عييٌّ بمرجوعِ الخطابِ ولحظُه ۔۔۔ بموقعِ أهواءِ النفوسِ خبيرُ

اگر اوس سے خطاب کیا جاتا تو جواب دینے کے قابل نہ تھا۔ مگر میلان نفوس کے موقع کو اس کی نگاہ خوب جانتی تھی

تبوّأ ممنوعَ القلوبِ ومُهّدت ۔۔۔ له أذرعٌ محفوفةٌ ونحورُ

اوس نے قلوب کے محفوظ مقام مین گھر بنایا تھا۔ اور شوقین ہاتھہ اور آغوش اوس کے لئے پھیلے ہوئے تھے

فكلُّ مُفدّاةِ الترائبِ مُرضِعٌ ۔۔۔ وكلُّ مُحيّاةِ المحاسنِ ظئرُ

ہر خوبصورت جسکو سینہ اور گردن پر اپنی جانین فدا ہوتی ہین اوسے دودہ پلانیکو موجود ہے۔ اور ہر حسین جسکے حسن کے برقرار رکھنے کیلئے دعائین کیجاتی ہین اوسکی دایہ بننا چاہتی ہے

عصيتُ شفيعَ النفسِ فيه وقادني ۔۔۔ رواحٌ لتدآبِ السُّرى وبكورُ

جو محبت کہ میری نفس سے اوسکی (یا اس ہی کی) شفاعت کر رہی تھی اوسے مین نے نہ مانا (اور چلدیا) اور شام صبح برابر کوچ کرتا رہا کہ جس سے راتکی سفر کی عادت ہو گئی

وطار جناح البين بي وهفت بها (۴) جوانح من ذعر الفراق تطير

فراق کا بازو مجھے اڑا لے گیا۔ اور اوس کے (مضطرب) دل نے جو خوف جدائی سے پریشان ہو رہا تھا اوس (کے ہوش و حواس) کو اڑا دیا۔

ولو شاهدتني والهواجر تلتظي علیّ ورقراق السراب يمور

اگر وہ مجھے دیکھتی جبکہ دوپہر کی تپش کے شعلے مجھ پر بھڑک رہے تھے۔ اور سراب کی تھرتھراتی ہوئی چمک لہریں مار رہی تھی

أسلّط حرّ الهاجرات اذا سطا على حرّ وجهي والأصيل هجير

اور دوپہر کی تپش نے مجھے مغلوب کر لیا تھا جب اوس نے میرے رخسارہ پر حملہ کیا تھا۔ اور شام بھی (گرمی میں) دوپہر کے ہی برابر تھی۔

وأستنشق النكباء وهي لوافح وأستوطئ الرمضاء وهي تفور

جبکہ میں (راستہ کی) ترچھی ہواؤں سے سانس لیتا جو جلائے ڈالتی تھیں۔ اور گرم ریت پر پاؤں رکھ رکھ کر چلتا تھا۔ جو گرمی سے تپ رہا تھا۔

وللموت في عين الجبان تلوّن وللذعر في سمع الجريّ صفير

نامرد کی نظر میں موت کی طرح طرح کی صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔ اور بہادر کے کان میں خوف کی بھنبھنی آواز ہوتی ہے۔

لبان لها أني من البين جازع وأني على مضّ الخطوب صبور

تو اوسے صاف ظاہر ہو جاتا کہ میں زیادتی اور نا انصافی (قسمت) سے بے پروا ہوں۔ اور اگر مصائب دانت سے چبائیں تو بھی صبر کر سکتا ہوں

أسير على غول التنائف ما له إذا ريع إلا المشرفيّ وزير

جو شخص کہ بیابانوں کے خوفوں پر امیر رہا اوسے جب کہ دھمکی دی جائے تو اوس کے لئے تلوار ہی وزیر ہے

ولو بصرت بي والسرى جلّ عزمتي وجرسي لجنّان الفلاة سمير

اگر وہ مجھے دیکھتی جبکہ میرا بڑا عزم رات کا سفر تھا۔ اور جبکہ میرا (قدموں کا) گھنٹہ بیابان کے بھوتوں سے بات چیت کرتا تھا

وأعتسف الموماة في غسق الدجى وللأسد في غيل الغياض زئير

اور جبکہ میں رات کی سخت تاریکی میں بیابان میں بھٹکتا پھرتا تھا۔ اور جھاڑیوں میں شیر کے رہنے کے جنگل سے شیر کی آواز آ رہی تھی

وقد حلكت طرق المجرة انّها على مفرق الليل البهيم قتير

جبکہ کہکشان کے راستوں پر خیال ہوتا تھا کہ اندھیری رات کے سر پر بوڑھاپا چھا گیا ہے۔

وثاقب عزمي والظلام مروّع وقد غضّ أجفان النجوم فتور

جبکہ میرے عزم کا جوش اور (ثاقب الظلام) تاریکی میں سوراخ کرنے والا دونوں برابر خوف دلا رہے تھے

اور سستی و شکستہ دلی نے ستاروں کی پلک بند کر دیئے تھے۔

لَقَدْ اَيْقَنَتْ اَنَّ الْمُنٰى طَوْعَ هِمَّتِىْ ‏ ‏ ‏ ‏ وَاَنِّى بِعَطْفِ الْعَامِرِيِّ جَدِيْرُ

تو اوسے یقین ہوجاتا کہ تقدیر بھی میرے ہمت کے تابع ہے اور مین عامری کی نوازش کے لایق ہون۔
یہہ بہت بڑا قصیدہ ہے۔ مگر یہان اسی قدر کافی ہے۔ چونکہ مین نے یہان اس قصیدہ کا ذکر کیا ہی تو
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابونواس کے اوس قصیدہ کا بھی کچہہ ذکر کردون جس کے ہم وزن ابو عمر نے اپنا قصیدہ
لکھا ہے۔ ابونواس بغداد سے مصر کو اسی غرض سے گیا تھا۔ کہ ابونصر الخصیب بن عبد الحمید صاحب دیوان خراج
مصر کی مدح سرائی کرے۔ یہ قصیدہ اوس نے اوسے کہہ کر سنایا۔ اور جس راستہ سے وہ گیا تھا۔ اوس کے
منازل کا اسمین ذکر کیا۔ مین نے اس کی ایک بیت تذکرۂ ابو اسحاق ابراہیم بن عثمان الغزی مین لکھہ دی ہے
اوس بیت کا تو ذکر کرنا یہان ضرور نہین۔ بڑا لنبا قصیدہ ہے۔ کچہہ عمدہ اشعار یہان نقل کرتا ہون۔

تَقُوْلُ الَّتِىْ مِنْ بَيْتِهَا خَفَّ مَحْمِلِىْ ‏ ‏ ‏ ‏ عَزِيْزٌ عَلَيْنَا اَنْ نَرَاكَ تَسِيْرُ

وہ کہتی ہے جس کے خیمہ سے مین نے کوچ کیا کہ۔ تجھے جاتے دیکھنا ہم پر سخت گران گذرتا ہے۔

اَمَا دُوْنَ مِصْرَ لِلْغِنٰى مُتَطَلَّبٌ ‏ ‏ ‏ ‏ بَلٰى اَنَّ اَسْبَابَ الْغِنٰى لَكَثِيْرُ

کیا مصر سے قریب تر دولت کمانے کی کوئی اور جگہ نہین (نہین) بلکہ حصول دولت کے اسباب تو یقیناً بہت ہین۔

فَقُلْتُ لَهَا وَاسْتَعْجَلَتْهَا بَوَادِرٌ ‏ ‏ ‏ ‏ جَرَتْ فَجَرٰى مِنْ جَرْيِهِنَّ غَدِيْرُ

تو مین نے اس سے کہا۔ اور جب وہ دوڑ رہی تھی تو اوسکی گورے گوری سہیلیان بھی پیچھے دوڑین۔ جس سے کہ اونکی زلفین اونکی دوڑنے سے لہر رہی تھین

ذَرِيْنِىْ اُكَثِّرْ حَاسِدِيْكِ بِرِحْلَةٍ ‏ ‏ ‏ ‏ اِلٰى بَلْدَةٍ فِيْهَا الْخَصِيْبُ اَمِيْرُ

مجہے جانیکے لئے چہوڑ دے۔ کہ مین اوس شہر کیطرف جہان خصیب امیر ہے سفر کر کر داور کامیاب ہو کر تیرے دشمنو نکو زیادہ کردون

اِذَا لَمْ تَزُرْ اَرْضَ الْخَصِيْبِ رِكَابُنَا ‏ ‏ ‏ ‏ فَاَىَّ فَتًى بَعْدَ الْخَصِيْبِ تَزُوْرُ

اگر ہمارے اونٹ خصیب کے ملک کو نہ جائین تو بہلا خصیب کے بعد پہر کون جوان مرد ہے جسکے پاس جائین۔

فَمَا جَازَهٗ جُوْدٌ وَلَا حَلَّ دُوْنَهٗ ‏ ‏ ‏ ‏ وَلٰكِنْ يَّصِيْرُ الْجُوْدُ حَيْثُ يَصِيْرُ

جود و بخشش نہ تو اوس سے کہین آگے بڑہی اور نہ پیچھے رہی۔ بلکہ وہ وہین رہتی ہے جہان وہ رہتا ہے۔

فَتًى يَّشْتَرِىْ حُسْنَ الثَّنَاءِ بِمَالِهٖ ‏ ‏ ‏ ‏ وَيَعْلَمُ اَنَّ الدَّائِرَاتِ تَدُوْرُ

وہ بڑا جوانمرد ہے اپنے مال سے نیک نامی مول لیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے قسمت کی گردشین اپنا دور کرتی ہین (جو نیک نامی حاصل کرنا ہے کر لینا چاہیئے)

یہ بھی اسی قصیدہ مین ہین۔

فَمَنْ کَانَ اَمْسٰی جَاہِلًا بِمَقَالَتِی　　فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ خَبِیْرُ

اور کوئی شخص میری گفتگو سے جاہل ہو تو ہو۔ لیکن امیر المومنین خوب جانتا ہے

فَمَا زِلْتَ تُوْلِیْہِ النَّصِیْحَۃَ یَافِعًا　　اِلٰی اَنْ بَدَا فِی الْعَارِضَیْنِ قَتِیْرُ

او خصیب تو تو ہمیشہ جوانی کے زمانہ سے اوسے اچھی تدابیر پیش کرتا رہا ہے۔ یہانتک کہ (تیرے) رخسارون پر بوڑہاپا چھا گیا ہے

اِذَا غَالَہٗ اَمْرٌ فَاِمَّا کَفَیْتَہٗ　　وَاِمَّا عَلَیْہِ بِالْکَفِیْ تُشِیْرُ

جب کبھی کوئی امر ناگہانی اوسپر آپڑا تو یا تو تونے اوسے بذات خود اوس کے لئے سرانجام کر دیا۔ یا کسی ایسے کو اوسے بتا دیا ہے جو اوسے انجام دے سکتا ہے

پھر اوس نے یہان سے منازل کا ذکر شروع کیا ہے۔ اور آخر مین جا کر کہتا ہے۔

زَہَا بِالْخَصِیْبِ السَّیْفُ وَالرُّمْحُ فِی الْوَغٰی　　وَفِی السِّلْمِ یَزْہُوْ مِنْبَرٌ وَسَرِیْرُ

جنگ کے وقت مین خصیب سے ہی سیف و سنان کی رونق ہے۔ اور صلح کے وقت مین منبر اور تخت (دونو) کی زیبائش بہی اوسی سے ہے

جَوَادٌ اِذَا الْاَیْدِیْ قَبَضْنَ عَنِ النَّدٰی　　وَمِنْ دُوْنِ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ غَیُوْرُ

وہ بڑا جواد و فیاض ہے۔ اگرچہ اور لوگ بخشش سے ہاتھ کہینچ لیتے ہین۔ اور خاتونون کی پردہ داری کے لئے بڑا غیرت والا ہے

فَاِنِّیْ جَدِیْرٌ اِنْ بَلَغْتُکَ لِلْغِنٰی　　وَاَنْتَ لِمَا اَمَّلْتُ مِنْکَ جَدِیْرُ

اگر مین تجہہ تک (یا میرا بیان تیری مدح و ثنا کی انتہا تک) پہونچ گیا تو مین تجہہ سے دولت کے ملنے کا سزاوار ہون۔ اور تو اسکا سزاوار ہے جس کی امید مین نے تجہہ سے کر رکہی ہے۔

فَاِنْ تُوْلِنِیْ مِنْکَ الْجَمِیْلَ فَاَہْلُہٗ　　وَاِلَّا فَاِنِّیْ عَاذِرٌ وَشَکُوْرُ

پس اگر تو اپنی مہربانی مجہہ پر کرے تو مین اسکا اہل ہون۔ اور اگر نہین۔ تو مینے جو فرض کر لیا تہا اوسکا تجہہ سے عذر کر دونگا اور شکر گذار رہونگا۔

اس کے بعد ابو نواس نے اوس کی مدح مین اور بہی چند قصیدہ لکہے کہتے ہین جب وہ بغداد کو لوٹ کر آیا تو خلیفہ کی مدح مین ایک قصیدہ لکہا۔ خلیفہ کے آدمیون مین سے کسی نے کہا۔ جب کہ تو ہمارے ایک ماتحت نواب کی تعریف مین یہ دونو بیتین کہہ چکا ہے۔

اِذَا لَمْ تَزُرْ اَرْضَ الْخَصِیْبِ رِکَابُنَا　　فَاَیَّ فَتًی بَعْدَ الْخَصِیْبِ تَزُوْرُ

اگر ہمارے اونٹ خصیب کے ملک کو نہ جائین تو بہلا خصیب کے بعد پھر کون جوان مرد ہے جس کے پاس جائین۔

فَمَا جَازَہٗ جُوْدٌ وَلَا حَلَّ دُوْنَہٗ　　وَلٰکِنْ یَصِیْرُ الْجُوْدُ حَیْثُ یَصِیْرُ

جود و بخشش نہ تو اوس سے کہین آگے بڑہی اور نہ پیچہے رہی۔ بلکہ وہ وہین رہتی ہے جہان وہ رہتا ہے۔

تو پہر اب ہماری تعریف کرنیکے لئے کونسی چیز باقی رہی ہے - اس پر ابونواس نے ایک ساعت کے لئے گردن جہکائی اور پہر سر اوٹہا کر یہ شعر پڑہے -

اذا نحن اثنینا علیک بصالح فانت کما نثنی و فوق الذی نثنی

جب ہم ٹہیک ٹہیک تیری تعریف کرین تو جاننا چاہئے کہ جیسی تعریف کرتے ہین تو ویسا ہی ہے - بلکہ اوس سے کچھ بڑہ کر ہی ہے

وان جرت الالفاظ منا بمدحۃ لغیرک انسانا فانت الذی نعنی

اگر تیرے سوا کسی اور آدمی کی مدح مین ہم سے کچھ الفاظ نکل جائین تو جاننا چاہئے کہ اصلی مقصود ہمارا تو ہی ہے

ابو عمر مذکور کے ابیات مین سے ایک یہ شعر بھی ہے -

ان کان وادیک ممنوعا فموعدنا وادی الکرا فلعلی فیہ القاک

اگر تیری وادی مین (میری) رسائی ممکن نہین تو وادی خواب (۱) کو ملنے کے لئے قرار دیتے ہین کیا تعجب ہے جو وہان مین تجہہ سے مل جاؤن

اس شعر مین وہ ایک اور شاعر کے خیال کو باندہتا ہے

ہل سبیل الی لقائک بالجزع فان الحمی کثیر الوشاۃ

کیا ندی کی جگہ پہر کہین تیری ملاقات کی کوئی صورت ہو سکتی ہے کیونکہ تیرے قبیلہ کی گہیری ہوئی زمین مین تو جاسوس بہت کثرت سے ہین

محرم ۳۴۷ھ (۹۵۸ء) مین اس کی ولادت اور بروز یکشنبہ ۱۶ جمادی الآخرہ ۴۲۱ھ (۱۰۳۰ء) کو اس کی وفات ہوئی ہے رحمۃ اللہ تعالے -

درّاج بفتح دال مہملہ و فتح راے مہملہ مشددہ ، الف و جیم اون کے دادا کا نام ہے قسطلی بفتح قاف و سکون سین مہملہ و تشدید لام قسطلّہ (۲) کی طرف منسوب ہے - جو اندلس مین ایک شہر ہے اور جسے قسطلہ درّاج بھی کہتے ہین - مگر مجہے یہ نہین معلوم کہ یہ درّاج جس کی طرف منسوب ہے آیا ابو عمر کا دادا ہے - یا کوئی اور شخص - واللہ سبحانہ اعلم -

(۱) ابو عامر محمد بن ابی عامر ملقب المنصور ۳۶۶ھ (۹۷۶ء) مین ہشام المؤید باللہ کی تخت نشینی پر سلطنت قرطبہ کا حاجب یعنی وزیر اعظم مقرر ہوا تہا - عیسائیون کے مقابلہ مین کوئی پچاس تہہ سے زیادہ کی فتح کے بعد سانچو بادشاہ نوار سے اوسے ۳۹۲ھ (۱۰۰۲ء) مین شکست فاش ہوئی - کراہی رنج مین مر گیا - اگرچہ ہر سال دو مرتبہ صیف و شتا کے موسم مین وہ غنیم کے مقابلہ کو جاتا تاہم اوسے اتنی فرصت بخوبی ملتی تھی کہ وہ اہل علم کی خبرگیری کرتا اور انہین انعام و اکرام دیتا رہتا تھا - از لغات -

(۲) خصیب کو خلیفہ ہارون الرشید نے ۱۹۰ھ (۸۰۵ء) مین مصر کے خراج پر مقرر کیا۔ اور ۱۹۱ھ مین وہان سے ہٹادیا تہا۔ ماخوذ از المکین

(۳) یہان صیغہ تثنیہ غالبًا اوسی طرح استعمال کیا گیا ہے جس طرح گویا ان عرب کی عادت ہے۔ اور جس کا ذکر ہم تذکرہ ۴۰ نوٹ ۱ مین کر آئے ہین۔

(۴) لفظی ترجمہ پسلیان۔

(۵) ثاقِبُ الظلام زحل سیارہ کو کہتے ہین۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۱۷۔

(۷) یہان شاعر کی مراد خلیفہ ہارون الرشید سے ہے۔

(۸) والی کی حیثیت سے اوسکو منبر پر خطبہ بیان کرنے اور تخت پر بیٹھکر دربار کرنے کا اختیار تھا۔ المکین اور نیز ابو المحاسن مین ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید کے عہد خلافت مین کبھی کبھی والی کو بھی خراج وصول کرنے کا اختیار دیدیا جاتا تھا۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ خصیب مصر کا والی کبھی نہین رہا جس سے اوسے منبر پر خطبہ پڑہنے کا اقتدار ہوتا۔

(۹) یہان بھی خلیفہ سے مراد ہارون الرشید سے ہی ہے

(۱۰) یعنی ہم تم سو رہین۔ اور خواب مین تصویر خیالی بنکر مل لین۔

(۱۱) ایام جاہلیت مین دستور تہا۔ کہ شیوخ قوم اپنے مصرف خاص کے لئے دیرون کے قریب زمین کا کچھ حصہ محفوظ کر لیا کرتے اور اوسے حِمی کہتے تہے۔ حمی کے معنی ممنوع کے ہین۔ اوس مین کوئی دوسرا شخص اپنے جانور نہین چرا سکتا اور نہ شکار کر سکتا تہا۔ متاخرین شعرا حمی کے لفظ سے وہ مقام مراد لیتے تہے جہان اونکی معشوقہ کا مسکن فرض کیا جاتا تہا۔

(۱۲) الادریسی کہتا ہے کہ قسطلہ ساحل پر تہا اورہ سے چودہ میل مشرق کو واقع ہے۔ اور کاندی کہتا ہے۔ کہ اوسے ایک کاشکر کہتے ہین

۵۶ - ابو الولید احمد بن عبداللہ بن احمد بن غالب بن زیدون المخزومی الاندلسی القرطبی

مشہور شاعر تہا۔ ابن بسام نے ذخیرہ مین کہا ہے۔ کہ ابو الولید جو نثر و نظم دونون مین انتہائے کمال کو پہونچ گیا تہا بنی مخزوم کے شعرا کا خاتمہ اسی پر ہوا ہے۔ زمانہ اوس کا مساعد تہا۔ لیاقت مین کوئی اوس کے درجہ کو مخلوق مین نہین پہنچ سکتا تہا۔ قوت (وزارت) کو ایسے استعمال کرتا کہ دشمن مغلوب و مقہور اور دوست کامیاب و بامراد رہتے تھے۔ نظم ہو یا نثر دونون مین اللہ تعالے نے اوسے قوت بیانیہ نہایت ہی اچھی عطا فرمائی تھی۔ ادب مین اوس کے سامنے بحر رواں اور بدر تابان کی کچھ ہستی نہ تہی۔ اشعار مین وہ اثر تہا کہ جادو بھی کیا چیز ہے۔ چمکدار تارہ بھی اوسکا نگا نہین

کہا سکتے تھے۔ نثر میں ادسے ایسے معانی غریبہ لکھنے کی قدرت (۱) ملی تھی کہ جو الفاظ و معانی کے لحاظ سے نظم کا لطف دکھاتی تھی
وہ قرطبہ کے بڑے زبردست فقہا کی اولاد میں تہا۔ ادب اسکا کامل شعر اوس کے جید مرتبہ بھی اوس کا عالیشان
زبان بھی خوب چلتی تھی۔ پہر وہ قرطبہ سے ۱۳۶۸ھ (۹۷۹ء) مین معتضد عبّاد صاحب اشبیلیہ کے پاس چلا گیا۔
معتضد نے اپنے خواص مین داخل کرلیا۔ خلوت مین اوس سے باتین کرتا اور ریاست مین اوسی کے اشارات پر
چلتا تہا۔ اوس کے پاس وہ ایسا تہا جیسے اوسکا وزیر ہو۔ ابن بسام نے اوس کے کتنے ہی رسائل اور نظم بھی ذخیرہ مین
لکہی ہے۔ اوسی مین اوس کا یہ قول بھی ہے۔

بَینِی وَبَینَکَ مالوشئتَ لَم یَضِعِ ... سِرٌّ اذا ذاعتِ الاسرارُ لم یذعِ

میرے اور تیرے درمیان وہ (محبت) ہے کہ اگر تو چاہے تو کبھی نہ ٹوٹے۔ وہ ایک بھید ہے۔ کہ جو کبھی افشا نہین ہوا۔ گو اور بھید کہل گئے کہل گئے

یا بائعا حظّہ منّی ولو بُذِلَتْ ... لی الحیاة بحظّی منہ لم ابِعِ

اے خریدار اوس کی محبت کا حصہ جو مجھے حاصل ہے اگر اوسکے عوض تو مجھے اپنی جان بھی دیدے تب بھی مین اوسکی محبت کا حصہ نہ فروخت کرونگا۔

یکفیک انک ان حمّلت قلبی ما ... لا یستطیع قلوب الناس یستطعِ

تیرے لیے یہی کافی ہے کہ تو نے جو بوجہ میرے قلب پر ڈالدیا ہے۔ جسے مخلوق کے دل اٹھا نہین سکتے اوسے میرے دل نے اٹھالیا ہے۔

تِہْ احتمل و استطل اصبر وعزّ اہُن ... و ولِّ اقبِل وقل اسمع ومُر اطِعِ

تو اکڑ مین برداشت کرونگا۔ تو غرور کر مین صبر کرونگا۔ تو ضد کر مین عاجزی کرونگا۔ تو منہ پہیر مین سامنے آونگا۔ تو کہہ مین سنونگا۔ تو حکم دے مین مانونگا

یہ بھی اوسی کے شعر مین۔

وَدّع الصبر محبٌّ ودّعک ... ذائعٌ من سرّہ ما استودعک

جس محب نے تجھے وداع کیا اوس نے صبر کو وداع کردیا اور اوسکا بھید جو اوس نے فقط تیرے ہی پاس امانت رکھا تہا فاش ہوگیا

یقرع السنّ علی ان لم یکن ... زاد فی تلک الخطا اذ شیّعک

عاشق (افسوس سے) دانت پیستا ہے کہ اور چند قدم آگے وہ کیون نہ بڑہ گیا۔ جبکہ وہ (رخصت کے وقت) تیری مشائعت کو جارہا تہا

یا اخا البدر سناءً وسنًا ... حفظ اللہ زمانا اطلعک

اے وہ جو بلندی قدر و منزلت اور حسن و جمال مین چاند کا بہائی ہے۔ اللہ تعالے کوئی زمانہ ایسا لائے کہ مین تجھے نکلا ہوا پہر دیکھون

ان یطل بعدک لیلی فلکم ... بِتُّ اشکو قصر اللیل معک

تیری غیبت مین جو میری راتین لمبی ہوگئی ہین تو وہ تیرا ہی سبب ہے مین اون راتون کے قصر پر رو یا کرتا تہا۔ جو تیرے ساتھ گذر رہی تہین

اوس کے نہایت سریلے قصائد ہین۔ اگر اطالت کا خوف نہ ہوتا تو مین کچھہ اون مین سے لکھتا۔ اور اوس کے آبدار[2] کلام مین سے ایک قصیدہ نونیہ ہے۔ جس مین یہ شعر بھی ہین۔

تَکَادُ حِیْنَ تُنَاجِیْکُمْ ضَمَائِرُنَا   یَقْضِیْ عَلَیْنَا الْاَسٰی لَوْلَا تَاَسِّیْنَا

جب ہمارا دل تمہارے خیالات مین مصروف تہا تو رنج کا صدمہ ہم پر ایسا ہوا۔ کہ دنیا ہی سے چلدئے ہوتے۔ اگر ہم نے اوسوقت صبر و استقلال سے کام نہ لیا ہوتا۔

حَالَتْ لِبُعْدِکُمْ اَیَّامُنَا فَغَدَتْ   سُوْدًا وَکَانَتْ بِکُمْ بِیْضًا لَیَالِیْنَا

جب سے تم ہم جدا ہوگئے تب سے ہمارے دن تاریک ہوگئے ہین۔ حالانکہ جب تم تہے تو ہماری راتین بھی روشن تھین۔

بِالْاَمْسِ کُنَّا وَمَا یُخْشٰی تَفَرُّقُنَا   وَالْیَوْمَ نَحْنُ وَمَا یُرْجٰی تَلَاقِیْنَا

کل وہ دن تہا۔ کہ جدائی کا کچھہ خوف ہی نہ تہا۔ ایک آج کا دن ہے۔ کہ امید وصال و ملاقات ہی نہین ہے۔

یہ پورا قصیدہ ہے۔ ہر ایک بیت اوسکی منتخب ہے۔ مگر تطویل سے ہمارا مقصود فوت ہوجاتا ہے شروع رجب ۴۶۳ھ (۱۰۷۰ء) مین ابن زیدون نے بمقام اشبیلیہ وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔ اور اوسی محمد بن عبد اللہ ابن زیدون کا ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین اوس کے باپ کا ذکر کیا۔ اور بہت تعریف کی ہے۔ اور کہتا ہے کہ اوس کی کنیت ابوبکر تھی۔ بیرہ مین ۴۰۵ھ (۱۰۱۴ء) مین انتقال کیا۔ جنازہ قرطبہ مین لاکر اوس کو بروز دوشنبہ ۲ ربیع الاخر سنہ مذکور کو دفن کیا۔ ۳۵۴ھ (۹۶۵ء) مین پیدا ہوا تہا۔ بوڑہاپے مین خضاب[3] کیا کرتا تہا رحمہ اللہ تعالےٰ۔

ابوالولید کا ابوبکر نام ایک بیٹا بھی تھا جو معتمد بن عباد کا وزیر ہوگیا تہا۔ یہ اوس روز مارا گیا جس روز یوسف بن تاشفین نے ابن عباد مذکور سے اوس کی مملکت پر غالب ہوکر قرطبہ لیا تھا جس کا مزید حال معتمد اور ابن تاشفین کے بیان مین آگے آئیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ واقعہ ۲۔ صفر ۴۸۴ھ ۲۶ مارچ ۱۰۹۱ء کا ہے ابوبکر قرطبہ مین مارا گیا۔

زَیدُون بفتح زائے معجمہ و سکون یائے تحتانیہ وضم دال مہملہ واؤ و نون۔ قرطبی کا ذکر احمد بن عبد ربہ[4] مصنفہ کتاب عقدالفرید کے بیان مین اوپر کرچکے ہین اعادہ کی حاجت نہین قرطبہ کو فرانس والون نے مسلمانون سے شوال ۶۳۳ھ (قریب یکم جولائی ۱۲۳۶ء[5]) مین چھین لیا ہے۔

(۱) اصل کتاب مین یہان غلط لکہا ہے۔ گر معنی کے لحاظ سے یہان خط معلوم ہوتا ہے۔ مین نے جو ترجمہ کیا ہے وہ خط ہی سمجہ کر کیا ہے۔

(۲) قلائد قلادہ کی جمع ہے جس کے معنی حمیل کے ہین۔ گرین نے یہان آبدار کلام کے لئے ہین۔

(۳) اوس وقت اکثر مہندی کا خضاب کیا کرتے تھے۔ وسمہ کم تھا۔ دیکھو تذکرہ ۱۹ نوٹ ۳۔

(۴) دیکھو تذکرہ ۴۵۔

(۵) اگر ابن زیدون کا کسی کو زیادہ حال معلوم کرنا ہو تو مسٹر ڈی ساسی کا رسالہ انگرانی یونیورسیل (زیدون) دیکھنا چاہئے۔ اوس مین قرطبہ کے لینے کی جو تاریخ ۳۴۲ء (۹۴۲ء) لکھی ہوئی ہے وہ غلط ہے۔ دیکھو مسٹر ویئرس کی کتاب اسپیسمین کرٹیکم۔ یہ صاحب کہتے تھے میرا ارادہ ہے کہ ابن زیدون کا مشہور رسالہ اور اوس کی شرح مصنفہ ابن نباتہ چھپوا دون۔ مگر معلوم نہین کہ وہ چھپا یا نہین۔

۵۷ - ابو جعفر احمد بن محمد الخولانی اندلسی اشبیلی معروف ابن اٰبار

مشہور شاعر تھا۔ معتضد عباد بن محمد اللخمی صاحب اشبیلیہ کے اچھے شعرا مین گنا جاتا اور شعر و سخن کے تمام فنون کو خوب جانتا تھا۔ اسی کے ساتھ عالم بھی بڑا تھا۔ اوس نے خوب مواد جمع کیا تھا تالیف و تصنیف اوس کی بہت سے ہے لیکن نظم مین اوسکا پایہ ایسا بلند تھا۔ کہ اوسے سب مانتے تھے اس فن مین اوسکی خوبیان شمار سے زاید ہین۔ اوس کے عمدہ اشعار مین سے کچھہ ذیل مین نقل کرتے ہین

لَمْ تَدْرِ مَا خَلَّدَتْ عَيْنَاكَ فِي خَلَدِي ۔۔۔ مِنَ الغَرَامِ وَلَا مَا كَابَدَتْ كَبِدِي

تیری آنکھین نہین جانتی تھین کہ اونھون نے میرے دل مین کیسی دائمی شیفتگی پیدا کر دی ہے۔ اور میرے جگر پر کیسا قلق گذر رہا ہے

أَفْدِيهِ مِنْ زَائِرٍ رَامَ الدُّنُوَّ فَلَمْ ۔۔۔ يَسْطِعْهُ مِنْ غَرَقٍ فِي الدَّمْعِ مُتَّقِدِ

مین اوس آنیوالے پر قربان ہو جاؤن جس نے پاس آنیکا تو قصد کیا۔ مگر آنسوؤن مین ڈوبے ہونے اور سوختہ جان ہونیکے باعث پاس نہ آسکا

خَافَ الْعُيُونَ فَوَافَانِي عَلَى عَجَلٍ ۔۔۔ مُعَطَّلًا جِيدُهُ إِلَّا مِنَ الْجَيَدِ

اوسے دغمازون کی آنکھون کا خوف تھا اس سے وہ میرے پاس جلدی جلدی آیا۔ اوسوقت اوسکی گردن مین حسن و جمال کے سوا کوئی زیور نہ تھا

عَاطَيْتُهُ الْكَأْسَ فَاسْتَحْيَتْ مُدَامَتُهَا ۔۔۔ مِنْ ذَلِكَ الشَّنَبِ الْمَعْسُولِ وَالْبَرَدِ

مین نے اوسے پیالہ دیا۔ تو اوسمین کی شراب اون لبون اور دانتونکو دیکھکر شرما گئی۔ جو شیرینی مین شہد اور چمک مین اولون کی طرح تھے۔

حَتَّى إِذَا غَازَلَتْ أَجْفَانَهُ سِنَةٌ ۔۔۔ وَصَيَّرَتْهُ يَدُ الصَّهْبَاءِ طَوْعَ يَدِي

(پھر ہماری شراب پیتے پیتے) یہانتک نوبت پہونچی کہ اوسکی آنکھین نیند سے نخرہ کرنے لگین۔ اور شراب کے ہاتھہ نے اوسے میری ہاتھہ کے قبضہ[۲] مین دیدیا

اَرَادتُّ تَوسِیدَہٗ خَدِّیْ وَقَلَّ لَہٗ ۔۔۔۔ فَقَالَ کَفُّکَ عِنْدِیْ اَفْضَلُ الوُسُدِ

مین نے چاہا کہ اپنے گالون[۴] کا اوسکا تکیہ بناؤن۔ مگر اوس کے لیے وہ چھوٹا ہوا۔ تو اوس نے کہا کہ تیرا ہاتھ میرے لیے بہت ہی اچھی تکیہ مین سے ہے

فَبَاتَ فِیْ حَرَمٍ لَا غَدْرَ یَذْعَرُہٗ ۔۔۔۔ وَبِتُّ ظَمْآنَ لَمْ اُصْدِرْ وَلَمْ اَرِدِ

اوسکی رات تو حرم مین گذری۔ جہان اوسے کچھ خوف و اندیشہ نہ تہا۔ مگر میری رات پیاس مین کٹی۔ مین (اوسکی لبہائے شیرین کے) چشمہ تک گیا نہ آیا[۵]

تَحَیَّرَ اللَّیلُ مِنْہُ اَیْنَ مَطْلَعُہٗ ۔۔۔۔ اَمَا دَرَی اللَّیلُ اَنَّ البَدْرَ فِیْ عَضُدِیْ

رات حیرت مین ہے کہ وہ (خوبصورت چاند) کہان سے نکلیگا۔ کیا رات کو یہ نہین معلوم تہا۔ کہ چاند میرے آغوش مین ہے

اسی اسلوب پر اوس نے نہایت ہی عمدہ مقطعہ بھی لکھے ہین۔ اوس کا ایک دیوان بھی ہے جسکا ابن بسام نے ذخیرہ مین ذکر کیا ہے۔ ابن اٰبار نے ۳۳۲ھ (۱۰۴۰ء) مین وفات پائی ہے۔ رحمہ اللہ تعالے۔

اَبار بفتح ہمزہ و تشدید بائے موحدہ و الف و رائے مہملہ۔ خولانی بفتح خائے معجمہ و سکون واو لام و الف و نون خولان بن عمرو کی طرف منسوب ہے۔ جو ایک بڑا قبیلہ شام مین رہتا تھا۔ اشبیلی اشبیلیہ کیطرف منسوب ہے۔ اشبیلیہ بکسر ہمزہ و سکون شین مثلثہ و کسر بائے موحدہ و سکون یائے تحتانیہ و لام و یائے تحتانیہ اندلس کا ایک بہت بڑا شہر ہے۔

---

(۱) دیکھو تذکرہ ۴۲ نوٹ ۵۔

(۲) برد کے معنی اولہ کے ہین عربی شاعر دانتون کو اوس سے اکثر تشبیہ دیا کرتے ہین۔

(۳) یعنی شراب کے نشہ مین چکنا چور ہوکر میرے قابو مین آگئی۔

(۴) گالون اور رخسارون کی نرمی اور نزاکت شعرا کا ایک عام مستعمل مضمون ہے۔

(۵) ورود و صدور عربی مین بہت مشہور لفظ ہین۔ ورود پانی پر جانے اور صدور پانی سے واپس ہونے کو کہتے ہین قدیم عربون مین یہ محاورہ اونٹون کی اوس قوت کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا تہا جو اونہین قدرت نے پیاس کی برداشت کے لیے عنایت کی ہے۔

۵۵۔ ابو نصر احمد بن یوسف السلیکی منازی کاتب

اعیان فضلا و بے نظیر شعرا سے تھا۔ ابو نصر احمد بن مروان کردی صاحب میا فارقین و دیار بکر کا وزیر تہا

جس کا ذکر انشاءاللہ تعالی آیندہ آتا ہے۔ اور فاضل اور شاعر ہونے کے ساتھہ ہی کام کا بھی آدمی تہا۔ قسطنطنیہ کو کئی مرتبہ سفیر ہوکر گیا۔ اور جہان کہین سے اوسے کتابین میسر آئین کثرت سے جمع کین۔ اخیر وقت مین یہ کتابین اوس نے جامع مسجد میّافارقین اور جامع مسجد آمد مین بطور وقف[1] کے دیدین جو ابتک اون مساجد کے کتب خانون مین موجود ہین اور منازی کی کتابون کے نام سے مشہور ہین۔ ایک مرتبہ مَعَرَّةُ النُّعمَان مین ابوالعلاء المعرّی سے اوسکی ملاقات ہوئی تہی۔ ابوالعلا نے اوس سے شکایت کی۔ کہ مین نے مخلوق سے علیحدہ ہوکر گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے۔ مگر پہر بہی وہ مجہے ستاتے رہتے ہین۔ ابونصر نے کہا۔ آپ سے اور اون سے کیا علاقہ ہے۔ آپ اون کے لئے دنیا اور آخرت[2] دونو چہوڑ بیٹہے ہین۔ ابوالعلا نے کہا۔ کیا آخرت بہی۔ اور یہی لفظ بار بار کہے۔ اور پہر محزون و مغموم ہوکر سر نیچے ڈال لیا۔ جب تک ابونصر بیٹہا رہا پہر اوس سے بات نہ کی۔

ایک مرتبہ ابونصر کا کہین سفر مین وادی بُزاغا کی طرف گذر ہوا تہا۔ اوس مقام کی خوش نمائی اور وہان کی حالت کو دیکہکر اوس کے دل مین جوش اوٹہا۔ اور یہ اشعار کہے۔

وَقَانَا لَفحَةَ الرَّمضَاءِ وَادٍ ... وَقَاهُ مُضَاعِفُ النَّبتِ العَمِيمِ

ایک وادی نے ہمین جلتے ہوئے ریت کی تپش سے بچا دیا۔ اوس کے گنجان درختون نے اوسے دوہرا سایہ دار کر دیا تہا۔

نَزَلنَا دَوحَهُ فَحَنَا عَلَينَا ... حُنُوَّ المُرضِعَاتِ عَلَى الفَطِيمِ

ہم اوس کے ایک درخت کے نیچے اوترے۔ اوس نے ہم پر ایسی شفقت کی جیسے کہ دودہ پلانے والیان اپنے دودہ چہڑائے بچہ پر کرتی ہین۔

وَأَرشَفَنَا عَلَى ظَمَإٍ زُلَالًا ... أَلَذَّ مِنَ المُدَامَةِ لِلنَّدِيمِ

اوس نے پیاس کے وقت ہمین ایسا شیرین پانی پلایا جو ندیمون کے لئے انگوری شراب سے بہی لذیذ تہا۔

يُرَاعِي الشَّمسَ أَنَّى قَابَلَتهُ ... فَيَحجُبُهَا وَيَأذَنُ لِلنَّسِيمِ

جہان جہان آفتاب سے اوسکا سامنا ہوتا ہے۔ اوسے خوب دیکہتا اور چہپاتا ہے مگر نسیم کے جہونکون کو بخوبی آنے دیتا ہے۔

يَرُوعُ حَصَاهُ حَالِيَةَ العَذَارَى ... فَتَلمَسُ جَانِبَ العِقدِ النَّظِيمِ

اوس وادی کی کنکریان حسینونکو جو زیور پہنے ہوئے ہون اندیشہ مین ڈالدیتی ہین۔ کہ وہ انہین زمین پر پڑا دیکہکر اپنے پروئے ہوئے ہارون کیطرف ہاتہہ بڑہاکر ٹٹولتی ہین کہ کہین ہم سے ٹوٹ تو نہین گئے۔

یہ ابیات اپنے مضمون مین نہایت بدیع ہین۔ ابوالمعالی الحَظِیری نے بہی کتاب زِینَةُ الدَّهر مین اوسکا ذکر کیا ہے۔ اور کچہہ شعر بہی نقل کئے ہین۔ اون مین یہ شعر بہی ہین۔

وَلِیْ غُلَامٌ طَالَ فِیْ دِقَّۃٍ   کَخَطِّ اُقْلِیْدَسَ لَا عَرْضَ لَہُ

میرے پاس ایک لڑکا ہے جو لنبا اور پتلا ہے بعینہٖ اقلیدس کے خط کیطرح کہ جسکا عرض مطلق نہین ہوتا -

وَقَدْ تَنَاہٰی عَقْلُہٗ خِفَّۃً   فَصَارَ کَالنُّقْطَۃِ لَا جُزْءَ لَہُ

اوس کی عقل خفت کے اوس انتہا درجہ کو پہونچ گئی ہے - کہ گویا وہ نقطہ ہے جس کی جزا ہی نہین (یعنی مقدار ہی نہین)

اوس کے مقاطیع تو کہین کہین لوگون کے ہاتھ مین دیکھنے مین آتے ہین - مگر اوسکا دیوان بہت ہی کمیاب ہے - مین سنے سنا ہے قاضی فاضل رحمہ اللہ تعالے نے ایک اہل علم سے جو سفر کو جاتا تھا کہا تھا کہ اوسکا دیوان تلاش کرے - اوس نے جہان جہان گیا اوسے ڈہونڈ ہا - مگر کچھ پتہ نہ چلا - اور قاضی فاضل کو لکھہ بہیجا کہ مجھے اوسکا پتہ نہین چلتا - اس خط مین کچھہ ابیات بھی تھین - جن مین یہ مصرع بھی تہا وَاَقْفَرَ مِنْ شِعْرِ الْمَنَازِیِ الْمَنَازِلُ (۴) (جہان جاؤ منازی کے شعرون سے جگہ خالی ہی ملتی ہے)

اوس نے ۴۳۷ھ (۱۰۴۵ء) مین وفات پائی ہے - رحمہ اللہ تعالے -

منازی بفتح میم و نون والف و زائے معجمہ مَنَازْجِرد کی طرف منسوب ہے - جو خرت (۵) برت کے پاس ایک شہر ہے - یہ منازگرد نہین ہے جو اعمال خلاط (۶) کا ایک قلعہ ہے جسکا ذکر تقی الدین عمر صاحب حماۃ کے بیان مین آئیگا خرت برت زیادہ کا مشہور حصن ہے - بزاعا بضم بائے موحدہ و زائے معجمہ والف و عین مہملہ ایک بڑا قریہ ہے - اور حلب اور منبج کے عین وسط مین واقع ہے -

---

(۱) کوئی چیز کسی نیک کام کے واسطے ہمیشہ کیواسطے دیدینا - کہ عام مخلوق اوس کا استعمال کرسکے اور متمتع ہو -

(۲) آخرت کے چھوڑ بیٹھنے مین ابوالعلا پر اوس کے اسلامی اُصول سے منحرف ہونے کی وجہ سے طنز تہا - دیکھو تذکرہ ۴۴

(۳) جغرافیہ ابوالفدا مین اوسکا پورا بیان دیکھنا چاہئیے -

(۴) یہ مصرع صرف اس وجہ سے زیادہ مشہور ہے - کہ اوس مین مَنَازِی ال اور مَنَازِل دو لفظ ہم آواز آئے ہوئے ہین منازی تو شاعر کا نام ہے اور منازل منزل کی جمع بمعنی مکان ہے -

(۵) سلطنت عثمانیہ کے نقشہ مرتبہ لاپی مین اس مقام کا نام خرپوت لکھا ہوا ہے - جو تقریباً سولہ میل مشرق کو فرات سے عرض شمالی ۳۸ درجہ ۴۲ دقیقہ پر واقع ہے -

(۶) خلاط آرمینیہ کا ایک شہر ہے اور وان جہیل کی شمالی نوک پر واقع ہے -

(۷) دیکھو جغرافیہ ابوالفدا

۵۹ - ابو عبداللہ احمد بن محمد بن علی بن یحییٰ بن صدقۃ التغلبی معروف ابن خیاط کاتب دمشقی (۱)

نہایت عمدہ شعرا مین سے تہا - ملکون مین خوب پہرتا اور لوگون کی مدح سرائی کرتا تہا - بلاد عجم مین بہی پہونچا وہان بہی اُمرا کی مدح لکہی - ایک مرتبہ ابوالفتیان بن حیوس مشہور شاعر سے حلب مین اوس کی ملاقات ہوئی - اوس نے اپنے شعر اوسے سنائے - ابوالفتیان سنتے ہی بولا - اس نوجوان نے مجھے موت کی خبر سنائی ہے کیونکہ شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے - کہ ایک اہل ہنر اپنے فن کا کامل اور ماہر پیدا ہوا اور وہ اوس فن کے بود سے صاحب کمال کی موت کی دلیل نہ ہو - ابن خیاط حلب مین ایک دفعہ گیا تو اوس وقت خرچ کیطرف سے نہایت تنگ تہا - ابن حیوس مذکور کے پاس لکہکر یہہ بیتین بہیجین اور اوس بخشش کی التجا کی -

لم یبق عندی ما یباع بحبۃ ۔۔۔ وکفاک علما منظری عن مخبری

میرے پاس کوئی شے اتنی بہی باقی نہین کہ ادسے ایک حبہ کو بیچ سکون کسی سے پوچہنے کی بہ نسبت آپ کے لئے میرا حال دیکہہ لینا ہی کافی ہے

الا بقیۃ ماء وجہ صنتہا ۔۔۔ عن ان تباع و این این المشتری

مگر مین نے اپنے چہرہ کی آب کا بقیہ کچہہ کچہہ فروخت سے بچا کر کہا ہے اور یون بہی تو لینے والا کہان ہے -

ابن حیوس نے جب یہ دو نو بیتین دیکہین تو کہا کہ انت نعم المشتری (تو بہت ہی اچہا خریدار ہے) کہتا تو نہایت بہتر ہوتا - یہان اوس کے اشعار لکہنے کی حاجت نہین ہے - اوس کا دیوان خوب مشہور ہے اگر اوسکے اور اشعار بالکل بہی نہ ہوتے اور صرف ایک قصیدہ بائیہ ہوتا جس کا اول یہہ ہے -

خذا من صبا نجد اما نا لقلبہ ۔۔۔ فقد کاد ریاہا یطیر بلبہ

نجد کی ٹہنڈی شمالی ہوا سے تم دونو اس کے دل کی چین حاصل کرو کیونکہ اوسکی خوشبوین اوس کے ہوش اڑائے لئے جاتی ہین (۲)

تو اوس کی شہرت کے لئے کافی تہا - اوس کے اکثر قصاید اچہے ہین - اس قصیدہ کا تتمہ یہ ہے -

وایاکما ذاک النسیم فانہ ۔۔۔ متی ہبت کان الوجد ایسر خطبہ

اس نسیم سے بچتے رہنا - کیونکہ جب وہ چلتی ہے تو ادنی مصیبت جو اوس سے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ عشق مین پہنسا دیتی ہے

خلیلیّ لو احببتما لعلمتما — محلّ الهوی من مغرم القلب صبّه

اے دوستو۔ اگر تم بھی کسی سے محبت کرتے تو معلوم ہو جاتا۔ کہ جس کا دل محبت مین چور رہو اوس پر عشق کا کیا اثر ہوتا ہے

تذکّر والذکری تشوّق وذو الهوی — یتوق ومن یعلق به الحبّ یصبه

وہ اپنے محبوب کو یاد کرتا ہے۔ یاد سے شوق بڑھتا ہے اور عاشق کو آرزوئین ہوا کرتی ہین محبت جس شخص کو لگتی ہے اوسے دیوانہ بنا دیتی ہے۔

غرام علی یأس الهوی ورجائه — وشوق علی بعد المزار وقربه

عذاب اور اس کے ساتھ عشق و محبت کی امید و یاس۔ شوق اور اوس ساتھ ملاقات کا وقت قریب ہو یا بعید۔

وفی الرکب مطویّ الضلوع علی جوی — متی یدعه داعی الغرام یلبّه

قافلہ مین ایک شخص ہے جسکے سینہ مین آتش سوزان لپٹی ہوئی ہے۔ جب اوسے عشق کا داعی پکارتا ہے تو وہ کہتا ہے یہ حاضر ہے

(تیرا شہید ناز)

اذا خطرت من جانب الرمل نفحة — تضمّن منها داؤه دون صحبه

جب ریگستان کی طرف سے (جہان محبوبہ رہتی ہے) کوئی (باد نسیم کا) جھونکا آتا ہے تو اوسمین عاشق کے لیے درد و رنج تو شامل ہوتا ہے مگر اوسکی (دوا) اوسمین نہین ہوتی

ومحتجب بین الاسنّة معرض — وفی القلب من اعراضه مثل حجبه

اور (قافلہ مین) ایک ایسا شخص بھی ہے جسے (حفاظت کے لیے) سنان چھپائے اور وہ (شرم سے) منہ پھیرے چلا جاتا ہے۔ مگر (عاشق کے) دل مین اوسکی روگردانی سے ایسا (درد) ہو کہ جیسے اوس کے چھپانے والے بہالا کر سکتے ہین

أغار اذا آنست فی الحیّ انّة — حذارا وخوفا ان تکون لحبّه

مجھے رشک آتا ہے جب کبھی مین قبیلہ مین رونے کی آواز سنتا ہون۔ اس اندیشہ اور خوف سے کہ کہین اوس کی محبت مین تو کوئی نہین روتا۔

یہ بڑا لمبا قصیدہ ہے۔ مگر ہم اسی پر قصر کرتے ہین۔

یہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

سلوا سیف الحاظه الممتشق — أعند القلوب دم للحدق

اوس کے مژگان کی کھینچی ہوئی تلوار سے پوچھو۔ کہ (عاشقون کے) دلون مین آنکھون (سے آنسو بہانے) کے لیے خون باقی ہے یا نہین

أما من مُعينٍ ولا عاذرٍ　　إذا عنّفَ الشوقُ يوماً رفق

ہائے - نہ تو کوئی معین مددگار ہے اور نہ عذر کرنیوالا - کہ جس روز اوسے شوق ستائے تو اوس سے نرمی کرے

تجلّى لنا صارمُ المقلتين　　مُضنَّى المؤشَّحِ والمنتطق

وہ ہمارے سامنے اسطرح جلوہ افروز ہوا کہ نگاہ کی تیز (تلوار) کھینچے (جسم کا نازک دگلے مین) حمایل ڈالے اور نطاق باندھے تھا

من الترکِ ما سهمُه إذ رمى　　بأفتكَ من طرفِه إذ رمق

وہ ترکی (حسینون سے) ہے مگر اوسکا تیر جب وہ پھینکتا ہے تو اس قدر قاتل نہین جس قدر کہ اوسکی آنکھہ نرم نگاہ سے خون ریزی کرتی ہے

وليلةَ وافيتُه زائراً　　سميرَ السُّها وضجيعَ القلق

کسی کسی رات مین اوسکے پاس ملاقات کو گیا ہون اوس حالت مین کہ رات بھر بے خوابی سے باتین کرتا رہا - اور رنج والم سے ہم بستر رہا

دعتني المخافةُ من فتكِه　　إليه وكم مُقدِمٍ من فَرَق

مجھے اوسکی خون ریزی کے خوف نے پناہ کے لیے اوس کے پاس بھگایا - حالانکہ بہت پیش قدم (بڑے خوف کے مقام پر) ڈر جایا کرتے ہین -

وقد راضتِ الكأسُ أخلاقَه　　ووقّرَ بالسُّكرِ منه النزق

پیالہ شراب نے اوس کی (درشتی) اخلاق کو دبا دیا - اور نشہ نے اوس کے غصہ کے جوش کو فرو کر دیا ہے

وحقَّ العناقُ فقبّلتُه　　شهيَّ المقبَّلِ والمعتنق

بغل گیری کا حق پیدا ہو گیا تو مین نے اوسکا ایسے شوق سے بوسہ لیا کہ جیسے بوسہ لینے والے اور بغل گیر لیا کرتے ہین

وبتُّ أخالجُ فكري به　　أزُوراً طرا أم خيالٌ طرق

رات بھر مین نے اپنی فکر کو اوسمین لگائی رکھا کہ جس سے مین ملا کرتا ہون وہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہے یا کوئی خیال ہے جو رات کے وقت دکھائی دیتا ہے

أفكّرُ في الهجرِ كيف انقضى　　وأعجبُ للوصلِ كيف اتّفق

ہجر کو دیکھتا ہون (تو کہتا ہون) کہ اسقدر لنبا زمانہ کیسے گذر گیا وصل کو یاد کرتا ہون تو اوس پر تعجب آتا ہے کہ اوس کا کیونکر اتفاق ہو گیا

(جو بالکل غیر ممکن تھا)

وللحبِّ ما عزَّ منّي وهان　　وللحسنِ ما جلَّ منه ودق

میری ہر چیز عزیز و ذلیل ہے سب عشق و محبت کے لیے ہے - اور اوسکی ہر چیز جلیل و دقیق بڑی چھوٹی ہے - سب حسن کے لیے ہے

(اوس سے حسن ٹپکتا ہے) .

مجھے اوس کی دو بیتون پر جو اوس کے ایک قصیدہ مین اور نہایت عمدہ ہین تعجب آتا ہے۔

وبالجزع حيٌّ كلما عنَّ ذكرُهم   أماتَ الهوى مني فؤادًا وأحياهُ

ایک حی کے لوگ ایک وادی کے موڑ پر رہتے ہین جب اونکا ذکر آتا ہے تو عشق میرے دل کو قتل کرتا اور اوسے زندگی بخشتا ہے

تمنيتُهم بالرقمتين (۲) ودارُهم   بوادي الغضا يا بُعدَ ما أتمنّاهُ

جب مین رقمتین (۳) مین تھا تو مجھے اون کی تمنا پیدا ہوئی تھی۔ مگر اونکا مکان وادی غضا (۴) مین ہے۔ ہائے جس چیز کی مجھے آرزو ہے کسقدر دور ہے

یہ بھی اوسی کے شعر ہین جن مین وہ اپنے رشتہ دارون اور دوستون پر غصہ کرتا ہے۔

يا من بمجتمع الشطّين إن عصفت   بكم رياحي فقد قدّمتُ أعذاري

اے وہ لوگو جو دو دریاؤن کے سنگم پر رہتے ہو جو میری ہائے ہائے کی ہوائین تمہین اوڑا لیگئین تو اوسکا عذر مین نے پہلے ہی کر دیا تھا۔

لا تنكرنّ رحيلي عن ديارِكمُ   ليس الكريمُ على ضيمٍ بصبّارِ

مین جو تمہارے دیار سے چلا گیا اس سے ناخوش نہ ہو۔ کیونکہ کوئی کریم ظلم و ستم پر صبر نہین کیا کرتا۔

یہ بھی اسی کے شعر ہین۔

أتظنّني لا أستطيعُ   أُحيلُ عنك الدهرَ ودّي

کیا میری نسبت تجھے گمان ہے۔ کہ کبھی نہ کبھی مین اپنی محبت تجھ سے نہین اوٹھا سکتا۔

مَن ظنّ أن لا بُدّ منهُ   فإنّ منه ألفَ بُدِّ

یاد رکھے وہ شخص جو گمان کرتا ہے کہ بجز اس کے مجھے کوئی چارہ نہین۔ میرے پاس اس کے (۱۱) ہزار اور تدبیرین ہین

دمشق مین وہ ۵۴۹ھ (۱۱۵۴ء) مین پیدا ہوا۔ اور وہین ۱۱ رمضان ۶۳۰ھ (۱۲۳۳ء) کو وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالے۔ بعض نے اوسکی وفات ۲۰ رمضان کو بتائی ہے۔ مگر اول قول صحیح ہے۔

---

(۱) دیکھو تذکرہ ۱۰ نوٹ ۷ و تذکرہ ۴۱ نوٹ ۵۔

(۲) یعنی مین نے اپنی عزت بچا کر رکھی ہے۔ مجھے اس بات سے غیرت آتی ہے۔ کہ ایسے لوگون کی تعریف کرون۔ اور روپیہ کماؤن جو اوس تعریف کے قابل نہین ہین۔ دیکھو تذکرہ ۴۹ نوٹ ۱۵۔

(۳) نجد کی بلند زمین عرب مین اپنی خوشبوؤن اور پھولون کے سبب سے مشہور رہی ہے۔ بعینہ اسی طرح جیسے خطہ کشمیر ہندوستان مین اپنی سرد اور تفریح بخش آب و ہوا کی وجہ سے مشہور رہا ہے۔

(۴) لفظی ترجمہ دو ٹیلے۔ دیکھو تذکرہ ۲۵ نوٹ ۱۔

(۵) مصحب جمع صاحب کی ہے یعنی اوس کے ساتھی اوس کے ساتھ نہین ہوتے۔ داڑھ درد و رنج کا ساتھی ہو رہا ہے
(۶) دیکھو تذکرہ ۵۰ کا اول شعر اور نوٹ ۳۔
(۷) رقمتین مدینہ کے پاس ایک وادی ہے۔ شعراے جاہلیت اس کا بہت ذکر کیا کرتے ہین۔ عرب مین اور بھی کئی جگہون کا بھی نام ہے۔
(۸) وادی غضا یا کا ذکر سیوطی زمخشری اور یاقوت کی کتابون مین کہین نہین ملتا۔ معلوم نہین کہ یہ مقام کہان ہے
(۹) بعد ما کے محاورہ کے معنی زوزنی نے اپنی شرح مین دیئے ہین۔ معلقہ امرؤالقیس کا شعر ۴۰ دیکھنا چاہئے
(۱۰) یعنی اگر مین نے تم سے کوئی سخت برتاؤ کیا۔
(۱۱) اس شعر کا مفہوم ٹھیک ٹھیک مین متعین نہین کر سکا۔

۶۰ — ابوالفضل احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم المیدانی نیشاپوری

بہت ہی بڑا ادیب فاضل لغت کا ماہر تھا۔ ابوالحسن الواحدی صاحب التفسیر کی صحبت مین رہا کرتا تھا۔ پھر اورون سے بھی پڑہا۔ عربی زبان مین خصوصاً لغت اور تاریخ امثال عرب مین بہت ہی بڑا کمال حاصل کیا۔ ان فنون مین اوس کی کئی مفید تصانیف ہین۔ جس مین کتاب[1] الامثال بھی ہے جو اوس کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کا مثل اس فن مین دیکھنے مین نہین آیا۔ اوس کی کتاب السامی[2] فی الاسامی بھی اپنے باب مین بہت عمدہ ہے۔ اوس نے حدیث بھی سنی اور دوسرون سے روایت بھی کیا کرتا تھا۔

یہ شعر وہ بہت پڑھا کرتا تھا۔ میرے نزدیک اوسی کے ہونگے۔

تَنَفَّسَ صُبْحُ الشَّيْبِ فِي لَيْلِ عَارِضِي ۔۔۔ فَقُلْتُ عَسَاهُ يَكْتَفِي بِعِذَارِي

میرے رخسارون کی رات پر بڑہاپے کی صبح نکلی تو مین نے کہا شاید یہ داڑھی سفید کرنے پر کفایت کرے گی۔

فَلَمَّا فَشَا عَاتَبْتُهُ فَأَجَابَنِي ۔۔۔ أَيَا هَلْ تَرَى صُبْحًا بِغَيْرِ نَهَارِ

مگر جب وہ اور بھی پہیلی تو اوس پر مجھے غصہ آیا۔ کہنے لگی کہ کوئی صبح ایسی بھی ہوتی ہے جس کے بعد دن نہ نکلتا ہو۔
بروز چہارشنبہ ۲۵ رمضان ۵۱۸ھ (۱۱۲۴ع) کو نیشاپور مین وفات پائی۔ اور میدان زیاد کے دروازہ پر مدفون ہوا۔

میدانی بفتح میم وسکون یاے تحتانیہ ودال والف و نون میدان زیاد بن عبدالرحمن کی طرف منسوب ہے جو نیشاپور کا ایک محلہ ہے۔

اوسکا بیٹا ابوسعد سعید بن احمد بھی بڑا فاضل اور دیندار تہا۔ کتاب الاسمی[2] فی الاسماء اوس کی تصنیف ہے۔ سنہ ۵۳۹ھ (۱۱۴۴ع) مین اوس نے انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۱) کتاب الامثال کا ترجمہ لاطینی زبان مین بہی ہوا ہے۔

(۲) یعنی ایسی کتاب جس سے اسماء معرفہ کے معنی معلوم ہوتے ہین۔

(۳) اس کتاب مین بھی اسماے معرفہ کے مفہوم تبلاے گئے ہین۔

۶۱ ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف ابن خازن کاتب[1] شاعر

کے آبا و اجداد دینور کے رہنے والے تہے۔ مگر یہ خود بغداد مین پیدا ہوا اور وہین وفات پائی تھی۔ بہت بڑا فاضل اور خطاطی مین یکتاے روزگار تہا۔ ابو الفتح نصر اللہ مشہور کاتب کا باپ تہا۔ مقامات حریری کے اوس[2] نے کتنے ہی نسخے لکہے ہین جو آج تک لوگون کے پاس موجود ہین اوسکے بیٹے نے اوس کے اشعار جمع کئے اور دیوان بنایا ہے۔ اشعار نہایت عمدہ ہین الفاظ بھی اوس کے اچھے ہین اور معانی بھی۔ یہہ اوس کے شعر ہین۔ جن مین بہت ہی اچھا مضمون باندہا ہے۔

مَنْ یَسْتَقِمْ یُحْرَمُ مُنَاہُ وَمَنْ یَزُغْ　　یَخْتَصَّ بِالْاِسْعَافِ وَالتَّمْکِیْنِ

جو شخص سیدہا سادہا ہوتا ہے وہ اپنی آرزوؤن سے محروم رہتا ہے۔ اور جو تیڑہا چلتا ہے اور چالاکی کرتا ہے وہ اپنی حاجت پوری کر لیتا ہے اور قدرت پا جاتا ہے

اُنْظُرْ اِلَی الْاَلِفِ اسْتِقَامَ فَفَاتَہُ　　عُجْمٌ وَفَازَ بِاِعْوِجَاجِ النُّوْنِ

دیکہو الف (ا) کو سیدہا ہے پس نقطہ سے محروم ہے مگر نون نے خمیدگی کے باعث اوسے حاصل کر لیا ہے

یہہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

مَنْ لِیْ بِاَسْمَرَ حَجَبُوْہُ بِمِثْلِہٖ　　فِیْ لَوْنِہٖ وَالْقَدِّ وَالْعَسَلَانِ

کون شخص ہے جو مجہے اس اسمر[3] (گندمی رنگ) سے ملا دے جسے اوس کے لوگون نے اوس کے سے رنگ قد اور لچک والی (یعنی نیزون) سے گہیر رکہا ہے

من رامه فلیدرع صبرا علی طرف السنان وطرفه الوسنان

جو شخص اوسے چاہے چاہیے کہ اوسکے نگہبانون کے نیزون کی نوکون اور اوسکی نگاہ خواب آلود دونون کے مقابلہ کے لئے صبر کی زرہ پہنے

راح الصبا تثنیه لا ریح الصبا سکران لی من حبه سکران

جوانی کی شراب اوسے دوہرا کرتی ہے نہ صبا کا جھونکا۔ وہ تو نوجوانی کے نشہ مین ہے اور مجھہ پر اوسکی محبت کا دوہرا نشہ چڑہا ہی

طرفی کطرف جامح مرح متی ارسلت فضل عنانه عنانی

میری آنکھین ایسی ہین جیسے کوئی نجیب سرکش چالاک گھوڑا ہو۔ جبھی مین اونکی باگ ڈھیلی چھوڑتا ہون تو وہ مجھے رنج مین ڈالدیتی ہین
پھر بھی اوسی سے کہے ہین۔

ایا عالم الاسرار انک عالم بضعف اصطباری عن مداراة خلقه

اے واقف اسرار (نہانی) اوسکی ناز و نخرون کی عادت کے مقابلہ مین میرے صبر و شکیبائی کی کمزوری کو تو خوب جانتا ہے

ففتر غرامی فیه تفتیر لحظه وحسن عزائی فیه تحسین خلقه

میری محبت کے جوش مین جو اوسکے ساتھہ ہے فتور ڈالدے جیسا کہ اوس کی نگاہ مین ہے اور اوسکے چھوٹنے سے مجھے تسلی مین
وہی پختگی اور خوبی دیدے جو اوسکے جسم مین دی ہے۔

فحمل الرواسی دون ما انا حامل بقلبی المعنی من تکالیف عشقه

مضبوط پہاڑون کا بوجھہ اوس سے کم ہے جو اوسکا تکالیف عشق سے مین اپنے آفت زدہ دل مین اوٹھائے ہوئے ہون۔

حکیم ابو القاسم اہوازی کو جس نے اوسکی فصد کھولی اور کچھہ تکلیف دی تھی یہ شعر لکھہ بھیجے تھے۔

یرحم الاله معاشر الذین سلیمهم من ساعدیک مبضع بالمبضع

خدا زمین کے پڑے ہوؤن پر رحم کرے۔ جن مین کے بیمارون کا تو اپنے ہاتھون سے علاج کرتا ہی تو اونہین نشتر سے قیمہ ہی بنادیتا ہی

فعصائب تاتیهم بعصائب نشرت فتطوی اذرعا فی الاذرع

پھر تو (مریضون کی) عصائب (گروہون) کے پاس عصائب (پٹیان) لیکر آتا اور پھیلاکر ہاتھہ پر ہاتھہ باندہتا چلا جاتا ہی

افصدتهم بالله ام اقصدتهم وخزا باطراف الرماح الشرع

واللہ تو نے اونکی فصد کھولی ہے یا نہایت سیدہے نشانہ پر لگنے والے نیزون کی نوکون سے اونہین چھیدا ہے

دشت المباضع ام کنانة اسهم ام ذو الفقار مع البطین الانزع

یہ نشتر دانکی کسبت ہے۔ یا تیرون کا ترکش۔ یا ذو الفقار (تلوار) ہے بڑے پیٹو چندلے کی۔

غرر بنفسي ان لقيتك بعدها　　يا عنتر العبسي غير مدرع

مجھے موت ہی آ جائے اے عنترۂ عبسی اگر اس کے بعد بغیر زرہ پہنے مین تیرے سامنے آؤن (۶)

انہی حکیم نے ایک مرتبہ اس کی ضیافت کی - اور بڑی خاطر داری کی تھی - اوسکے مکان مین باغ اور حمام بھی تھا - وہان بھی اوسے لے گیا تھا - اوس پر ابو الفضل نے یہ اشعار کہے -

وافيت منزله فلم ار حاجبا　　الا تلقاني بسن ضاحك

مین اوس کے مکان پر گیا تو دیکھا کہ کوئی دربان ایسا نہین جو ہنستے دانت دکھاتا ہوا مجھ سے نہ ملا ہو -

والبشر في وجه الغلام امارة　　لمقدمات ضياء وجه المالك

غلام کے منہ پر خوشی امن ایات کی نشانی ہے کہ مالک مکان کا منہ بھی اس کے بعد بشاش ہی ملیگا (۷)

ودخلت جنته وزرت جحيمه　　فشكرت رضوانا ورافة مالك

مین اوس کے باغ مین گیا اور اوس کے حمام مین بھی پہونچا اور مالک (مکان کی) مہربانی و عنایت کا شکریہ (۸) ادا کیا

پھر مین نے ان بیتون کو دیکھا - کہ وہ تو حکیم ابو القاسم ہبۃ اللہ بن الحسین علی الاہوازی طبیب اصفہانی کی ہین - عماد کاتب نے اپنی کتاب خریدہ مین اوس کی بیان کی ہین - اور کہا ہے کہ اس نے سنہ ۵۵۰ھ (۱۱۵۵ع) سے کچھ بعد وفات پائی ہے - اور پھر انہین بیتون کو ابو الفضل بن الخازن کے ذکر مین اوس کی بتائی ہین - خدا جانے کس کی ہین -

یہ بھی اوسی کے شعر ہین -

واهيف يمميه الى العرب لفظه　　وناظره الفتان يعزى الى الهند

(سرو قد معشوق) ایک پتلی کمر والا ہے جس کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عرب ہے مگر اوسکی فتنہ انگیز نگاہ کہتی ہے کہ ہند کا (۹) ہے

تجرعت كاس الصبر من رقبائه　　لساعة وصل منه احلى من الشهد

مین نے صبر کے پیالہ کا گھونٹ پیا جس سے اوس کے رقیبون کا ہون ہی جبکہ مجھے ایک ساعت کا وصل میسر آگیا جو شہد سے بھی شیرین تر تھا

وارضيت اعمامه واخواله　　سوى واحد منهم غيور على الخد

مین نے اوس کے اعمام اور خالون (ماموؤن) کو راضی کر لیا بجز ایک غیرت دار (خال) کے جو اوس کے رخسار پر ہے

كأن عذاره مسك اذ دعت جلناره　　رأيت بها غرس البنفسج في الورد

جو ایک مشک (سیاہ) کا نقطہ اور انار کے پھول مین لگا ہوا ہے - میری نظر مین تو بنفشہ کا پھول ہے جو گلاب کے پھولون مین اوگا ہے

یہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

وَانی خیالک فاستعارت مُقلتی　　مِنْ اَعْیُنِ الرُّقَباءِ غَمْضَ مُرَوَّعِ (۱)

یہ خیال میرے پاس آیا۔ تو میری آنکھہ نے رقیبون کی آنکھون سے (بچاکر جو میری نگرانی کررہے تہے) ڈرتے ڈرتے نیند کی ایک جہپک لی۔

فَاسْتَکْمَلَتْ شَفَتَایَ لَثْمَ مُسَلِّمٍ　　مِنْهُ وَلَا کَفَّایَ ضَمَّ مُوَدِّعِ

ابھی میرے لبون نے کامل طور پر بوسہ لیئے ہی نہ تہے کہ سلام کرکے الگ ہوجاتے اور نہ میرے ہاتھون نے اوسکو لپٹا لیا تہا کہ رخصت کرتے

وَاَظُنُّهُمْ فَطِنُوا فَکُلٌّ قَائِلٌ　　لَوْ لَمْ یَزُرْهُ خَیَالُهَا لَمْ یَهْجَعِ

کہ اسی مین مجہے گمان ہوا وہ جان گئے کیونکہ ہرایک کہ رہا تہا۔ اگر اوس کی تصویر خیالی اوسکے پاس نہ گئی ہوتی تو وہ سوتا نہین (۱)

فَانْصَاعَ یُبْرِقُ نَفْسَهُ فَکَاَنَّمَا　　طَلَعَ الصَّبَاحُ بِهَا وَاِنْ لَمْ یَطْلَعِ

اس سے وہ تصویر اپنی جان چہپاکر اولٹے پاؤن پلٹ گئی (تب مجہے ہوش آیا دیکہا) تو اوس کے آنے کے وقت گویا صبح ہوگئی تہی حالانکہ صبح ہوئی نہ تہی۔ (۲)

اوس کے اکثر اشعار کے مضامین اچہوتے ہین۔ وفات اوس کی ۵۱۴ھ (۱۱۲۰ع) مین ہوئی ہے اوسوقت اوس کی عمر سینتالیس سال کی تہی۔ حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب المنتظم مین کہا ہے کہ وہ ۵۱۲ھ مین مرا ہے واللہ اعلم رحمہ اللہ تعالے

اوس کا بیٹا ابو الفتح نصر اللہ ۵۶۰ھ (۱۱۶۴ع) مین زندہ تہا۔ مگر مجہے اوس کی تاریخ وفات نہین معلوم

(۱) دیکھو تذکرہ ۱۰ نوٹ ۷۔

(۲) انگریزی مترجم نے اس عبارت کا ترجمہ اس طرح پر کیا ہے۔

(۵) ابو الفتح مشہور کاتب کا باپ تہا جس نے کئی مرتبہ مقامات حریری کو لکہا جسکی نقلین ابتک مخلوق کے پاس موجود ہین۔ اور جس نے اپنے باپ کے اشعار کو جمع کرکے ایک دیوان بنایا ہے۔

(۳) قدمائے عرب کے نیزہ ایک قسم کی زردی مائل رنگ کی لکڑی سے بنتے تہے جس مین کچھ دور دور گانٹھین ہوا کرتی تہین۔ میری رائے مین غالبًا یہ لکڑی بانس کی ہوگی شعرا نے اپنے استعارات مین ذرد یا بھورے رنگ کا نام اسمر رکھدیا ہے۔

(۴) اس شعر کے معنی اسطرح بھی ہوسکتے ہین۔
پھر تو دشمنون کے گروہون پر اپنی فوج کے گروہون کو لیکر آیا اور پھیلاکر دشمن دست بدست ہوکر محاصرہ اور حملہ کرتا ہے۔

(۵) حضرت علی کا حلیہ مبارک تاریخ ابوالفدا مین دیکھنا چاہیئے تھا - اون کا پیٹ بہت بڑا اور سر چندلہ بتاتے ہین جو غالبًا سوء ہاضمہ اور سر کی کمزوری کے سبب سے ہوا ہوگا - یہ ذوالفقار تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دی تھی -

(۶) معلوم ہوتا ہے کہ اس حکیم نے فصد لیتے وقت خون ضرورت سے زیادہ نکالدیا ہوگا - جو اوسے عنترہ عبسی سے مشابہت دی ہے جس نے لڑائیون مین بہت خون ریزی کی تھی - عبس ایک قبیلہ کا نام ہے - اور عبس اوس شخص کو بھی کہتے ہین جو بدمزاج ترش رو ہو - اس شعر مین عنتر عوام الناس کی بولی مین بولا گیا ہے - اصل نام عنترہ ہے

(۷) ضیاء کے معنے نور کے ہین - مین نے اوس کے معنی بشاشت کے لیئے ہین -

(۸) اس شعر کے معنی اسطرح بھی ہوسکتے ہین -

مین اس کی جنت مین گیا - اور اوس کے جحیم دوزخ کو بھی دیکھا - اور رضوان دربان جنت کا اور مالک داروغہ دوزخ کا شکریہ ادا کیا -

(۹) یعنی اوس کی نگاہ ہندی تلوار کی طرح ہے - جو اپنی خوبی مین اوس زمانہ مین بہت مشہور تھی - عرب اور فارس کے سپاہی ہندی تلوارون کو بہت پسند کرتے تھے - شعرا بھی ہندی تلوارون کا اپنے اشعار مین اکثر ذکر کیا کرتے ہین مگر یہ نہین معلوم کہ یہ تلوارین ہندوستان مین کہان بنتی تہین - سیر ترجمہ سیاحت ٹیورنیر فرانسیسی تاجر مین ہے کہ دکن کا ... بہت مشہور تھا - اور اندور کی تلوار بہت اچھی ہوتی تھی اوسے دیکھنا چاہیئے -

(۱۰) دیکھو تذکرہ ۲۵ - نوٹ ۳ - وہان بتا دیا گیا ہے کہ عاشق معشوق دونو ایک دوسرے سے خواب مین مل لیا کرتے ہین اور اسی واسطے رقیب جہان تک ہوسکتا ہے عشاق کو سونے نہین دیتے -

(۱۱) کوئی عاشق صادق سو نہین سکتا ہے - جب تک کہ اوسے اپنے معشوق سے خواب مین ملاقات کرنا منظور نہو -

(۱۲) اشعار بالا کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے - کہ جسے ابن خلکان اچھا بتاتا ہے اون کے پسند کرنیوالون کا مذاق کیسا ہوگا - ابن خلکان کے مذاق سے ہر شخص اوس کے متاخرین کے مذاق کا اندازہ کرسکتا ہے -

۶۲ - ابو بکر احمد بن محمد بن الحسین آرجانی ملقب ناصح الدین

تستر اور عسکر مکرم کا قاضی تھا - اوس کے اشعار پر لطف اور نہایت خوب ہوتے تھے - عماد کاتب اصفہانی نے کتاب خریدہ مین اوسکا ذکر کیا اور کہا ہے - کہ آرجانی عنفوان شباب مین اصفہان کے مدرسہ نظامیہ مین پڑہتا تھا - نظام الملک کے اخیر عہد ۴۸۵ھ (۱۰۹۲ء) کے کچھ بعد سے

شعر کہنا شروع کئے تھے۔ اور اپنے اخیر عہد ۵۸۵ھ (۱۱۸۹ع) تک جس مین کہ وہ مرا ہے کہتا رہا تھا۔ یہ ہمیشہ عسکرِ مُکرم مین سے جسے مُسجّل مُکرم بھی کہتے ہین قاضی کا نائب رہا ہے۔ اس کے اشعار بہت تھے۔ اون کے مجموعہ مین جو اب موجود ہے اوس کے شعرون کا دسوان حصہ بھی نہین ہے۔ ۵۴۹ھ (۱۱۵۴ع) مین جب مین عسکر مکرم کو گیا تھا تو اوس کے بیٹے محمد رئیس الدین سے ملاقات ہوئی تھی۔ اوس نے مجھے اپنے باپ کے اشعار کا بڑا اشتارہ دکھایا تھا۔ اوس کے شجرہ خاندانی کا منبت ارّجان ہے۔ مگر ایک مدت سے یہ لوگ تُستر اور عسکر مکرم واقع خوزستان مین رہتے چلے آئے ہین۔ ناصح الدین اگرچہ عجم کی پیدائش ہے۔ مگر اسکی اصل عرب ہے۔ اوس کے اسلاف قدیم انصار[1] سے تھے۔ جن کا پچھلے زمانہ مین کوئی نظیر نہین تھا۔ وہ نسل کا (دد ہیال سے) اَوسی اور ننہیال سے خزرجی۔ نطق و فصاحت مین قُسّی[2] و ایادی[3] قلم اور خوشنویسی مین فارسی بلکہ خطاطی کے میدان کا شہسوار اور برہان و دلیل مین سلمان کی مثل تھا۔ اور اون ابنائے فارس سے تھا جو علم کے لحاظ سے ثریّا[4] تک پہونچ گئے ہین۔ غرض کہ صورت اور سیرت دونون کی خوبیون کا مجموعہ تھا۔ انتہی کلام العماد۔ مین نے اوس کے دیوان مین لکھا دیکھا ہے کہ بلاد خوزستان مین کبھی تو وہ تُستر مین اور کبھی عسکر مکرم مین نائب قاضی رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ قاضی ناصر الدین ابو محمد عبد القاہر بن محمد[5] کا نائب رہا۔ اس کے بعد عماد الدین ابو العلا ارجا کی نیابت کرتا رہا۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہے۔

وَمِنَ النَّوائِبِ اَنَّنِی ۔۔۔ فِی مِثلِ ہٰذا الشُّغلِ نَائِبُ

یہ زمانہ کی گردش ہے کہ مجھے اسطرح کے کام مین نیابت پر کام کرنا پڑا ہے۔

وَمِنَ العَجَائِبِ اَنَّ لِی ۔۔۔ صَبراً عَلٰی ہٰذِی العَجَائِبِ

اور یہ بھی عجیب بات ہے۔ کہ ان عجیب اتفاقات پر مجھے صبر بھی حاصل ہو گیا ہے

یہ فقیہ بھی تھا۔ اور شاعر بھی۔ چنانچہ وہ اس بارہ مین کہتا ہے۔

اَنَا اَشعَرُ الفُقَہَاءِ غَیرَ مُدَافِعٍ ۔۔۔ فِی العَصرِ اَو اَنَا اَفقَہُ الشُّعَرَاءِ

اس مین شک نہین مین اپنے زمانہ کے فقہا مین سب سے بڑا شاعر ہون یا کم از کم شاعرون مین سب سے بڑا فقیہ ہون

شِعرِی اِذَا مَا قُلتُ دَوَّنَہُ الوَرٰی ۔۔۔ بِالطَّبعِ لَا بِتَکَلُّفِ الاِلقَاءِ[6]

جب مین شعر کہتا ہون تو مخلوق اوسے خود اپنی طبیعت سے جمع کر لیتی ہے اس کی ضرورت نہین۔ کہ زبردستی یاد کرایا جائے

کالصوت فی ظُلَلِ الجبالِ اِذا علا ‖ للسمع هاج تجاوبَ الاصداءِ

بعینہ اوسی طرح جیسے پہاڑون کے نیچے آواز کرو جب زور سے کانون مین پہونچی تو صداؤن کی جواب باہم کرتی ہے

یہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

شاوِر سِواکَ اِذا نابتکَ نائبۃٌ ‖ یوماً وان کنتَ من اَهلِ المشوراتِ

جب کسی دن تجھہ پر کوئی مصیبت آئے تو کسی دوسرے سے مشورہ کر۔ اگرچہ تو ایسا ہی عاقل ہو کہ اور تجھہ سے مشورہ لیتے ہون

فالعینُ تنظرُ منها ما دنا ونأی ‖ ولا تری نفسها الا بمرآۃ

کیونکہ آنکھہ اپنی قریب اور بعید کی چیزین دیکھہ لیتی ہے۔ مگر اپنے نفس کے دیکھنے کے لئے اوسی آئینہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے

یہہ بھی اوسی کے شعر ہین۔

ما جبتُ آفاقَ البلادِ مطوّفاً ‖ اِلّا وانتم فی الوری متطلّبی

مین چار دانگ ملکون مین گھومتا پھرتا ہون۔ اوس سے مجھے بجز آپکے اور کسی کی تلاش منظور نہین

سعیی الیکم فی الحقیقۃ والذی ‖ تجدون عنکم فهو سعی الدهر بی

حقیقت مین مین آپ ہی کی طرف آتا ہون۔ اور یہ جو اپنے پاس سے مجھے دور پاتے ہو یہہ زمانہ کی گردش کا اثر ہے

اَنحوکمُ ویردُّ وجهی القهقری ‖ عنکم فسیری مثل سیر الکوکب

مین تو تمہاری طرف منہ کرتا ہون۔ مگر وہ الٹا میرے منہ کو تمہاری طرف سے پھیر دیتا ہے۔ میرا سفر بالکل ستارہ کا سا ہے

فالقصدُ نحو المشرقِ الاقصی لکم ‖ والسیرُ رأیَ العین نحو المغرب

مین تو آپ کے واسطے مشرق اقصی کی طرف قصد کرتا ہون۔ مگر ظاہر آنکھہ کے دیکھنے مغرب کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہون

یہہ بھی اوسی کے شعر ہین جو اوس نے ایک رئیس کو لکھہ کر بھیجے تھے۔ ان مین وہ اس امر کی شکایت کرتا ہے کہ اوس نے ابو بکر کو یاد نہ کیا حالانکہ مدت تک وہ اوس کے پاس نہ گیا تھا۔

نفسی فداؤکَ ایّهذا الصاحبُ ‖ یا من هواهُ علیّ فرضٌ واجبُ

اے صاحب میری جان آپ پر سے قربان۔ اور آپ وہ ہین۔ کہ آپ کی ہوا خواہی مجھہ پر فرض واجب ہے

لِمَ طال تقصیری وما عاتبتنی ‖ فانا الغداۃَ مقصّرٌ ومعاتبُ

کیون مین اتنی مدت نہ آیا۔ اور مجھہ پر آپنے کچھہ آزردگی کا اظہار نہ کیا۔ اس لئے آج مین (آپ کو) تقصیر وار ٹہراتا اور آزردگی کا اظہار کرتا

ومن الدلیلِ علی ملالکَ انّنی ‖ قد غبتُ ایّاماً وما لی طالبُ

اس کی دلیل کہ آپ مجھ سے آزردہ ہیں یہ ہے کہ میں ایک مدت غائب رہا۔ مگر کوئی میری تلاش میں نہ آیا

وَاِذَا رَاَیتَ العَبدَ یَهرُبُ ثُمَّ لَم … یُطلَب فَمَولَی العَبدِ مِنهُ هَارِبُ

جب آپ دیکھیں کہ غلام بھاگ گیا۔ مگر کوئی اوس کی تلاش میں نہ نکلا تو جان لو کہ غلام کا مالک ہی اوس سے بھاگتا ہے

یہ بھی اوسی کا کلام ہے اور عجیب مضمون ہے۔

رَثَی لِی وَقَد سَاوَیتُ فِی نُحُولِهِ … خَیَالِی لِمَا لَم یَکُن لِی رَاحِمُ

میری تصویر خیالی نے جس کا میں لاغری میں مساوی ہو گیا ہوں مجھے اوس وقت یاد کیا جب کہ مجھ پر کوئی رحم کرنے والا نہ تھا

فَدَلَّس بِی حَتّٰی طَرَقتُ مَکَانَهُ … وَاَوهَمتُ اِلفِی اَنَّهُ بِی حَالِمُ

اور آہستگی سے میرے لئے اپنی جگہ چھوڑ دی کہ میں اوس کی جگہ بڑھ گیا۔ اوس وقت میں نے اپنے محبوب کو اس وہم میں ڈال رکھا تھا کہ مجھے (فی الواقع نہیں بلکہ) وہ خواب میں دیکھ رہا ہے۔

وَبِتنَا وَلَم یَشعُر بِنَا النَّاسُ لَیلَةً … اَنَا سَاهِرٌ فِی جَفنِهِ وَهُوَ نَائِمُ

وہاں ہم رات کو رہے لوگوں نے ہمیں جانا بھی نہیں۔ میں اوس کی آنکھوں سے جاگتا۔ اور وہ سو رہا تھا

یہ بھی اوس کے ایک قصیدہ کا عمدہ شعر ہے۔

تَاَمَّل تَحتَ ذَاکَ الصُّدغِ خَالًا … لِتَعلَمَ کَم خَبَایَا فِی الزَّوَایَا

اوس کی کن پٹی کے نیچے کے خال کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ گوشوں میں کتنے خزانے چھپے ہوا کرتے ہیں۔

یہ بھی اوسی کے ہیں۔

شِبتُ اَنَا وَالتَحٰی حَبِیبِی … وَبَانَ عَنِّی وَبِنتُ عَنهُ

میں بوڑھا ہو گیا میرے محبوب کے منہ پر ڈاڑھی نکل آئی۔ وہ مجھ سے الگ ہو گیا میں اوس سے الگ ہو گیا۔

وَابیَضَّ ذَاکَ السَّوَادُ مِنِّی … وَاسوَدَّ ذَاکَ البَیَاضُ عَنهُ

میرے پاس (بالوں میں) جو سیاہی تھی وہ سفید ہو گئی۔ اوس کے پاس (چہرہ پر) جو سفیدی تھی وہ (بال نکل آنے سے) سیاہی ہو گئی

یہ بھی اوسی کے ہیں۔

سَاَلَ الفَضَا عَنهُ وَاَصغٰی لِلصَّدٰی … کَیمَا یُجِیبَ فَقَالَ مِثلَ مَقَالِهِ

عاشق نے فضا سے محبوب کا حال پوچھا۔ اور صدا کے لئے کان لگایا۔ کہ وہ جواب دے اوس نے اوس کا کہا ہوا کہہ دیا

نَادَاهُ اَینَ تَرٰی مَحَطَّ رِحَالِهِ … فَاَجَابَ اَینَ تَرٰی مَحَطَّ رِحَالِهِ

یعنی جب اوس عاشق نے قضا کو پکارا۔ کر تیرے نزدیک دس سے اپنا اسباب کہان اوتارا ہوگا تو اوس نے جواب دیا کہ تیرے نزدیک اپنا اسباب کہان اوتارا ہوگا۔ (۹)

ایضاً

لَو کُنتُ اَجھَلُ مَا عَلِمتُ لَسَرَّنِی ... جَہلِی کَمَا قَد سَاءَنِی مَا اَعلَمُ

اگر مین جاہل ہوتا اور جو چیز مین جانتا ہون نہ جانتا تو میری جہالت سے مجھے اسقدر خوشی ہوتی جسقدر مجھے اپنے جاننے سے رنج ہوا

کَالصَّعوِیَۃِ تَرتَعُ فِی الرِّیَاضِ وَ اِنَّمَا ... حُبِسَ الھَزَارُ لِاَنَّہُ یَتَرَنَّمُ

ممولے کو دیکھو باغ مین چلتا پھرتا ہے۔ مگر بلبل ہزار داستان محبوس ہے کیونکہ وہ گاتی ہے

اسی طرح سے ایک اور شخص کا قول ہے۔

یَقصِدُ اَہلَ الفَضلِ دُونَ الوَرٰی ... مَصَائِبُ الدُّنیَا وَ آفَاتُھَا

دنیا کی مصائب و آفات اور خلق کو چھوڑ کر اہل فضل پر زیادہ آیا کرتے ہین۔

کَالطَّیرِ لَا یُحبَسُ مِن بَینِھَا ... اِلَّا الَّتِی تُطرِبُ اَصوَاتُھَا

پرندون کا سا حال ہے کہ ان مین سے وہی پکڑے اور قید کئے جاتے ہین جنکی آوازین دل کو اچھی لگتی ہین

یہ مضمون ایسا ہے جیسا ابو اسحاق غزی کے ایک لنبے قصیدہ کے ایک شعر مین ہے۔ جس کا ذکر اوپر (تذکرہ ۱۷ مین) آچکا ہے۔

لَا غَرْوَ اَن تُجنٰی عَلَیَّ فَضَائِلِی ... سَبَبُ احتِرَاقِ المَندَلِیِّ دُخَانُہُ

کچھہ تعجب نہین جو میرے فضائل و کمالات مجھہ پر کوئی تہمت لگائین (یعنی مین اپنی ہنر کے سبب سے کسی بلا مین نہ پھنس جاؤن) خوشبودار لکڑیون کا دھوان ہی اون کے جلائے جانیکا سبب ہوتا ہے

ہم اوس کی نظم کے انہین مقاطیع پر اختصار کرتے ہین۔ بڑے بڑے قصائد مین سے خوف اطالت کے باعث یہان نہین لکھتے۔

یہ بھی اوسی کے ہین (۱۰)

اُحِبُّ المَرءَ ظَاہِرُہُ جَمِیلٌ ... لِصَاحِبِہِ وَ بَاطِنُہُ سَلِیمُ

مین اوس شخص کو دوست رکھتا ہون جو ظاہر مین اپنے دوست سے خوش دلی سے پیش آئے اور باطن مین دل کا صاف ہو

مَوَدَّتُہُ تَدُومُ لِکُلِّ ہَولٍ ... وَ ہَل کُلٌّ مَوَدَّتُہُ تَدُومُ

کسی قسم کا خوف ہی کیون نہ ہو مگر اوس کی دوستی پائدار رہو۔ کیا ہر شخص کی دوستی پائدار رہا کرتی ہے
بیت یعنی ان اوپر کی دونو بیتون مین سو آخری بیت معکوس بھی پڑہی جا سکتی ہے اور عزمی مذکور
کے دیوان مین بھی موجود ہے۔ خدا جانے کس کی ہے۔ ناصح الدین کے اشعار کا ایک دیوان بھی
ہے۔ جن کے مضامین بہت ہی پر لطف ہین۔ وہ سنہ ۴۶۰ھ (سنہ ۱۰۶۷ء) مین پیدا ہوا۔ اور ربیع الاول
سنہ ۵۴۴ھ (سنہ ۱۱۴۹ء) مین بمقام تستر یا دوسری روایت کے بموجب عسکر مکرم مین مرا ہے
رحمہ اللہ تعالے۔ ارجان بفتح ہمزہ و تشدید راے مہملہ و جیم و الف و نون بلاد خوزستان کے علاقہ
اہواز مین ایک شہر ہے۔ اکثر لوگ اوسے راے مخففہ کے ساتھ بولتے ہین۔ متنبی نے بھی اوسے اپنے
شعر مین راے مخففہ کے ساتھ باندہا ہے۔

اَرجانَ اَيَّتُها الجِيادُ فَاِنَّهُ ۔ عَزمِي الَّذِي يَذَرُ الوَشِيجَ مُكَسَّرا

ارجان کو۔ اے تیز گھوڑو۔ میرا عزم یہی ہے۔ کہ جس نے نیزون کو ٹوٹا ہوا پیچھے چھوڑ دیا ہے۔
جوہری نے صحاح مین اور حازمی نے اپنی کتاب مین جس کا نام اوس نے ما اتفق لفظہ و افترق مسماہ رکھا
ہے بتشدید را لکھا ہے۔ تستر بضم تاے فوقانیہ و سکون سین مہملہ و فتح تاے فوقانیہ و راے مہملہ خوزستان مین
ایک مشہور شہر ہے۔ جسے عام لوگ ششتر کہا کرتے ہین۔ عسکر مکرم (لشکرگاہ مکرم) مین مکرم کی نسبت
اختلاف ہے۔ اکثر تو کہتے ہین۔ کہ مکرم باہلی ہے مطرف بن سیدان بن عقیلہ بن ذکوان بن حیان
بن الحزرق بن غیلان بن عامرہ بن معن بن مالک بن اعصر بن سعد بن قیس بن غیلان بن مضر بن
نزار بن معد بن عدنان کا۔ مین نے یہ نسب ابن الکلبی کے جمہرہ سے لیا ہے۔ اگرچہ سیدان اوس
کے نسب مین پایا نہین جاتا ہے (۱)۔ مگر مکرم مذکور مکرم الباہلی الحاذی منسوب بہ حاذہ مشہور ہے۔ واللہ اعلم
یہ بھی کہتے ہین کہ وہ بنی جعونۃ العامری کا مکرم ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ حجاج بن یوسف الثقفی کا
مولی ہے جسے اوس نے خرزاذ (۲) بن پارس کی لڑائی کے لیے یہان بھیجا تھا۔ اسی سے اوسکا یہ نام
ہو گیا ہے۔ خوزستان بضم خاے معجمہ و واو و زاے معجمہ و سین مہملہ ایک وسیع اقلیم کا نام ہے جو بصرہ اور
فارس کے درمیان واقع ہے۔

(۱) انصار جمع ہے ناصر بمعنی مددگار کی۔ یہ لقب اون لوگون کا ہے۔ جنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
مکہ سے ہجرت کرنیکے بعد اعانت کی تھی۔ یہ لوگ بنی قحطان مین کے دو قبیلہ اوس اور خزرج کے تھے۔

(۲) انگریزی مترجم نے یہان بجاے قیس کے قُس پڑہا ہے ۔ قُس علاقہ نجران ملک یمن کا ایک نصرانی پادری تہا ۔ اشاعت اسلام سے کچہہ تہوڑی ہی مدت قبل ہوا تہا ۔ اور فصاحت مین مشہور تہا ۔ اس کا حال علامہ مسعودی نے مروج الذہب مین بیان کیا ہے ۔ افسوس ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ جو مین نے کیا ہے وہ ابہی تک طبع نہین ہوا ہے

(۳) ایاد بنی اسماعیل مین عدنان کی تیسری پشت مین تہا ۔ جس کی خوش بیانی ضرب المثل ہو گئی تھی ۔ اس کی نسل مین اوس کی دانائی چلی آتی تھی ۔ جن مین سے قُس کو بہی ایک حصہ ملا تہا ۔

(۴) لفظی ترجمہ ۔ اوس علم کو پہونچ گئے جو ثریا (تارون مین) لٹکتا تہا ۔

(۵) اِلقا کے معنی یہان بہی خوب چسپان ہوتے ہین جو مین نے لیئے ہین ۔ اس سے پیشتر تذکرہ ۴ ۴ نوٹ ۱ مین اِلقاء الاترس کے معنی لکھہ دیے گئے ہین ۔

(۶) یہان شاعر سیارونکی اوس حرکت کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ جو وہ اپنی رفتار مین پیچھے کو ہٹتے جاتے ہین

(۷) اس شعر کے معنی سمجھنے کے لیے ضرور ہے ۔ کہ خوابون کی نسبت جو شعراے عرب کا وہمی اعتقاد تہا اور جس کا ذکر اوپر ہم تذکرہ ۲ ۵ نوٹ ۳ مین کر آئے ہین خیال مین رکہنا چاہیئے ۔ اون کا اعتقاد تہا ۔ کہ عاشق اپنی معشوقہ کی صورت خواب مین دیکہا کرتا ہے ۔ کیونکہ اوس کے پاس درحقیقت ایک ہمزاد آتا ہے جسے معشوقہ خود اپنی مرضی سے اوس کے پاس بہیجتی ہے ۔ اسی واسطے یہان شاعر کہتا ہے کہ چونکہ مین بہت لاغر ہو گیا تہا ۔ مین اپنی تصویر خیالی کی جگہہ کہڑا ہوا ۔ اور اوس نے مجہے اپنی جگہہ چہوڑکر براہ عنایت کہڑا ہونے کی اجازت دیدی

(۸) دیکہو تذکرہ ۴۱ نوٹ ۹ ۔

(۹) یعنی معشوق کہان اوترا ہے ۔ صدا کے جواب سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ خود ہی عاشق کی طرح اس امر کے دریافت کرنے کی مشتاق ہے ۔ کہ معشوق کہان فروکش ہوا ہے ۔ اور جب خود ہی نہین معلوم وہ عاشق کو کیا بتا سکتی ہے ۔

(۱۰) یہ شعر علانیہ طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بعد مین درج کیے گئے ہین ۔ اور اسی وجہ سے بے موقع ہین اس قسم کی اور بہی بہت سی مثالین اپنے اپنے موقع پر ہم آیندہ بہی بتائینگے ۔

(۱۱) قُتیبہ بن مسلم کے تذکرہ ۵۱ مین مصنف نے خود سبب بیان کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس نسب مین اوہم معن اور معان کے درمیان سے باہلہ کا نام نکال ڈالا گیا ہے ۔

(۱۲) یہی حال ابوالفدا نے بہی اپنے جغرافیہ مین لکہا ہے ۔ کہ ارم جس کے مقابلہ کے لیئے بہیجا گیا تہا ۔

اوسکا نام خُرزاد تھا۔ مگر ابن خلکان اوسکا نام اوسی طریق پر لکھتا ہے جسطرح کہ طبری سا نامی مورخ لکھتا ہے۔ یہ لشکر کشی ۳۳ھ مین کی گئی تھی۔ اسکا ذکر میجر رائیس نے اپنی تاریخ مسلمانان جلد اول کے صفحہ ۲۷۴ مین کیا ہے۔

۶۲۔ ابوالحسین احمد بن منیر بن احمد مُفلح طرابلسی ملقب بہ مُہذب الدین عین الزمان

مشہور شاعر اور صاحب دیوان تھا۔ اوس کا باپ بھی شعر پڑھا کرتا اور طرابلس (شام) کے بازارون مین گیت گاتا پھرتا تھا۔ ابوالحسین مذکور جب بڑا ہوا۔ تو قران مجید حفظ کیا اور لغت و ادب پڑھ کر شعر کہنے اور دمشق مین آ کر رہنے لگا۔ مذہب کا رافضی[۱] تھا۔ ہجو بہت کہتا اور زبان کا بڑا خبیث تھا۔ جب اوس نے کثرت سے ہجو کرنا شروع کر دی تو بُوری بن اتابک طغتگین والی دمشق کو غصہ آیا۔ اوسے قید کر دیا۔ مدت تک قید مین رہا۔ بُوری نے چاہا کہ اوسکی زبان کاٹ ڈالے۔ مگر لوگون کے کہنے سننے سے قید سے چھوڑ کر ملک بدر کر دیا۔ اس سے اور ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر معروف ابن القیسرانی سے مکاتبت اور جواب و سوال ہوا کرتے اور ایک دوسرے کی ہجو لکھا کرتے تھے۔ دونو حلب مین رہتے اور اپنے ہنر مین ایک دوسرے پر شیخی مارتا تھا۔ جیسے کہ ہم پیشہ لوگون کی عادت ہوا کرتی ہے۔ ایک قصیدہ مین اوس کے یہ شعر ہین۔

وَاِذَا الکَرِیمُ رَاَی الخُمُولَ نَزِیلَہُ ۔۔۔ فِی مَنزِلٍ فَالحَزمُ اَن یَتَرَحَّلَا

جب کوئی بزرگ دیکھے کہ کسی مقام پر وہ گمنامی مین پڑا ہوا ہے تو حزم[۲] و عقل کا مقتضی یہی ہے کہ وہان سے کوچ کرے

کَالبَدرِ لَمَّا اَن تَضَاءَلَ جَدَّ فِی ۔۔۔ طَلَبِ الکَمَالِ فَحَازَہُ مُتَنَقِّلَا

جیسے بدر ہے کہ جب وہ گھٹ جاتا ہے تو کمال حاصل کرنیکے لئے کوشش کرتا ہے اور نقل مکان کر کے اوسے حاصل کر لیتا ہے

سَفَهًا لِحِلمِکَ اِن رَضِیتَ بِمَشرَبٍ ۔۔۔ رَنِقٍ وَرِزقُ اللّٰہِ قَد مَلَاَ المَلَا

تف[۳] ہے تیری عقل پر اگر تو کسی گندے چشمے[۴] سے پانی پینے پر راضی ہو۔ اوسوقت کہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئے رزق سے وہی جنگل بھر اپڑا ہو

سَاهَمتَ عِیسَکَ مُرَّ عَیشِکَ قَاعِدًا ۔۔۔ اَفَلَا فَلَیتَ بِهِنَّ نَاصِیَةَ الفَلَا[۵]

تونے اپنے اونٹون کی چال چلی بیٹھے بیٹھے اپنے دن کاٹے۔ بھلا یہ کیون نہ کیا۔ کہ اونہین لیکر اچھے صحراؤن کے اندر تک چلا گیا ہو

فَارِق تَرُق کَالسَّیفِ سُلَّ فَبَانَ فِی ۔۔۔ مَتنَیهِ مَا اَخفَی القِرَابُ وَاَخمَلَا

چھوڑ جا وطن کو، دنیا کی فضیلت تجھے ملجائیگی جیسے تلوار میان سے نکلتی ہے تو اوسکی دونو طرفون پر وہ جوہر جنھین میان نے

چھپا رکھا تھا ظاہر ہو جاتے ہین۔

• لَا تَحْسَبَنَّ ذَهَابَ نَفْسِكَ مَيْتَةً مَا الْمَوْتُ إِلَّا أَنْ تَعِيشَ مُذَلَّلَا

یہ مت سمجھ کہ تیری جان جاتی رہی ہو تو موت آجاتی ہے۔ بلکہ موت یہی ہے کہ ذلیل ہو کر تو اپنی زندگانی بسر کرے

لِلْقَفْرِ لَا لِلْفَقْرِ هِبْهَا إِنَّمَا مَغْنَاكَ مَا أَغْنَاكَ أَنْ تَتَوَسَّلَا

اپنی زندگانی قفر اور بیابان مین لگا۔ نہ فقر مین تیرے لئے چاہئے ہے کہ جب تک خدا تجھے زندہ رکھے تو اسکی عنایتون کا مستحق بننے کی کوشش کرتا رہے

لَا تَرْضَ مِنْ دُنْيَاكَ مَا أَدْنَاكَ مِنْ دَنَسٍ وَكُنْ طَيْفًا جَلَا ثُمَّ انْجَلَى

دنیا کی اون عنایتون سے راضی نہو جو تجھے بے عزتی کے قریب کرتے ہین بلکہ (عزت سے رہو اور) غول بیابانی کی طرح ہو کہ چمکا اور چلدیا۔

وَصِلِ الْهَجِيرَ بِهَجْرِ قَوْمٍ كُلَّمَا أَمْطَرْتَهُمْ شَهْدًا جَنَوْا لَكَ حَنْظَلَا

دوپہر کی گرمی ہے مین اون لوگون کو چھوڑ کر بھاگ جا جو اگرچہ تو اون پر شہد کا مینہ برساتا ہو گر وہ تجھے کڑوا حنظل توڑ توڑ کر دیتے ہین

مِنْ غَادِرٍ خَبُثَتْ مَغَارِسُ وُدِّهِ فَإِذَا مَحَضْتَ لَهُ الْوَفَاءَ تَأَوَّلَا

اور اوسے بھی چھوڑ بھاگ جو بے وفائی کرے اور جس کی دوستی کی جڑین بری جگہ اوگی ہین۔ کہ جب تو اوس سے دوستی کا حق وفاداری اور صاف دلی سے پورا کرے تو وہ اوس مین تاویل (یعنی ہاتھ با تکنے ہینے) کرے

لِلّٰهِ عِلْمِي بِالزَّمَانِ وَأَهْلِهِ ذَنْبُ الْفَضِيلَةِ عِنْدَهُمْ أَنْ تَكْمُلَا

سبحان اللہ مین زمانہ کو اور زمانہ کے لوگون کو خوب جانتا ہون۔ اون کے نزدیک فاضل و کامل ہونا ہی بڑا گناہ ہے

طُبِعُوا عَلَى لُؤْمِ الطِّبَاعِ فَخَيْرُهُمْ إِنْ قُلْتَ قَالَ وَإِنْ سَكَتَّ تَقَوَّلَا

ون کی طبیعت کی خمیر مین ہی کمینگی بسی ہوئی ہے۔ اون مین جو بہت اچھا ہے وہ ایسا ہے کہ اگر مین کچھ کہون تو کہہ دیتا ہے اور اگر خاموش رہون تو (میری طرف سے) بنا کر مشہور کر دیتا ہے۔

أَنَا مَنْ إِذَا مَا الدَّهْرُ هَمَّ بِخَفْضِهِ سَامَتْهُ هِمَّتُهُ السِّمَاكَ الْأَعْزَلَا

مین وہ شخص ہون کہ جب زمانہ مجھے نیچا دکھانا چاہتا ہے تو میری (ضدی) ہمت سماک اعزل تارہ تک بھی بلند کر دیتی ہے

وَاعٍ خِطَابَ الْخَطْبِ وَهْوَ مُجَمْجِمٌ رَاعٍ أُكُلَ الْعِيسِ مِنْ عَدَمِ الْكَلَا

وہ کہنے والا ہون سخت باتون کو گو وہ گول مول ہی کیون نہ کہی گئی ہون۔ اور چرانے والا ہون بہت ہی تھکے ہوئے اونٹون کا جس وقت چارہ نہین رہتا۔

زَعَمٌ كَمُنْبَلِجِ الصَّبَاحِ وَرَاءَهُ   عَزْمٌ كَحَدِّ السَّيْفِ صَادَفَ مَقْتَلَا

گمان کی بات بھی تیری ایسی روشن ہوتی ہے کہ جیسے اوس کے سامنے صبح کا تڑکا ہو۔ اور عزم تیرا وہ غضب کا ہے کہ جیسے تلوار کی دہار کہ ٹکراتے ہی قتل کر ڈالتی ہے۔

اوس کی عمدہ نظم مین سے وہ قصیدہ بھی ہے جس کی ابتدا یہ ہے۔

مَنْ رَكَّبَ الْبَدْرَ فِي صَدْرِ الرُّدَيْنِيِّ   وَمَوَّهَ السِّحْرَ فِي حَدِّ الْيَمَانِيِّ

کس نے چودہوین رات کے چاند کو سیدہے نیزہ کی نوک سے ملا دیا ہے اور اوس یمانی (تلوار)[8] کی دہار مین کس نے جادو بھر دیا ہے

وَأَنْزَلَ النَّيِّرَ الْأَعْلَى إِلَى فَلَكٍ   مَدَارُهُ فِي الْقَبَاءِ الْخُسْرُوَانِيِّ

اور نیر اعظم کو کس نے ایسے فلک مین لا کر اوتار دیا ہے جس کا مدار ایک قبائے[9] خسروانی کے اندر ہے

طَرْفٌ رَنَا أَمْ قِرَابٌ سُلَّ صَارِمُهُ   أَوْ أَغْيَدٌ مَاسَ أَمْ أَعْطَافُ خَطِّيِّ

وہ آنکھ ہے جس کے دیکھنے سے دل سیر نہین ہوتا یا کوئی میان ہے کہ تیز تلوار نکلی ہوئی ہے۔ وہ چھیلا ہیرا ہے یا کوئی لچکدار برچھا[10] ہے

أَذَلَّنِي بَعْدَ عِزٍّ وَالْهَوَى أَبَدًا   يَسْتَعْبِدُ اللَّيْثَ لِلظَّبْيِ الْكِنَاسِيِّ

مین تو بڑا عزت والا مغرور تہا۔ مگر اوس نے مجہے دبا لیا۔ عشق ایسی چیز ہے جو شیر کو بھی ہرن کا جو جہاڑیون مین چہپتا پہرتا ہے ہمیشہ غلام بنا دیتا ہے۔

یہہ بھی اوسی کے ہین۔

أَمَا وَذَوَائِبِ مِسْكٍ مِنْ ذَوَائِبِهِ   عَلَى أَعَالِي الْقَضِيبِ الْخَيْزُرَانِيِّ

کیا وہ رقیق مشک نہین ہے جو اوس کی کاکلون سے لچکدار چہری کی چوٹی پر (یعنی اوس کے سرو قد نازک بدن پر) ٹپک رہا ہے

وَمَا يُجِنُّ عَقِيقِيُّ الشِّفَاهِ مِنَ الـ   ـرِّيقِ الرَّحِيقِيِّ وَالثَّغْرِ الْجُمَانِيِّ

کیا ہی محبت کا نشہ دار عرق اور موتیون کی طرح کے دانت اوس کے دونو لبون مین جو عقیق کی طرح سرخ ہین چہپے ہوئے ہین

لَوْ قِيلَ لِلْبَدْرِ مَنْ فِي الْأَرْضِ تَحْسُدُهُ   إِذَا تَجَلَّى لَقَالَ ابْنُ الْفُلَانِيِّ

چودہوین رات کے چاند سے جب کہ خوب چمکتا ہو اگر پوچہا جائے کہ زمین مین تجہہ کو کس سے حسد ہے تو کہیگا کہ فلان شخص کے پسر[11] (یعنی میرے محبوب) سے

أَرْبَى عَلَيَّ بِشَتَّى مِنْ مَحَاسِنِهِ   تَأَلَّفَتْ بَيْنَ مَسْمُوعٍ وَمَرْئِيِّ

اوس نے مجہے اپنی بہت خوبیون سے دبا لیا ہے جو ان دونو قسمونکا مجموعہ ہین جو کانون سے سنی جاتین اور آنکہون سے دیکہی جاتی ہین

أبا فارس في لين الشآم مع الظرف العراقي والنطق الحجازي

فارس والون کی سی[۱۴۷] گردن کشی - شام والون کی سی نرمی - عراقیون کی سی دانائی - حجازیون کی سی بول چال -

وما المدامة بالألباب أفتك من　　فصاحة البدو في ألفاظ تركي

شراب بھی عقل کو اتنا غارت نہین کرتی جسقدر بدوی فصاحت ترکی الفاظ مین

یہ بھی اوسی کے ہین -

أنكرت مقلته سفك دمي　　وعلى وجنته فاعترفت

اوسکی نگاہ نے میرا خون بہانے سے انکار کیا - (کہ مین نے نہین بہایا) مگر جسے سرخ رخسارہ اوپر اٹہایا تو مجبوراً اعتراف کرنا پڑا -

لا تخالوا خاله في خده　　قطرة من دم جفني نطفت

یہ خیال نہ کرو کہ اوس کے رخسارہ پر جو خال ہے وہ میری آنکھون کے خون کا ایک قطرہ جم گیا ہے -

ذاك من نار فؤادي جذوة　　فيه ساخت وانطفت ثم طفت

بلکہ وہ میری (جلتی ہوئی) دل کی آگ کی ایک چنگاری تھی جو اوس کے رخسارہ (کی آب) مین جا کر ڈوبی اور بجھ گئی پہر اوبہر آئی ہے

یہ بھی اوسی کے ایک قصیدہ کے شعر ہین -

لا تغالطني فما　　تخفى علامات المريب

(اپنی ناخوشی کا حال چہپا کر) مجھے مغالطہ مین نہ ڈال - کہین دہوکہ باز کی نشانیان بہی چہپا کرتی ہین

أين ذاك البشر يا　　مولاي من هذا القطوب

بہلا مولا اسکے وہ ہنستا چہرہ کہان اور یہ چین جبین اور ترش روی کہان

مین نے شیخ حافظ محدث زکی الدین عبد العظیم[۱۴۸] بن عبد القوی منذری مصری رحمہ اللہ تعالے کی خود ہاتھ کی ایک تحریر دیکھی ہے اوس مین وہ کہتا ہے - کہ مجھ سے ابو المجد قاضی[۱۴۹] السوئداء کہتا تہا کہ شام مین ابن منیر اور ابن القیسرانی دو شاعر تہے - ابن منیر ابن القیسرانی پر طعنہ مارا کرتا اور کہا کرتا تہا کہ جس کسی کے ساتھ وہ رہتا ہے اوس کے لئے بڑا منحوس ہوتا ہے - اتفاقاً ایک مرتبہ ایک مغنی نے اتابک عماد الدین زنگی صاحب الشام کے روبرو جب کہ وہ قلعہ جعبر[۱۵۰] کو محاصرہ کئے پڑا تھا یہ شعر گا کر سنائے -

ويلي من المعرض الغضبان إذ نقل الـ　　واشي إليه حديثاً كله زور

مجھے اوس شرمیلے غضب ناک پریوش سے کیسا رنج ہوتا ہے جب کوئی مخبر اوس سے جاکر کوئی بات ایسی کہدیتا ہو جو بالکل غلط ہوتی ہے

سَلَّمْتُ فَازْوَرَّ يَزْوِي قَوْسَ حَاجِبِهِ　　كَأَنَّنِي كَأْسُ خَمْرٍ وَهُوَ مَخْمُورُ

مینے تو سلام کیا۔ اور وہ ابروؤن کی توس مین شکن ڈال منہ پھیر کر چلدیا۔ گویا مین تو پیالہ شراب ہون اور وہ ہی

نشہ مین ڈوبا ہوا ہے (پینے کی حاجت نہین ہے)

زنگی نے اسے بہت پسند کیا اور پوچھا کس کے شعر ہین کسی نے کہا ابن منیر کے۔ اوس وقت ابن منیر حلب مین تہا۔ زنگی نے والی حلب کو لکھا کہ ابن منیر کو فوراً ہمارے پاس بہیجدو۔ اوس نے فوراً بہیجدیا۔ لیکن ابن منیر جس شب کو جعبر مین پہونچا اوسی روز اتابک زنگی مارا گیا۔ اوس کا مفصل حال زنگی کے حال مین انشاء اللہ تعالےٰ آیندہ آئیگا۔ قاضی السویداء کہتا ہے کہ اس کے بعد اسد الدین شیرکوہ صاحب حمص نے نور الدین محمود بن زنگی اور لشکر شام کو لیا۔ اور حلب کو لوٹ آیا۔ اور زین الدین علی پدر[12] مظفر الدین صاحب اربل نے ممالک مشرقی کے لشکرون کو لیا۔ اور سیف الدین غازی بن زنگی کے پاس موصل کو چلا گیا۔ اور اوسے موصل کا حاکم کردیا۔ جب ابن منیر لشکر کے ساتھہ حلب مین آیا تو ابن القیسرانی نے اوس سے کہا۔ کہ تو جو مجھہ پر اس قدر طعنہ مارا کرتا تہا اون سب کے جواب مین یہی ایک واقعہ کافی ہے۔

ابن القیسرانی نے ابن منیر کی نسبت جس نے اوس کی ہجو لکھی تھی یہ شعر کہے ہین۔

اِبْنَ مُنِيرٍ هَجَوْتَ مِنِّي　　حَبْرًا أَفَادَ الْوَرَى صَوَابَهْ

اسے ابن منیر تو نے میری ہجو کی تو تو نے ایک ایسے عالم کی ہجو کی۔ کہ جس نے اپنی رآے صایب سے مخلوق کو فائدہ پہونچایا ہے

وَلِمَ تَضِيقُ بِذَاكَ صَدْرِي　　فَإِنَّ لِي أُسْوَةَ الصَّحَابَهْ

اسے دل تو کیون اس سے تنگ ہوتا ہے۔ میرے سامنے صحابہ رسول اللہ کا نمونہ موجود ہے۔ (کہ انہین لوگ برا کہتے اور وہ خاموش رہتے تہے)

ابن منیر کے اشعار نہایت لطیف اور فایق ہوا کرتے تہے۔ طرابلس مین وہ ۴۷۳ھ (۱۰۸۰ء) مین پیدا ہوا۔ اور جمادی الاخرہ ۵۴۸ھ دستمبر ۱۱۵۳ء مین بمقام حلب وفات پائی۔ جبل جوشن مین ایک مشہد کے قریب جو وہان ہے مدفون ہوا۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔ مین نے ایک مرتبہ اوس کی قبر کی زیارت کی ہے۔ اوس پر یہ بیتین لکھی ہوئی ہین۔

مَن زارَ قبری فلیکُن مُوقِناً　　اِنّ الذی اَلقاہُ یَلقاہُ

جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اوس کو یقین کر لینا چاہیئے کہ جو میرا حال ہوا ہے وہی اوس کا بھی ہوتا ہے

فَیرحَمُ اللہُ امرءً اَزارنی　　وقال لی یَرحمُکَ اللہ

اوس شخص پر اللہ رحمت کرے کہ میری زیارت کرے اور مجھے کہے اللہ تجھ پر رحمت کرے

حافظ ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق مین اوس کا ذکر کیا اور کہا ہے کہ خطیب سدید ابو محمد عبد القاہر بن عبد العزیز خطیب حماہ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ مین نے ابو الحسین ابن منیر شاعر کو اوس کے مرنے کے بعد خواب مین (۱۹) دیکھا کہ مین ایک بلند پہاڑی پر باغ مین کھڑا ہوا ہون۔ مین نے اوس سے پوچھا کہ کیا حال ہے میرے پاس اوپر چڑھ آو۔ کہا مین اپنے تعفن کے سبب سے نہین چڑھ سکتا۔ مین نے کہا کیا تو شراب پیتا ہے۔ کہا اے خطیب شراب سے بھی بدتر شے مین نے کہا کیا۔ کہا تجھے معلوم ہے کہ مین جو لوگون کی مثالب و برائیون مین قصاید کہا کرتا تھا اوس سے میرا کیا حال ہوا ہے۔ مین نے پوچھا اوس سے تیرا کیا حال ہوا۔ کہا میری زبان منہ سے نکل کر اتنی لنبی ہو گئی ہے کہ جہان تک نظر جاتی ہے اور پھر سوج کر سخت پڑ گئی ہے۔ اور جو قصیدہ مین نے اس قسم کے کہے تھے وہ سب لکھے ہو کر زبان مین لپٹ گئے ہین۔ مین نے اوسے دیکھا کہ وہ برہنہ پا تھا اور نہایت ہی پھٹے پورانے کپڑے پہنے تھا۔ اور یہ بھی مجھے آواز آئی کہ کوئی شخص اوپر چڑھ رہا ہے۔

لَہُم مِن فَوقِہِم ظُلَلٌ مِنَ النّارِ وَمِن تَحتِہِم ظُلَلٌ (۲۰)

جب مین خواب سے اوٹھا تو دل پر نہایت خوف چھا گیا۔

پھر مین نے دیوان ابی الحکم عبید اللہ مین جس کا ذکر آئندہ (۲۱) آئیگا لکھا ہوا دیکھا کہ ابن منیر ۵۴۸ھ (۱۱۵۳ع) مین دمشق مین مرا ہے۔ اور اوس نے اوس کے مرثیہ مین ایسی بیتین لکھی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے وہ دمشق مین مرا ہے اون مین سے یہ بیتین بھی ہین جو اوس نے اپنی عادت کے موافق ہزل کے طور پر لکھی ہین۔

اَتوابہ فَوقَ اَعوادٍ لسیرِبہ　　وغسّلوہ بشطّی نہر قلوطِ

وہ اوسے لکڑیون پر لائے جو اوسے لیے جلتی تہین اور قلُوط ندی کے کنارہ غسل دیا۔

وَاَسْخَنُوا الْمَاءَ فِی قِدْرٍ مُرَصَّعَتِہٖ وَاَشْعَلُوا تَحْتَہٗ عِیْدَانَ بَلُوطٍ

اور ایک مرصع دیگچی مین پانی گرم کیا۔ جس کے نیچے شاہ بلوط کی لکڑیان جلائی تہین

اس صورت مین ان دونو روایتون کو جمع کرنا ضرور ہے کیا تعجب ہے وہ دمشق مین مرا ہو۔ پہر اوسے حلب مین لاکر دفن کیا ہو۔ واللہ اعلم

منیر بضم میم و کسر نون و یائے تحتانی و رائے مہملہ۔ مُفلح بضم میم و سکون فا و کسر لام و حائے مہملہ۔ طَرابُلسی بفتح طائے مہملہ و رائے مہملہ و الف و بائے موحدہ مضمومہ و لام مضمومہ و سین مہملہ نسبت ہے طرابُلس کی طرف جو ساحل شام پر بعلبک کے قریب ایک شہر ہے۔ کبہی کبہی اس مین ایک ہمزہ زاید کرتے اور اوسے اطرابلس بہی پڑہتے ہین۔ اہل فرنگ نے سات سال کے محاصرہ کے بعد اسے سنہ ۵۰۲ھ (۱۱۰۹ء) مین مسلمانون سے چہین لیا ہے۔ اوس وقت ابو علی عَمّار بن محمد بن عَمّار اوس کا والی تہا۔ اوس کا بیان بہت لنبا ہے۔ جَوشن بفتح جیم و سکون واؤ و فتح شین مثلثہ و نون

---

(۱) اہل سنت و جماعت شیعان علی کو رافضی کہا کرتے ہین۔ عماد الدین کاتب خریدہ مین لکہتا ہے کہ ابن منیر غالی شیعہ تہا۔ اور اوسکا مقابل ابن القیسرانی کٹر سنی تہا۔

(۲) لفظی ترجمہ۔ جب دیکہے کہ گمنامی اوسکے گہر کی مہمان ہوگئی ہے۔

(۳) لفظی ترجمہ۔ حماقت سے ہے تیری عقل پر۔

(۴) گندہ حسب سے یعنی اپنے رتبہ سے جو مزاج کا کمینہ ہو۔ جسطرح بخششون سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ اس وجہ سے گندی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی زبان سے بیجا الفاظ نکالتا ہے۔

(۵) یہان دونون شعرون مین تجنیس لفظی سے خوبی شاعر نے پیدا کی ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسی لفظی خوبیون سے مضمون کا لطف پورا پورا ادا نہین ہوسکتا۔

(۶) لفظی ترجمہ۔ چل جا وہ پہر گئی ہے ادن لوگون سے جدا ہوکر۔

(۷) شاعر کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اونٹون کے کہانے کے لئے چارہ کسی جگہہ نہین رہتا۔ تو وہان سے کسی دوسری جگہہ جہان اوسے دانہ چارہ ملتا ہے اون کو ہنکا کر چلا جاتا ہے۔ اور اس سے یہ مقصود تہا کہ میں تم کو چہوڑ کر ادہر چلا آیا ہون

(۸) اُدَینہ عورت شمہر نیزہ ساز کی بی بی تھی۔ یہ سمہر ایسے اچھے نیزہ بنانے والا گذرا ہے کہ اوس کی بی بی کا نام نیزہ اور نیزہ کا استقامت کے معنی مین مستعمل ہونے لگا ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے اوس خوبصورت چاند کے سے چہرہ کو ایسے قامت پر لاکر رکھدیا ہے جو نیزہ کی مانند سیدھا ہے۔ اور کسی نے اوس کی نگاہ مین جو یمانی تلوار کی طرح مخلوق کو قتل کرتی ہے جادو بھر دیا ہے۔

(۹) یہان عاشق اپنے معشوق کے حسن کو دیکھکر ایسا مبہوت ہوتا ہے کہ اوسے آفتاب سمجھتا ہے۔

(۱۰) ہیرا بہت سخت مگر خوبصورت چمکدار ہوتا ہے۔ شاعر کہتا ہے میرا معشوق جسم اور خوبصورتی مین ہیرا تو ہے مگر لچکدار اور ملائم۔ اور ایسے ہی استقامت مین نیزہ کی مانند ہے۔ گر بل کہاتا اور لچکتا ہوا خطی موضع اخطا طہ کی طرف منسوب ہے جو علاقہ بحرین مین ایک موضع کا نام تہا۔ جہان دور دور ملکون سے جہازون مین نیزہ آکر فروخت ہوا کرتے تھے۔

(۱۱) یہان ابن سے مراد بنت ہے۔ مسلمانون مین عورتون کی طرف خطاب کرنا شرم کے خلاف سمجہا جاتا ہے اس واسطے شعرا صیغۂ تذکیر ہی مین اپنی معشوقہ سے خطاب کرتے ہین۔ اور بڑہتے بڑہتے یہان تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ کہ لڑکون کی داڑہی مونچھہ جب نکلنا شروع ہوتی ہے اوس کا بیان کو یہ شاعرانہ مضمون مین داخل کیا

(۱۲) ایام جاہلیت کے شعرائے عرب اہل فارس کی مغرورانہ چال ڈہال کی طرف اشارہ کیا کرتے ہین۔ جیسا کہ امرا القیس نے بھی اپنے معلقہ مین اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۱۳) دیکھو تذکرہ ۱۵ نوٹ ۶۔

(۱۴) سُوَیقا ہدیا سے اور نٹس کے دہانہ پر واقع ہے۔

(۱۵) دیکھو تذکرہ عماد الدین زنگی۔

(۱۶) یہان عربی مین ولد لکھا ہوا ہے۔ مگر والد ہونا چاہئے۔

(۱۷) یہ اس آیتہ کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (مسلمانو تمہارے لئے اور خاص کر اون لوگون کے لئے جو اللہ اور روز آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے تھے پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔

(۱۸) صاحب مراصد الاطلاع کے روسے جوشن حلب کے قریب ایک پہاڑی ہے۔

(۱۹) دیکھو تذکرہ ۱۵ نوٹ ۷۔

(۲۰) اون کا آگ کا ہی اوڑہنا ہوگا اور آگ کا ہی بچھونا۔ سورۂ ۳۹ آیت ۱۶۔

(۲۱) دیکھو تذکرہ ۲۳۰۔

(۲۲) قلّو طا ندی غالباً دمشق کے قریب ہوگی۔ کیونکہ وہان لاکر اوس کو غسل دیا گیا تھا۔ اور اوسی سے ابن خلکان اوس کا مرنا دمشق مین تسلیم کرتا ہے۔ مگر اس ندی کا کہین جغرافیہ مین پتہ نہین چلتا۔ نہ تو عربی جغرافیہ دان اسکا کچھہ حال لکھتے ہین اور نہ کوئی اور سیاح اسکا کچھہ ذکر کرتے ہین۔

۴۶ - قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابی الحسن علی بن قاضی رشید ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن الحسین بن الزبیر غسانی اسوانی

بڑا اہل فضل ہوشیار اور رؤسا کے خاندان سے تہا۔ کتاب جنان الجنان و ریاض الاذہان[1] اوس کی تصنیف سے ہے۔ جس مین اوس نے کتنے ہی مشاہیر فضلا کا ذکر کیا ہے۔ ایک اوسکا دیوان بھی ہے۔ اس کے بہائی قاضی مہذب ابو محمد الحسن کا بہی ایک دیوان ہے۔ دونو بہائی نظم و نثر دونوں اچھی لکھتے تھے۔ قاضی مہذب کے ایک نادر و بدیع قصیدہ مین یہ پُر لطف شعر ہین۔

وَتَرَى الْمَجَرَّةَ وَالنُّجُومَ كَأَنَّهَا ... تَسْقِي الرِّيَاضَ بِجَدْوَلٍ مَلْآنِ

کہکشان اور ستارون کو دیکھو تو بعینہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کہکشان ایک لبالب بھری ہی نہر ہے جو مرغزار مین پانی پہونچا رہی ہے

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ نَهْرًا لَمَا عَامَتْ بِهَا ... أَبَدًا نُجُومُ الْحُوتِ وَالسَّرَطَانِ

اگر وہ نہر نہ ہوتی تو برج حوت (مچھلی) اور سرطان (کیکڑے) کے تارے اوس مین نہ تیرتے

یہ بھی اوسی کے قصیدہ کا ایک شعر ہے۔

وَمَا لِيَ إِلَى مَاءٍ سِوَى النِّيلِ غُلَّةٌ ... وَلَوْ أَنَّهُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ زَمْزَمُ

دریائے نیل کے پانی کے سوا مجھے اور کہین کے پانی پینے کی پیاس نہین۔ استغفر اللّٰہ گو وہ زمزم کا ہی پانی کیون نہ ہو۔

اوس کے مضامین بہت اچھے ہوتے تہے۔ یہ پہلا شعر اوس نے ۵۶۲ھ مین کہا تہا۔ عماد کاتب نے کتاب السیل والذیل مین اوس کا ذکر کیا ہے۔ یہ مہذب اپنے بہائی رشید سے شعر کہنے مین اچھا تہا۔

مگر باقی علوم مین رشید اوس سے ذی علم تھا۔مہذب بمقام قاہرہ رجب ۵۶۱ھ (مئی ۱۱۶۶ء) مین مرا۔ رحمہ اللہ تعالے۔ رہا قاضی رشید سواوس کا ذکر حافظ ابو طاہر سِلَفی رحمہ اللہ تعالے نے اپنے ایک تعلیقہ(۴۳) مین کیا۔ اور کہا ہے کہ سکندریہ مین دواوین سلطانیہ (سررشتہائے سرکاری) کا اپنی مرضی کے خلاف ۵۵۹ھ (۱۱۶۳ء) مین ناظر مقرر کیا گیا تھا۔ اسی جگہ محرم ۵۶۳ھ (اکتوبر ۱۱۶۷ء) مین ازراہ عداوت ظالمون نے اوسے قتل کردیا۔ رحمہ اللہ تعالے۔ عماد الدین کاتب نے بھی اوس کا کتاب السَّیل وَالذَّیل مین جو اوس کے خَرِیدہ کا تتمہ ہے ذکر کیا۔ اور کہا ہے کہ یہ علوم کا دریائے زخّار اور بحر مُتَلَبِّب تھا۔ اس کا اور اس کے بھائی مُہذّب کا مین نے اپنے خریدہ مین ذکر کیا ہے۔ شاور نے اوسے اس وجہ سے کہ اوس کا میلان اسد الدین شیرکوہ کی طرف تھا ظلم سے ۵۶۳ھ مین قتل کردیا۔ وہ سیاہ فام اور شہر کا بڑا معزز شخص تھا۔ علم ہندسہ و ریاضی اور علوم شرعیہ و شعر و ادب مین یکتائے روزگار تھا۔ امیر عضد الدین ابوالفوارس مُرہَف بن اُسامہ بن مُنقِذ(۴۵) نے جو اوس کے شعر مجھے سنائے اور کہا کہ اوس نے خاص اوس کی زبان سے سُنے ہین اون مین یہ شعر بھی تھے۔

جَلَّتْ لَدَیَّ الرَّزَایَا بَلْ جَلَّتْ ہِمَمِی ۔۔۔ وَہَلْ یَضُرُّ جَلاءُ الصَّارِمِ الذَّکَرِ

اگرچہ مصائب بھی مجھہ پر بڑی پڑ رہی ہین۔ مگر میری ہمت بھی تو بڑی ہی ہے۔ بھلا فولاد کی تیز تلوار کو صیقل کے صدمہ سے بھی کچھہ نقصان پہونچا کرتا ہے۔ (مصائب کی رگڑ مجھے کیا نقصان پہونچا سکتی ہے)

غَیَّرْ بِی تَغَیُّرُہُ عَنْ حُسْنِ شِیمَتِہِ ۔۔۔ صَرْفُ الزَّمَانِ وَمَا یَاتِی مِنَ الْغِیَرِ

زمانہ کی گردش کسی اور کو حسن اخلاق سے بدل دے تو بدل دے۔ میرے اوپر تغیرات زمانہ کا کچھہ اثر نہین ہوا

لَوْ کَانَتِ النَّارُ لِلْیَاقُوتِ مُحْرِقَۃً ۔۔۔ لَکَانَ یَشْتَبِہُ الْیَاقُوتُ بِالْحَجَرِ

اگر یاقوت کو بھی آگ جلا دیا کرتی تو پھر یاقوت اور پتھر دونو ایک ہی سے ہوتے (کچھہ فرق نہ رہتا)

لَا تَغْرُرَنَّ بِاَطْمَارِی وَقِیمَتِہَا ۔۔۔ فَاِنَّمَا ہِیَ اَصْدَافٌ عَلٰی دُرَرِ

میری پورانی چادرون اور اون کی ادنی قیمت پر نہ جانا۔ وہ صدف ہین جن کے اندر موتی بھرے ہوئے ہین

وَلَا تَظُنَّنَّ خِفَاءَ النَّجْمِ مِنْ صِغَرٍ ۔۔۔ فَالذَّنْبُ فِی ذَاکَ مَحْمُولٌ عَلَی الْبَصَرِ

یہ نہ سمجھنا کہ تارہ جو چھپ جاتے ہین وہ چھوٹے ہونے سے چھپ گئے ہین۔ بلکہ اس بات مین بینائی کا قصور ہے

اس بیت کا مضمون ابو العلاء المعرّی کے قول سے ماخوذ ہے۔ جو اوس نے اپنے ایک مشہور قصیدہ مین لکھا ہے۔

وَالنَّجمُ تَستَصغِرُ الأَبصارُ رُؤيَتَهُ ۔۔۔ وَالذَّنبُ لِلطَّرفِ لا لِلنَّجمِ فِي الصِّغَرِ

اور تارون کو جو آنکھین چھوٹا دیکھتی ہین۔ اس چھوٹا دیکھنے مین آنکھ کا قصور ہے نہ تارون کا۔

عماد کاتب نے خریدہ مین اوسکا یہ قول بھی نقل کیا ہے جو اوس نے کامل بن شاور کی نسبت کہا تھا

إذا ما نَبَت بِالحُرِّ دارٌ يَوَدُّها ۔۔۔ وَلَم يَرتَحِل عَنها فَلَيسَ بِذي حَزمِ

اگر کسی مقام سے کسی عزیز کو محبت ہو اور وہ مقام (بلحاظ عزت یا دیگر اغراض کے) اوسکے لئے موافق نہ ہو مگر اسپر بھی وہان سے وہ کوچ نہ کرے تو وہ ہوشیار نہین

وَهَبهُ بِها صَبّاً أَلَم تَرَ أَنَّهُ ۔۔۔ سَيُخرِجُهُ مِنها الحِمامُ عَلى رَغمِ

فرض کرو اوسے اوس مقام کا عشق ہی کیون نہو گیا اوسے نہین معلوم کہ اوسکی مرضی کے خلاف اوسے موت وہان سے ایک دن نکال ہی دیگی۔

عماد کہتا ہے کہ محمد (۱) بن عیسی یمنی نے بغداد مین مجھے یہ شعر سنہ [illegible] ھ مین سنائے تھے۔ اور کہا تھا کہ قاضی رشید نے یمن مین مجھے یہ شعر سنائے تھے جو اس نے ایک شخص کی نسبت کہے تھے

لَئِن خابَ ظَنّي في رَجائِكَ بَعدَما ۔۔۔ تَخَيَّلتُ أَنّي قَد ظَفِرتُ بِمُنصِفِ

اگرچہ اون امیدون مین جو مجھے تجھ سے تھین اور مین نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مجھے ایک منصف شخص ہاتھ لگ گیا ہے ناکامیابی ہوئی

فَإِنَّكَ قَد قَلَّدتَني كُلَّ مِنَّةٍ ۔۔۔ مَلَكتَ بِها شُكري لَدى كُلِّ مَوقِفِ

مگر اس مین تو نے میرے گلے مین بہت بڑا احسان ڈالدیا ہے کہ جہان کہین مین رہونگا تیرا شکریہ مجھ پر لازم ہے

لِأَنَّكَ قَد حَذَّرتَني كُلَّ صاحِبٍ ۔۔۔ وَأَعلَمتَني أَن لَيسَ في الأَرضِ مَن يَفي

کیونکہ تو نے مجھے ہر ساتھی سے احتیاط کرنا سکھا دیا۔ اور سکھا دیا کہ دنیا مین کوئی وفادار نہین ہوتا۔

رشید [illegible] شاعر تھا۔ ابو الفتح محمود بن قادوس کاتب شاعر اوس کی ہجو مین کہتا ہے۔

يا شِبهَ لُقمانَ بِلا حِكمَةٍ ۔۔۔ وَخاسِراً في العِلمِ لا راسِخا

او ۔۔۔ تو دیکھنے مین لقمان کے مشابہ ہے۔ مگر اوس کی سی حکمت نہین۔ تو نے علم کو کھو دیا اوس مین ترقی کچھ نہ کی۔

سَلَختَ أَشعارَ الوَرى كُلَّها ۔۔۔ فَصِرتَ تُدعى الأَسوَدَ السالِخا

لوگون کے تمام شعر تو نے چورائے ہین۔ اسی سے تجھے اسود(۸) سالخ کہکر پکارتے ہین
میرے نزدیک یہ شعر ہی اوسیکی نسبت کسی نے لکہے ہین

ان قلت من نار خلقت وفقت کل الناس فہما

اگر تو کہے کہ مین آگ سے پیدا ہوا ہون اور اس لئے سب لوگون سے بڑھکر صاحب فہم ہون

قلنا صدقت فما الذی اطفاک حتی صرت فحما

ہم کہینگے کہ تو سچا ہے مگر یہ تو بتا کہ تجھے کس چیز نے بگاڑکر آگ سے فحم (کوئلہ) بنادیا ہے
رشید یمن کو سفیر ہوکر گیا تہا۔ اور وہان کے ملوک کی مدح مین قصیدے لکہے تہے۔ علی بن حاتم الہمدانی
کی بھی تعریف کی تھی۔ اوس مین یہ شعر بھی ہے۔

لئن اجدبت ارض الصعید واقحطوا فلست اخاف القحط فی ارض قحطان

اگرچہ مصر کے بالائی ملک کی زمین خشک ہے اور وہان کے لوگ قحط کی سختیان اوٹھایا کرتے ہین مگر مجھکو تو قحطان کے ملک مین
قحط کا کچھ اندیشہ نہین

ومذ کفلت لی مأرب بمآربی فلست علی اسوان یوما باسوان

جب سے مأرب کی سرزمین نے میرے تمام مقاصد کے پورا کرنیکا ذمہ لیا ہے اوس وقت سے مجھکو اسوان پر کسی دن
بھی افسوس نہین ہوا

وان جہلت حقی زعانف خندف فقد عرفت فضلی غطارف ہمدان

اگرچہ خندف کے گروہ نے میرے حق کو فراموش کردیا۔ تاہم ہمدان کے سردار تو میری فضیلت کو خوب جانتے ہین
عدن مین جو الیمن کا داعی رہتا تہا وہ سنکر دل تنگ ہوا اور یہ ابیات والی مصر کو لکہکر بہیجدین۔ یہی اوسکے
غضب کا باعث ہوا۔ پہر اوس نے رشید کو پکڑوا لیا اور پابند کرکے داعی کے پاس بہیجدیا۔ اوس کا مال و
اسباب جتنا تہا سب لے لیا۔ وہ مدت تک یمن مین رہا جب مصر کو لوٹ آیا۔ اوس وقت شاور نے
جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا رشید کو قتل کردیا(۹)۔
جلیس(۱۰) بن الحباب نے رشید کو یہ شعر لکہکر بہیجے تہے۔

ثروة المکرمات بعدک فقر ومحل العلاء بعدک قفر

ہمارے اچہے کامون کی دولت تیرے بعد فقیری کے برابر ہوگئی ہے۔ اور فخر کا مقام تیرے پیچھے بیابان نظر آتا ہے

بِكَ تَجَلّٰى اِذَا حَلَلْتَ الدَّيَاجِي ۔۔۔ وَ تَمُرُّ الْاَيَّامُ حَيْثُ تَمُرُّ

جب تو ہمارے پاس آکر ٹھہرتا ہے تو دغم کی تاریکیاں تیرے سبب سے روشن ہو جاتی ہیں۔ اور جہاں تو جاتا ہے اوسی جگہ اقبال بھی جاتا ہے

اَذْنَبَ الدَّهْرُ فِي مَسِيرِكَ ذَنْبًا ۔۔۔ لَيْسَ مِنْهُ سِوَى اِيَابِكَ عُذْرُ

تیرے چلے جانے میں زمانہ نے وہ گناہ کیا ہے۔ کہ جس کا عذر بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ تو لوٹ کر آئے

غَسَّانِی بفتح غین معجمہ وسین مہلہ والف ونون غسان کی طرف منسوب ہے۔ جو ازد کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے۔ یہ ایک چشمہ غسان نام کے کنارہ جو یمن میں ہی رہتے تھے۔ اسی سے انہیں غسانی کہتے ہیں۔

اُسْوَانِی بضم ہمزہ وسکون سین مہلہ وواو والف ونون اسوان کی طرف منسوب ہے۔ جو صعید مصر میں ایک شہر ہے۔ سمعانی نے بفتح ہمزہ بتایا ہی مگر ضمہ صحیح ہی۔ یہ مجھ سے شیخ حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری حافظ مصر نے کہا تھا نفعنا اللہ بہ آمین

(۱) جِنَانُ الْجَنَانِ وَ رِيَاضُ الْاَذْهَانِ (دل کے باغ اور ذہنوں کے مرغزار) میں شعرائے مصر کا ذکر ہی۔ اور ثعالبی کی تتمہ کے طور پر لکھی گئی ہے

(۲) زمزم حرم کعبہ میں ایک کنواں ہے جس کے پانی کو مسلمان متبرک سمجھتے ہیں۔

(۳) دیکھو تذکرہ ۲۵۔ نوٹ ۲۔

(۴) اَسْوَدُ الْجِلْدَةِ وَ سَيِّدُ الْبَلْدَةِ کا مطلب ٹھیک سمجھ میں نہیں آتا۔ جلدہ (کھال) کے سجع کے واسطے وہ یہاں بلدہ (شہر) کا لفظ لایا ہے جس سے خواہ مخواہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جیسے اور صدہا جگہ مطلب کو سجع کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے اوسی طرح یہاں بھی کیا ہوگا لیکن سید البلدہ سے یہ بھی قیاس ہوتا ہے کہ قاضی رشید اپنے شہر اسوان کا والی یا حاکم ہو۔ واللہ اعلم۔

(۵) امیر عضد الدین غالباً اوس اسامہ کا بیٹا ہے جس کا تذکرہ اس کتاب میں آیندہ آئیگا۔ دیکھو تذکرہ ۱۰ عماد الدین کاتب صاحب خریدہ کہتا ہے۔ کہ میں ۵۷۱ھ (۱۱۷۵ء) میں بمقام دمشق اوس سے ملا تھا۔ اوسے عضد الدولہ کہتے تھے نہ عضد الدین جیسا کہ ابن خلکان نے لکھا ہے۔

(۶) عماد الدین کاتب خریدہ میں لکھتا ہے۔ کہ محمد بن عیسیٰ یمنی یا یمانی ۵۵۵ھ میں بغداد کو آیا تھا اور ایک نصرانی طبیب کے خاندان میں جو ابن توما (ٹامس) کے نام سے مشہور تھا قیام پذیر ہوا تھا۔ محمد بڑا ہوشیار ذہین اور ریاضی دان تھا۔ اور کہتا تھا کہ وہ مجسطی علم ہیئات اور منطق خوب جانتا ہے۔ عماد الدین اوس زمانہ میں اقلیدس پڑھتا تھا۔ اوس نے شہد سے موقع پا کر اوس کتاب کے مشکلات کو حل کر لیا۔ مگر یمنی کے غرور اور خود رائی سے بہت جلد کشیدگی ہو گئی ۵۵۶ھ میں یہی یمنی پھر بغداد کو آیا۔ عماد الدین سے اور اوس سے خوب

خوب علمی گفتگوئین ہوئین - اس کے بعد یہ پہر اوسے نہ معلوم کہ مینی کہان چلا گیا - کبھی پہر دیکھنے مین نہ آیا -

(۷) لقمان جو عربی فارسی کی کتابون مین ایک نہایت دانشمند مشہور شخص ہے کہتے ہین - کہ سیاہ فام تہا -

(۸) اَسْوَد سَالِخ (کالا چیرہ) ایک قسم کا زہریلا سانپ ہوتا ہے -

(۹) یہ معاملہ صاف صاف اوس وقت تک سمجھہ مین نہین آسکتا جب تک کہ یہ باتین نہ معلوم ہوجائین اولاً - سلطان علی بن حاتم حاکم صنعا قبیلہ ہمدان سے تہا - جو کہلان برادر حمیر کی نسل سے ہے - اس واسطے وہ خالص عربی نسل سے تہا - ثانیاً خِندِف حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہین - اس واسطے یہ عرب العربا مین داخل نہین ہین - خِندِف کے طابخہ قمعہ اور مُدرکہ تین بیٹے تہے - مُدرکہ سے قریش نکلے ہین - اور اسی واسطے فاطمئین مصر جو اپنے آپ کو قریشی اور آل رسول سے بتاتے تہے بنی خندف ہوئے - یہ شاعر اون کے برخلاف کہتا ہے - ثالثاً یہ داعی جس کا یہان ذکر ہوا ہے حکومت فاطمئین کی طرف سے یہان مخفی طور پر رہا کرتا تہا - دیکہو تذکرہ ۱۰ نوٹ ۹ - یہ لوگ رشید جن کے اسوقت حوالکر دیا گیا تہا غالباً اوس کے دشمن ہونگے - جو یمن مین کسی وجہ سے پیدا ہوگئے تہے -

(۱۰) قاضی ابو المعالی عبد العزیز بن الحسین بن الحباب اغلبی سعدی کا لقب جلیس تہا - کیونکہ وہ صلاح مصر کے خاص جلسون مین شریک رہا کرتا تہا - وہ بڑا دانشمند اور شاعر تہا - سنہ ۵۶۱ھ (سنہ ۱۱۶۶ع) مین مرا ہے - ماخوذ از حسن المحاضرہ مصنفہ سیوطی -

۶۵ - ابو العباس احمد بن ابی القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مُسَلَّم اللخمی مالکی قُطْرُسی موصوف بالنفیس

بڑے ادبا سے تہا - اوس کے اشعار کا ایک دیوان بہی ہے جس مین شعر نہایت عمدہ ہین مین نے ایک قصیدہ اوس مین سے نقل کیا ہے - جو اوس نے امیر شجاع الدین جلدک التقوی (تقی الدین والے) معروف بوالی دمیاط کی مدح مین لکہا ہے - اور جس کا شروع یہ ہے

قُلْ لِلْحَبِیْبِ اَطَلْتَ صَدَّکْ   وَجَعَلْتَ قَتْلِیْ فِیْکَ وَکْدَکْ

میرے محبوب سے کہدو - تیری روگردانی کو ایک مدت طویل گذر چکی ہے - اور اس مین تو نے اپنے دل مین میرے قتل کا پختہ ارادہ کر لیا ہے

اِنْ شِئْتَ اَنْ اَسْلُوَ فَرُدْ   عَلَیَّ قَلْبِیْ فَہُوَ عِنْدَکْ

اگر تو چاہتا ہے کہ تیری محبت کو چھوڑ دون تو میرا دل جو تیرے پاس ہے مجھے پھیر دے

اَخْلَقْتَ حُسْنِي سَفِي زِرِيَا   رُبَّنَا لَطِيفٌ مِنْكَ وَعْدُكْ

تو نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ یہان تک کہ تصویر (۱) خیالی بھی تو نے ہماری زیارت کے لئے نہ بھیجی

وَاَنَا عَلَيْكَ كَمَا عَهِدْتُ وَاِنْ نَقَضْتَ عَلَيَّ عَهْدَكْ

مین نے تو جو عہد تجھ سے کیا تھا اوسی پر ہون اگرچہ تو نے اپنا عہد مجھ سے توڑ دیا ہے۔

اَحْرَقْتَ يَا ثَغْرَ الْحَبِيبِ حَشَايَ لَمَّا ذُقْتُ بَرْدَكْ

ای میرے محبوب کے منہ جب مین نے تیری ٹھنڈک کا مزہ چکھا تو تو نے میرا دل جلا دیا۔

وَشَهِدْتَ اَنِّي ظَالِمٌ   لَمَّا طَلَبْتُ اِلَيْكَ شَهْدَكْ

اور جب مین نے تیرا شہد (یعنی ایک بوسہ) تجھ سے مانگا تو تو نے شہادت دی کہ مین ظالم ہون

اَتَظُنُّ غُصْنَ الْبَانِ يُعْجِبُنِي   وَقَدْ عَايَنْتُ قَدَّكْ

کیا تجھے گمان ہے کہ مجھے بان کی شاخ کے دیکھنے سے تعجب ہوگا جب کہ مین تیرا قد دیکھ چکا ہون

اَمْ تَخْدَعُ التُّفَّاحُ اَلْحَاظِي   وَقَدْ شَاهَدْتُ خَدَّكْ

یا تیرے رخسارہ کے دیکھنے کے بعد میری نگاہ سیب کی خوبصورتی کے دہوکے مین آسکتی ہے

اَمْ خِلْتَ آسَ عِذَارِكَ الْمَعْشُوقِ يُحْمَى مِنْكَ وَرْدَكْ

کیا تجھے خیال ہے کہ تیرے عذار کا آس (یعنی کاکل) جو خوشبودار ہے تیرے گلاب (رخسارہ) کو (بوسون سے) بچا سکتا ہے

لَا وَالَّذِي جَعَلَ الْهَوَى   مَوْلَايَ حَتَّى صِرْتُ عَبْدَكْ

ہرگز نہین۔ قسم ہے اوس شخص کی جس نے عشق کو میرا مولا کر دیا ہے کہ جس سے مین تیرا غلام بن گیا ہون

يَا قَلْبَ مَنْ لَانَتْ مَعَا   طِفُهُ عَلَيْنَا مَا اَشَدَّكْ

اے دل اوس شخص کے جس کی چال ڈھال نرم و نازک ہے ہم پر تو کیا سخت و شدید ہے

یہ بہت ہی عمدہ قصیدہ ہے۔ مگر ہم اطالت کے خوف سے اسی پر اختصار کرتے ہین۔ نفیس مذکور ملکون مین پھر کر لوگون کی مدح سرائی کیا کرتا اور انعام و اکرام مانگا کرتا تھا۔ عماد کاتب نے بھی خریدہ مین اوس کا ذکر کیا اور کہا ہے کہ وہ بڑا فقیہ مالکی المذہب تھا۔ علوم اوائل اور ادب مین بڑی دستگاہ رکھتا تھا۔ یہ شعر اوسی کے ہین۔

یسّر بالعید اقوامٌ لهم سعةٌ ... من الثراء و امّا المقترون فلا

عید سے وہ لوگ خوش ہوتے ہین جو صاحب مقدور ہین ۔ مگر مفلس نہین خوش ہو سکتے

هل سرّنی و ثیابی فیه قوم سبا ... او راقنی و علی راسی به ابن جلا

کیا عید سے مجھے خوشی ہو سکتی ہے حالانکہ میرے کپڑے قوم سبا کے سے ہین یا عید مجھے خوش نما بنا سکتی ہے

جب کہ اوس مین میرے سر پر ابن جلا ہے ۔

قوم سبا سے اوس کی مراد مزّقنا ہم کل ممزّق سے ہے اور ابن جلا سے وہ شخص مراد ہے

جس کے پاس عمامہ نہو ۔ اور اس مین سحیم بن وثیل الریاحی شاعر کے اس قول طرف اشارہ ہے

انا ابن جلاء و طلّاع الثنایا ... متی اضع العمامة تعرفونی

مین ابن جلا یعنی مشہور شخص ہون ۔ اور بلندیون پر طلوع کرتا یا مشکلات کو سر کیا کرتا ہون جب مین عمامہ رکھدون

تو تم مجھے اچھی طرح جان جاؤ گے ۔

عماد نے اوس کا ذکر کتاب الخریدہ مین بھی کیا اور کہا ہے کہ وہ مصر کے بڑے فقہا مین سے تھا ۔ قاضی

فاضل کو مین نے دیکھا کہ اوس کی تعریف کرتا تھا ۔ مین نے ایک قصیدہ بھی دیکھا جو اوس نے مصر سے

اوس کو لکھہ کر بھیجا تھا ۔ اوس کے دیوان سے مین نے یہ شعر بھی نقل کئے تھے ۔

یا راحلاً و جمیل الصبر یتبعه ... هل من سبیل الی لقیاک یتّفق

اے جانے والے مسافر جس کے ساتھہ صبر بھی پیچھے پیچھے جاتا ہے ۔ کیا ایسا اتفاق ہو سکتا ہے کہ تیری

ملاقات کی کوئی سبیل ہو جائے

ما انصفتک جفونی و هی دامیةٌ ... و لا وفی لک قلبی و هو محترق

میری پلکون نے رو رو کر گو کہ خون بہا دیا مگر پھر بھی تیرے ساتھہ انصاف نہ کیا اور گو کہ میرا دل جل گیا پھر بھی حق محبت کا ایفا

اوس کا ایک دادا تھا جسے قطرس کہتے تھے ۔ ۲۴ ربیع الاول ۵۶۶ھ کو شہر قوص

(واقع مصر صعید) مین اوس نے وفات پائی ۔ اس وقت اوس کی عمر ستر برس سے زاید ہو گئی رحمہ اللہ تعالی

لخمی بفتح لام و سکون خائے معجمہ و میم منسوب ہے ۔ لخم بن عدی کی جانب جس کا اصل نام مالک تھا

اور جو جذام کا بھائی تھا ۔ جذام کا نام عمرو بن عدی تھا ۔ ان دونون مین باہم جھگڑا ہوا ۔ عمرو نے مالک کے

ایک لخم یعنی تھپڑ مارا اس پر مالک نے ایک چھری سے عمرو کا ہاتھہ جذم کیا یعنی کاٹ دیا ۔ اس لئے

مالک کو نُم اور عمرو کو جُذام کہنے لگے۔ قُطرُس بضمِّ قاف و سکون طائے مُہملہ و ضمِّ را و سین مُہملہ۔ اس نسبت کی نسبت مین نے ہر چند تحقیقات کی مگر بے سود اوس کی حقیقت کچھ نہ معلوم ہوئی صرف یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ مصر کا رہنے والا تھا۔ اس کے بعد بہاء الدین زُہیر بن محمد کاتب شاعر نے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالٰی آیندہ آئیگا مجھ سے بیان کیا۔ کہ یہ نسبت اوس کے دادا قُطرُس کی جانب ہے۔ بہاء الدین اوسکا شاگرد تھا۔ اور اوس کے بعض اشعار نقل کیا کرتا تھا۔ اور جلدک ابو المظفر آزاد کردہ تھا تقی الدین عمر صاحب حماہ کا جس کا ذکر انشاء اللہ تعالٰی آیندہ آئیگا۔ یہ جلدک بڑا دیندار اور فاضل شخص تھا۔ ۲۴ شعبان ۶۲۸ھ (۱۲۳۱ء) مین بمقام قاہرہ اسّی برس سے زاید عمر مین اوس نے وفات پائی۔ شعر بھی کہتا اور حافظ سلفی وغیرہ سے روایت بھی کیا کرتا تھا۔ بہاء الدین زُہیر نے جو اوس کے اشعار نقل کئے تھے اون مین ایک لڑکے کی نسبت اوس کے یہ شعر ہین جو علم ہندسہ اور ہیئیت سیکھتا تھا۔

وَذِی ہَیْئَۃٍ یَزْہُوْ بِوَجْہٍ مُہَنْدَسٍ اَمُوْتُ بِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَاُبْعَثُ

ایک ذی ہیئیت مہندسی چہرہ کے ساتھ جلوہ گر ہے جسے دیکھ کر مین ہر روز مرتا ہون اور جی اُٹھتا ہون۔

مُحِیْطٌ بِاَشْکَالِ الْمَلَاحَۃِ وَجْہُہٗ کَاَنَّ بِہٖ اِقْلِیْدَسًا یَتَحَدَّثُ

اشکال ملاحت سے اوس کا چہرہ محیط ہے۔ گویا اقلیدس اوس مین باتین کر رہا ہے

فَعَارِضُہٗ خَطُّ اسْتِوَاءٍ وَخَالُہٗ بِہٖ نُقْطَۃٌ وَالصُّدْغُ شَکْلٌ مُثَلَّثُ

اوسکا عارض خط استوا[۲] ہے۔ اوس مین کا خال ایک نقطہ ہے اور بنا گوش مثلث کی شکل ہے

یہ بیتین ابو جعفر عُلوی[۳] مصری کی طرف بھی منسوب ہین۔ واللہ اعلم کس کی ہین۔

(۱) دیکھو تذکرہ ۶۲ ناصح الدین ارّجانی نوٹ ۔
(۲) علوم اوائل سے مراد ہین علوم منطق فلسفہ ریاضی وغیرہ۔ جو اہل اسلام نے حکماے یونان کی کتابون کے ترجمون سے لئے تھے۔
(۳) ہم نے پھاڑ کر اون کی بالکل دھجیان کر دین سورہ سبا آیت ۱۸
(۴) مُتَمِّم بن نُوَیرہ یربوعی شاعر اشاعت اسلام سے چالیس سال قبل پیدا ہوا اور ۳۰ھ (۶۵۰ء) مین مرا ہے از شرح شواہد المغنی مصنفہ سیوطی۔ غالبًا یہ شاعر وہی شخص ہے جو عبد بنی حسحاس کے لقب سے

مشہور ہے۔ دیکھو تذکرہ ۸ نوٹ ۷

(۵) میدانی نے اپنے امثال مین اس شعر کو نقل کیا ہے۔ ابن جلا عربی محاورات مین اوس شخص کو کہتے ہین جو مشہور ہو یہ محاورہ جبلا الامور (اوس نے کامون کو ظاہر کردیا) سے نکلا ہے۔ اور اسی واسطے اوس شخص کو بھی کہتے ہین جس کے سر پر عمامہ نہ ہو۔

(۶) خط استوا وہ فرضی خط ہے۔ کہ جہان آفتاب ہوگذرے اور تمام دنیا مین دن رات برابر ہوجاے۔ ۲۱ مارچ اور ۲۱ دسمبر کو ایسا ہوا کرتا ہے۔ اور اسی وقت اعتدال ربیعی اور اعتدال خریفی ہوتا ہے۔ یہان خط استوا سے مراد وہ سیاہی ہے جو ڈاڑہی نکلنے کے وقت ابتدا مین چہرہ کے گرد نمودار ہوتی ہے۔

(۷) غالباً یہ وہی شخص ہے جس کا نام تذکرہ ابن خزیمہ مین ابوجعفر مسلم الحسینی لکھا ہے

۶۶ - ابو العباس احمد بن ہارون الرشید بن المہدی بن المنصور الہاشمی معروف بالسبتی

بندۂ صالح تھا۔ اپنے باپ کے ہی عہد خلافت مین باوجود قدرت دنیا کو ترک کردیا تھا۔ امورات دنیوی سے کچھہ تعلق نہ رکھتا تھا۔ حالانکہ اوس کا باپ دنیا کا خلیفہ تھا۔ مگر اوسے صرف انقطاع وعزلت پسند آگیا تھا۔ سبتی اوسے اس لئے کہتے تھے۔ کہ یوم السبت کو اپنے ہاتھہ سے کچھہ کسب کیا کرتا تھا کہ اوس ہفتہ کے باقی ایام کے لئے کچھہ خرچ مل جاے۔ اور اشتغال عبادت کے واسطے فراغت حاصل ہوجاے۔ اسی واسطے سبتی مشہور ہوگیا تھا۔ اوس نے اپنی تمام عمر اسی حالت مین بسر کی۔ ۱۸۴ھ (۸۰۰ء) مین اپنے باپ سے پہلے ہی وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالے۔ اوس کے حالات بہت مشہور ہین یہان تطویل کی حاجت نہین۔ اس کا ذکر ابن الجوزی نے شذور العقود اور صفوۃ الصفوہ مین کیا ہے۔ اور کتاب التوابین (اون لوگون کی تاریخ جو دنیا سے تائب او رکنارہ کش ہوگئے ہین) اور المنتظم[1] مین بھی اس کا ذکر آیا ہے۔

(۱) المنتظم ابن الجوزی کی کتاب کا نام ہے۔ جو ایک بہت بڑی تاریخ ہے۔ شذور العقود اور صفوۃ الصفوہ بھی اوسی کی ہین۔ کتاب التوابین شیخ موفق الدین ابو محمد عبد اللہ حنبلی متوطن قدس کی ہے۔ جو ۶۲۰ھ (۱۲۲۳ء) مین مرا ہے۔ از حاجی خلیفہ۔

۶۷ - ابو العباس احمد بن محمد بن موسی بن عطاء اللہ صنہاجی اندلسی مریی
(مریہ کا رہنے والا) معروف بابن العریف کبار صالحین اور اولیائے متورعین سے تھا۔ اوس
کے مناقب مشہور ہین۔ کتاب المحاسن وغیرہ جو اون لوگون کے طریق کے متعلق ہین اوس
کی تصنیف سے ہین صوفیانہ خیالات ہین اوسکی نظم بھی اچھی ہوتی تھی۔ یہ اوس کے شعر ہین

شدوا المطی وقد نالوا المنی بمنی | وکلہم بالیم الشوق قد باحا

اونہون نے اپنی سواریون کی زین کسی جب کہ منی مین اپنی آرزوئین حاصل کر چکے تھے۔ اور ہر ایک نے
اوس شوق زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا جو اون کے دل پر سخت اثر کر رہا تھا۔

سارت رکائبہم تندی روائحہا | طیبا بما طاب ذاک الوفد اشباحا

اونکے قافلے روانہ ہوئے جن سے ارض تقدیس سے خوشبوؤن کی مہک پھیلتی جاتی تھی کیونکہ اوس گروہ مین مقدس پاکیزہ لوگ تھے

نسیم قبر النبی المصطفی لہم | روح اذا شربوا من ذکرہ راحا

خدا کے نبی محمد مصطفی صلعم کی قبر مطہر کی نسیم سے اون کے دل خوش ہوتے تھے جب کہ وہ آپکے ذکر مبارک کی شراب پیتے تھے

یا واصلین الی المختار من مضر | زرتم جسوما وزرنا نحن ارواحا

اے وہ لوگو جو برگزیدۂ قوم مضر کی قبر مطہر کے پاس پہونچ گئے ہو گو تم نے جسمانی زیارت کی ہے مگر ہم بھی محروم
نہین رہے ہم نے روحانی زیارت کی ہے۔

انا اقمنا علی عذر وعن قدر | ومن اقام علی عذر کمن راحا

ہم جہان تھے وہین ایک عذر سے پڑے رہے۔ مقدر نے ہمین روک لیا۔ جو شخص عذر سے رہ جاتا ہے وہ ایسا ہی
ہے جیسے اوس نے سفر کیا۔

اوس سے اور قاضی عیاض بن موسی یحصبی سے خط وکتابت ہوا کرتی تھی۔ جو نہایت ہی عمدہ ہے
طرح طرح کے علوم جانتا تھا۔ قرآن مجید کی مختلف قراءتون کا بڑا شوق تھا۔ اس فن مین اوس نے
روایات کو جمع کیا۔ اور اون کے اسناد کی خوب چھان بین کی۔ اور دریافت کیا تھا کہ کہان کہان
اون کا اتفاق ہے۔ عباد اور اہل زہد اس سے الفت کرتے اور اوس کی صحبت کی تعریف
کرتے تھے۔ ایک بزرگ فاضل نے بیان کیا ہے کہ مین نے ابو محمد علی بن احمد معروف بابن
حزم ظاہری اندلسی کے حق مین (جو ایک بڑا محقق عالم تھا) خود ابن عریف کے ہاتھ کا لکھا ہوا

ایک نقرہ دیکھا ہے جس مین اوس نے لکھا ہے کہ ابن حزم کی زبان اور حجاج مین (۴) یوسف الثقفی کی تلوار دونو برادر ہین۔ یہ اوس نے اس وجہ سے کہا تھا کہ اہل بدعت کے ائمہ متقدمین و متاخرین پر وہ اکثر طعن کیا کرتا اور کوئی بھی اوس سے نہ بچتا تھا۔

ابن العریف کی تاریخ ولادت یوم یکشنبہ بعد از طلوع فجر ۲ جمادی الاولی سنہ ۴۸۱ھ دسمبر ۱۰۸۸ع اور وفات شب پنجشنبہ اول شب ۲۳ صفر سنہ ۵۳۶ھ ستمبر ۱۱۴۱ء کو بمقام مراکش ہوئی۔ دوسرے روز ۲۴ صفر کو مدفون ہوا کسی شخص نے والی مراکش سے اوس کی چغلی کھائی تھی جس پر اوس نے (جواب طلب کرنے کو) اسے مراکش مین پکڑ بلوایا تھا (۵)۔ وہان جاکر اوس کا انتقال ہوگیا۔ لوگ اوس کے جنازہ پر جمع ہوئے اور بعض کرامتین اوس سے ظہور مین آئین۔ صاحب مراکش کو اوس کے پکڑ بلوانے پر بڑی ندامت ہوئی۔ جو شخص کہ اوس وقت مراکش کا حاکم تھا اور جس نے اسے بلوایا تھا اوس کا نام علی بن یوسف بن تاشفین تھا جس کا ذکر اوس کے باپ کے بیان مین انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آئیگا۔

مَرِی منسوب ہے مَرِیّۃ کی جانب مَرِیّۃ بفتح میم وکسر رائے مہملہ وتشدید یائے تحتانیہ اندلس مین ایک بڑا شہر ہے۔

---

(۱) وادی منی مین مکہ معظمہ کے قریب مسلمان جاکر مناسک حج کو ختم کرتے ہین اور یہان اون کا حج تمام ہوجاتا ہے

(۲) اگرچہ حج سب مسلمانون پر فرض ہے مگر بعض صورتون مین بعض مسلمان معذور قرار دئے گئے ہین۔ اگر اون کی نیت مین حج کا کرنا ہوتا ہے اور عذر کے سبب سے وہ نہین جاسکتے ہین تو وہ حج کے ثواب ملنے کی امید رکھ سکتے ہین

(۳) دیکھو تذکرہ ۶۸ ابن الحطیئہ نوٹ ۱۔

(۴) عباسی مورخ حجاج کو ظالم بتاتے ہین جس کی تلوار نے اسلام کی اس قدر مدد کی ہے کہ اسلام کو گویا از سر نو زندہ کیا ہے۔ یہی شخص ہے جس کی محنتون کے نتیجہ سے بنی عباس بلکہ جملہ بنی ہاشم نے مدتون فائدہ اوٹھایا۔ واقعی اس نے بہت لوگون کو قتل کیا لیکن یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ اونہین قتل نہ کرتا تو کیا نتیجہ ہوتا۔ اسلام تہ وبالا ہوجاتا۔ اس واسطے جن کو اوس نے قتل کیا وہ اسلام کے حکم سے اور سیف نبوی کا کیا

(۵) غالباً اصحاب کبار کی شان مین کچھ گستاخی کی ہوگی۔

---

۶۸ - ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن احمد بن ہشام بن الحطیئۃ لخمی فارسی

صلحاے مشاہیر اور اعیان صالحین سے تھا۔ باوجود زہد و صلاح کے علم ادب مین بھی اوس کو فضیلت حاصل تھی۔ قراآت سبعہ مین رئیس العلما سمجھا جاتا تھا۔[1] ادب وغیرہ کی کتنی ہی کتابین اوس نے اپنے ہاتھہ سے لکھی تھین خط اوس کا بہت پاکیزہ یادداشت نہایت عمدہ تھی۔ جو کتابین اوس کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہین۔ لوگ اوس کی تبرک اور اعتبار کی وجہ سے بڑی[2] قدر کرتے ہین آٹھہ بجے بروز جمعہ، ۷ جمادی الآخرہ ۴۷۸ھ (۱۰۸۵ء) کو شہر فاس مین پیدا ہوا۔ پھر دیار مصر مین جاکر اقامت اختیار کرلی۔ وہان کے باشندے اوس کے بڑے معتقد تھے۔ اونہون نے اوس کے صلاح و تقوے کو دیکھا تھا۔ اوس نے حج بھی کیا۔ اور شام کے ملک مین بھی گیا تھا۔ پھر مصر مین آکر شہر کے باہر جامع راشدہ[3] مین وطن اختیار کرلیا کسی سے کچھہ نذر نہ لیتا تھا۔ پڑہانے کی اجرت بھی نہ چھوتا تھا۔ ایک مرتبہ مصر مین نہایت سخت قحط پڑا (جس سے اوس پر فاقون کی سخت مصیبت نازل ہوئی) بزرگان مصر اوس کے پاس گئے اور درخواست کی کہ اون سے کچھہ قبول کرلے مگر اوس نے بالکل انکار کیا۔ آخر سب نے مشورہ کیا۔ اور ایک شخص نے جس کا نام فضل بن یحیی الطویل (دلمنید قامت) تھا اوس کی بیٹی کی درخواست کی۔ جو قاہرہ مین قاضی کے پاس عدل اور شہر مین ممتاز تھا۔ ابن الحطیئہ نے اپنی بیٹی اوسے دیدی۔ شادی کے بعد اوس نے اپنی ساس کو بھی بی بی کے پاس رہنے کی استدعا کی۔ ابن الحطیئہ نے اجازت دیدی۔ اس سے اون کا یہ مقصد تھا۔ کہ ابن الحطیئہ پر سے اون کے خرچ کا بوجھہ کم ہو جائے۔ اس طرح یہ وہ اکیلا رہ گیا۔ اور کتاب کی اجرت سے بسر کرنے لگا۔ آخر محرم ۵۶۰ھ (دسمبر ۱۱۶۴ء) مین بمقام مصر اوس نے وفات پائی قرافہ صغری[4] مین مدفون ہوا۔ لوگ اوس کی قبر پر زیارت کرنے کو آیا کرتے ہین۔ مین نے بھی ایک مرتبہ رات مین زیارت کی تھی اوس وقت وہان کثرت سے لوگ جمع تھے۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

وہ کہا کرتا تھا۔ سعادت اسلام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کفن مین مدفون ہوگئی۔ اس سے یہ اشارہ تھا۔ کہ جناب ممدوح کے عہد مبارک مین اسلام کو ترقی ہوتی رہی۔ لیکن اون کے بعد اوس مین تنزل و اضطراب شروع ہوگیا۔ کتاب الدول المنقطعہ کے بیان (حافظ الدین العدم ابو [illegible]) مین مذکور ہے کہ ۵۳۳ھ مین تین مہینے تک وہان کوئی قاضی نہ تھا۔ [illegible] ابن الحطیئہ کو منتخب کیا گیا۔ مگر اوس نے یہ شرط کی کہ قوانین دولت[5]

(فاطمئین) کے روسے وہ قضا کا حکم نہ دیگا (بلکہ اہل سنت کی شرع شریف کے اصول سے فتوی دیا کریگا) یہ امر ممکن نہوا جس سے دوسرا شخص مقرر ہو گیا۔ واللہ تعالے اعلم۔

خُطَیئَہ بضم حائے مہملہ و فتح طائے مہملہ و سکون و یائے تحتانیہ و ہمزہ و ہا۔ فاسی (بفتح فاو الف و سین مہملہ) منسوب بفاس۔ جو مغرب مین سبتہ کے قریب ایک بڑا شہر ہے۔ اور جہان پر عالم و فاضل بہت کثرت سے ہوئے ہین۔

(۱) ابتدا مین قرآن جو لکھا گیا تھا اوس وقت نہ تو اوس مین اعراب ہی تھے اور نہ حروف متشابہ کی صورتوں مین تمیز کا ہی کوئی قاعدہ رکھا گیا تھا۔ اس وجہ سے ہزارہا الفاظ مختلف طور سے پڑہے جا سکتے تھے۔ پھر آیات کی تفریق اور اجزاے کلام کی تقسیم کے قواعد بھی نہ تھے۔ اس لئے کلام اللہ کے معانی سمجھنے مین بڑی دقت پڑتی تھی۔ اس وجہ سے اور نیز قرآن شریف کے ایک خاص طرح پر پڑہنے اور بعض احادیث کے بموجب خاص خاص جگہ پر زور دینے کی بنا پر قرآن کی قرأتین مختلف ہو گئین اور سات یا نہ الطہ صورتین اوسکی قرار پا گئین بیضاوی اور زمخشری وغیرہ بڑے بڑے مفسر اور محدث اختلاف قرأۃ کی جا بجا اپنی اپنی تفسیر (ان) فیہ مین حوالہ دیا کرتے اور مشتبہ الفاظ کو بتا دیتے ہین۔ کہ کس قرائت مین وہ کیسے پڑہی جاتی ہین۔ یہ سات قرائتین درست مانی جاتی ہین۔ ان سے قرآن مین نہ تو کوئی لفظ کم یا زیادہ سمجھا جاتا ہے اور نہ غلط خیال کیا جاتا۔

(۲) ڈی ساسی نے اپنی کتاب سوانح عمری حاکم بامر اللہ مین اس مسجد کا حال بھی لکھا ہے

(۳) دیکھو تذکرہ ۴۲ طحاوی نوٹ ۱۲۔

(۴) کتاب الدول المنقطعہ (تاریخ سلطنتہائے خودمختار) حاجی خلیفہ کے قول کے بموجب چار جلدون مین اور بہت اچھی کتاب ہے۔ وزیر جمال الدین ابوالحسن علی ابن ابی منصور ظاہر الازدی کی تصنیف ہے جو ۶۲۳ھ (۱۲۲۶ع) مین مرا ہے۔

(۵) اس زمانہ مین مصر کے مالک فاطمئین تھے۔ اور ان کا مذہب شیعہ تھا۔ ابن حطیئہ اس بیان سے جو اوسنے حضرت عمر کی نسبت کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل سنت وجماعت سے تھا۔

۶۹ - ابو العباس احمد بن ابی الحسن علی بن ابی العباس احمد معروف بابن الرفاعی مرد صالح اور شافعی مذہب کا فقیہ تھا۔ اصل مین تو وہ عرب تہا۔ مگر بطائح مین ایک قریہ مین رہتا تھا جسکا نام اُمّ عَبِیدہ تھا۔ یہان اوس کے پاس کثرت سے فقرا جمع ہو کر رہتے تھے

اور متبع ہو گئے تھے۔ رِفَاعِیَّہ اور بَطَائِحِیَّہ فقرا جو کہلاتے ہین وہ اوسی کے نام سے منسوب ہین۔ اوس کے اتباع[۱] کا عجیب حال تھا۔ زندہ سانپون کو کہا جاتے۔ جلتے تنورون مین گہس پڑتے۔ اور آگ بجہا دیتے تھے۔ کہتے ہین کہ وہ اپنے (بطائح کے) شہرون مین شیرون پر سوار ہوتے ہین۔ اور اور بھی اون کے ایسے ہی کام مشہور ہین۔ اونہون نے اپنے میلے بھی مقرر کر رکھے ہین جنمین بے شمار فقرا جمع ہوتے ہین۔ اور یہ لوگ سب کا خرچ اوٹہاتے ہین۔ اس شخص کی اولاد نہ تھی۔ اوس کے بہائی کی اولاد تھی۔ وہ اس گروہ نواح مین اوس کی مشیخت اور ولایت کی آج تک وارث ہے۔ اون کے حالات بہت مشہور ہین۔ بیان کے لیے طول دینے کی کوئی حاجت نہین۔ یہ شیخ احمد باوجود اس کے کہ عبادت مین بہت مشغول رہتا تھا۔ شعر بھی کہا کرتا تھا۔ یہ شعر بھی اوسی کے ہین ؎

اِذَا جَنَّ لَیْلِی هَامَ قَلْبِی بِذِكْرِكُم ۔۔۔ اَنُوْحُ كَمَا نَاحَ الحَمَامُ المُطَوَّقُ

جب رات کا اندہیرا چہا جاتا ہے تو تمہاری یاد مین میرا دل تڑپنے لگتا ہے۔ مین اسی طرح نوحہ کرتا ہون جیسی کنٹھہ دار قمری نالہ کرتی ہے

وَفَوْقِي سَحَابٌ يُمْطِرُ الهَمَّ وَالأَسَى ۔۔۔ وَتَحْتِي بِحَارٌ بِالأَسَى تَتَدَفَّقُ

میرے اوپر ابر ہے جو غم و رنج کا مینہ برساتا ہے۔ اور نیچے میرے سمندر ہین جن سے رنج کے طوفان اوٹھتے ہین

سَلُوا أُمَّ عَمْرٍو كَيْفَ بَاتَ أَسِيرُهَا ۔۔۔ تُفَكُّ الأُسَارَى دُونَهُ وَهُوَ مُوثَقُ

ام عمرو سے پوچھو اوس کے قیدی (گرفتار عشق) نے رات کس طرح بسر کی۔ اوس نے اور قیدی تو چہوڑ دیے مگر وہ بندہا پڑا رہا ہے

فَلَا هُوَ مَقْتُولٌ فَفِي القَتْلِ رَاحَةٌ ۔۔۔ وَلَا هُوَ مَمْنُونٌ عَلَيْهِ فَيُطْلَقُ

نہ تو اوسے قتل ہی کیا جاتا ہے کہ جس سے آرام مل جائے۔ اور نہ اوس پر کوئی احسان ہی کرتا ہے کہ جس سے اوسے رہائی میسر ہو

رفاعی کی تمام عمر اسی حالت مین گزری۔ آخر کار بروز پنجشنبہ ۲۲ جمادی الاولی ۵۷۸ھ (ستمبر ۱۱۸۲ء) کو اُمّ عَبِیدَہ مین ستر برس کی عمر سے زیادہ کا ہو کر مر گیا۔ رحمہ اللہ تعالےٰ۔

رِفَاعی بکسر راے مہملہ و فا و الف و عین مہملہ منسوب ہے ایک عرب کی طرف جس کا نام رفاعہ تھا۔ یہ بات مین نے اوس کے ایک اہل بیت کی لکھی ہوئی نقل کی ہے اُمّ عَبِیدَہ بفتح عین و باے موحدہ مکسورہ و سکون یاے تحتانیہ و دال مفتوحہ بطائح[۲] بفتح باے موحدہ و طاے مہملہ و الف و یاے تحتانیہ و حاے مہملہ چند قریون کی مجموعہ کا نام ہے۔ جو واسط اور بصرہ کے وسط مین پانی کے درمیان آباد ہین اور عراق

مین بہت مشہور ہین

(۱) لین صاحب کے ماڈرن ایجپشنز مین ان درویشون کے عجیب و غریب کامون کا بہت تفصیل سے حال لکھا ہے مگر مجھے یہہ کتاب نہ ملی ورنہ مین اونکی کچھ تفصیل لکھتا۔

(۲) البطائح (نشیبی یا دلدلی مقام) ایک بڑا وسیع خطہ اوس مقام پر واقع ہے جہان دجلہ و فرات دونو دریا آکر ملتے ہین۔

۷۰ امیر العباس احمد بن طُولُون صاحب دیار مصر شام و ثُغُور[1]

کو خلیفہ المعتز باللہ نے (۲۵۴ھ یا ۸۶۸ء) مین مصر کا والی مقرر کیا تھا۔ پھر جس زمانہ مین اَلْمُوَفّق ابو احمد طلحہ بن المتوکل جو اپنے بھائی اَلْمُعْتَمِد علے اللہ خلیفہ کا نائب اور اَلْمُعْتَضِد باللہ کا باپ تھا والی زنگ سے لڑ رہا تھا ابن طولون نے دمشق اور شام کے تمام ملک پر اور انطاکیہ اور ثغور پر قبضہ کر لیا۔ یہہ احمد بڑا عادل جواد شجاع متواضع سیرت کا اچھا اور صادق الفراست بڑا دور اندیش تھا سلطنت کے کام اپنے آپ کرتا ملکون کی آبادی مین ہر وقت لگا رہتا اور اپنی رعایا کے حال کو خود دیکھتا بھالتا تھا۔ اہل علم کا بڑا قدردان تھا۔ اوس کے دسترخوان پر ہر روز خاص و عام سب حاضر ہوتے تھے۔ ہر مہینہ مین صدقہ کے لئے ایک ہزار[2] دینار مقرر کر رکھے تھے۔ ایک روز اوس کا ایک کارپرداز آیا۔ اور پوچھا کہ اگر کوئی عورت میرے پاس آئے جس کے پاس ازار[3] ہو اور ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی بھی پہنے ہو اور مجھسے سوال کرے تو کیا مین اوسے بھی دیدون۔ کہا جو شخص تیرے آگے ہاتھ پھیلائے سب کو دیا کر۔ مگر باوجود اس سب صفات حسنہ کے تلوار بھی بڑی جلدی کھینچتا تھا۔ قُضَاعِی کہتا ہے کہ ابن طولون نے جو آدمی گرفتار کر کے قتل کئے یا اوس کی قید مین مرے اونہین مین سے گنا تھا اٹھارہ ہزار کی تعداد نکلی تھی۔ اوسے قرآن مجید حفظ تھا۔ آواز بھی بہت اچھی تھی۔ کوئی شخص قرآن اوس کے برابر نہین پڑھ سکتا تھا۔ اوس نے ایک جامع مسجد بھی ۲۵۹ھ (۸۷۲ء) مین مصر اور قاہرہ کے درمیان بنائی تھی جو اوس کے نام سے منسوب ہے۔ یہہ بات فرغانی[4] نے اپنی تاریخ مین زیادہ کی ہے۔ مگر قُضَاعی نے اپنی کتاب الخطط مین لکھا ہے۔ کہ اس کی تعمیر سنہ ۲۶۴ھ مین شروع اور ۲۶۶ھ مین ختم ہوی تھی واللہ اعلم۔ اور احمد بن[5] یوسف مصنف سیرۃ ابن طولون نے لکھا ہے کہ اس پر ایک لاکھ بیس ۱۲۰۰۰۰ ہزار دینار خرچ ہوئے تھے۔ اس کا باپ ملوک تھا

نوح بن اسد سامانی عامل بخارا نے مامون کو غلامون کے ساتھ ۲۰۴ھ مین تحفتۃً بھیجا تھا - طولون ۲۴۰ھ (۸۵۴ء) مین مر گیا - اوس کا یہہ بیٹا احمد سامرا مین ۲۳ رمضان ۲۲۰ھ (۲۰ ستمبر ۸۳۵ء) کو پیدا ہوا تھا - جسے بعض کہتے ہین کہ طولون نے لیکر پال لیا تھا - یہہ مصر مین ۱۲ یا ۲۳ رمضان ۲۵۴ھ (ستمبر ۸۶۸ء) کو پہنچا تھا - بعض نے روز دوشنبہ ۲۵ رہی اوس کے وہان داخل ہونے کی تاریخ بیان کی ہے اسی مقام پر اوس کا انتقال شب یکشنبہ ۲۰ ذی القعدہ کو اور فرغانی کے قول کے بموجب ۱۰ ماہ مذکور ۲۷۰ھ (مئی ۸۸۴ء) کو اسہال(۶) سے ہوا - رحمہ اللہ تعالیٰ - مین نے اوس کی قبر کی زیارت کی ہے - جو ایک پورانے قبرستان مین دروازہ کے قریب قلعہ کے پاس اوس راستہ پر جو قرافہ صغریٰ کو جاتا ہے دامن کوہ مقطم مین واقع ہے - طولون(۷) بضم طاے مہملہ و سکون واو و ضم لام و واو و نون ترکی نام ہے - سامانی بسین مہملہ والف و میم والف و نون سامان کی طرف منسوب ہے - جو شاہان سامانیہ ماوراء النہر و خراسان کا مورث اعلیٰ تھا - سامرا بفتح سین والف و میم مفتوحہ و راے مہملہ مشددہ والف ایک بڑا شہر ہے جسے معتصم نے ۲۲۰ھ (۸۳۵ء) مین عراق مین بغداد سے اوپر کو آباد کیا تھا جوہری نے اپنی کتاب صحاح مین چھہ صورتین حرف را مین اوس کے پڑھنے کی بیان کی ہین اون مین سے ایک یہہ ہے - یہان اون چھیون کے لکھنے کا موقع نہین - ابراہیم بن المہدی کے بیان مین ہم اوپر لکھ آئے ہین

(۱) ثغور جمع ثغر کی ہے - ثغر گھاٹی کو کہتے ہین - جہان سے دشمن کے ملک مین گھس آنے کا خوف ہو - یہان مراد حدود روم سے ہے -

(۲) ابو المحاسن دس ہزار دینار بتاتا ہے -

(۳) چادر وغیرہ ہر ایک کپڑا جو بدن کو ڈھانک لیوے یعنے معزز لباس مین ہو -

(۴) ابو محمد عبد اللہ بن محمد الفرغانی نے طبری کا ذیل لکھا ہے - از حاجی خلیفہ -

(۵) احمد بن یوسف بن الدایہ سیرۃ ابن طولون کا مصنف ۳۳۴ھ (۹۴۵ء) مین مرا ہے - از حاجی خلیفہ -

(۶) ذرق الامعا انتڑیون کا پھسلنا پیٹ کی بیماری ہے - مین نے اوس کا ترجمہ اسہال کیا ہے -

(۷) کبھی کبھی اسے طیلون بھی لکھتے ہین -

(۸) دیکھو تذکرہ ۸ -

۱۷ - ابو الحسین احمد بن ابی شجاع بُویہ بن فنّاخسرو بن تمام بن کوہی بن شیرزیل اصغر بن شیرکوہ بن شیرزیل اکبر بن شیرانشاہ بن شیرفنّہ بن ششتان شاہ بن سسن فرو بن شروزیل بن سسناد بن بھرام گور بادشاہ بن یزدگرد بن ہرمز کرمان شاہ بن شاپور بادشاہ بن شاپور ذی الاکتاف (۱)

جس کا باقی نسب شاہان بنی ساسان مین مشہور ہے اطالت کی حاجت نہین۔ اس ابو الحسین کا لقب معز الدولہ تھا۔ وہ تین بھائی تھے جن کا ذکر (اپنے اپنے موقع پر) آیندہ آئیگا۔ یہہ عضد الدولہ کا چچا (۲) شاہان دیلم سے ہوا ہے چچا تھا۔ اور عراق اور اہواز کا مالک تھا۔ اوسے اقطع یعنی ٹنٹا کہتے تھے۔ کیونکہ اوس کا ایک بایان ہاتھ اور دہنے ہاتھ کی کچھ انگلیان کٹی ہوئی تھین۔ اس کا سبب یہہ ہوا تھا کہ ابتدائے عمر مین جب وہ چھوٹا بچہ تھا تو اپنے بھائی عماد الدولہ کا تابع تھا۔ ایک مرتبہ اپنے دونون بھائی عماد الدولہ اور رکن الدولہ کے اشارہ سے کرمان کو روانہ ہوا جب اوس کے قریب پھونچا تو وہان کا حاکم اس کے آنے کی خبر سن کر بغیر لڑے بھڑے کرمان کو چھوڑ سیستان کو چلدیا۔ معز الدولہ جاتے ہی اوس پر قابض ہو گیا۔ اس علاقہ مین کردون کے کچھ آدمی ایک جگہہ قابض ہو گئے تھے۔ اور کرمان کے حاکم کو ہر سال کچھہ خراج دیا کرتے تھے اس غرض سے کہ اونھین اوس کے پاس بساط بوسی کے لئے آنا نہ پڑے جب معز الدولہ وہان پہونچا تو اونھون نے سردار کو اوس کے پاس بھیجا۔ اوس نے معز الدولہ سے انھین عہود و مواثیق کی درخواست کی کہ عادت معہودہ کے موافق وہ بھی اونھین رہنے دے۔ معز الدولہ نے اونھین منظور کرلیا۔ اس کے بعد اوس کے وزیر نے مشورہ دیا کہ عہد توڑ دیا جائے۔ اور غفلت کے وقت ان پر شبخون مار کر اون کے اموال و ذخایر لوٹ لئے جائین۔ معز الدولہ بھی اس پر راضی ہو گیا۔ اور رات کے وقت اون کی طرف چلا۔ ایک ناہموار راستہ سے روانہ ہوا۔ دشمنون کو اوس کی خبر بھی ہو گئی۔ وہ آکر ایک تنگ گھاٹی مین اس کے انتظار مین بیٹھ گئے جب وہ لشکر کے ساتھ وہان پہونچا۔ تو چارون طرف سے اس پر پل پڑے۔ تمام فوج کو قتل و اسیر کرلیا۔ صرف چند آدمی بچ نکلے۔ معز الدولہ سخت زخمی ہوا۔ بایان ہاتھ اور دہنے ہاتھ کی چند انگلیان کٹ گئین۔ سر مین بھی بڑی ضرب آئی۔ تمام بدن چور چور

ہوگیا۔ مقتولون مین گرگیا۔ دگر زندگی تھی جان بچ گئی۔ اس کے بعد وہان سے سلامت نکل آیا۔ اس کا بڑا طول طویل قصہ ہے۔

بغداد کو وہ اہواز کی جانب سے آیا۔ اور بروز شنبہ ۱۲ جمادی الاولی ۳۳۴ھ (دسمبر ۹۴۵ء) کو ایام خلافت مستکفی مین اوس مین داخل ہوکر بلا کلفت اوس کا مالک ہوگیا۔ ابو الفرج بن الجوزی نے کتاب شُذُور العُقُود مین ذکر کیا ہے۔ کہ معز الدولہ مذکور اپنے ابتدائے زمانہ مین سر پر لکڑیان ڈھویا کرتا تھا۔ پھر وہ اور اوس کے بھائی ملک کے مالک ہو گئے۔ اور جو عزت اونکو حاصل ہوی وہ مشہور ہے۔ معز الدولہ اپنے تینون بھائیون مین سب سے چھوٹا تھا۔ عراق مین اوس نے اکیس برس گیارہ مہینے حکومت کی۔ بروز دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۳۵۶ھ (اپریل ۹۶۷ء) کو بغداد مین وفات پائی۔ اپنے ہی مکان مین مدفون ہوا۔ لیکن پھر قریش کے قبرستان مین (بغداد کے قریب) اوسے لے گئے۔ وہان اوس کا مقبرہ بنا دیا۔ ۳۰۳ھ (۹۱۵ء) مین پیدا ہوا تھا۔ رحمہ اللہ تعالی۔ جب وہ مرنے لگا تو اوس نے اپنے تمام غلام آزاد کر دئے اور کثرت سے مال و اسباب صدقہ مین دیدیا۔ اور جو برائیان کہی تھین اون کی تلافی کردی۔ ابو الحسین احمد عَلَوی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ شب کو مینھ برستا اور بادل گرج رہا تھا۔ مین دجلہ کے کنارہ مَشرَعَۃُ القَصَب محلہ مین اپنے گھر مین تھا کہ ایک ہاتف کی آواز مجھے سنائی دی۔ جو یہہ اشعار پڑھتا تھا۔

لَمَّا بَلَغْتَ اَبَا الحُسَیْنِ مُرَادَ نَفْسِکَ فِی الطَّلَب

اے ابو الحسین جب تو طلب کرتے کرتے اپنے دل کی مراد کو اچھی طرح پہونچ گیا۔

وَاَمِنْتَ مِنْ حَدَثِ اللَّیَا ۔۔۔ لِیْ وَاحْتَجَبْتَ عَنِ النُّوَب

اور زمانہ کے حوادث سے امن مل گئی۔ اور اوس کے خطرات سے بچ گیا۔

مُدَّتْ اِلَیْکَ یَدُ الرَّدٰی ۔۔۔ وَلَخَذْتَ مِنْ بَیْتِ الذَّھَب

تو تیری طرف موت نے ہاتھ پھیلایا۔ مگر تو نے راد سے فقیر سمجھ کر (خزانہ سے سونا لیا دکہ اوسے دیوے)

وہ کہتا ہے کہ یکایک اسی تاریخ کو معز الدولہ مر گیا۔ جب وہ مر گیا تو اوس کی جگہہ اوس کا بیٹا عزّ الدّولہ ابو المنصور بختیار بادشاہ ہوا۔ جس کا ذکر انشاء اللہ تعالی آئندہ آئیگا۔ بُوَیہ بضم بائے موحدہ و فتح واؤ و سکون یائے تحتانیہ و ہائے ساکنہ۔ فنّاخسرو بفتح فا و تشدید نون و الف و خائے معجمہ مضمومہ و سین مہملہ و رائے مضمومہ و واؤ۔ تمام بفتح تائے فوقانیہ و میم مخففہ و الف و میم۔

اگر تطویل کا خوف نہ ہوتا تو مین سب ناموں کو مقید و منضبط کر دیتا۔ مگر مین نے جو اپنے ہاتھ سے نام لکھدئے ہین۔ ناقل اونھین اوسی طرح نقل کرلین[۱] وہ صحیح ہین۔ اوس کے دونون بھائی عماد الدولہ[۳] علی اور رکن الدولہ[۴] حسن کا حال بھی آتا ہے:

(۱) تاریخ ابو الفدا مین جو اوس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اور تاریخ گزیدہ اور ابن خلکان کے قلمی نسخون مین یہ نسب ستٔرہ صورتون سے لکھا ہوا ہے۔ جو آپس مین ایک دوسرے سے جا بجا مختلف ہین۔ کہین تو نامون مین ایکسا تلفظ نہین کہین نام ہی کم و بیش ہین۔ یہان جو نام لکھے ہوئے ہین غالباً یہہ اون کے مطابق نہین جو ابن خلکان نے خود لکھے تھے۔ مگر یہہ بات کوئی بڑی اور اہم نہین ہے۔ کیونکہ اسی مین بہت بڑا اختلاف ہے کہ خاندان بُوَیہ درحقیقت بنی ساسان کی نسل سے ہے بھی یا نہین۔

(۲) دیکھو تذکرہ ۱۹ ابن حنبل نوٹ ۸۔ ابن خلکان کو اوس وقت یہ کب شبہ ہو سکتا تھا۔ کہ اوس کی کتاب کے ناقل اسی نسب مین ایسے عجیب و غریب تبدلات کردین گے۔

(۳) دیکھو تذکرہ ۴۵۴۔

(۴) دیکھو تذکرہ ۱۶۸۔

۷۲۔ ابو نصر احمد بن مروان بن دُوستک کُردی حُمَیدی ملقب نَصرُ الدَّولہ صاحب مَیّا فارِقین و دیار بکر

اوس وقت بادشاہ ہوا تھا جب کہ قلعہ ھَتّاخ[۱] واقع دیار بکر مین بروز پنجشنبہ ۵ جمادی الاولی ۴۰۱ھ (دسمبر ۱۰۱۰ء) کو اوس کا بھائی ابو سعید منصور بن مروان قتل ہوا تھا۔ یہہ ابو نصر بڑا مسعود و عالی ہمت ملکداری کے فن سے خوب ماہر صاحب حزم اور محتاط تھا۔ جو عیش و عشرت اور سعادت اوسے حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ ابنُ الأزرَقِ الفارِقی (باشندہ مَیّا فارقین) نے اپنی تاریخ (شہر مذکور) مین لکھا ہے کہ نصر الدولہ نے اپنی تمام عمر مین ایک شخص کے سوا اور کسی پر جرمانہ نہین کیا۔ جس کا قصہ اوس نے لکھا ہے یہان اوس کے دوہرانے کی کوئی ضرورت نہین۔ باوجود اس کے کہ وہ ہمیشہ عیش و عشرت مین منہمک رہتا تھا صبح کی نماز اوس کی کبھی قضا نہین ہوئی۔ اوس کی تین سو باٹھ لونڈیان تھین۔ ہر روز ایک سے خلوت کیا کرتا تھا۔ پھر دوسرے سال اوسی روز دوسری مرتبہ اوس کی نوبت آتی تھی۔ وہ یہہ بھی کہتا ہے

کہ اوس کی اوقات اچھی طرح منقسم تھی۔ ہر روز ایک وقت مصالح دولت پر توجہ کرتا کچھ وقت عیش و عشرت مین اور کچھ اپنے گھر کے لوگون اور دوستون کے ملنے جلنے مین گذارتا تھا۔ اس کی اولاد بھی بہت تھی جو اس کے پیچھے باقی رہی۔ شعرائے عصر اوس کے پاس بہت جمع ہوئے۔ اور اوس کی مدح مین قصائد لکھ لکھ کر اپنے دیوانون مین ہمیشہ تک باقی چھوڑ گئے۔ اس کی خوش نصیبی سے دو وزیر اوسے ایسے ملے تھے جو دونون خلفا کے وزیر رہ چکے تھے۔ ایک تو اون مین ابوالقاسم الحسین بن علی معروف ابن المغربی تھا جس کا ایک دیوان ہے جس مین نظم اور نثر دونون طرح کے تحریرات ہین[2] اور نیز اور کئی تصانیف مشہورہ کا مصنف ہے۔ یہہ پہلے خلیفہ مصر کا وزیر رہا تھا۔ اوسکے پیچھے امیر ابونصر کے پاس آکر وزیر ہو گیا تھا۔ اور دوسرا بہ اوس کی وزارت کا کام کیا تھا۔ اور دوسرا فخرالدولہ ابونصر بن جہیر اوس کا وزیر تھا۔ ان دونون کا انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ ذکر آئیگا۔ یہہ شخص آخر عمر تک برابر اپنی سعادت و اقبال پر برقرار رہا۔ پھر ۲۹ شوال ۴۵۳ھ مطابق ۱۰۶۱ع کو وفات پائی جامع مسجد محدثہ مین دفن ہوا۔ بعض کہتے ہین سدلی کے قصر مین پہلے گاڑا گیا تھا پھر وہان سے بنی مروان کی مشہور قبرستان مین لے آئے جو جامع مسجد محدثہ کے پاس ہے۔ ستتر برس کی عمر ہوئی۔ باون[2] برس امارت کی۔ جسے بعض نے بیالیس برس بھی بتایا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ میافارقین مشہور ہے اوس کے ضبط کی ضرورت نہین۔ محدثہ بضم میم و سکون حاء مہملہ و فتح دال مہملہ و ثاء مثلثہ میافارقین کے قریب ایک رباط ہے۔ سدلی بکسر سین مہملہ و دال مہملہ و لام مشددہ مکسورہ اسی قصر مین ایک قبہ ہے جس کے تین ستون ہین یہ عجمی اللفظ ہے جس کے معنی[3] تین ستون کے ہین۔ اس کے بعد اسکا بیٹا نظام الدین ابوالقاسم نصر بادشاہ ہوا۔

---

(۱) ابوالفدا اپنے جغرافیہ مین بیان کرتا ہے کہ محدثہ دیار بکر مین واقع ہے۔ عروج بنی مروان اور وفات منصور ممہد الدولہ کا حال تاریخ ابوالفدا مین دیکھنا چاہیے۔

(۲) دیوان الشعر و الرسائل کے محاورہ کے معنی یہی ہین جو ہم نے یہان لکھے ہین۔

(۳) رباط حدود ممالک اسلامیہ پر مستحصنہ مکانات یا بارکین اور سرائین تھین۔ جن کی تعداد ہزارون ہوا کرتی تھی اور جن مین مسافر مفت آرام پاتے تھے۔ ان کی تعمیر و ترمیم اور صفائی وغیرہ کے اخراجات یا تو سرکار سے مقرر ہوتے تھے یا چندہ وغیرہ سے چلتے تھے۔ یا بڑے امیر مسلمان اون کے واسطے جائدادین وقف کر دیتے

تھے۔ دیکھو تذکرہ الاقاصی الطبری اوٹ ۶۔ رباط مین جو کچھ فوجی خدمت کرنا پڑتی وہ ثواب کا کام سمجھا جاتا تھا اس مضمون کی اگر زیادہ تفصیل دیکھنا ہو تو ابو الفدا کے جغرافیہ مین خلاصہ ابن حوقل دیکھنا چاہئے۔ افسوس کہ اس زمانہ مین ایسے رفاہ عام کے کام مین روپیہ خرچ کرنا فضول سمجھا جاتا ہے۔

(۴) فارسی مین سہ دکہ یا سہ درہ کہتے ہین۔

۷۳۔ ابو القاسم احمد موصوف بالمُستَعلی بن المُستنصر بن الظاہر بن الحاکم بن العزیز بن المُعِز بن المنصور بن القائم بن المہدی عُبَید اللہ

کا باقی نسب مہدی کے ذکر مین حرف عین مین آئیگا۔ اور جو اختلاف اوس مین ہے اوس کی کیفیت بھی وہان لکھی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالی۔ یہہ اپنے باپ مُستنصر کے بعد دیار مصر اور شام مین حاکم ہوا۔ مگر اوس کے زمانہ مین اس خاندان کی حکومت مین اختلاف پڑ گیا۔ سلطنت ضعیف ہو گئی۔ شام کے اکثر شہرون سے اون کی دعوت منقطع ہو گئی۔ ایک طرف تو ترکون نے اوس کے علاقون پر قبضہ کر لیا۔ دوسری جانب فرنگی آکودے۔ خذلہم اللہ تعالے۔ فرنگی شام کے ملک مین آئے۔ اور انطاکیہ پر ماہ ذی القعدہ ۴۹۰ھ (نومبر ۱۰۹۷ء) مین چڑھائی کی سہپر ۱۶ رجب ۴۹۱ھ (۲۰ جون ۱۰۹۸ء) کو اوس پر قابض ہو گئے۔ دوسرے سال ۴۹۲ھ مین مَعَرَّة النُّعمان کو بھی لے لیا۔ اس کے بعد شعبان (جولائی ۱۰۹۹ء) مین چالیس روز سے زیادہ کے محاصرہ کے بعد بیت المقدس بھی جمعہ کی چاشت کے وقت اون کے قبضہ مین چلا گیا۔ ایک ہفتہ تک کثرت سے مسلمان قتل ہوتے رہے۔ صرف مسجد اقصی مین ستر ہزار سے اوپر اون مقتولون کی تعداد پہونچ گئی۔ صخرہ کے پاس سے فرنگیون نے ظروف طلائی و نقرئی اس قدر لئے کہ جن کی انتہا نہین۔ تمام بلاد اسلام مین اس واقعہ کو سنکر پرلے درجہ کا تہلکہ پڑ گیا۔ جس کا ذکر کسی قدر افضل بن امیر الجیوش کے بیان مین حرف شین مین آئیگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ یہہ افضل شاہنشاہ (امیر الجیوش) کے لقب سے موصوف تھا۔ اس نے بیت المقدس کو سُکمان (۵) بن اُرتُق سے ۲۵ رمضان ۴۹۱ھ جمعہ کے دن یا شعبان ۴۸۹ھ مین لیا تھا۔ واللہ اَعلَم بالصواب۔ اوس نے ایک شخص کو اپنی طرف سے وہان کا والی کر دیا تھا۔ مگر اوس مین اتنی طاقت نہ تھی کہ فرنگیون کو روکے۔ فرنگیون نے یہ مقام اوس سے لے لیا۔ اگر ارتقیہ خاندان کے ہاتھ مین ہی رہتا تو مسلمانون کے لئے بہت اچھا تھا۔

پھر فرنگی ساحل بحر کے اکثر شہرون پر اوس کے ایام مین قابض ہوگئے۔ ماہ شوال ۴۹۳ھ مین انہون نے حیفا(۶) بھی لے لیا۔ ۴۹۴ھ مین قیساریہ بھی اون کے ہاتھ مین چلا گیا۔ مستعلی کو کچھ اختیار نہ تھا۔ افضل (وزیر) ہی ہر ایک کام کا مالک تھا۔ اسی کے زمانہ مین اوس کا بڑا بیٹا نزار بھی سکندریہ کو بھاگ گیا۔ یہہ نزار اصحاب دعوت (فرقہ اسماعیلیہ) کا جد اعلی تھا۔ جو قلعۂ اَلَموُت اور نیز دیگر قلاع کے مالک تھے اس شخص کا حال بہت مشہور ہے۔ اور قصہ بڑا(۷) النبا ہے۔ جس کی بیان گنجایش نہین ہے مستعلی ۲۰ محرم ۴۶۷ھ (اگست ۱۰۷۴ء) کو قاہرہ مین پیدا ہوا۔ اور عید غدیر(۸) خم کے روز ۱۸ ذی الحجہ ۴۸۷ھ (دسمبر ۱۰۹۴ء) کو اوس کی بیعت ہوئی۔ مصر مین بروز سہ شنبہ ۱۷ صفر ۴۹۵ھ (دسمبر ۱۱۰۱ء) کو وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالے۔

---

(۱) اس کے خاندان سے مراد ابن خلکان کی فاطمئین سے ہے۔ مگر چونکہ اوس کے نزدیک یہہ لوگ بی بی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے نہین ہین اس واسطے وہ اس نام سے انہین نہین پکارتا۔

(۲) دیکھو تذکرہ ۱۰ ابراہیم صُولی نوٹ ۹۔

(۳) صخرہ کے معنی پتھر کے ہین۔ جو کنیسہ مسجد حضرت عمر کے پاس ہے۔ جسے اونھون نے یوراسلم کے کنیسہ کے مقام پر بنوایا تھا اوسے صخرہ اس واسطے کہتے ہین۔ کہ وہ اوس مقام پر بنا ہے جسے مسلمان وہ پتھر خیال کرتے ہین کہ جو حضرت یعقوب کا اوس وقت تکیہ تھا جب کہ اونھین ایک سیڑھی آسمان تک لگی ہوئی نظر آئی تھی۔

(۴) نُعتِ مُنعُوتِ اَبِیہِ افضل اپنے باپ کی طرح امیر الجیوش کہلاتا تھا۔ از نوَیری۔

(۵) بیت المقدس اوس زمانہ مین تاج الدولہ تُتُش سَلجوقی کے قبضہ مین تھا۔ جسے اوس نے امیر سُکمان کو دیدیا تھا۔ افضل نے افتخار الدولہ کو مُستَعلی کی طرف سے وہان کا حاکم کردیا تھا۔ ماخوذ از نویری۔

(۶) جسے اہل یورپ کیفا کہتے ہین۔

(۷) نویری نے نزار کے حالات اس طرح لکھے ہین۔

مستعلی کی بیعت بروز پنجشنبہ ۱۸ ذی الحجہ ۴۸۷ھ کو ہوئی تھی۔ اور اس کا سبب افضل امیر الجیوش تھا۔ کیونکہ وہ اَلمُستَنصِر کے مرتے ہی بسرعت تمام قلعہ قاہرہ مین آیا۔ اور مستعلی کو تخت سلطنت پر متمکن کردیا۔ اور کسی شخص کو نزار عبد اللہ اور اسمعیل اوس کے بھائیون کے پاس بھیجکر اون کے باپ کے مرنے کی اطلاع دیکر اونھین بہت جلد بلوایا۔ جب وہ آ لے تو دیکھا کہ اون کا سب سے چھوٹا بھائی تخت خلافت کا مالک بنا بیٹھا ہے۔ اس پر بارے

غصہ کے اونہین تاب نہ رہی۔ افضل نے اون سے کہا آگے بڑھو اور خدا اور ہمارے خداوند المستعلی باللہ کے حضور مین زمین بوسی کرو۔ اور اوس کی بیعت کرو۔ کیونکہ المستنصر باللہ نے اوسے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ نزار نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ میرے اگر ٹکڑے بھی کرڈالے جائین تب بھی تو مین اپنے سے چھوٹے بھائی کی اطاعت نہ کرونگا۔ میرے پاس تو میرے باپ کے خاص ہاتھ کا لکھا ہوا ایک کاغذ ہے جس مین اوس نے مجھے اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ اوسے جاکر مین ابھی لے آتا ہون۔ یہہ کہکر وہ گھر کو فوراً کاغذ لانے کو گیا۔ اور سکندریہ کو چلدیا۔ افضل نے آدمی بھیجے۔ کہ اوسے واپس لے آئین۔ مگر کسی کو معلوم بھی نہ ہوا۔ کہ وہ کہان گیا۔ اور کیسے گیا۔ اس سے افضل کو سخت پریشانی ہوئی۔ مگر بعض اس روایت کو دوسری طرح بیان کرتے اور کہتے ہین۔ کہ جب مستنصر باللہ مرگیا تو نزار جو ولی عہد تھا تخت پر بیٹھ گیا۔ اور اپنی بیعت کی تجویزین کرنے لگا۔ لیکن اسے افضل نے منظور نہ کیا۔ وہ نزار کو پسند نہین کرتا تھا۔ اوس نے امرائے سلطنت اور بڑے بڑے اعیان واکابر کو بولایا۔ اور ایک مجلس منعقد کر کے اون سے کہا۔ کہ نزار جوان ہوگیا ہے۔ اوس کے مزاج کی سختی کا بار اوٹھانا بہت مشکل ہے۔ اس سے بہتر یہہ ہے۔ کہ اوس کے چھوٹے بھائی ابوالقاسم احمد کی بیعت کی جائے۔ اس تجویز کو سب نے بالاتفاق پسند کیا۔ فقط محمود بن مَصَّال نے اختلاف کیا جس سے نزار نے اپنا وزیر اور افضل کی جگہہ امیر الجیوش بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ اس واسطے ابن مَصَّال نے نزار کو اس کی اطلاع کی۔ لیکن افضل نے بڑی جلدی کی۔ اور احمد کو مستعلی باللہ کے لقب سے فوراً خلیفہ مشہور کردیا۔ اور تخت سلطنت پر اوسے بٹھاکر خود وزیر بن گیا۔ اور امام علی بن الکحّال قاضی القضاۃ اور شہود کو بلواکر تمام اعیان سلطنت سے مستعلی باللہ کی بیعت لے لی۔ اس کے بعد وہ اسمعیل اور عبداللہ کے پاس گیا جو قلعہ کی مسجد مین مقید تھے اور کہا کہ خلیفہ مستعلی باللہ کی لوگون نے بیعت کرلی ہے اور اوس نے آپکو سلام کیا اور اپنی بیعت کرنے نہ کرنے کا آپ کو پورا اختیار دیا ہے۔ اس کا اونھون نے جواب دیا۔ کہ جب خداوند تعالیٰ نے ہمارے مقابلہ مین اوسے خلافت کے لئے منتخب کرلیا ہے تو ہم بھی اوسے خلیفہ سمجھتے ہین۔ اس واسطے اونھون نے بیعت کرلی۔ اور شریف ثناء الملک محمد بن محمد الحسینی نے جو محکمۂ انشاء کا کاتب تھا (دیکھو تذکرہ ۱۴ نوٹ ۵) تمام امرائے سلطنت کے روبرو ایک سند پڑھ کر سنائی جو پہلے سے لکھی ہوئی تیار تھی۔ اس پر نزار اور عبداللہ اوس کا بھائی دونون محمود بن مَصَّال کے ساتھ سکندریہ کو بھاگ گئے۔ اس مقام کا حاکم اوس وقت ناصرالدولہ اِفتکین ترکی تھا۔ جو امیر الجیوش کے ممالیک مین سے تھا جس کا تذکرہ ابن خلکان نے اپنی کتاب

مین لکھا ہے جب یہ سارا قصہ اونہون نے جاکر اوس سے کہا اور اُس سے وزارت دینے کا وعدہ کیا تو اوس نے نزار سے بیعت کر لی اور اوس شہر کے تمام لوگون نے اوسے خلیفہ تسلیم کر لیا نزار نے پھر اپنا لقب مصطفے لدین اللہ رکھا اوس کے بعد محرم ۴۸۸ھ مین افضل نے فوج لی اور نزار افتکین اور ابن مصّال پر چڑھ کر گیا یہ لوگ بھی سکندریہ مین اوسکے مقابلہ کو نکلے بڑی سخت لڑائی کے بعد افضل کو شکست ہوئی افضل مصر کو لوٹ آیا۔ نزار نے کچھ بدوی عربونکی مدد سے مصر کے شمالی اقطاع مین تاخت وتاراج کرنا شروع کیا اور تمام ویرانہ بنا دیا اسواسطے افضل پھر سکندریہ کو گیا اور ذی القعدہ کے مہینہ تک اوسے محاصرہ کئے پڑا رہا جس وقت یہ کشمکش ہو رہی تھی اوس وقت ابن مصّال نے ایک خواب دیکھا اور غیر ملک والے منجم سے دوسرے دن صبح کو خواب کی تعبیر پوچھی اوس نے کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین ایک گھوڑے پر سوار ہون اور افضل زمین پر میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اسپر اوس اجنبی نے کہا کہ جو شخص زمین پر چل رہا ہے زمین اوسی کے قبضہ مین جائیگی یہ سنتے ہی ابن مصّال نے اپنا سب مال ومتاع جمع کیا اور موضع لک کو جو برقہ کے قریب تھا بھاگ گیا اوسکے بھاگتے ہی نزار اور افتکین کی قوت گھٹنا شروع ہو گئی اور آخر کار یہان تک مجبور ہوے کہ اونہین افضل سے اپنی جانون کی امن مانگنا پڑی جب اوس نے جان کی امان کا وعدہ کر لیا تو اونہون نے سکندریہ کے دروازے کھول ڈالے چنانچہ وہ اندر گیا اور نزار اور افتکین کو پکڑ کر مصر کو بھیجدیا اسکے بعد نزار کو پھر کسی نے نہ دیکھا کہ وہ کہان گیا کہتے ہین کہ افضل نے اوسے دو دیوارون کے درمیان چنوا دیا تھا اوسی جگہہ مر گیا نزار ۱۰ ربیع الاول ۴۳۷ھ کو پیدا ہوا تھا رہا افتکین سو اوسکی نسبت بعد مین مشہور کر دیا تھا کہ اوسے قتل کر دیا گیا۔ ابن المصّال کو افضل نے ایک خط بھیجکر اپنے پاس مصر مین بلا لیا اور جب وہ آیا تو بڑی خاطر و تواضع سے اوسے رکھا ماخوذ از نویری اس بیان کو میر خوند کے خلاصہ سے مقابلہ کرنا چاہیے جو مسٹر ڈی ساسی نے اپنی کتاب یادگار سفاکان مین دیا ہے ابن خلکان کہتا ہے کہ نزار ہی اسماعیلیون کا مورث اعلیٰ ہے اسی کو میر خوند نے بھی تسلیم کیا ہے جو کہتا ہے کہ خاندان اسماعیلیہ کا ایک سردار حسن بن محمد بن بزرگ امید نزار بن المستنصر کی نسل سے ہونے کا دعوی کرتا تھا۔ مسٹر ڈی ساسی کی دو کتابو نمین اسماعیلیونکا بیان ہے اور بہت اچھی طرح لکھا گیا ہے اونمین ہر ایک قسم کے معلومات ہین جسقدر اوسکی ان دو کتابونکی تعریف کیجائے بیجا نہوگی

(۸) خم اوس نشیبی زمین کو کہتے ہین جہان کچھہ پانی جمع ہو جاے مگر یہان خم ایک مقام کا نام ہے جو حرمین شریفین کے

درمیان جُحفہ سے تین میل پر واقع ہے وہان ایک تالاب ہے جسے غدیر خُم کہتے ہین مسلمانون مین شیعہ فرقہ کے لوگ غدیر خم کی عید مناتے ہین اور کہتے ہین کہ حضرت علی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے واپسی کے وقت جب اس مقام پر پہونچے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کیا تھا۔

۴۷۔ ابو العباس احمد بن امیر سیف الدین ابی الحسن علی بن احمد بن ابی الہیجا بن عبد اللہ بن ابی الخلیل بن مرزبان الہکّاری معروف بہ ابن المشطوب

عماد الدین کے لقب سے مشہور تھا مشطوب (داغدار) اوسکے باپ کا لقب تھا اوسکے چہرے پر زخم کا ایک داغ تھا یہ ابن المشطوب بڑا امیر کبیر اور بادشاہون کے روبرو بہت ہی بڑا ذی حرمت بلکہ بادشاہو مین ہی معدود[۱] ہوتا اور تمام مخلوق مین عالی ہمت کثیر الجود واسع الکرم شجاع ودلیر عالی حوصلہ مشہور تھا بادشاہ اس سے خوف کھاتے تھے اوس کے وقائع مشہور ہین جن مین اوس نے بادشاہون پر خروج کیا تھا۔ یہان اونکے ذکر کی کچھہ حاجت[۲] نہین دولت صلاحیہ کے امرا سے تھا کیونکہ جب اوس کا باپ جسکی جاگیر نابلس کا ملک تھا مرا تو سلطان صلاح الدین رحمہ اللہ تعالے نے ایک ثلث اوسکی جاگیر مین سے بیت المقدس کے لئے مخصوص کردیا باقی اوسکے بیٹے عماد الدین مذکور کو جاگیر مین دیدیا تھا اوس کا دادا ابو الہیجا رعمادیہ کا اور نیز چند دیگر قلاع ہکّاریہ کا مالک تھا۔ یہ ایک مدت تک اسی طرح اپنی جاہ وحرمت پر برقرار رہا مگر دمیاط[۳] کے سال وہ واقعہ ہوا جو مشہور ہے اسکی تفصیل مین نے ملک کامل[۴] کے ذکر مین بیان کی ہے اس واقعہ کے بعد ابن المشطوب دیار مصر سے نکل گیا اور آخر کو اوسکا یہ حال ہوا کہ تل[۵] یعفور کے قلعہ مین جو موصل وسنجار کے درمیان واقع ہے ربیع الاول کے مہینہ مین محصور کیا گیا اس کا قصہ مشہور ہے محاصرہ کی حالت مین امیر بدر الدین لولو اتابک صاحب موصل نے اوس سے سلسلت مراسلت شروع کی اور اس سے مکر وحیلہ کرکے اس سے وعدہ دیکر اطاعت کرنے پر آمادہ کرلیا اور اپنے وعدہ کے استحکام کیلئے حلف بھی اٹھا لیا جس سے ابن مشطوب موصل کو چلا گیا کچھہ تھوڑا ہی وہان قیام کیا تھا کہ صاحب موصل نے اوسے گرفتار کرلیا یہ واقعہ ۱۶ سنہ ۶۱۷ھ (۱۲۲۰ء) کا ہے پھر اوسی ملک اشرف مظفر الدین ابن الملک العادل کے پاس بھیجدیا اسکی گرفتاری سے ملک کا

مقصود تھا۔ کہ ملک اشرف کو راضی کرے۔ کیونکہ اس وقت اخیر مرتبہ ابن المشطوب نے ملک اشرف کے ہی مقابلہ مین خروج کیا تھا۔ ملک اشرف نے اوسے قلعہ حرّان مین قید کر دیا۔ اور نہایت ہی تنگ پکڑا۔ آہنی وزنی بیڑیان پیرون مین اور چوبی ہتکڑیان ہاتون مین ڈلوادین۔ کہتے ہین وہان اوسے ایسی بری طرح رکھا گیا تھا کہ سر اور داڑھی کے بالون اور کپڑون مین جوئین تک کثرت سے پڑ گئی تھین۔ مین اس زمانہ مین بچہ تھا یہہ حالات اوسی وقت سنا کرتا تھا۔ ایک شخص کی زبانی مین نے سنا ہے کہ اوس کے کسی خادم نے ملک اشرف کو یہہ دو بیت اوس کی خلاصی کے واسطے لکھکر بھیجی تھین۔

یَا مَنْ بِدَوَامِ سَعْدِهٖ دَارَ فَلَکْ ۔۔۔ مَا اَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ بَلْ اَنْتَ مَلَکْ

اے وہ شخص کہ جس کے اقبال کے ساتھ آسمان ہمیشہ گردش کرتا ہے تو ملک نہین بلکہ مَلک ہے۔

مَمْلُوْکُکَ ابْنُ الْمَشْطُوْبِ فِی السِّجْنِ هَلَکْ ۔۔۔ اَطْلِقْهُ فَاِنَّ الْاَمْرَ لِلّٰهِ وَلَکْ

تیرا مملوک ابن المشطوب قید خانہ مین مر رہا ہے اوسے چھوڑ دے۔ یہہ امر بجز اللہ کے اور تیرے کسی کے اختیار مین نہین ہے۔ مگر ابن المشطوب اسی حالت قید مین ماہ ربیع الآخر ۶۱۹ھ (۱۲۲۲ء) مین مر گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دختر ابن المشطوب نے شہر راس عین کے دروازہ پر اوس کے لئے ایک قبہ بنایا۔ اور حرّان سے وہان لاکر دفن کر دیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مین نے بھی اوس کی قبر دیکھی ہے۔ جب وہ قید خانہ مین تھا تو ایک ادیب نے یہہ دو بیت اوسے لکھکر بھیجی تھین۔

یَا اَحْمَدُ مَا زِلْتَ عِمَادَ الدِّیْنِ ۔۔۔ یَا اَشْجَعَ مَنْ اَمْسَکَ رُمْحاً بِیَمِیْنٍ

اے احمد جو تو ہمیشہ دین کے لئے ستون رہا ہے۔ اور اے اون سب بہادر جنھون نے نیزہ دست راست مین پکڑا ہے

لَا تَاْسَ اِذَا حَصَلْتَ فِیْ سِجْنِهِمْ ۔۔۔ هَا یُوْسُفُ قَدْ اَقَامَ فِی السِّجْنِ سِنِیْنَ

کچھ رنج و حزن نہ کر کہ تو اون کے قید خانہ مین پڑا ہے۔ حضرت یوسف کو دیکھو۔ وہ تو برسون قید مین رہے تھے۔ یہہ مضمون بحتری کے قول سے لیا ہوا ہے جو ان ابیات مین مذکور ہے۔

اَمَا فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ یُوْسُفَ اُسْوَةٌ ۔۔۔ لِمِثْلِکَ مَحْبُوْساً عَلَی الظُّلْمِ وَالْاِفْکِ

تجھ سے آدمی کو جو ظلم و بہتان سے قید مین گرفتار ہے کیا حضرت یوسف کو جو اللہ کے رسول تھے دیکھکر کافی تسلی نہین ہو سکتی

اَقَامَ جَمِیْلَ الصَّبْرِ فِی السِّجْنِ بُرْهَةً ۔۔۔ فَآلَ بِهِ الصَّبْرُ الْجَمِیْلُ اِلَی الْمُلْکِ

وہ قید خانہ مین ایک مدت دراز تک اچھے صبر سے پڑے رہے۔ آخر اسی صبر جمیل نے اونہین بادشاہی تک پہونچا دیا۔

امیر عماد الدین قیا سا ۵۷۵ھ (۱۱۷۹ء) مین پیدا ہوا - مین نے قاضی فاضل کے ایک رسالہ مین دیکھا ہے
کہ امیر سیف الدین ابو الحسن علی بن احمد ہکاری معروف بالمشطوب نے ملک ناصر صلاح الدین کو ایک عرضی
کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی - کہ عماد الدین ابو العباس احمد پیدا ہوا ہے اور اوس کی ایک اور عورت حاملہ
ہے - قاضی فاضل نے (بادشاہ کی طرف سے) اوس کے جواب مین لکھا - امیر کی تحریر ہمارے پاس پہونچی
جس مین دو بچون کی خبر درج تھی - جن مین سے ایک تو بتوفیق ایزدی آکر اوتر گیا ہے - اور دوسرا راستہ مین
ہے - اللہ تعالی اوس کی قسمت مین سلامتی کا حکم لکھے - ہم کو اوس ستارہ سے خوشی ہوی جو پردہ سے باہر نکل
آیا - اور اوس پھل کی خوشی کی امید ہے - جو ابھی کلیون[۸] مین باقی ہے -

اب رہا اوس کا باپ سیف الدین المشطوب سو اوسے اور بہاء الدین قراقوش کو جس کا ذکر آئندہ انشاء اللہ تعالے
آئیگا سلطان صلاح الدین نے فرنگیون کے خوف سے عکا مین مقرر کر دیا تھا - یہہ اوس کی حفاظت پر
مقرر تھا - کہ فرنگیون نے اوس کا محاصرہ کیا - اور اوس پر قبضہ کر لیا - جب یہہ سیف الدین وہان[۹] سے چھوٹا تو
بروز پنجشنبہ یکم جمادی الآخرہ ۵۸۸ھ کو سلطان صلاح الدین کے پاس قدس مین پہونچا - ابن شداد اپنی
تاریخ مین[۱۰] کہتا ہے کہ یکایک سلطان صلاح الدین کے پاس یہہ اوسوقت پہونچا - کہ اوس کا بھائی ملک
عادل اوس کے پاس موجود تھا - بادشاہ اوٹھا اور بغلگیر ہوا - اور دیکھکر نہایت ہی خوش ہوا پھر تخلیہ
مین لیجا کر بڑی دیر تک گفتگو کرتا رہا - مگر سیف الدین (بہت جلد) بروز پنجشنبہ ۲۶ شوال ۵۸۸ھ (نومبر ۱۱۹۲ء)
کو نابلس مین مر گیا - رحمہ اللہ تعالے - یہہ تو عماد کاتب اصفہانی نے اپنی کتاب البرق الشامی مین لکھا ہے
مگر بہاء الدین بن شداد اپنی کتاب سیرۃ صلاح الدین مین کہتا ہے کہ سیف الدین بروز یکشنبہ ۲۳[۱۱] شوال سنہ مذکور
کو قدس شریف مین مرا - اور مسجد اقصی مین اوس کے جنازہ کی نماز پڑھائی گئی - اوس کے بعد اوسے اپنے ہی
مکان کے صحن مین دفن کر دیا گیا - امرائے دولت صلاحیہ مین کوئی شخص اوس کا مثل نہ تھا - اور نہ منزلت
و علو مرتبت مین اوس کا ہم پایہ تھا - اوسے امیر کبیر کے نام سے موسوم کرتے تھے - یہ لفظ اوس کا نام سا
ہو گیا تھا - کوئی دوسرا شخص اس معنی مین اوس کا شریک ہی نہ تھا - مین نے قاضی فاضل کے ہاتھ کا لکھا
ہوا دیکھا ہے - وہ لکھتا ہے کہ امیر سیف الدین مشطوب امیر کبیر اکراد کی وفات کی خبر آئی جو بروز یکشنبہ ۲۳
شوال سنہ مذکور کو قدس مین ہوئی تھی - وفات کے روز اوس کی تنخواہ[۱۲] جو نابلس وغیرہ کے محاصل سے مقرر
تھی تین لاکھ دینار[۱۳] تھے - قید فرنگ سے چھوٹنے کے بعد اوس کی زندگی کے پورے سو دن بھی نہ

گزرنے پائے تھے کہ پیغام اجل آپہونچا خدا تعالے پاک ہے اور زندہ کبھی مرنے والا نہین وہی لوگون کی
بنیاد جسمانی کو توڑ ڈالتا ہے دیوان حماسہ کی ایک بیت[1] کے مطابق ہے جو حسب ذیل ہے۔

فَمَا کَانَ قَیْسٌ هُلْکُهُ هُلْکُ وَاحِدٍ   وَلٰکِنَّهُ بُنْیَانُ قَوْمٍ تَهَدَّمَا

یہ بیت عبدۃ بن الطیب نے اوس مرثیہ مین لکھی ہے جو اوس نے قیس بن عاصم التمیمی کی موت پر
لکھا ہے یہ قیس بادیہ سے نبی صلعم کے پاس بنی تمیم کے وفد کے ساتھ سنہ ۹ھ مین آیا اور مسلمان ہوا
تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کے حق مین فرمایا تھا کہ یہ اہل الوبر کا سردار ہے۔ یہ شخص علم اور
اپنی قوم کی سیادت مین بڑا مشہور اور عاقل تھا۔ عربی دانون کے نزدیک اس شعر کے اعراب[2] مین
کچھ بحث ہے جس کے بیان کا یہان موقع نہین ہے ابو تمام طائی نے (حماسہ) باب مراثی مین یہ
بیت دو اور ابیات کے ساتھ لکھی ہے وہ یہ ہین۔

عَلَیْکَ سَلَامُ اللّٰهِ قَیْسُ ابْنَ عَاصِمٍ   وَرَحْمَتُهُ مَا شَاءَ اَنْ یَتَرَحَّمَا

اے قیس بن عاصم تجھ پر اللہ تعالی کا سلام ہو اور رحمت ہو اوس وقت تک کہ وہ اپنے بندون پر رحمت کرتا ہے

تَحِیَّةَ مَنْ غَادَرْتَهُ غَرَضَ الرَّدٰی   اِذَا زَارَ عَنْ شَحْطٍ بِلَادَكَ سَلَّمَا

یہ سلام اوسکی طرف سے ہے جسے مصائب نے اپنا نشانہ بنایا ہے اور اوسکی طرف سے ہے کہ جب وہ دور سے تیرے
شہر کو آتا ہے تو سلام کرتا ہے۔

فَمَا کَانَ قَیْسٌ هُلْکُهُ هُلْکُ وَاحِدٍ   وَلٰکِنَّهُ بُنْیَانُ قَوْمٍ تَهَدَّمَا

قیس ایسا شخص نہین کہ اوسکی ہلاکت ایک شخص کی ہلاکت ہو بلکہ وہ ایک قوم کی بنیاد ہے جو منہدم ہوگئی ہے
یہ قیس اون لوگون مین سے اول شخص ہے جو زمانہ جاہلیت مین خسر بننے کی غیرت
سے لڑکیون کو زندہ درگور کیا کرتے تھے۔ اسی کو دیکھ کر لوگون نے یہ رسم اختیار کی
تھی جسے اسلام نے رد کر دیا۔

امیر بدر الدین لولوند کور بروز جمعہ ۳ر شعبان ۶۵۷ھ (جولائی ۱۲۵۹ء) کو قلعہ موصل مین
مرا اور وہین ایک قبرستان مین مدفون ہوا اس وقت اوسکی عمر اسی سال کی تھی رحمہ اللہ تعالے

(۱) شام کا ملک اس زمانہ مین بہت سے چھوٹے چھوٹے سردارون کے قبضہ مین تھا جن مین سے

ہر ایک قریب قریب خود مختار تھا۔

(۲) ابن المشطوب کی زندگی کے بڑے بڑے واقعات دیکھنا ہون تو موسیو ہمیکر کی کتاب دیکھنا چاہئے۔

(۳) ترکونکی ایک قوم ہے یہ لوگ اس وقت موصل کے شمال مشرقی ملک پر قابض تھے۔

(۴) اس سے مراد ۱۵ھ ۱۲۱۸ء ہے جس مین فرنگیون نے دمیاط پر حملہ کیا تھا۔

(۵) ابن المشطوب چاہتا تھا کہ ملک کامل کو معزول کر کے اوس کے بھائی ملک فائض کو مصر کا سلطان مقرر کرے۔

(۶) اس قلعہ کا نام تل یعفر تل اعفر اور التل الاعفر بھی کہتے ہین موصل اور سنجار کے درمیان ایک ویران پہاڑی واقع ہے وہان ایک خراب پانی کا چشمہ بھی ہے۔ ماخوذ از مراصد الاطلاع

(۷) تاریخ کامل ابن اثیر کا ۱۶ھ دیکھنا چاہئے۔

(۸) کم خوشہ خرما کے غلاف کو کہتے ہین جس کے معنے ہین نے کلی کے لئے ہین۔

(۹) ابن المشطوب اور اوسکی سپاہ جو عکا کی حفاظت پر مامور تھی اونہون نے فرنگیون کا خوب مقابلہ کیا مگر آخرکار رچرڈ نے انہین قید کر لیا اور کل فوج کو قتل کر ڈالا۔ صرف چند سردار بامید فدیہ رکھ چھوڑے۔

(۱۰) ابن شداد کی تاریخ کا ترجمہ جس کا حوالہ ابن خلکان نے یہان دیا ہے شلٹنس نے لیڈن مین اصل عربی متن کے ساتھ چھاپا ہے۔

(۱۱) دیکھو تاریخ ابن شداد۔

(۱۲) لفظی ترجمہ اوسکی روٹی۔ محاورہ مین اس لفظ کے معنے تنخواہ کے ہین اور اسمین کسیطرح کا شک نہین ہے۔

(۱۳) ایوبی دینار کی قیمت آجکل کے حساب سے ایک پونڈ انگریزی کے برابر ہوگی جسکے پندرہ روپیہ چہرہ دار ہوتے ہین

(۱۴) دیکھو دیوان حماسہ

(۱۵) لفظی ترجمہ ہے اونٹ کے بالون والے لوگون کا سردار۔ بدوی عرب اس وقت تک اپنے خیمہ ایک قسم کے سیاہ کپڑے کے بناتے ہین جو اونٹ کے بالون سے بنایا جاتا ہے۔

(۱۶) تبریزی نے اپنی شرح حماسہ مین اسکی نسبت خوب بحث کی ہے۔ بحث یہ ہے کہ لفظ ملکہ کے کاف کو کیا اعراب ہونا چاہئے۔ اوسے منصوب پڑھا جائے یا مرفوع۔

۷۵ - ابو العباس احمد بن عبد السید بن شعبان بن محمد بن جابر بن قحطان الاربلی

ملقب صلاح الدین

اربل کے ایک بڑے خاندان سے تھا۔ اور ملک معظم مظفر الدین بن زین الدین صاحب اربل کا حاجب(۱) تھا۔ مظفر الدین اس سے کچھہ آزردہ ہوگیا اور اوسے ایک مدت تک قید کر دیا تھا جب وہان سے خلاصی پائی تو بلاد شام کے ارادہ سے ۶۰۳ھ (۱۲۰۶ء) مین ملک القاہر بہاء الدین ایوب بن الملک العادل کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ملک مغیث بن الملک العادل کی خدمت مین رہنے لگا۔ اوسے وہ اربل سے ہی جانتا تھا۔ اس کے پاس وہ بہت اچھی طرح سے رہا جب مغیث مرگیا۔ تو صلاح الدین دیار مصر کو چلا گیا۔ اور ملک کامل کی خدمت کرنے لگا۔ اس سے ملک کامل کی نظرون مین اوس کی قدر بڑی ہوگئی اور اس درجہ پر پہونچ گیا۔ کہ وہان اس کے برابر کوئی بھی نہ رہا۔ خلوت مین بھی اوس کا مشیر تدبیر ہوگیا۔ ملک کامل نے اسے امیر کر دیا۔ یہہ صلاح الدین صاحب فضیلت تامہ اور قسم قسم کے علوم مین اچھی دستگاہ رکھتا تھا۔ مین نے سنا ہے۔ کہ اوسے امام غزالی کا رسالہ جو فقہ مین ہے اور الخلاصۃ کے نام سے مشہور ہے حفظ یاد تھا۔ نظم بھی اچھی کہتا تھا۔ دوبیت بھی اوس کی بہت خوب ہوتی تھین۔ بادشاہون کے یہان اسی سے اوس کی رسائی ہوئی تھی۔ پھر ملک کامل بھی اس سے بگڑ گیا۔ اور محرم ۶۱۸ھ مین جب کہ وہ فرنگیون کے مقابلہ مین منصورہ مین پڑا ہوا تھا اوسے پکڑ کر قید کر دیا۔ اور قلعہ قاہرہ کو بھیجدیا یہان وہ نہایت سخت قید مین ربیع الآخر ۶۲۳ھ تک محبوس رہا۔ پھر صلاح الدین نے دوبیتین لکھین اور ایک گویّے کو یاد کرائین۔ اوس نے ملک کامل کو سنائین۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اور پوچھا کس کی ہین۔ مغنی نے کہا صلاح الدین کی ہین۔ اس پر ملک کامل نے اوسے چھوڑنے کا حکم دیدیا۔ وہ دوبیت یہہ ہین۔

مَا اَمْرُ تَجَنُّبِکَ عَلَی الصَّبِّ خَفِیْ ۔ اَفْنَیْتَ زَمَانِیْ بِالْاَسٰی وَالْاَسَفِ

عاشق پر جو تیری ظلم و زیادتی ہے وہ کسی پر مخفی نہین۔ تو نے میری عمر کا زمانہ رنج و افسوس ہی مین سب فنا کر دیا۔

مَاذَا غَضَبٌ بِقَدْرِ ذَنْبِي وَلَقَدْ   بَالَغْتَ وَمَا أَرَدْتَ إِلَّا تَلَفِي

جو غصہ ہے وہ میرے گناہ کے برابر نہین۔ بلکہ اوس مین تو نے مبالغہ کیا ہے کہ جس سے میری بربادی کے سوا اور کوئی تیرا ارادہ نہین۔

بعض کہتے ہین وہ دو بیت جس سے اوسے خلاصی ملی تھی یہہ ہین۔

اِصْنَعْ مَا شِئْتَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ   مَا لِي ذَنْبٌ بَلَى كَمَا قُلْتَ ذُنُوبُ

کر جو تو چاہتا ہے۔ تو تو پیارا ہے۔ میرا گناہ تو کچھ نہین۔ مگر چونکہ تو کہتا ہے تو بہت گناہ ہین۔

هَلْ تَسْمَحُ بِالْوِصَالِ فِي لَيْلَتِنَا   تَجْلُو صَدَأَ الْقَلْبِ وَتَعْفُو وَتَتُوبُ

کیا ایسی مہربانی بھی تو نہ کریگا کہ ایک رات ہم تم مل کر رہین۔ جس سے میرے دل کے زنگ کو صیقل ہو۔ تو معاف کرے اور میں توبہ کرون

غرض جب وہ قید سے نکلا تو بادشاہ کے پاس اوس کا وہی مرتبہ ہو گیا جو پہلے تھا بلکہ اوس سے بھی بڑھ کر اوس کی عزت ہو گئی۔ ملک کامل اپنے ایک بھائی سے ناراض ہو گیا تھا جس کا نام ملک فائز سابق الدین ابراہیم بن الملک العادل تھا۔ وہ صلاح الدین کے پاس آیا۔ اور چاہا کہ اوس کے بھائی ملک کامل سے صفائی کرا دے۔ صلاح الدین نے ملک کامل کو یہہ شعر لکھکر بھیجے۔

مِنْ شَرْطِ صَاحِبِ مِصْرَ أَنْ يَكُونَ كَمَا   قَدْ كَانَ يُوسُفُ فِي الْحُسْنَى لِإِخْوَتِهِ

صاحب مصر کیلئے ضرور ہے کہ ایسا ہو۔ جیسے حضرت یوسف بھلائی کے ساتھ اپنے بھائیون سے پیش آئے تھے

أَسَاؤُوا فَقَابَلَهُمْ بِالْعَفْوِ وَافْتَقَرُوا   فَبَرَّهُمْ وَتَوَلَّاهُمْ بِرَحْمَتِهِ

اونھون نے برائی کی۔ مگر اون کے مقابلہ مین اونھون نے عفو کے ساتھ سلوک کیا اور جب وہ محتاج ہوئے تو اونھون نے اون پر عنایت کی اور محبت و دوستی کرتے رہے۔

جب امپررد (فریڈرک ثانی) صاحب صقلیہ ۶۲۶ھ (۱۲۲۹ء) مین ساحل شام پر آیا۔ تو ملک کامل نے صلاح الدین کو ایلچی کر کے اوس کے پاس بھیجا۔ جب صلح کی شرطین طے ہو گئین اور امپرر نے قسم بھی کھائی۔ تو صلاح الدین نے ملک کامل کو یہہ شعر لکھ کر بھیجے۔

زَعَمَ الزَّعِيمُ الْإِنْبِرُورُ بِأَنَّهُ   سِلْمٌ يَدُومُ لَنَا عَلَى أَقْوَالِهِ

بادشاہ امپرر نے اقرار کیا ہے کہ وہ صلح سے راضی ہے۔ اور ہمارے ساتھ ہمیشہ اپنے اقرار پر رہے گا۔

شَرِبَ الْيَمِينَ فَإِنْ تَعَرَّضَ نَاكِثًا   فَلْيَأْكُلَنَّ لِذَاكَ لَحْمَ شِمَالِهِ

اوس نے (دھنا ہاتھ پایا) قسم کھائی ہے کہ اگر وہ اقرار کو توڑ دے تو اپنے بائین ہاتھ کا گوشت ہی کھائے[3]۔

اوسی کے یہہ شعر بھی ہین۔

وَإِذَا رَأَيْتَ بَنِيكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُمْ ... قَطَعُوا إِلَيْكَ مَسَافَةَ الْآجَالِ

جب تو اپنی اولاد کو دیکھے تو جان سے کہ اونہون نے موت کا راستہ تیری طرف بنا[4] دیا ہے۔

وَصَلَ الْبُنُونَ إِلَى مَحَلِّ أَبِيهِمِ ... وَتَجَهَّزَ الْآبَاءُ لِلتَّرْحَالِ

اولاد جب اپنے باپون کی جگہہ پہونچتی ہے۔ تو اون کے باپ سفر کا سامان تیار کرتے ہین

میرے ایک دوست نے یہ شعر بھی مجھے سنائے تھے اور کہا تھا کہ اوسی کے یہ ہین۔

يَوْمُ الْقِيَامَةِ فِيهِ مَا سَمِعْتَ بِهِ ... مِنْ كُلِّ هَوْلٍ فَكُنْ مِنْهُ عَلَى حَذَرِ

قیامت کے دن ہر طرح کا خوف ہوگا۔ جیساکہ تو نے سنا ہے۔ چاہیے کہ اوس سے بچتا رہو۔

يَكْفِيكَ مِنْ هَوْلِهِ أَنْ لَسْتَ تَبْلُغُهُ ... إِلَّا إِذَا ذُقْتَ طَعْمَ الْمَوْتِ فِي السَّفَرِ

یہی جاننا تجھے کافی ہے۔ کہ اوس کی ہول کو تو خیال مین بھی نہین لا سکتا بجز اسکے کہ موت کا مزہ تو سفر دنیوی مین چکھے

شرف الدین بن عُنَین الشاعر دمشقی نے ایک خط دمشق سے دیار مصر کو صلاح الدین کے پاس بھیجا تھا میرے اوستاد عفیف الدین ابوالحسن علی بن عَدلان نحوی مترجم موصلی نے مجھ سے بیان کیا کہ یہہ خط خاص ابن عُنَین کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اور اوس مین اوسے وصیت کی تھی۔ شروع مین اوس کے یہہ شعر تھے۔

أَبُثُّكَ مَا لَقِيتُ مِنَ اللَّيَالِي ... فَقَدْ قَصَّتْ نَوَائِبُهَا جَنَاحِي

زمانہ نے جو میرے ساتھ سلوک کیا ہے وہ تجھ پر مین ظاہر کئے دیتا ہون۔ اوس کے مصائب نے میرے بازو کاٹ دئے ہین

وَكَيْفَ يُفِيقُ مِنْ عَنَتِ الرَّزَايَا ... مَرِيضٌ مَا يَرَى وَجْهَ الصَّلَاحِ

کیسے اچھا ہو سکتا ہے وہ مریض کہ جسے مصائب نے ستایا ہو۔ جب تک کہ وہ صلاح (الدین) کا منھ نہ دیکھے۔

صلاح الدین مذکور کا ایک دیوان تو شعرون کا ہے اور ایک دیوان دوبیت کا۔ اخیر دم تک اسکی عزت و حرمت ملک کامل اور اور ملوک کے سامنے قایم رہی۔ جب ملک کامل نے بلاد روم کا قصد کیا۔ تو یہہ بھی اوس کے ساتھ چلا۔ راستہ مین سُوَیدا[5] کے قریب بیمار ہوگیا اور جب بیماری کو شدت ہوگئی تو لشکر سے رہائی طرف اسے لے گئے۔ مگر ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۶۳۱ھ مطابق ۲۳ ستمبر سنہ ۱۲۳۴ع کو شہر مین ...

داخل ہونے سے پیشتر ہی مرگیا۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بروز شنبہ ۲۰ ذوالحجہ کو اوس کا انتقال ہوا تھا۔ اوس وقت قبرستان باب حران مین رہا سے باہر اوسے دفن کیا تھا۔ پھر اوس کے بیٹے نے اوسے دیار مصر مین لاکر قرافۂ صغریٰ کے قبرستان مین آخر شعبان ۶۳۲ھ مین دفن کیا ہے۔ اوس زمانہ مین مین قاہرہ مین موجود تھا۔ اندازہ سے اوس کی عمر مرنے کے وقت کوئی ساٹھ برس کی ہوگی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ پھر اس کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اوس کی ولادت کی تاریخ ماہ ربیع الآخر ۵۷۲ھ (اکتوبر ۱۱۷۶ئہ) ہے۔ اور اربل اوس کی پیدائش کا مقام ہے۔ اربل بکسر ہمزہ وسکون رائے مہملہ و بائے موحدہ ولام اربل کی طرف منسوب ہے۔ جو موصل کے مشرق کی طرف ایک بڑا شہر ہے۔

(۱) حاجب کا عہدہ ایسا تھا۔ جیسا آجکل انگریزی طرز مملکت مین جیمبرلین یا پرائیوٹ سکرٹری کا۔ جسے اسلامی حکومت مین کبھی کبھی خانساماں بھی کہا کرتے تھے۔

(۲) دیکھو تاریخ زوال سلطنت رومۃ الکبریٰ مصنفہ گبن۔ اور نیز موسیو ریناد کی تلخیص التواریخ العربیہ فی الحروب الصلیبیہ زبان فرانسیسی مین جو بہت ہی معتبر اور مفید تاریخ ہے۔

(۳) ایک بادشاہ کا اس طرح قسم کھانا مصلحت وقت کے لحاظ سے ہوسکتا ہے جسے انگریزی زبان مین پالسی کہتے ہین۔ اور جس کا مرادف عربی فارسی اور اردو زبان مین نہین ہے۔ ان الفاظ کو دیکھکر انگریزی مترجم کہتا ہے۔ کہ ایسا حماقت آمیز مضمون صرف اصل عربی مین سن سکنے کے قابل ہے۔ کیونکہ اگر ترجمہ کرین تو سیدھا مطلب ادا کرنا پڑے گا۔ اور عربی عبارت مضمون کا ساطرز اور ذومعنین الفاظ کی رعایت جاتی رہیگی دوسرے شعر کے پہلے مصرع مین شرب الیمین کے محاورہ کا یہہ مطلب ہے کہ اوس نے مجبوراً قسم کھائی ہے

(۴) یعنے اون کا پیدا ہونا تیری موت کی نشانی ہے۔ انسانون کے پاس بچہ اور موت دونو آتے ہین۔ لیکن بچہ پہلے آجاتے ہین۔ اور موت پیچھے آتی ہے۔

(۵) شونیدا دریائے اُوُرونٹس کے دہانہ پر واقع ہے۔

۷۶ - ابونصر احمد بن حامد بن محمد بن عبداللہ بن علی بن محمود بن ھبۃ اللہ بن اَلُہ الاصفہانی ملقب عزیزالدین مستوفی (۱)

عماد کاتب اصفہانی کا چچا تھا جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آئیگا۔ یہہ عزیزالدین ایک رئیس کبیر القدر تھا

اور دولت سلجوقیہ مین مناصب عالیہ پر ممتاز اور مقدم تھا۔ ذوی الحاجات اوس کے پاس آتے
شعرا اوس کی مدح لکھتے اور یہہ اچھے انعام واکرام دیتا تھا۔ ابو محمد الحسن بن احمد بن حکینا بغدادی
مشہور شاعر ایک قصیدہ مین اوس کی نسبت کہتا ہے۔

أَمِيلُوا بِنَا نَحْوَ الْعِرَاقِ رِكَابَكُمْ لِنَكْتَالَ مِنْ مَالِ الْعَزِيزِ بِضَاعَهُ

چلو چلو اپنے اونٹون کی نکیل عراق کی طرف پھیر دین۔ تاکہ عزیز کی دولت سے تول تول کر ہمین انعام
واکرام ہاتھ آئین۔

قاضی ابوبکر احمد بن محمد الارجانی نے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس کی مدح لکھی ہے۔ اور ابیات
بائیہ جو اوس کے بیان مین آچکی ہین (۳) ایک لنبے قصیدہ مین اوس نے اسی عزیز الدین کی تعریف
مین لکھے ہین۔ اس کا بھتیجا عماد کاتب بھی اس پر بہت فخر کیا کرتا تھا۔ اپنی تالیفات مین اکثر اوسکا
ذکر کیا ہے۔ یہہ اپنے اخیر عہد مین سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ بن الپ ارسلان سلجوقی کے خزانہ کا
متولی تھا اور سلطان محمود کو اوس کے چچا سلطان سنجر بن ملک شاہ کے بیٹی منسوب تھی جب وہ
مرگئی تو اوس کے چچا نے وہ جہیز طلب کیا جو دولہن کو دیا گیا تھا۔ اور جس مین انواع و اقسام کے تحف و
ہدایا اور ایسے عجائب و غرائب چیزین تھین کہ جو بادشاہون کے خزانون مین بمشکل مل سکتی تھین۔
محمود نے ان سے انکار کیا۔ اور عزیز الدین کی جانب سے اوسے خوف پیدا ہوا کہ یہ گواہی دیگا
کیونکہ خزانہ دار ہونے کی وجہ سے اوسے حال معلوم تھا اور یہہ مال و اسباب اوسی کے ہمراہ بھیجا
گیا تھا۔ محمود نے اسے پکڑ کر قلعہ تکریت (۴) مین بھیجدیا۔ اوس وقت وہ قلعہ اوسی کے قبضہ مین
تھا۔ یہان کچھ مدت قید رکھنے کے بعد اوائل ۵۲۵ھ (سنہ ۱۱۳۰ء) مین اوسے قتل کر ڈالا۔ رحمہ
اللہ تعالے۔

عماد کاتب اوس کے بھتیجے نے اپنی کتاب خریدہ مین ذکر کیا ہے۔ کہ اوس کا مولد اصفہان ہے
۴۷۲ھ (سنہ ۱۰۷۹ء) مین پیدا ہوا تھا۔ اور تکریت مین ۵۲۶ھ (سنہ ۱۱۳۱ء) مین اوسے قتل کیا گیا۔
اوس کی گرفتاری بغداد مین ہوئی تھی۔ عماد کاتب نے یہہ بھی کہا ہے کہ جب وہ قتل کیا گیا ہے تو
اوس وقت امیر نجم الدین ایوب سلطان صلاح الدین کا باپ اور اوس کا بھائی اسد الدین شیر
کوہ دونون قلعہ مذکور کے متولی تھے۔ اونھون نے اوس کی حفاظت کرنا چاہی تھی۔ مگر اون کی

حمایت نے کچھہ نفع نہ بخشا۔

اِلُہ بفتح ہمزہ وضم وسکون ہا عجمی لفظ ہے جس کی عربی مین عُقاب کے معنی ہین۔ اصفہان کی تشریح اوپر ہو چکی ہے۔ یہان اعادہ کی حاجت نہین۔

(۱) زین الدین اور اوس کے بیٹے مظفر الدین کوک بوری والیان اربل کے عہد مین مستوفی بہت بڑا عہدہ تھا جسے سکرٹری اسٹیٹ کہنا چاہئے۔ وزیر اعظم کے بعد اوس سے بڑا اور کوئی درجہ نہ تھا۔

(۲) اس سے اور ایک اور فقرہ سے جو ابن خلکان نے حَرِیْرِی کے تذکرہ مین لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اِبن جَلْبِینا پانچوین صدی ہجری کے اخیر مین زندہ تھا۔ عماد الدین اصفہانی نے خریدہ مین اوس کے کچہ اشعار بطور نمونہ کے نقل کئے ہین۔ مگر اس کے حالات مطلق نہین بیان کئے۔

(۳) دیکھو تذکرہ ۶۲ ناصح الدین اَرَّجَانی۔ اس قصیدہ کا پہلا مصرع یہہ ہے۔ مَاجُبْتُ آفَاقَ الْبِلَادِ مُتَطَوِّفاً۔

(۴) ملک شام کے بڑے بڑے شہر دو آبہ دجلہ و فرات اور ان کے قرب و جوار کے ملک اوس زمانہ مین بہت سے جاگیر دارون کے قبضہ مین تھے۔ جو قریب قریب خود مختارانہ حکومت کرتے تھے۔ اور قریب قریب ہمیشہ ہی آپس مین ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے۔ اس واسطے تکریت اور اور بہت سے مقام آج ایک کے قبضہ مین ہوتے تو کل دوسرے کے ہاتھہ مین چلے جاتے تھے۔ مالک ہمیشہ بدلتے رہتے تھے۔

(۵) دیکھو تذکرہ ۳۴

۷۷ - اُرْتُق بِنْ اَکْسَب

ملوک اُرتقیہ کا جد امجد ترکمان قوم سے اور حُلوان جَبَل (عراق فارس) کا حاکم تھا۔ پھر فخر الدولہ ابو نصر محمد بن جہیر کو چھوڑ کر سلطان محمد بن مَلِک شاہ کے خوف سے سنہ ۴۸۴ھ یا ۴۸۹ھ مین شام کو چلا گیا۔ اور تاج الدولہ تُتُش سلجوقی کی طرف سے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالی آئندہ آتا ہے قدس پر قابض ہو گیا تھا جب اُرتُق اوس تاریخ مین مرگیا جسے ہم آئندہ بیان کرین گے تو اوس کے دونون بیٹے سُکمان اور ایل غازی باپ کی جگہہ والی ہوئے۔ ان پر افضل شاہنشاہ اَمِیْرُ الْجُیُوْش نے جس کا ذکر آئندہ آتا ہے انشاء اللہ تعالی مصر سے فوج لیکر چڑھائی کی۔ اور شوال ۴۹۱ھ (ستمبر ۱۰۹۸ء) مین مقام

چھین لیا۔ یہہ دونون بھائی علاقہ جزیرہ فراتیہ کو چلے گئے۔ اور دیار بکر پر قبضہ کرلیا۔ قلعہ ماردین کا آجکل جو مالک ہے وہ اسی کی نسل سے ہے۔ اس کے بیٹے نجم الدین ایل غازی نے ۵۰۱ھ میں شہر ماردین پر قبضہ کیا تھا۔ اسی سلطان محمد نے پہلے بغداد میں اپنا شحنہ[۴] مقرر کیا تھا۔ اور سکمان بن ارتق خناق کے عارضہ سے فرات کے یا غزاۃ کے راستہ[۵] مین طرابلس اور قدس کے درمیان ۴۹۸ھ (۱۱۰۴ء) مین مرا تھا۔ ارتق فہم و فراست مین اعلیٰ درجہ کا اور بڑا اولوالعزم صاحب اقبال اور کام مین بڑی جد وجہد کرنے والا تھا۔ ۴۸۴ھ (۱۰۹۱ء) مین اوس کا انتقال ہوا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ارتق بضم ہمزہ وسکون رائے مہملہ وضم تائے فوقانیہ وقاف۔ اکسب بفتح ہمزہ وسکون کاف وفتح سین مہملہ وبائے موحدہ۔ جیسے بعض نے اکسک بکاف بجائے بے کے بھی بتایا ہے۔ واللہ اعلم

(۱) ابن خلکان مین سلطان محمد بن ملک شاہ لکھا ہے۔ مگر ملک شاہ صحیح ہے۔ یہہ واقعہ ملک شاہ کے زمانہ کا ہے۔

(۲) ۴۷۷ھ یا ۴۸۴ھ کی بجائے ۴۷۸ھ یا ۴۷۹ھ ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہہ واقعہ تاریخ کامل ابن اثیر کے روسے ۴۷۷ھ مین ہوا ہے۔ ۴۷۷ھ مین فخر الدولہ سپہ سالار سلطان ملک شاہ جس کی ماتحتی مین ارتق بن اکسب تھا شرف الدولہ مسلم بن قریش کی تنبیہ کو گیا اور آمد مین جاکر اوس کو محصور کرلیا۔ لیکن شرف الدولہ اس شہر سے بھاگ گیا۔ اوس نے ارتق کو رشوت دی تھی جس سے اوس نے شرف الدولہ کو نکل جانے دیا۔ اس سے ارتق نے جان لیا۔ کہ ملک شاہ اوسے پکڑ کر مار ڈالے گا۔ وہ شام کو اوس کے خوف سے چلدیا۔

(۳) بعض لوگون نے اوسے تنش بنون پڑھا ہے۔ مگر ابن خلکان نے اس کا صحیح تلفظ تتش بتا دیا ہے۔

(۴) شحنہ آجکل کے رواج کے مطابق انگریزی حکومت مین رزیڈنٹ ایجنٹ کو کہنا چاہئے۔ یہہ فارسی محاورہ کے مطابق ہے۔ شحنگیہ عہدہ رزیڈنسی کو کہتے تھے جس زمانہ مین خاندان سلجوقیہ کا آفتاب اوج پر تھا۔ تو خلفائے عباسیہ کی حکومت جاتی رہی تھی۔ اون کو اگر کچھ حکومت حاصل تھی تو مذہبی حیثیت سے تھی۔ خاص بغداد مین بھی جہان براہ راست وہ حاکم تھے اونھین سلجوقی حکومت کی مرضی پر چلنا پڑتا تھا۔ سلاطین سلجوقی خود تو اصفہان یا ہمدان مین رہتی تھی۔ مگر بغداد مین اپنی طرف سے شحنہ رکھتی تھی۔ تاکہ خلفا اپنی دار السلطنت مین بھی سلجوقیون کی مرضی کے خلاف کچھ نہ کرسکین۔

جب مغل سلجوقیون کو ہٹا کر یہان غالب ہوئے۔ اور فارس عراق اور شام پر قبضہ کرلیا۔ تو اونہون نے بھی ان ملکون کے کسی شہر مین اپنی فوج حفاظت کے لئے نہ رکھی۔ اس قدر فوج اون کے پاس نہ تھی۔ کہ ہر ایک مقام

کی وہ حفاظت کر سکتے۔ بڑے بڑے مقامات پر صرف وہ اپنے شحنہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور تمام رعایا اور امرائے ملک سے اون کی حفاظت کا عہد لے لیتے تھے۔

(۵) ابن اثیر نے لکھا ہے کہ سنکمان دمشق کو بڑی تیزی سے جا رہا تھا۔ تاکہ فرنگیون سے جا کر اوس کی حفاظت کرے کہ راستہ مین قریتین کے پاس اوس کا انتقال ہوگیا۔ اس سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ ابن خلکان مین جو لفظ فرات یا غزاۃ لکھا ہوا ہے۔ اوسے غزاۃ پڑہین تو معنی بہت صاف ہو جاتے ہین۔ اور یہہ مطلب ہوگا کہ جب وہ طرابلس سے قدس کو غزا کے واسطے جا رہا تھا تو راستہ مین اوس کا انتقال ہوگیا۔ واللہ اعلم کیا صحیح ہے۔

۷۸ - ابو الحارث ارسلان بن عبد اللہ البساسیری ترکی

بغداد کے ترکون[1] کا مقدم اور سردار تھا۔ کہتے ہین کہ وہ بہاء الدولہ بن عضد الدولہ بن بویہ کا غلام تھا۔ واللہ اعلم۔ اس نے امام قائم بامر اللہ کے خلاف بغداد مین خروج کیا تھا۔ جس نے اسے تمام ترکون کا مقدم بنایا۔ اور کل معاملات اوس کے سپرد کر دئے تھے۔ عراق اور خوزستان کے تمام منابر پر اوس کے نام کا خطبہ پڑہا جاتا تھا۔ جس سے اوس کی عظمت و شان بڑھ گئی اور ملوک ڈرنے لگے تھے۔ پھر امام قائم کے مقابلہ مین اٹھا۔ بغداد سے اوسے نکال باہر کر دیا۔ اور مستنصر عبیدی (خلیفہ فاطمی) صاحب مصر کے نام کا خطبہ[2] پڑھوایا۔ امام قایم مجبوراً امیر عرب محیّ الدین[3] ابو الحارث مہارش بن المجلّی العقیلی صاحب الحدیثہ[4] و عانہ کے پاس چلا گیا۔ اس امیر نے اوسے پناہ دی۔ اور ایک سال تک اوس کے تمام مایحتاج کا کفیل رہا۔ پھر طغرل بیگ سلجوقی آیا۔ اور بساسیری مذکور سے لڑکر اوسے مار ڈالا۔ قایم یہہ سنکر بغداد کو لوٹ آیا۔ کہتے ہین کہ جس تاریخ پچھلے سال قائم بغداد سے نکلا تھا اوسی تاریخ ایک سال کے بعد پھر وہان داخل ہوا تھا۔ یہہ ایک عجیب اتفاق کی بات ہے۔ اور بڑا مشہور واقعہ ہے۔ سلطان طغرل بیگ سلجوقی کے لشکر نے بغداد مین بساسیری کو بروز پنجشنبہ ۱۵ ذی الحجہ اور ابن العظیمی[5] (اپنی تاریخ مین) کہتا ہے۔ بروز سہ شنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۴۵۱ھ (جنوری ۱۰۶۰ء) کو قتل کیا۔ اور شہر مین سر کو گھما کر باب النوبی کے سامنے اوس کا دھڑ لٹکا دیا تھا۔ بساسیری بفتح بائے موحدہ و سین مہملہ و الف و سین مہملہ مکسورہ و یائے تحتانیہ و رائے

مہملہ منسوب ہے فارس کے ایک شہر کی طرف جسے فارس والے بسا اور عرب والے فسا کہتے ہین۔ اور عرب مین اوس کی نسبت فسوی ہوتی ہے۔ شیخ ابو علی فارسی نحوی صاحب الایضاح جسے فسوی بھی کہتے ہین اسی جگہہ کا رہنے والا تھا۔ اہل فارس جب بسا کی طرف نسبت کرتے ہین تو اصل کے خلاف بساسیری بولتے ہین۔ یہہ ایک شاذ نسبت ہے۔ ارسلان مذکور کا آقا بسا کا رہنے والا تھا اسی سے اوس کے مملوک بھی اوس کے ساتھہ منسوب ہو گئے۔ اور بساسیری کہلانے لگے تھے۔ یہہ سمعانی کا بیان ہے جو اوس نے ادیب ابو العباس احمد بن علی بن بابہ قاشی سے نقل کیا ہے۔ یہ لفظ اپنی اصل سے بڑہا دیا گیا ہے۔ امیر مہارش بن المُجَلّی صفر ۴۹۹ھ دا کتوبر ۱۱۰۵ء مین مرا ہے۔ جو اسّی برس سے تجاوز کر گیا تھا۔ اوس کا نسب اس طرح ہے مُہارش بن المُجَلّی بن عکیث بن قبّان بن شعب بن المُقلّد بن جعفر بن عمرو بن المُہنّا۔ باقی نسب اوس کا المُقلّد بن المسیّب کے بیان مین آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) مستعصم سب سے اول خلیفہ تھا جس نے ترکون کو اپنی خدمت مین ملازم رکھا تھا۔ اوس وقت اون کی تعداد چار ہزار تھی اور دوسری فوج سے اون کا لباس اور ہتھیار بہتر تھے۔ ان کا لباس ریشمی اور زربفت کا تھا۔ ماخوذ از کتاب مروج الذہب للامام مسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) خطبہ جمعہ کے دن مسجد کا امام ہمیشہ پڑہا کرتا ہے۔ جو امام ابو حنیفہ کے نزدیک شرط اور فرض ہے خطبہ شرع مین اوس کلام کو کہتے ہین کہ جس مین ذکر پروردگار عالم اور شہادتین اور درود اور نصیحت کا بیان ہو۔ اس مین سلاطین وقت کے واسطے دعا مانگنے کا بھی دستور ہو گیا ہے۔ اور بادشاہ وقت کا خطبہ مین نام لینا اور سکہ چلانا بادشاہ کے خاص حقوق قرار دیئے گئے ہین۔ جس کا نام خطبہ مین لیا جائے اور جس کے نام کا سکہ چلایا جائے وہ جائز اور حقدار حاکم سمجھا جاتا ہے۔

(۳) خلفائے عباسیہ کی ماتحتی مین امرائے عرب اوسی طرح تھے جیسے ملوک غسان بادشاہان روم کے ماتحت تھے۔ یا ملوک حیرہ شاہان ایران کے مطیع تھے یہ لوگ قبائل عرب پر حکومت کرتے تھے۔

(۴) یہہ دونون شہر جزیرہ فرات و دجلہ کے ملک مین واقع ہین۔

(۵) ابو عبد اللہ محمد بن علی العظیمی تاریخ حلب کا مصنف ہے اور حلب کا ہی رہنے والا ہے۔

۷۹ ابو الحارث آرسلان شاہ بن عز الدین مسعود بن قطب الدین مودود بن عماد الدین زنگی بن آق سنقر صاحب موصل معروف اَتابک[1]

ملک عادل نور الدین کے لقب سے ملقب تھا۔ اس کے اہل بیت سے کتنے ہی لوگون کا ذکر اپنے اپنے مقام پر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آئیگا۔ نور الدین مذکور اپنے باپ کی وفات کے بعد جس کی تاریخ اوس کے باپ[2] کے بیان مین لکھی جائیگی موصل کا حاکم ہوا۔ یہہ اچھا عاقل پادشاہ تھا امورات مملکت کو خوب جانتا تھا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب اختیار کر لیا تھا[3]۔ اس کے خاندان مین اس کے سوا کوئی کوئی اور شافعی نہ تھا۔ شافعیون کے واسطے موصل مین اوس نے ایک مدرسہ بھی ایسا خوبصورت بنایا تھا کہ بہت ہی کم کہین دیکھنے مین آیا ہوگا۔ ملک عادل شب یکشنبہ ۲۹ رجب ۶۰۷ھ (جنوری ۱۲۱۱ع) کو (جب کہ وہ) دریائے دجلہ[4] مین (سیر کر رہا تھا) ایک شبارہ[5] (ڈونگی) مین موصل سے باہر ... تھا۔ شبارہ اوسی قسم کی ایک کشتی ہے جسے مصر والے حرّاقہ[6] کہتے ہین۔ اس کی موت کو اوس وقت تک چھپائے رکھا جب تک کہ اوسے دار السلطنت موصل مین نہ لے آئے۔ وہان لا کر اوسے مدرسہ مذکور کے اندر اوس کے مقبرہ مین دفن کر دیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس نے دو بیٹے ملک قاہر عز الدین مسعود اور ملک منصور عماد الدین زنگی چھوڑے تھے۔ جن کا ذکر اون کے دادا عز الدین مسعود بن مودود بن زنگی کے بیان مین ہم نے لکھا ہے۔ وہان دیکھنا چاہئے۔ اس کے بعد اوس کا بیٹا قاہر مملکت کا مالک ہوا جس کا ذکر بھی اوسی مقام پر ناظرین کو ملیگا۔ یہہ امیر بدر الدین ابو الفضائل لؤلؤ کا استاد تھا۔ جس نے آخر رمضان ۶۳۰ھ (جولائی ۱۲۳۳ع) مین موصل پر غلبہ حاصل کر کے دخل کر لیا تھا۔ یہہ پہلے ہی سے وہان کا نائب تھا۔ پھر خود مختار بن بیٹھا۔ اسی کا ذکر عماد الدین بن المشطوب کے بیان مین آچکا ہے۔

---

(۱) اَتابک فارسی دو لفظون اَتا اور بک سے مرکب ہے۔ اَتا باپ اور بک سردار کو کہتے ہین۔ اتابک کا اطلاق اوستاد، وزیر اعظم اور کبھی کبھی خود بادشاہ پر بھی آیا ہے۔

(۲) عز الدین مسعود ۵۸۹ھ (۱۱۹۳ع) مین مرا ہے دیکھیے تذکرہ ۱۹۲

(۳) اس کا تمام خاندان غالباً حنفی تھا۔ نورالدین محمود اوس کے دادا کا باپ یقیناً حنفی تھا۔ لیکن حنفی سے شافعی یا شافعی سے حنفی ہونا کوئی اہم واقعہ نہین ہے۔ بلکہ اہل سنت مین چاہیے جس امام کی تقلید کرے یا بالکل تقلید ہی نکرے کوئی اوس کو کافر نہین کہہ سکتا۔ وہ پختہ مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ ابن خلکان چونکہ شافعی ہے وہ اسے بڑی بات سمجھتا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اکثر شافعی فقہا کے تذکرات زیادہ لکھتا ہے۔

(۴) موصل کے قریب دریائے دجلہ کو الشط (دریا) کہتے ہین اور شط اس معنی مین کثرت سے مستعمل ہے۔

(۵) اس لفظ کا تلفظ تاریخ یافعی سے اسی طرح لیا گیا ہے۔ وہ ۵۷۶ھ مین اوسے شتبارہ لکھتا ہے۔

(۶) حرّافہ کے معنی ایک کشتی یا ڈونگی کے ہین۔

(۷) دیکھو تذکرہ ۴۴۔

۸۰ ابو بکر ازہر بن سعد السّمّان

قبیلہ باہلہ کا مولی اور بصرہ کا رہنے والا تھا۔ حدیث حمید الطویل[۱] سے روایت کرتا تھا۔ اور اوس سے اہل عراق نے روایت کی ہے۔ ابو جعفر منصور کے خلیفہ ہونے سے قبل اوس کے ساتھ ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب منصور خلیفہ ہو گیا۔ تو ازہر اوس کے پاس تہنیت کے لئے آیا۔ مگر منصور نے اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔ اس لئے وہ موقع کا منتظر رہا۔ اور جب اوس کے دربار عام کا دن ہوا تو وہان پہونچا۔ اور خلیفہ کو جا کر سلام کیا۔ منصور نے پوچھا تو کیون آیا ہے۔ کہا۔ امارت کی مبارکباد دینے آیا ہون۔ منصور نے کہا اوسے ہزار دینار دیدو۔ اور کہدو مبارکبادی کا حق آپ نے ادا کر دیا۔ پھر کبھی نہ آنا۔ ازہر چلا گیا۔ مگر پھر سال آئندہ مین آموجود ہوا۔ پھر منصور نے اوس سے ملاقات نہ کی۔ ازہر بھی پہلے کی طرح ایک مجمع عام مین پھر اوس کے پاس جا حاضر ہوا۔ اور سلام کیا۔ منصور نے پوچھا کیون اب کس لئے آیا ہے۔ کہا مین نے سنا تھا کہ آپ بیمار ہو گئے ہین۔ عیادت کے لئے آیا ہون۔ منصور نے کہا اوسے ہزار دینار دیدو اور کہدو کہ تو نے عیادت کا حق ادا کر دیا۔ پھر میرے پاس نہ آنا مین بہت ہی کم بیمار ہوتا ہون۔ ازہر چلا گیا۔ مگر دوسرے سال پھر جا دھمکا۔ اور دربار عام مین سامنے پہونچ گیا۔ منصور نے پوچھا کہ اب کیون آئے۔ کہا مین نے سنا ہے کہ آپ کو ایک دعا مستجاب آتی ہے۔ مین اوسے آپ سے سیکھنے آیا ہون۔ کہا اوس مین کچھ اثر نہین رہا۔ مین ہر سال

اللہ سے دعا مانگتا ہون کہ آپ نہ آئین۔ مگر آپ آتے ہین۔ اسی طرح ازہر کے اور بہت قصے کہانیان(۲)
مشہور ہین۔ یہہ ۱۱۱ھ (۷۲۹ع) مین پیدا ہوا۔ اور ۲۰۳ھ (۸۱۸ع) اور بعض کہتے ہین ۲۰۶ھ
مین مرا ہے۔ رحمہ اللہ تعالی۔ اَزہر بفتح ہمزہ وسکون زائے معجمہ وفتح ہا و رائے مہملہ یہان نام ہے
اوس کا لقب نہین ہے۔ سَمّان بفتح سین مہملہ وتشدید میم والف ونون مکھن فروش یا اوس کے
حمال کو کہتے ہین۔ بَصری بفتح یا بکسر موحدہ وسکون صاد مہملہ ورائے مہملہ بصرہ(۳) کی طرف منسوب ہے
جو عراق کا سب سے مشہور شہر ہے۔ اسلامی عہد کی یادگار ہے۔ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ
عنہ نے ۱۴ھ مین عُتبۃ بن غزوان رضی اللہ عنہ کی وساطت سے آباد کرایا تھا۔ کتاب ادب الکاتب
کے اوس باب مین جہان اون شہرون کا ذکر ہے جن کے نام بدل گئے ہین ابن قتیبہ لکھتا ہے
بصرہ نرم پتھر کو کہتے ہین اگر اس مین سے ہائے ہوز حذف کردین تو بِصر بکسر بائے موحدہ پڑھینگے
اسی واسطے بِصری بھی نسبت کے وقت جائز قرار دیا ہے۔ بِصر کے معنی بھی نرم پتھر کے ہین۔
صحاح مین جوہری نے یہی لکھا ہے۔

(۱) ابو عُبیدہ حُمید بن عبد الرحمن البصری تابعی بہت بڑا ثقہ اور طلحۃ الطلحات خزاعی کا مولی تھا۔ اوسے طویل اس واسطے کہتے تھے کہ اوس کے ہمسایہ مین ایک اور حمید قصیر کہلاتا تھا۔ بعض یہہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ اوسے یہ لقب اوس کے طویل ہاتون کے سبب سے دیا گیا تھا۔ اوس کے ہاتھ اس قدر طویل تھے کہ ایک ہاتھ سے وہ منبر کا بالائی کنارہ پکڑتا تھا تو دوسرے سے زمین چھو لیتا تھا۔ نماز پڑھتے پڑھتے وہ یکایک مر گیا۔ ۱۴۳ھ (۷۶۰ع) کے قریب اوس کی وفات ہوئی۔ ماخوذ از طبقات الفقہائے یافعی۔

(۲) مین نے کئی تاریخین دیکھین۔ مگر ازہر کی نسبت بجز اس حکایت کے جو ابن خلکان نے لکھی ہے کسی نے اوس کی اور کوئی حکایت نہین لکھی۔ یافعی جس نے اوس کی تاریخ وفات ۲۰۳ھ بتائی ہے کہتا ہے کہ مامون (نہین بلکہ منصور) نے جو اس موقع پر صبر وتحمل اختیار کیا وہ حیرت انگیز ہے۔ اوس کا مزاج نہایت سخت تھا اگر یہی معاملہ حجاج بن یوسف الثقفی کے ساتھ گذرتا تو وہ ازہر کو یا تو قتل ہی کر ڈالتا یا نہایت ہی سخت سزا دیتا۔

(۳) تاریخ ابو الفدا اور ابن اثیر مین بنیاد بصرہ کی نسبت ابن قتیبہ کا بیان دیکھنا چاہئے۔

۱۸۔ ابو المظفر اُسامہ بن مُرشِد بن علی بن مُقَلَّد بن نصر بن مُنقِذ(۱) الکنانی الکلبی شَیزری ملقب مؤید الدولہ مجد الدین

ہی منقذ قلعہ شیزر کے مالکون اور اون کے علما اور دلاوروں مین تھا۔ ادب کے مختلف شعبون
مین اس کی کتنی ہی کتابین ہین۔ ابوالبرکات بن المستوفی نے تاریخ اربل مین اوس کا ذکر تعریف کے
ساتھ کیا۔ اور اون منتخب لوگون مین شمار کیا جو اربل مین آئے تھے۔ اور اوس کے کچھ اشعار بھی
لکھے ہین۔ عماد کاتب نے بھی خریدہ مین ذکر کیا اور تعریف کے بعد کہا ہے کہ وہ دمشق مین نہین
بلکہ بغداد مین، رہتا تھا۔ پھر وہان سے اوس کا دل اوٹھ گیا۔ جیسے کسی کریم النفس کا اپنے گھر سے
اوٹھ جاتا ہے۔ مصر کو چلا گیا۔ وہان صالح بن رزیک کے عہد تک امیرانہ بسر کی۔ سب لوگ اوس کی
تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ پھر شام کو چلا آیا۔ اور دمشق مین رہنے لگا۔ رفتہ رفتہ زمانہ کے انقلابات
نے اوسے حصن کیفا مین پہونچا دیا۔ اس کے بعد جب ۵۷۰ھ مین) سلطان صلاح الدین رحمہ اللہ
تعالیٰ دمشق کا مالک ہوا۔ اوس نے اپنے پاس بولا لیا۔ اس وقت اسامہ کی عمر اسی سے تجاوز کر گئی
تھی۔ عماد کے سوا اور لوگون نے بیان کیا ہے۔ کہ جب وہ مصر مین آیا ہے تو ظافر بن الحافظ کا زمانہ
تھا۔ اور وزیر اوس وقت عادل[2] بن سلار تھا۔ اوس نے اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ مگر
اس نے کچھ ایسا کام کیا کہ وہ مارا گیا۔ جیسا کہ اوس کے بیان مین مذکور ہے۔ اس بیان کے لکھنے
کے بعد مجھے ایک کتاب ملی جو اوس نے اپنے ہاتھ سے رشید بن الزبیر کو لکھکر دی تھی کہ وہ اوسے
کتاب الجنان مین شامل کرے۔ اوس پر لکھا تھا کہ یہہ کتاب مصر مین ۵۴۱ھ مین لکھی ہے۔ اس سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اوس (ظافر بن الحافظ) کے زمانہ مین مصر کو گیا تھا۔ اور وہان عادل بن السلار
کے زمانہ قتل تک مقیم رہا تھا۔ کیونکہ اس مین کسی کو شک نہین ہے کہ وہ اوس کے قتل کے وقت
وہان موجود تھا۔ اس کا ایک دیوان بھی ہے جو لوگون کے پاس دو جلدون مین لکھا ہوا ملتا ہے
مین نے خاص اوس کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اور یہہ شعر نقل کیے ہین۔

لَا تَسْتَعِرْ جَلَدًا عَلٰی هِجْرَانِهِمْ   فَقُوَاكَ تَضْعُفُ مِنْ صُدُودٍ دَائِمٍ

اون کی جدائی سے اکراہ و بے پروائی کو نہ مانگ لے یعنی متنفر نہ ہو جا۔ کیونکہ ہمیشہ کے رکے رہنے سے، تیرے
قوا ضعیف ہو جائینگے۔

وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ إِنْ رَجَعْتَ إِلَيْهِمُ   طَوْعًا وَإِلَّا عُدْتَ عَوْدَةَ رَاغِمِ

یہہ جان لے کہ اگر تو نے خوشی سے اون کی طرف رجوع کیا تو بہتر ہے۔ ورنہ اپنی مرضی کے خلاف رجوع کرنا ہوگا

یہہ شعر بھی مین نے اوسی سے نقل کئے ہین - جو اوسنے ابن طلیب مصری کے حق مین جبکہ اوس کا مکان جل گیا تھا لکھے تھے -

اُنظُر اِلَی الاَیّام کَیفَ تَسُوقُنَا ۔ قَسراً اِلَی الاِقرَارِ بِالاَقدَارِ

زمانہ کو دیکھو کہ ہمین تقدیر کے اقرار پر کس طرح مجبور کرتا ہے -

مَا اَوقَدَ ابنُ طُلَیبٍ قَطُّ بِدَارِہٖ ۔ نَاراً وَکَانَ خَرَابُہَا بِالنَّارِ

ابن طلیب نے کبھی اپنے گھر مین آگ نہ جلائی (کہ کسی کی مہمانی کرے) مگر دیکھو اوس کا گھر آگ سے ہی تباہ ہو گیا -

اسی طرح کا ایک واقعہ وجیہ بن صُورۃ المصری کتب فروش پر گذرا تھا - جبکہ مصر مین ایک نہایت اچھا مکان تھا اور آگ لگ کر جل گیا تھا - نشؔ الملک ابو الحسن علی بن مُفَرِّج معروف ابن المنجم نے جو اصل مین معرّۃ النُّعمان کا رہنے والا تھا مگر مصر مین اقامت اختیار کر لی اور وہین مرا تھا اوس کی نسبت یہہ شعر کہے ہین -

اَقُولُ وَقَد عَایَنتُ دَارَ ابنِ صُورَۃٍ ۔ وَلِلنَّارِ فِیہَا مَارِجٌ یَتَضَرَّمُ

جب مین نے ابن صورہ کے مکان کو دیکھا - جس مین آگ کے شعلے بڑی تیزی سے اُڑ رہے تھے تو کہا -

کَذَا کُلُّ مَالٍ اَصلُہٗ مِن مَہَاوِشٍ ۔ فَعَمَّا قَلِیلٍ فِی نَہَابِرَ یُعدَمُ

یہی حال اوس مال کا ہوا کرتا ہے جو اصل مین ناجائز طور سے وصول ہوا ہو - کہ بہت ہی جلد نہابر (مہالک) کو روانہ ہوتا ہے

وَمَا ھُوَ اِلَّا کَافِرٌ طَالَ عُمرُہٗ ۔ فَجَاءَتہُ لَمَّا استَبطَاَتہُ جَہَنَّمُ

وہ ایک کافر تھا عمر بہت دراز ہو گئی - اور جہنم مین پہونچنے کو دیر ہو گئی تھی اسلئے وہ (دنیا کی ہی آگ) اوس تک پہونچی

دوسری بیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مَن اَصَابَ مَالاً مِن مَہَاوِشٍ اَذہَبَہُ اللّٰہُ فِی نَہَابِرَ سے ماخوذ ہے - مہاوش کے معنی حرام اور نہابر کے معنی مہالک کے ہین - وجیہ مذکور کا نام ابو الفتوح ناصر بن ابی الحسن علی بن خلف انصاری معروف ابن صُورہ - یہ مصر مین کتابون کا دلال تھا - اور اوسکا کام خوب چلتا تھا - اپنے مکان کے دروازہ پہ بیٹھا کرتا - بڑے بڑے رؤسا و فضلا یکشنبہ و چہارشنبہ کو اوس کے یہان آتے - یہہ فروخت کی کتابین اونھین دکھاتا تھا - بازار کے آخر وقت تک اوس کے پاس بڑا مجمع رہتا تھا - جب سِلَفی مرگیا تو اوس کی کتابین خریدنے کے لئے وہ سکندریہ کو بھی گیا تھا - ۱۶ ربیع الآخر ۶۰۷ھ (اکتوبر ۱۲۱۰ء) مین اس کا انتقال مصر مین ہوا ہے - قرافہ مین مدفون ہے - رحمہ اللہ تعالیٰ -

ابن مُنقذ کا ایک قطعہ ہے جس مین وہ اپنے ضعف کا حال بیان کرتا ہے۔

فَاعْجَبْ لِضُعْفِ یَدِیْ عَنْ حَمْلِهَا قَلَماً　　مِنْ بَعْدِ حَطْمِ الْقَنَا فِی لَبَّةِ الْاَسَدِ

تعجب ہے کہ میرا ہاتھ قلم اوٹھانے سے بھی کمزور ہوگیا ہے۔ حالانکہ وہ پہلے شیر کے سینہ مین نیزون کو چور چور کر دیتا تھا مین نے اوس کے دیوان سے یہہ بیتین بھی نقل کی ہین جو اوس نے اپنے باپ مُرشد کو اوسکی بیتون کے جواب مین لکھی تھین۔

وَمَا اَشْکُوْ تَلَوُّنَ اَهْلِ وُدِّیْ　　وَلَوْ اَجْدَتْ شَکِیَّتُهُمْ شَکَوْتُ

مین اپنے اہل محبّت کی تلون مزاجی کی شکایت نہین کرتا۔ کیونکہ اگر شکایت سے کچھ فائدہ دیکھتا تو شکایت کرتا۔

مَلِلْتُ عِتَابَهُمْ وَیَئِسْتُ مِنْهُمْ　　فَمَا اَرْجُوْهُمُ فِیْمَنْ رَجَوْتُ

مین اون کے عتاب وخطاب سے تنگ آگیا اور مایوس ہوگیا ہون۔ مجھے اون کے اون لوگون مین ہونے کی امید نہین جن سے مین امید کرسکتا ہون۔

اِذَا اَدْمَتْ قَوَارِضُهُمْ فُؤَادِیْ　　کَظَمْتُ عَلٰی اَذَاهُمْ وَانْطَوَیْتُ

جب اون کے طعنہ میرے دل مین جا گھسے تو مین نے اپنے غصہ کو فرو کیا اور اون کی اذیتون کو تہہ کر ڈالا۔

وَرُحْتُ عَلَیْهِمْ طَلْقَ الْمُحَیَّا　　کَاَنِّیْ مَا سَمِعْتُ وَلَا رَاَیْتُ

اور ہنستا منھ بنا کر اون کے سامنے پہونچا گویا اون کی باتون کو نہ تو مین نے سنا ہی تھا اور نہ دیکھا ہی تھا۔

تَجَنَّوْا لِیْ ذُنُوْباً مَا جَنَتْهَا　　یَدَایَ وَلَا اَمَرْتُ وَلَا نَهَیْتُ

اونھون نے مجھ پر اون گناہون کی تہمت لگائی ہے جو میرے ہاتون نے کبھی نہین کیے۔ اور نہ مین نے حکم دیا نہ منع کیا

وَلَا وَاللّٰهِ مَا اَضْمَرْتُ غَدْراً　　کَمَا قَدْ اَظْهَرُوْهُ وَلَا نَوَیْتُ

اور نہ قسم خدا کی دل مین غدر کا ارادہ کیا یا اوس بات کی نیت کی جو مجھپر وہ علانیہ جوڑتے ہین۔

وَیَوْمَ الْحَشْرِ مَوْعِدُنَا وَتَبْدُوْ　　صَحِیْفَةُ مَا جَنَوْهُ وَمَا جَنَیْتُ

حشر کے دن ہم اور وہ ملین گے۔ وہان نامۂ اعمال ظاہر کردیگا کہ کیا کیا اونھون نے بُرا کیا ہے اور کیا کیا مین نے دو بیتین اوس کی اور ہین جو اسی رَوِی اور وزن مین اوس نے ایک خط کے شروع مین اپنے ایک رشتہ دار کو لکھ کر بھیجی تھین۔ وہ نہایت درجہ کی اچھی ہین۔

شَکَا اَلَمَ الْفِرَاقِ النَّاسُ قَبْلِیْ　　وَرُوِّعَ بِالنَّوٰی حَیٌّ وَمَیْتُ

مجھ سے پہلے بھی لوگون نے جدائی کے الم کی شکایتین کی ہین۔ اور زندون اور مردون نے جدائی کے صدمے اوٹھائے

وَاَمَّا مِثْلَ مَا ضَمَّتْ ضُلُوعِي ۔ فَاِنِّي مَا سَمِعْتُ وَلَا رَاَيْتُ

مگر جو رنج و غم میرے سینہ کے اندر ہے وہ تو مین نے نہ کبھی سنا اور نہ دیکھا۔

بات پر بات کہی جاتی ہے۔ ادیب ابوالحسن یحیی[9] بن عبدالعظیم معروف جزار مصری نے اپنی یہ بیتین مجھے سنائی تھین۔ جو اوس نے کسی مصر کے ادیب کی نسبت لکھی تھین وہ ایک بڑا بوڑھا شخص تھا اور خارش کے سبب سے اوس نے اپنے بدن پر گندک ملی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ جب یہ حال مین نے سنا تو یہ بیتین لکھ کر اوس کو بھیجین۔

اَيُّهَا السَّيِّدُ الْاَدِيبُ دُعَاءً ۔ مِنْ مُحِبٍّ خَالٍ مِنَ التَّنْكِيثِ

اے سید ادیب کسی دوست کی بات جو طعنہ سے خالی ہو اوسے سن۔

اَنْتَ شَيْخٌ وَقَدْ قَرُبْتَ مِنَ النَّا ۔ رِ فَكَيْفَ ادَّهَنْتَ بِالْكِبْرِيتِ

تو تو بوڑھا شیخ ہے اور اس لئے آتش (دوزخ) سے بہت قریب ہوگیا ہے پھر تو نے اپنی بدن پر گندک کیوں ملی ہے

مین نے امیر ابوالمظفر اسامہ بن منقذ مذکور کے یہہ شعر خود اوسی کے ہاتھ کے لکھے ہوے دیکھے ہین۔ جو اوس نے اپنی داڑھ اوکھڑنے کے وقت کہے تھے۔ اوس کا بیان ہے کہ یہ شعر اوس وقت کہے تھے جب وہ خلاط کے پاس پہونچا تھا۔ یہ ایک نہایت عجیب و غریب مضمون ہے۔ اور اس لایق ہے کہ دانتون کی پہیلی ہو جائے۔

وَصَاحِبٍ لَا اَمَلُّ الدَّهْرَ صُحْبَتَهُ ۔ يَشْقَى لِنَفْعِي وَيَسْعَى سَعْيَ مُجْتَهِدِ

میرا ایک رفیق صحبت تھا جس کی صحبت سے کبھی رنج و ملال نہین ہوا۔ وہ میرے نفع کے لئے سختی اوٹھاتا اور بڑی ہی محنت و سعی کرتا تھا۔

لَمْ اَلْقَهُ مُذْ تَصَاحَبْنَا فَحِينَ بَدَا ۔ لِنَاظِرَيَّ افْتَرَقْنَا فُرْقَةَ الْاَبَدِ

جب تک ہم اور وہ ساتھ ساتھ رہے کبھی مین نے اوسے نہ دیکھا۔ لیکن جب وہ میری آنکھون کے سامنے آیا تو ہم اور وہ ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئے۔

عماد کاتب کہتا ہے کہ مجھے اوس کے ملنے کی ہمیشہ آرزو رہا کرتی تھی۔ اور دور ہی دور سے اوس کی سخاوت کے مینہ کو دیکھا کرتا تھا۔ آخر کار جب مین صفر ۵۷۱ھ مین اوس سے ملا۔ تو اوس کی

پیدایش کی تاریخ پوچھی۔ کہا روز یکشنبہ ۲۷ جمادی الآخرہ ۴۸۸ھ (جولائی ۱۰۹۵ء) ہے۔ میرے نزدیک وہ قلعہ شیزر مین پیدا ہوا تھا۔ اور دمشق مین دوشنبہ کی رات ۲۳ رمضان ۵۸۴ھ (نومبر ۱۱۸۸ء) کو انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالی۔ دوسرے روز جبل قاسیون کے مشرق مین دفن ہوا۔ مین اوس کے مقبرہ مین گیا ہون۔ جو دریائے یزید کے شمالی جانب بنا ہے۔ قرآن کی کچھ آیات وہان پڑھ کر اوس کو بخشی ہین۔

اوس کا باپ ابو اُسامہ مُرشد ۵۳۱ھ (۱۱۳۶ء) مین مرا ہے۔ رحمہ اللہ تعالی۔

شَیزر بفتح شین مثلثہ وسکون یائے تحتانیہ وزائے معجمہ مفتوحہ ورائے مہملہ حما کے پاس (جسے اہل یورپ ایپفیمیا کہتے ہین) ایک قلعہ ہے جو مُنقِذ خاندان کے نام سے مشہور ہے جس کا ذکر حرف عین مین اوس کے دادا علی[1] بن مُقلّد کے بیان مین آئیگا۔ انشاء اللہ تعالی۔

---

(۱) یہہ نام اگرچہ کئی نسخون مین مُنقِد بدال مہملہ لکھا ہوا ہے۔ مگر بذال معجمہ ہے۔

(۲) دیکھو تذکرہ ۴۵۸

(۳) یہان مین نے اَتَاہ کے ضمیر کا مرجع ظافر کو مانا ہے جس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ مصر مین اس وزیر کے تقرر سے پیشتر گیا تھا۔ کیونکہ اوس کا تقرر ۵۴۲ھ یا ۵۴۵ھ سین ہوا ہے۔

(۴) دلال الکتب کے معنی مین نے کتب فروش کے لئے ہین۔ مگر اصلی معنی اوس کے کتاب بکوانے والے کے ہین جو دوسرے لوگون کی کتابین خریدارون کے ہاتھ فروخت کرائے۔

(۵) ترجمہ اگر کوئی شخص حرام یا ناجائز طور سے دولت جمع کرے تو خدا اوسے ہلاکت کی طرف بھیج دیتا ہے۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۲۴ ابو جعفر طحاوی کا نوٹ ۱۲۔

(۷) روی شعر کے قافیہ کا اخیر حرف جو اوس نظم کے اخیر مین سب جگہ آوے۔

(۸) غالباً مصنف نے یہ واقعہ اپنی کتاب کے حاشیہ پر اوس مقام پر لکھا ہوگا۔ جہان ابن صورہ کے مکان کے جل جانے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ناقل نے غلطی سے یہان نقل کر دیا ہے۔ یہ اوسی مقام پر زیادہ چسپان ہوتا ہے۔

(۹) جزار اوس زمانہ کے بڑے نامی گرامی شعرا مین تھا۔ ابن خلکان اوس پر نہایت مہربانی کرتا تھا۔ ۶۰۱ھ (۱۲۰۴ء) مین پیدا ہوا۔ اور ۶۷۹ھ (۱۲۸۰ء) مین انتقال کیا۔ ماخوذ از ذیل ابن خلکان مصنفہ الصقاعی۔ جزار کے معنے ہین اونٹون کا قصاب۔

(۱۰) یہہ غالباً اوس وقت کا ذکر ہے جب صلاح الدین نے سنہ ۵۸۳ھ مین اوس پر تاخت کی تھی۔

(۱۱) دیکھو تذکرہ ۴۵۶ -

۷۲ - ابو یعقوب اسحاق معروف ابن راہویہ

مروشاہجہان کا رہنے والا اور حنظلہ کی نسل مین تھا جس کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ ابو یعقوب اسحاق بن ابی الحسن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن مطر بن عبید اللہ بن غالب بن عبد الوارث بن عبید اللہ بن عطیۃ بن مرۃ بن کعب بن ہمام بن اسد بن مرۃ بن عمرو بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مرہ ابن راہویہ۔ حدیث فقہ مین جیسا عالم تھا اوسی طرح زہد و ورع مین بھی یکتائے عصر اور ائمہ اسلام سے تھا۔ دارقطنی نے اس کا اون لوگون مین ذکر کیا ہے۔ جنھون نے شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور بیہقی نے اوسی شافعی کے اصحاب مین بتایا ہے۔ اس اور امام شافعی سے جواز بیع[1] مکانات مکہ کے مسئلہ مین بڑی بحث ہوئی تھی۔ جسے شیخ فخر الدین رازی نے اپنی کتاب مناقب الامام الشافعی رضی اللہ عنہ مین بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ جب لوگون نے اس کے فضل و کمال کو دیکھ لیا۔ تو اس کی کتابون کو لکھنے لگے۔ اور مصر مین اوسکی تصنیفات کو (بڑی احتیاط سے) مخلوق نے جمع کیا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اسحاق ہمارے نزدیک اسلام کے ائمہ سے ہے۔ اور اوس سے بڑھ کر آج تک کسی فقیہ نے پل[2] پر سے عبور نہین کیا۔ اسحاق کہتا تھا مجھے ستر ہزار حدیثین حفظ یاد ہین۔ اور ایک لاکھ حدیثین میرے ذھن مین[3] ہین۔ مین نے کبھی کوئی چیز نہین سنی جسے حفظ نہ کر لیا ہو۔ اور نہ کبھی کوئی شئے ایسی حفظ کی کہ بھول گیا ہون۔ اوس کی مسند[4] مشہور ہے۔ وہ حجاز عراق مین شام کو گیا تھا اور سفیان بن عیینہ اور اوس کے طبقہ کے لوگون سے حدیث کا علم حاصل کیا تھا۔ اور اوس سے بخاری مسلم ترمذی (سے ائمہ دین) نے حدیث کا علم حاصل کیا۔ اس کی ولادت سنہ ۱۶۱ھ (۷۷۸ء) یا ۱۶۶ھ مین بتاتے ہین۔ اخیر عمر مین نیشاپور مین رہنے لگا تھا۔ یہین ۱۵ شعبان بروز پنجشنبہ یا یکشنبہ یا شنبہ ۲۳۸ھ (جنوری ۸۵۳ء) یا ۲۳۷ھ یا ۲۳۰ھ کو انتقال ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

راہویہ براے مہملہ والف وہاے ہوز و واؤ مفتوحہ و یاے تحتانیہ وہاے ہوز اوس کے باپ ابراہیم کا لقب ہے۔ کیونکہ وہ مکہ کے راستہ مین پیدا ہوا تھا۔ فارسی مین راستہ کو راہ کہتے ہین۔ اور ویہ کے معنی پایا ہوا۔ گویا وہ راستہ کا پایا ہوا تھا۔ اسی بعض نے راہُویہ بضم ہاے ہوز و سکون واو وفتح یاے تحتانیہ بھی بتایا ہے۔ اسحاق کہتا تھا کہ مجھ سے عبداللہ بن طاہر امیر خراسان نے پوچھا کہ ابن راہویہ تجھے کیون کہتے ہین اور اس کے کیا معنی ہین اور یہہ تجھے برا لگتا ہے یا اچھا۔ مین نے کہا اے امیر میرا باپ راستہ مین پیدا ہوا تھا۔ مرو کے باشندون نے اس لئے میرے باپ کا نام راہویہ رکھدیا۔ میرا باپ تو اس سے برا مانتا تھا۔ مگر مین تو کچھہ برا نہین سمجھتا۔ مَخلَد بفتح المیم وسکون خاے معجمہ وفتح لام ودال مہملہ۔ حَنظَلہ بفتح ہاے مہملہ وسکون نون وفتح ظاے معجمہ ولام حنظلہ بن مالک کی طرف منسوب ہے جو تمیم کا ایک بطن ہے۔

---

(۱) ابراہیم الحلبی کی مُلتقط الابحُر کی جو فقہ کی ایک مشہور کتاب ہے باب البیع مین ہے۔ مکہ کے حرم کی زمین کی فروخت جائز نہین ہے۔ اس موقع پر شارح نے یہ الفاظ زیادہ کر دئے ہین۔ اگر کوئی خاص ضرورت اگر واقع ہوئی ہو۔ جیسے کوئی مکان بنانے کے لئے ان کا منتقل کرنا کچھہ برا نہین۔ اون کا حال اوسی طرح ہے جیسے اون سکانات کا ہے جو وقف کی زمینون پر ہوتے ہین۔ اسی طرح قطب الدین نے بھی اپنی تاریخ مکہ مین اس مسئلہ کو لکھا ہے۔

(۲) غالباً یہان اوس پل کی طرف اشارہ ہے جو کرخ اور بغداد مین تھا۔

(۳) اَذاکرُ ومِائۃ اَلفِ حَدِیثٍ کی جگہہ ذہبی نے اپنے طبقات الحفاظ مین لکھا ہے۔ اَعرِفُ مکانَ مِائۃِ اَلفِ حَدِیثٍ کَاَنّی اَنظُرُ اِلَیہا۔ یعنے مجھے ایک لاکھ حدیث کی (کتابون مین) جگہہ یاد ہے گویا مین اونھین آنکھون سے دیکھ رہا ہون۔

(۴) مُسند احادیث کا وہ مجموعہ ہے جس مین ہر ایک حدیث کی اسناد دی گئی ہو۔ ابتدا سے لیکر ہر ایک حدیث کے راوی کا نام بالاتصال اوس شخص تک موجود ہو جس نے اونھین جمع کیا ہے۔

---

۸۳ ابو عمرو اسحاق بن مرار الشَّیبانی النحوی اللُغوی

رَمادۃُ[1] الکوفہ کا باشندہ مگر بغداد مین آکر سکونت اختیار کرلی تھی۔ بنی شیبان[2] کا مولیٰ تھا۔ اون کے جوار مین عربی زبان کی تکمیل کے واسطے رہا کرتا تھا۔ اسی سے اوسے شیبانی کہنے لگے تھے۔ یہ اپنے

فنون لغت اور شعر مین ائمہ مشاہیر سے تھا۔ اوس نے حدیثین بہت کثرت سے سیکھی اور دوسرون کو سکھائی تھین۔ لوگ اوس کو ثقہ جانتے اور نہایت اعتبار کرتے تھے۔ خاص خاص لوگون مین وہ اہل علم اور راویون کے زمرہ مین مشہور ہے مگر اہل علم کے عام لوگون مین اوس کی قدر اس لیئے گھٹی ہوئی ہے۔ کہ وہ نبیذ پینے مین مشہور تھا۔ امام احمد بن حنبل ابُو عُبَید القاسم بن سَلّام یعقوب بن السّکیت صاحب اِصْلاحِ المنطِق وغیرہ اکابر علما نے اوس سے علم حاصل کیا تھا۔ صاحب اصلاح المنطق کہتا ہے وہ ایک سو اٹھارہ برس کا ہو کر مرا۔ اور مرتے دم تک اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ وہ کبھی کبھی مجھہ سے کتاب مستعار لیا کرتا تھا۔ مین اوس وقت بچہ تھا اور اوس سے پڑھا کرتا اور اوس کی کتابون سے نقل لیا کرتا تھا۔ ابن کامل کہتا ہے اسحاق بن مرار اوسی روز مرا ہے جس روز ابو العتاہیہ اور ابراہیم ندیم مُوصِلی بغداد مین ۲۱۳ھ (۸۲۸ء) مین مرے ہین۔ مگر اورون نے بیان کیا ہے کہ وہ ۲۰۶ھ (۸۲۱ء) مین مرا تھا۔ اس وقت اوس کی عمر ایک سو دس سال کی تھی یہی صحیح ہے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اوس کی تصانیف بہت ہین۔ اون مین سے بعض یہ ہین۔ کتاب الخَیل (گھوڑون کے بیان مین) کتاب اللغات جو کتاب الجیم اور کتاب الحرُوف کے نام سے مشہور ہے۔ کتاب النوادر الکبیر (جس مین عجیب وغریب قصہ کہانیان ہین اور) جس کے تین نسخہ ہین۔ کتاب غریب الحدیث (جس مین اون الفاظ کی تشریح ہے جو احادیث مین مشکل معلوم ہوتے ہین) کتاب النّخلہ (جس مین چھوارے کا بیان ہے) کتاب الاِبل (اونٹون کے بیان مین) کتاب خلق الانسان (انسان کی خلقت کے بیان مین) اوس نے (شعرائے جاہلیت کے) دیوان مُفَضَّل سے پڑھے تھے۔ تحصیل علوم مین نوادر (عجیب وغریب قصص) اور حفظ الفاظ غریبہ اور اراجیز عرب کی طرف بڑا میلان تھا۔ اوس کا بیٹا عمرو کہتا ہے۔ جب میرے باپ نے اشعار عرب کو جمع کیا اور اونھین ترتیب دیا ہے تو اون مین اسی سے اوپر قبیلون کے شعر تھے۔ جب وہ ایک قبیلہ کے اشعار جمع کر کے لوگون مین مشہور کر دیتا تو ایک کتاب مین اونھین لکھ لیا کرتا اور کوفہ کی مسجد مین رکھدیتا تھا۔ اس طرح پر اوس نے اسی سے اوپر اپنے قلم سے کتابین لکھی تھین۔

مرار بکسر میم و دو رائے مہملہ جن کے درمیان الف ہے۔ شَیبانی کا اوپر بیان کر چکے ہین۔ یہہ بھی کہتے ہین کہ یوم الشعانین ۲۱۰ھ کو مرا ہے واللہ اعلم۔

(۱) مراصد الاطلاع اور مشترک مین کئی مقام لکھے ہین جن کا نام رَبادَہ ہے۔ لیکن رَبادَۃ الکوفہ اون مین نہین ہے۔ رَبادَہ کے معنی ہین کہیڑا۔ غالباً یہہ مقام کوئی قریب قریب ویران پورانا گائون کوفہ کے پاس ہوگا۔

(۲) مولی کے بہت معنی ہین اون مین سے اوس شخص کو بھی مولی کہتے ہین۔ جو کسی کے جوار اور پڑوس مین جا کر رہے۔ یہان یہی معنی مراد ہین۔

(۳) ابوبکر احمد بن کامل نے حدیث محمد بن جریر الطبری مشہور مورخ سے پڑھی تھی۔ اس نے بھی ایک تاریخ لکھی ہے جس مین اون قاضیون کا بیان درج کیا ہے۔ جو شاعر بھی تھے۔ اور قاضی بھی ۳۵۰ھ (۹۶۱ء) مین وفات پائی ہے۔

(۴) یوم الشعانین وہ اتوار ہے۔ جو ایسٹر سنڈے سے پہلے آتا ہے۔ عیسائی لوگون کے یہان اوس روز ایک تہوار ہوا کرتا ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام اس روز شہر یروشلم مین لوٹ کر آئے تھے۔ ۲۱۰ھ کی پہلی محرم ۲۴ ۔اپریل ۸۲۵ء کی تھی۔

۸۴۔ ابو محمد اسحاق بن ابراہیم بن ماہان بن بہمن بن نسک

بنی تمیم کا مولی اَرّجانی الاصل ابن ندیم موصلی کے نام سے مشہور تھا۔ اوس کے باپ کا اور نیز اوس کی نسبت اور نسب کا ذکر اوپر (تذکرہ ۹ مین) آچکا ہے اعادہ کی ضرورت نہین۔ یہہ خلفا کے ندیمون مین تھا۔ ظرافت اوس کی بہت مشہور ہے۔ اوس کی بذلہ سنجی اور غنا و سرود ایسی تھی کہ زمانہ مین فرد تھا۔ لغت کا عالم اشعار کا پڑھنے والا شعرا کے حالات سے واقف تاریخ دانی مین کامل تھا مُصعَب بن عبداللہ بن عبداللہ الزُّبیر بن بکّار وغیرہ حدیث مین اوس سے روایت کرتے ہین۔ حدیث فقہ اور علم کلام مین اوسے ید طولی حاصل تھا۔ محمد بن عطیۃ العطوی[۲] شاعر کہتا ہے مین یحیی بن اکثم[۳] کی مجلس مین بیٹھا تھا۔ کہ اسی مین اسحاق بن ابراہیم الموصلی آیا۔ اور اہل کلام سے بحث کرنے لگا۔ جس مین سب نے اوس کے دلائل کی داد دی۔ پھر اوس نے فقہ مین گفتگو کی۔ اوس مین بھی اچھی تقریر کی۔ اور قیاس اور حجت مین گفتگو کرتا رہا۔ پھر شعر اور لغت کا ذکر شروع ہوا۔ اوس مین تو وہ سب پر ہی فائق رہا۔ جب یہہ سب کچھہ ہوچکا تو وہ قاضی یحیی کی طرف متوجہ ہوا۔ اور کہنے لگا خدا آپ کو عزت عطا فرمائے۔ جن باتون مین مین نے بحث کی۔ اور جو حکایتین مین نے بیان کین اون

کوئی نقص اور طعن کی جگہہ ہے۔ کہا نہین۔ ابن الندیم نے کہا تو پھر کیا وجہ ہے کہ مین ان سب علوم
مین ایسا ہی کمال رکھنے پر جیسا کہ اچھے لایق لوگون کو حاصل ہے صرف فن واحد یعنی فقط غنا مین
ہی مشہور ہون اور لوگ مجھے اور کسی صفت سے موصوف نہ کرین۔ عطوی کہتا ہے کہ قاضی یحییٰ
نے میری طرف دیکھا۔ اور کہا کہ اس کا جواب آپ ہی دینگے۔ عطوی اہل الجدل سے اور مناظرہ پر
بڑا قادر تھا۔ قاضی یحییٰ سے کہا ہان اَعَزَّ اللّٰہُ القَاضِی اس کا جواب تو مین ہی دونگا۔ پھر اسحاق
سے مخاطب ہوکر کہا۔ ابو محمد کیا آپ نحو مین فرّا اور اخفش کی طرح ہین۔ کہا نہین۔ کہا تو کیا آپ لغت
اور معرفت شعر وسخن مین اصمعی اور ابو عُبَیدہ کے مثل ہین۔ کہا نہین۔ کہا تو علم کلام مین ابو الہُذیل العلاف
اور نظّام بلخی کے مانند ہین۔ کہا نہین۔ پھر قاضی یحییٰ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا تو کیا فقہ مین اس کی برابر
ہین۔ کہا نہین۔ پوچھا تو کیا آپ شعر گوئی مین ابو العتاہیہ اور ابو نواس کے برابر ہین۔ کہا نہین۔ کہا تو
اسی وجہ سے آپ جس فن سے منسوب ہوئے ہین اُسی سے منسوب ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ اوس مین آپ کا کوئی نظیر نہین ہے لیکن
دوسرے فنون مین جو لوگ اپنے اپنے فنون کے اہل کمال گذرے ہین آپ اون سے کم ہین
اس سے ابن الندیم ہنس پڑا اور اوٹھ کر چلدیا۔ قاضی یحییٰ نے عطوی سے کہا آپ نے حجت کا حق
تو پورا پورا ادا کر دیا۔ مگر پھر بھی اسحاق پر اس مین کسی قدر ظلم ہوا ہے حقیقت مین وہ اون لوگون مین
ہے جس کا زمانہ مین نظیر بہت ہی کم ہے۔ میرے استاد عماد الدین ابو المجد اسمعیل بن باطیش موصلی نے
اپنی کتاب التمییز والفصل مین ذکر کیا ہے۔ کہ اسحاق بن ابراہیم موصلی بڑا فصیح البیان نادر ونئی باتین
بیان کرنے والا اور بڑا ظریف وفاضل تھا۔ حدیثین اوس نے سفیان عُیَینہ مالک بن انس ہُشَیم
بن بُشَیر ابو معاویۃ الضریر کے بیان سے لکھین اور ادب اصمعی اور ابو عُبَیدہ سے حاصل کیا تھا
مگر علم غناؤ سرود مین وہ بہت بڑھ گیا۔ اسی سے اوس کا میلان سب سے بڑھ کر اسی طرف ہوگیا۔ اور اسی
صفت مین اوس کی شہرت ہوگئی۔ خلفائے عباسیہ اوس کی تعظیم کرتے اور اپنے پاس رکھتے تھے
اور مامون تو یہہ کہتا تھا۔ کہ اگر اسحاق کا نام غنا کی صفت کے ساتھ لوگون کی زبان پر جاری نہ ہوجاتا تو مین
اوسے قاضی کر دیتا۔ یہہ منصب اوسے ہر طرح سزاوار ہے۔ عفت وصداقت دیانت وامانت مین
وہ اون قضاۃ سے بہتر ہے جنھین ہم جانتے ہین۔ مگر وہ غنا مین مشہور ہوگیا ہے۔ اور اوس کے تمام
علوم کو گو کہ وہ اوس کے سب علوم سے ہیچ ہے گرد کر دیا ہے۔ غنا کے فن مین اس کا نظیر نہ تھا

نظم بھی اچھی کہتا تھا۔ ایک دیوان بھی ہے۔ یہ اوسی کے شعر ہین جو اوس نے ہارون الرشید کو لکھی تھی۔

وآمِرَةٍ بِالبُخلِ قُلتُ لَهَا اقصِرِي فَلَيسَ إِلَى مَا تَأمُرِينَ سَبِيلُ

جب بی بی نے بخل کے لئے کہا تو مین نے کہا بس اپنی صلاح رہنے دے مجھ کو کبھی ہر یہ ہو نہین سکتا۔

أرَى النَّاسَ خُلَّانَ الجَوَادِ وَلَا أرَى بَخِيلاً لَهُ فِي العَالَمِينَ خَلِيلُ

مین دیکھتا ہون لوگ جود و کرم والے کے دوست ہوتے ہین بخیل کا دوست مین عالم مین کسی کو بھی نہین دیکھتا۔

وَإِنِّي رَأَيتُ البُخلَ يُزرِي بِأَهلِهِ فَأَكرَمتُ نَفسِي أَن يُقَالَ بَخِيلُ

مین دیکھتا ہون بخل سے بخل والا بدنام ہوتا ہے۔ اس لئے مین نہین چاہتا کہ کوئی مجھے بخیل کہے۔

عَطَائِي عَطَاءُ المُكثِرِينَ تَكَرُّماً وَمَالِي كَمَا قَد تَعلَمِينَ قَلِيلُ

تکرم اور اپنی عزت بنانے کی وجہ سے میری بخشش اس قدر ہوتی ہے کہ جیسے دولتمندون کی۔ حالانکہ تو جانتی ہے کہ میری آمدنی قلیل ہے۔

وَكَيفَ أَخَافُ الفَقرَ أَو أُحرَمُ الغِنَى وَرَأيُ أَمِيرِ المُؤمِنِينَ جَمِيلُ

تاہم مجھے فقر کا خوف کیون ہونا چاہئے۔ اور دولت سے محروم مین کیون رہ سکتا ہون۔ امیر المومنین کی نظر تو (میری طرف) بہت اچھی ہے۔

اسحاق بہت لکھا کرتا تھا۔ ثعلب کہتا ہے کہ مین نے اسحاق موصلی کے ہاتھ کی لکھے ہوئے ہزار جزو سے اوپر دیکھے ہین۔ یہہ سب عربی لغت کے تھے۔ جو اوس نے عرب کے بدون سے سنے تھے۔ مین نے اوس کے پاس جس قدر لغت کی کتابین دیکھین اوس سے زیادہ کسی کے پاس نہ دیکھین۔ اس کے بعد اون کی کثرت ابن الاعرابی کے پاس تھی۔ اسحاق جو حکایتین بیان کیا کرتا تھا اون مین سے ایک حکایت یہہ ہے۔ وہ کہتا تھا۔ میرا ایک ہمسایہ تھا جس کی کنیت ابو حفص مشہور تھی۔ اور لوطی کے لقب سے بدنام تھا۔ اوس کا کوئی پڑوسی بیمار ہوا۔ ابو حفص اوس کی عیادت کو گیا۔ پوچھا تو کیا ہے مجھے پہچانتا ہے یا نہین۔ مریض نے ضعیف آواز سے کہا۔ ہان تو ابو حفص لوطی ہے۔ کہا تو ملاقات کی حد سے تجاوز کر گیا۔ خدا تجھے بستر سے نہ اوٹھائے (۱۰ار) خلیفہ معتصم کہا کرتا تھا۔ کہ اسحاق بن ابراہیم نے مجھے گانا کبھی ایسا نہ سنایا کہ مجھے میرے ملک کے زیادہ ہو جانے کا خیال نہ پیدا ہوا ہو۔ اس کے اخبار و حالات بہت کثرت سے ہین۔ اخیر عمر مین اپنی موت سے

دو سال پہلے اندھا ہو گیا تھا سنہ ۱۵۰ھ (سنہ ۷۶۷ء) مین پیدا ہوا تھا جس مین کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تھی چنانچہ اپنے موقع پر اون کا بیان بھی آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وفات اوسکی رمضان سنہ ۲۳۵ھ (اپریل سنہ ۸۵۰ء) مین اسہال سے ہوئی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ شوال سنہ ۲۳۶ھ مین مرا ہے۔ مگر پہلی روایت بہت مشہور ہے۔ یہہ بھی کہتے ہین کہ بروز پنجشنبہ بعد نماز ظہر ۵ ذی الحجہ سنہ ۲۳۶ھ کو اوس نے انتقال کیا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اوس کے بعض دوستون نے اوس کا مرثیہ اس طرح لکھا ہے۔

أَصْبَحَ اللَّهْوُ تَحْتَ عَفْرِ التُّرَابِ ثَاوِيًا فِي مَحَلَّةِ الْأَحْبَابِ

وہ کھیل کود تو اب زمین کی خاک کے نیچے چلا گیا جو (پہلے ہمارے دنیا سے سدہارے ہوے) احباب کے محلہ مین رہا کرتا تھا۔

إِذْ مَضَى الْمَوْصِلِيُّ وَانْقَرَضَ الْأُنْسُ وَمَحَتْ مَشَاهِدُ الْأَطْرَابِ

کیونکہ موصلی گذر گیا محبت کی جلسہ منقطع ہو گئی خوشی کی محفلین مٹ گئین۔

بَكَتِ الْمُلْهِيَاتُ حُزْنًا عَلَيْهِ وَبَكَاهُ الْهَوَى وَصَفْوُ الشَّرَابِ

سرود کے آلات حزن و ملال سے اوس پر روتے ہین۔ عشق و محبت اور شراب خالص (اوس کی یاد مین) گریہ و بکا کرتے ہین۔

وَبَكَتْ آلَةُ الْمَجَالِسِ حَتَّى رَحِمَ الْعُودُ عَبْرَةَ الْمِضْرَابِ

مجالس عشرت کے آلہ ایسے روے کہ عود کو مضراب کی حالت دیکھ کر رحم آگیا۔

کہتے ہین کہ یہہ مرثیہ اوس کے باپ ابراہیم کی موت پر لکھا گیا تھا۔ مگر اول روایت صحیح ہے۔

(۱) ابو عبد اللہ مُصعب بن عبد اللہ بن مُصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن الزُّبیر بن العوّام الاسدی الزُّبیری (از نسل حضرت عبد اللہ بن الزبیر) عم زُبیر بن بکّار قبیلہ قریش کا بڑا نسابہ تھا۔ سواے اوس کے حافظ حدیث فقیہہ مورخ بھی تھا۔ ان لیاقتون اور نسبی شرافتون کی وجہ سے لوگ اوس کی بہت بڑی عزت کرتے تھے۔ اوس مین اگر کوئی نقص تھا تو یہی تھا کہ حضرت علی کو وہ اچھا نہین سمجھتا تھا۔ مدینہ مین سنہ ۱۵۶ھ (سنہ ۷۷۳ء) مین پیدا ہوا۔ اور سنہ ۲۳۶ھ (سنہ ۸۵۰ء) مین مرگیا (دیکھو ابن اثیر اور یافعی سنہ ۲۳۶ھ)۔

(۲) ابو عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن بن عُطیۃ قبیلہ لیث بن بکر بن عبد مناۃ کا مولی تھا۔ عباسیون کے زمانہ مین

شعر گوئی اور کاتب کے منصب سے نام پیدا کیا۔ بصرہ مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی تھی۔ قاضی ابن ابی دواد (تذکرہ ۳۱) اوس کا مربی تھا۔ جس کے مرنے پر اوس نے مرثیہ لکھے تھے (از اغانی)

(۳) دیکھو تذکرہ ۳۱ نوٹ ۱۴۔

(۴) اللہ تعالی قاضی کو ارجمند و قوی کرے۔ ان دعائیہ الفاظ سے قاضیون کو اوس زمانہ مین اوسی طرح خطاب کیا جاتا تھا جیسے آج کل انگریزی زبان مین عدالتون مین یُوار ورشپ یا ورشپ فل وغیرہ تعظیمی الفاظ سے مخاطب کرتے ہین۔

(۵) ابو اسحاق ابراہیم بن سیّار (نہ کہ بشار نہ یسار) بن ہانی بصرہ کا رہنے والا ابو الہذیل کی بہن کا بیٹا بہت بڑا مشہور متکلم اور کتنی ہی کتابون کا مصنف اور اسی قسم کے مضامین کا شاعر بھی تھا۔ اوسے نظّام (موتی پرونے والا) بھی کہتے تھے۔ یا تو اس وجہ سے کہ وہ موتی پرویا کرتا اور بصرہ کے بازار مین بیچا کرتا تھا۔ یا اس سبب سے کہ سلسلہ کلام مین مضامین آبدار کو نظم کرتا تھا۔ ابتدائے جوانی مین اوس پر بعضی لوگون کو ثنوی (یا مجوسی) مذہب رکھنے کا شبہ ہوا تھا (جو یزدان اور اہرمن کو مانتے ہین۔ اور ثنویہ کہلاتے ہین) پھر اخیر عمر مین حکمائے یونان کے مذہب کا معتقد مشہور ہو گیا تھا۔ مذہبی معاملات مین اوس کے خیالات کچھہ ایسے مستبعد (؟) مشہور ہو گئے تھے۔ کہ دیندار مسلمان اوسے کافر سمجھنے لگے تھے۔ معتزلیون کا ایک فرقہ اسی نظّام ہانی کے نام سے نظّامیہ کہلاتا ہے اوس زمانہ کے بہت عالم کہتے تھے۔ کہ یہ نظّام پیغمبرون کی نبوت کا قائل نہین ہے۔ بلکہ علانیہ طور پر جو اس تثلیث کرنے والی رائے کو وہ نہین بیان کرتا تو اوس کی وجہ صرف تلوار کا خوف ہے۔ اکثر معتزلی بھی اوسے کافر کہتے تھے۔ اور اوس کے چال چلن کی خرابی کے ثبوت مین اوسے شراب خوار بتاتے تھے۔ ۲۳۱ھ (۸۴۵ء) مین اوس کا انتقال ہوا (از عیون التواریخ مصنفہ ابن شاکر و شہرستانی و از خطط مقریزی و تاریخ بغداد مصنفہ خطیب) یہان یہہ بھی خیال کرنے کے قابل ہے کہ ابن خلکان نے نظّام بلخی کا نام لیا ہے۔ جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ نظّام کوئی اور شخص ہوگا جس کا یہان ذکر کر رہے ہین۔ مگر جب کہ ابن خلکان نے خود ایک مقام پر لکھا ہے۔ ابو اسحاق ابراہیم بن سیّار ملقب بہ نظّام مشہور متکلم تو سب شبہ رفع ہو جاتا ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ غالباً اُس کا خاندان بلخی ہوگا۔ اور یہ بصرہ مین پیدا ہوا ہوگا۔ جس سے اوسے دونون سے منسوب کیا جاتا ہے۔ شہرستانی نے کتاب الملل والنحل مین نظّام کے عقائد کے اصول کا بیان لکھا ہے اوسے دیکھنا چاہئے

ابوالہذیل کا بیان اس کتاب مین آئندہ آئیگا۔

(۶) ابوالمجد اسمعیل بن ہبتہ اللہ بن سعید بن باطیش ملقب عمادالدین موصل کا رہنے والا اور اوس مقام کا شافعیون مین سب سے بڑا عالم تھا۔ محرم ۵۷۵ھ (۱۱۷۹ء) مین پیدا ہوا تھا۔ جوانی کے ایام مین شام کے ملک مین سفر کو چلا گیا تھا۔ کہ حدیث اور فقہ مین بڑے بڑے نامی گرامی عالمون سے جو بغداد دمشق اور حلب مین پڑھاتے تھے کمال حاصل کرے۔ چنانچہ بہت بڑا عالم اور مفتی ہوگیا۔ اور بہت کتابین تصنیف کین جن مین سے بڑی بڑی کتابین یہ ہین۔ طبقات یعنی فقہائے شافعیہ کی فہرست۔ مشتبہ النسبہ (یا مزیل الارتیاب عن مشتبہ الانتساب) المغنی جو المہذب ابواسحاق الشیرازی کی شرح ہے۔ کہتے ہین کہ اس اخیر کتاب مین اوس نے بہت جگہ غلطیان کی ہین حلب مین ۶۵۵ھ (۱۲۵۷ء) مین اسی سال کی عمر مین وفات پائی۔ (طبقات الشافعین طبقات الفقہا بغیات الطالب) یہ ابن خلکان کے استادون مین بھی تھا۔

(۷) علامہ ابوالفدا اپنی کتاب مین لکھتا ہے۔ کہ کتاب التمیز والفصل یا والفیصل جغرافیہ کے بیان مین ہے۔ اور اسی نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ابوالمجد کی ایک کتاب مزیل الارتیاب عن مشتبہ الانتساب ہے (دیکھو نوٹ ۶) غالباً یہہ اوس کی کتاب مشتبہ النسبہ کا دوسرا نام ہوگا۔ ان دونون کتابون مین غالباً محدثین کے انساب و اوطان کا ذکر ہے۔

(۸) ابومعاویہ ہشیم بن ابی خازم بشیر الواسطی جس کے آبا و اجداد بلخ کے رہنے والے تھے قبیلہ سُلمی کا مولا تھا۔ اوس نے حدیث بڑے نامی گرامی استادون سے پڑھی اور بہت بڑا محدث تھا۔ بغداد مین اوسکی اس علم مین بہت بڑی عزت تھی۔ اوسے بیس ہزار حدیثین یاد تھین ۱۸۳ھ (۷۹۹ء) مین وفات پائی انانوے برس کی عمر ہوئی (از طبقات المحدثین)

(۹) ابومعاویہ محمد بن خازم الضریر (نابینا) جو قبیلہ سعد کا جو تمیم مین بطن سعد کی ایک شاخ ہے مولی تھا کوفہ مین ۱۱۳ھ (۷۳۱ء) مین پیدا ہوا۔ ہشام بن عروہ اور الاعمش کا شاگرد تھا۔ ۱۹۵ھ (۸۱۰ء) مین مرگیا۔ (طبقات المحدثین) غالباً یہ اسی ہشیم کا بھتیجا تھا جس کا ابھی اوپر کے نوٹ مین ذکر ہوا ہے۔

(۱۰) اس مین جو لطیفہ ہے وہ لفظ ابوحفص مین معلوم ہوتا ہے۔ مگر میری سمجھ مین نہین آیا حفص چمڑے کے ڈول کو کہتے ہین جس سے کنوان پاک کیا کرتے ہین۔ اس مین کچھ ایسا رمز ہوگا جس سے وہ لوطی کے لقب کا مستحق سمجھا جانا چاہیے تھا۔

(۱) مجالس عشرت کے آلات سے مراد تکیہ خوشبوئین آلات غنا اور شراب وغیرہ ہین۔

۸۵ ابو یعقوب اسحاق بن حُنَین بن اسحاق عبادی

مشہور طبیب علم طب مین یکتائے عصر تھا۔ اور فن ترجمہ معرفت لغت اور فصاحت بیان مین اپنے باپ کے ہی برابر تھا۔ یہ حکمت کی کتابون کا یونانی زبان سے عربی زبان مین اوسی طرح ترجمہ کیا کرتا تھا جیسا اوس کا باپ کرتا تھا۔ مگر اس[1] کے ترجمہ مین فن طب کی کتابون کے ترجمہ سے علوم حکمت کی کتابون کے ترجمہ جو ارسطو وغیرہ حکما کی تصنیف سے ہین بہت زیادہ ہین۔ یہ اونھین خلفا اور رؤسا کی خدمت مین رہتا تھا جن کی خدمت مین اوس کا باپ رہتا تھا پھر سب کو چھوڑ چھاڑ قاسم[2] بن عُبَید اللہ امام مُعتَضِد باللہ کے وزیر کے پاس چلا آیا۔ اور اوس کے مخصوصون مین ایسا داخل ہوگیا کہ وزیر مذکور نے اس کو اپنا محرم اسرار بنا لیا۔ جو بات کسی سے نہ کہتا وہ اس سے کہتا تھا۔ ابن بُطلان[3] نے کتاب دعوۃ الاطبا مین لکھا ہے کہ (وزیر سے اور اس سے دل لگی کی باتین بھی ہوا کرتی تھین) ایک مرتبہ وزیر مذکور نے سنا کہ اسحاق نے مسہل لیا ہے۔ تو دل لگی کے طور پر اوسے یہ بیتین لکھ کر بھیجین۔

أَبِنْ لِي كَيْفَ أَمْسَيْتَ وَمَا كَانَ مِنَ الْحَالِ

بتائے کہ رات مین کیا کیفیت گذری۔ مزاج کا حال کس طرح رہا۔

وَكَمْ سَارَتْ بِكَ النَّاقَةُ نَحْوَ الْمَنْزِلِ[5] الْخَالِي

اور اونٹنی تجھے خالی مکان (بیت الخلا) کی طرف کتنی مرتبہ لی گئی۔

اس کے جواب مین اسحاق نے لکھا۔

بِخَيْرٍ بِتُّ مَسْرُوراً رَخِيَّ الْبَالِ وَالْحَالِ

رات خیریت اور مسرت سے گذری اور میرا دل اور جسم دونوا چھے رہے۔

فَأَمَّا السَّيْرُ وَالنَّاقَةُ وَالْمَرْتَعُ الْخَالِي

رہی سیر اور اونٹنی اور خالی مُرتَع (محل)

فَإِجْلَالُكَ أَنْسَانِيهِ يَا غَايَةَ آمَالِي

سو وہ آپ کے اجلال نے جو میری امیدون کی غایت ہے بالکل بھلا دیا۔

یہی کہانی مین نے کتاب الکنایات(۶) مین بھی لکھی دیکھی تھی۔ اوس مین لکھا تھا کہ پہلے دو بیتین
اول شخص نے لکھی تھین اون کے جواب مین دوسرے شخص نے یہ بیتین لکھین۔

کَتَبْتُ الیک والنعلانِ ما اَنْ ۔ اُقلّهما مِنَ المشی العنیفِ

مین تجھے یہ لکھ کر اس لئے بھیجتا ہون کہ (اپنے) جوتون کو سخت چلنے کی مشقت سے بچاؤن

فَاِنْ رُمْتَ الجوابَ اِلَیَّ فاکتُبْ ۔ عَلَی العنوانِ یُوصَلُ فی الکَنیفِ

اگر تو مجھے جواب لکھنا چاہے تو اوس کے عنوان پر لکھدینا۔ کہ بیت الخلا مین پھونچے

اوس نے اور اوس کے باپ نے علم طب مین بہت مفید مفید کتابین(۷) تصنیف کی ہین۔ اوس کے باپ کا بھی ذکر آئندہ(۸) آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالی۔ اسے اخیر عمر مین فالج نے مار لیا تھا۔ ربیع الآخر ۲۹۸ھ (دسمبر ۹۱۰ء) یا ۲۹۹ھ مین اوس نے وفات پائی ہے۔

عِبادی بکسر عین مہملہ و بائے موحدہ و الف و دال مہملہ عِباد(۹) حیرہ کی طرف منسوب ہے۔ یہ متفرق قبائل کے کتنے ہی بطون تھے۔ جو حیرہ مین رہتے اور مذہب کے نصرانی تھے۔ ان مین عدی(۱۰) بن زید العبادی مشہور شاعر وغیرہ بہت لوگ نامی گرامی ہوئے ہین۔ ثعلبی(۱۱) اپنی تفسیر مین سورۃ المومنین مین اللہ تعالے کے اس قول کے تحت مین فَقَالُوْا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُوْنَ۔ (اونھون نے کہا کیا ہم اون دو آدمیون (موسی اور ہارون) پر ایمان لائین جو ہمارے مثل ہین اور اون کی قوم ہماری عابد و خدمتگار ہے) کہتا ہے اے مُطِیْعُوْنَ مُتَذَلِّلُوْنَ (یعنی مطیع اور متذلل ہین) عرب اون لوگون کو جو کسی بادشاہ کے ماتحت ہون عابدون بولتے ہین۔ اسی واسطے (عرب کی قوم کے) حیرہ والون کو عباد کہنے لگے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ ملوک عجم کے مطیع و منقاد تھے۔ حیرہ بکسر حائے مہملہ و سکون یائے تحتانیہ و فتح رائے مہملہ و ہائے ہوز قدیم زمانہ مین ایک شہر تھا۔ بنی منذر اور جو لوگ عرب عمرو بن عدی اللخمی کی طرح پہلے ہوئے ہین اوس کے مالک تھے۔ یہ عمرو بنی منذر اور اونکی اولاد کا جد اعلی تھا۔ عمرو سے پہلے یہان کا بادشاہ اوس کا ماموں جُذَیْمَۃُ الْاَبْرَش اَزْدی زبّا والا تھا۔ شہر حیرہ تو خراب ہوگیا۔ اور اوس کے پاس ہی شہر کوفہ اسلام کے زمانہ مین آباد ہوگیا تھا۔ اسی ۱۷ھ (۶۳۸ء) مین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیکر آباد کرایا تھا۔

(۱) یہان ضمیر غائب سے میری سمجھ مین بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اصل مین باپ اور بیٹے کی جگہہ ضمیر ہی استعمال کی گئی ہین نام کسی کا نہین ہے۔

(۲) جب تک ارسطو افلاطون وغیرہ حکمائے یونان کی کتابون کے عربی مین ترجمے نہین ہوے تھے تو ان کی کتابین زاویہ خمول مین پڑی تھین۔ اگر اوس وقت ان کے ترجمے عربی مین نہ ہو جاتے تو آج دنیا مین انہین کوئی جانتا بھی نہین۔

(۳) اس قاسم بن عبید اللہ وزیر کا حال ابن خلکان نے ابن الرومی کے تذکرہ مین لکھا ہے۔ تذکرہ ۴۴۶ دیکھنا چاہئے۔

(۴) مختار بن الحسن بن عبدون ملقب بہ ابن بطلان بغداد کا ایک مشہور نصرانی طبیب تھا۔ انطاکیہ مین ۴۴۴ھ (۱۰۵۲ء) مین ایک خانقاہ مین مرا تھا تاریخ الحکما مین اوس کا ذکر آیا ہے۔ دعوۃ الاطبا مین غالباً ان امور کا ذکر ہوگا جو طبیبون کے لئے ضروری ہین۔

(۵) ان اشعار مین وزیر کا جو مقصود ہے وہ صاف ظاہر ہے۔ کچھ تشریح کی ضرورت نہین۔ لیکن الفاظ منزل خالی ہین اوس نے ایک مضحکہ آمیز طرز مین وہ شاعرانہ خیال ظاہر کیا ہے جو شعرائے عرب مین بہت مروج تھا اکثر قصائد کے شروع مین کہا جاتا ہے کہ شاعر بہت دور سے سفر کرکے آیا۔ اور اپنی معشوقہ کے قیام گاہ پر پہونچا۔ دیکھا تو وہ مقام بالکل خالی اور ویران پڑا ہے۔

(۶) یہ رسالہ تشریح و تقویم کے متفرقات کے بیان مین ہوگا۔

(۷) اسحاق کی تصنیفات سے بعض کتابین یہ ہین۔ کتاب الحدوات۔ ... و معرفۃ ... تاریخ الاطبا (و تاریخ الحکما)

(۸) دیکھو تذکرہ ۱۹۰۔

(۹) عبادی ... مگر یہان اوس سے وہ عیسائیون کا ایک فرقہ مراد ہے جسے نسطوری کہتے تھے۔

(۱۰) عدی بن زید اشاعت اسلام سے پہلے گذرا ہے۔ کتاب الاغانی مین اس کا ذکر بہت دیا ہے۔ اور ایشیاٹک جرنل ۱۸۵۰ء ... مین اوس کا ترجمہ چھپا ہے۔

(۱۱) دیکھو تذکرہ ۳۰۔

(۱۲) بنی منذر کی حکومت حیرہ و جذیمہ اور زبا کا بیان ہمارے ترجمہ تاریخ کامل ابن اثیر جلد اول مین دیکھو۔

۹۶ - ابو الفتح اسعد بن ابی النصر بن ابی الفضل المیہنی ملقب بہ مجد الدین

شافعی فقیہ فقہ اور خلاف مین بڑا امام تھا۔ اوس کا علم خلاف مین ایک مشہور تعلیقہ[1] بھی ہے۔ اس نے فقہ مرو مین پڑھی تھی۔ پھر غزنہ (غزنی) کو گیا۔ وہان خوب شہرت حاصل کی فضل و کمال کو اوس کے سب جان گئے۔ غزی نے جس کا ذکر اوپر (تذکرہ ۷۱ مین) آچکا ہے اس کی مدح کی ہے۔ پھر بغداد مین آیا مدرسہ نظامیہ کی تدریس کا عہدہ دو مرتبہ اسے دیا گیا۔ اول مرتبہ ۵۰۷ھ (۱۱۱۳ع) مین۔ اس وقت ۸ ارشعبان ۵۱۳ھ تک کام کرکے علیحدہ ہوگیا۔ دوسری مرتبہ ۵۱۷ھ کے شعبان مین پھر اسی کام پر مقرر ہوا۔ مگر اسی سال ذی القعدہ مین اوسے لشکر کے ساتھ[2] جانا پڑا۔ اور دوسرا شخص اوس کی جگہہ مقرر کیا گیا۔ اس سے بہت لوگون نے علم حاصل کیا تھا۔ اور اوس کے علم سے اور نیز اوس کے طریقہ خلافیہ سے بہت کچھہ فائدہ اوٹھایا تھا۔ حافظ ابو سعد السمعانی نے ذیل مین اوس کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ وہ ہمارے پاس مرو مین سلطان محمود سلجوقی کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا .... پھر بغداد سے ایلچی ہوکر ہمدان[3] کو بھی گیا تھا۔ اسی مقام ۵۲۷ھ [illegible] [illegible] انتقال ہوگیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ سمعانی ذیل مین لکھتا ہے مین نے ابوبکر محمد بن علی [illegible] سنا ہے کہ قزوین کا ایک فقیہ جو ہمدان مین امام اسعد کی اخیر وقت مین خدمت [illegible] [illegible] کہتا تھا کہ جس وقت اوس کی موت[4] کا وقت قریب آیا تو ہم سے کہا کہ [illegible] [illegible] دروازہ کے پاس کان لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اندر سے آواز آئی کہ اسعد اپنے منہ پر طمانچہ مارتا اور کہتا ہے۔ یَا حَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ - بہت دیر تک وہ روتا اور طمانچے مارتا اور بار بار یہی کلمات کہتا رہا۔ آخر اسی حالت مین اپنی جان قابض ارواح کے سپرد کی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

راوی سے کہا الفاظ تھے یا یہی مطلب تھا مین ٹھیک ٹھیک نہین کہہ سکتا۔ مین نے یہہ بات کچھہ بعد اپنی یادداشت سے لکھی ہے۔ میہنی بکسر میم و سکون یائے تحتانیہ و فتح ہاؤ ن نسبت ہے میہنہ کی طرف جو خابران مین ایک گاؤن ہے۔ خابران سرخس اور ابیورد کے درمیان خراسان کے ملک مین ایک علاقہ کا نام ہے۔

(۱) دیکھو تذکرہ ۲۵ ابو حامد اسفرائنی نوٹ ۲ -

(۲) ۵۱۹ھ مین خلیفہ مسترشد باللہ لشکر لیکر دبیس بن صدقہ کی تنبیہ کے واسطے نکلا تھا۔ اور محرم ۵۱۷ھ مین فریقین

مین خوب لڑائی ہوئی تھی۔ ابن صدقہ شکست کھاکر بھاگ گیا (از ابن اثیر) اوسی لشکر مین مجد الدین گیا ہوگا۔

(۳) پہلی سفارت غالباً ۵۱۳ھ (۱۱۱۹ء) مین ہوئی ہوگی۔ جب کہ سلطان سنجر اور اوس کے بھتیجے سلطان محمود مین نااتفاقی تھی۔ دوسری سفارت اوس وقت ہوئی ہوگی جب کہ سلطان مسعود بغداد کا حاکم تھا۔ اور اوس کا بھائی طغرل ہمدان مین تھا۔

(۴) بعض نسخون مین اَجَلُہٗ کی جگہ عربی مین حالہٗ آیا ہے۔ اوس کا ترجمہ اس طرح ہوگا کہ جب اوس کے حال کا وقت قریب آیا۔ حال صوفیون کی اصطلاح مین اوس حالت کو کہا کرتے ہین جو اون کو کسی کسی وقت جوش مین آجاتی ہے اور یہہ صورت اونکو بہت کثرت سے عبادت و مراقبہ اور ورد و وظائف کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جس وقت یہہ حالت اون پر طاری ہوتی ہے تو اون کے نزدیک اون کی روح خدا مین مل جاتی ہے۔

(۵) پوری آیت اس طرح ہے۔ وَاتَّبِعُوا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَبِّکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَۃً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِیْنَ (اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو اچھی اچھی نصیحت کی باتین تم پر نازل ہوئی ہین اون پر چلو (مگر) اس سے پہلے کہ یکایک تم پر عذاب آنازل ہو اور تم کو اوس کی خبر بھی نہ ہو کہین ایسا نہو کہ آخر کار تم مین سے کوئی کہنے لگے۔ اے افسوس میری اوس کوتاہی پر جو مین نے پاس خدا المحفوظ رکھنے مین کی اور مین تو ان پر ہنستا ہی رہا) سورۃ الزمر آیت از ۵۵ تا ۵۷۔

۵۷۔ ابوالفتوح اسعد بن ابی الفضائل محمود بن خلف بن احمد بن محمد العجلی اصفہانی ملقب منتخب الدین

شافعی فقیہ اور واعظ تھا۔ اور اون فقہا اور فضلا سے تھا جو علم و زہد مین موصوف تھے۔ عبادت و تنسک اور زہد و قناعت مین مشہور تھا۔ اپنے ہاتھ کے مکسوبہ مال کے سوا کچھ نہ کھاتا تھا۔ کتابین لکھتا اور اونھین کو فروخت کر کے اپنی قوت بسری کرتا تھا۔ اُمّ ابراہیم فاطمہ جوزدانیہ[1] بنت عبداللہ حافظ ابوالقاسم اسمٰعیل بن محمد بن الفضل ابوالوفاء غانم بن احمد الحسن الجلوذی ابوالفضل عبدالرحیم بن احمد بن محمد البغدادی ابوالمظہر القاسم بن الفضل بن عبدالواحد صیدلانی وغیرہم سے حدیث اپنے ہی شہر مین پڑھی تھی۔ اور جب بغداد مین آیا تو ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن سلمان معروف بابن البطی وغیرہ سے ۵۵۷ھ (۱۱۶۲ء)

مین اور پڑھی۔ اور ابو القاسم (۳) زاہر بن طاہر الشحامی و ابو الفتح اسمٰعیل بن الفضل الاخشید (۳) ابو المبارک عبد العزیز بن محمد الازدی وغیرہم سے اجازت حاصل کی۔ پھر اپنے وطن کو لوٹ کر آیا۔ اور مطالعہ و تعلیم سے تبحر و مہارت حاصل کر کے بڑی شہرت پائی۔ بہت کتابین اوس کی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ امام غزالی کی کتاب الوسیط اور کتاب الوجیز کی مشکلات کی شرح اوس نے لکھی ہے۔ اور دونون کتابون کے مواضع مشکلہ پر خوب بحث کی ہے اور دوسری مبسوط کتابون سے مضامین اخذ کر کے اوس مین نقل کئے ہین۔ کتاب تتمۃ التتمہ لابی سعد المتولی بھی اسی کی ہے۔ اصفہان مین اس کے فتوے پر پورا پورا اعتماد تھا۔ ربیع الاول یا ربیع الآخر سنہ ۵۱۴ھ یا ۵۱۵ھ (۱۱۲۱ء) مین اصفہان مین پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ شب پنجشنبہ ۲۴ صفر سنہ ۶۰۰ھ (اکتوبر ۱۲۰۳ء) کو انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عجلی بکسر عین مہملہ و جیم و لام منسوب ہے عجل بن لجیم کی طرف۔ یہ ربیعۃ الفرس کا ایک بہت بڑا اور مشہور قبیلہ ہے۔ لجیم بضم لام و فتح جیم و یائے تحتانی و میم۔ اور اوس کا پورا نام لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے۔ ابو عبیدہ کہتا ہے عجل بن لجیم عرب کے حمقا مین شمار کیا جاتا تھا۔ اوس کا ایک نہایت اچھا گھوڑا تھا۔ کسی نے اوس سے کہا۔ اچھے گھوڑون کے نام ہوا کرتے ہین تیرے گھوڑے کا کیا نام ہے کہا مین نے تو اوس کا ابھی تک کچھ نام نہین رکھا ہے۔ کہا تو تو اب رکھدے اس نے جاکر گھوڑے کی ایک آنکھ پھوڑ ڈالی۔ اور کہا مین نے اوس کا نام اعور (کانا) رکھدیا کسی عرب شاعر نے عجل کی نسبت کہا ہے۔

رَمَتْنِي بنو عِجْلٍ بِدَاءِ أَبِيهِمِ — وَهَلْ أَحَدٌ فِي النَّاسِ أَحْمَقُ مِنْ عِجْلِ

بنی عجل نے میرے اوپر ایک عیب لگایا جو خود اون کے باپ مین ہی تھا۔ کیا ہمین لوگون مین کوئی شخص عجل سے بھی زیادہ احمق ہے۔

أَلَيْسَ أَبُوهُمْ عَارَ عَيْنَ جَوَادِهِ — فَسَارَتْ بِهِ الْأَمْثَالُ فِي النَّاسِ بِالْجَهْلِ

کیا اونکے باپ نے اپنے اچھے گھوڑے کی آنکھ نہین نکال ڈالی۔ اور اس طرح پر لوگون مین جہالت کے ساتھ ضرب المثل ہوگیا۔

(۱) جوزدان شہر اصفہان کے قریب ایک بڑا گاؤن ہے۔ جہان کے باشندے اپنے گاؤن کو یوزدان کہتے ہین ماخوذ از مراصد۔

(۲) ابو القاسم اسمٰعیل بن محمد بن الفضل اپنے عہد کا بہت بڑا محدث تھا ۴۵۷ھ (۱۰۶۵ء) مین بمقام اصفہان پیدا ہوا۔ اور ۵۳۵ھ (۱۱۴۱ء) مین مرا۔ اوس کے تصانیف مین سے ہے ۔تفسیر القرآن۔ شرح صحیح البخاری وشرح صحیح مسلم۔ بغداد کے لوگ کہتے تھے۔ کہ احمد بن حنبل کے بعد ایسا لائق اور عالم کوئی شخص بغداد مین نہین آیا۔

(۳) زاہر الشحامی ۴۴۶ھ (۱۰۵۴ء) مین پیدا ہوا اور ۵۳۳ھ (۱۱۳۸ء) مین مرا۔ ماخوذ از تاریخ کامل ابن الاثیر۔

(۴) یہ ایک تعجب کی بات ہے کہ اس اسمٰعیل بن الفضل اور عبد العزیز بن محمد وغیرہ محدثین کا طبقات المحدثین مین مطلق ذکر نہین۔ لیکن یہان جو ضروری حالات ہین یعنے اون کا زمانہ اور جہان وہ رہتے تھے وہ سب دیگئی ہین۔

(۵) ابو سعد متولی نے جو تتمہ لکھا تھا اوس کا تتمہ اس نے لکھا ہے۔

(۶) ابو عبیدہ کا تذکرہ ابن خلکان نے لکھا ہے۔ دیکھو تذکرہ ۷۰۲۔

(۷) اب بھی عربون مین ایسے نام ہوتے ہین جن سے جسمانی عیوب کا اظہار ہوتا ہے۔

۸۸۔ قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن الخطیر ابی سعید مُھَذّب بن مِینا بن زکریا بن ابی قُدامہ بن ابی الملیح مماتی۔

مصر کا رہنے والا کاتب(۱) شاعر اور دیار مصر کے سرکاری دواوین کا ناظر تھا۔ اور بڑا صاحب فضیلت اور کتنی ہی کتابون کا مصنف بھی تھا سلطان صلاح الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت کو نظم کیا تھا۔ اور ایسے ہی کتاب کلیلہ ودمنہ کو بھی نظم کا لباس پہنایا تھا۔ اس کا ایک دیوان بھی ہے۔ مین نے خود اوس کے بیٹے کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اس کے چند قطعات نقل کئے ہین۔ اون مین سے ایک قطعہ یہ ہے۔

تُعَاتِبُنِي وَتَنْهىٰ عَنْ اُمورٍ   سَبِيلُ النَّاسِ اَنْ يَنْهَوْكَ عَنْهَا

تو مجھ پر غصہ کرتا ہے۔ اور لوگون کے طور پر بعض ایسے کامون سے منع کرتا ہے۔ کہ تجھے وہ اون سے منع کیا کرتے ہین

اَتَقْدِرُ اَنْ تَكُوْنَ كَمِثْلِ عَيْنِي   وَحَقِّكَ مَا عَلَيَّ اَضَرُّ مِنْهَا

تو کیا سمجھتا ہے کہ اس سے تو میری آنکھون کی طرح (میرے لئے مفید) ہو جائے۔ مگر تیرے حق کی قسم ہے کہ یہ آنکھین میرے لئے جسقدر مضر ہین اتنا اور کوئی نہین (انھین نے مجھے عشق کی پھندہ مین پھنسایا ہے۔)

اسی سنے ایک موٹے آدمی کے حق مین یہ شعر کہے تھے جسے اوس نے دمشق مین دیکھا تھا۔

حکی نفرین ما فی الأر ض من یحکیھما ابدا

وہ دو ندیون کے مشابہ ہے کوئی شخص دنیا مین جن کے مشابہ کبھی نہ ہوگا

حکی فی خلقہ ثورا و فی اخلاقہ بردا

پیدایش مین تو وہ ثورندی کے مشابہ ہے اور اخلاق مین بردندی کے (۳)

حمامی نے یہ مضمون ان دونون بیتون مین ایک شاعر کے اس قول سے لیا ہے۔

ضاھی ابن بشر ان مدینۃ جلق فکلاھما یوم الفخار فرید

ابن بشران شہر جلق (۴) کے مشابہ ہے۔ فخر کے دن وہ دونون کے دونون فرید و یگانہ ہین۔

الفاظہ بردا و صورۃ خلقہ ثورا و نقص العقل منہ یزید

اوس کے (الفاظ ایسے گندہ) ہین جیسے بردندی۔ اور اوس کی جسمانی صورت ایسی (سست) ہے جیسے ثورندی۔ اور اوس پر عقل کی کوتاہی اور زیادہ (۵) ہے۔

یہ اوسی کے شعر ہین جو ایک طویل قصیدہ مین لکھے ہین۔

لنیرانہ فی اللیل ای تحرق علی الضیف ان ابطا و ای تلھب

رات کے وقت اوس کی آگ کیسی تحرق و تلہب (تیزی و روشنی) کے ساتھ اوس مہمان (۶) کو دکھائی دیتی ہے جو پیچھے رہ گیا ہو۔

وما ضر من یعشو الی ضوء نارہ اذا ھو لم ینزل بآل المھلب

جو شخص اوس کی آگ کی روشنی کو دیکھ کر شام کو اوس کے یہان آئے تو اوسے کوئی شکایت کا موقع نہ ہوگا۔ بشرطیکہ وہ آل مہلب (۷) کے یہان مہمان نہ رہ چکا ہو۔

یہ بھی اوسی نے ایک نوجوان نحوی کے بارہ مین لکھی ہین۔

و اھیف احدثنا لی نحوہ تعجبا یعرب عن ظرفہ

ایک پتلی کمر والے کی چال ڈھال نے جو اوس کے ظرف اور عالی دماغی کو ظاہر کرتے ہی مجھے تعجب مین ڈال دیا۔

علامۃ التانیث فی لفظہ و احرف العلۃ فی طرفہ

اوس کے الفاظ مین (جو نرم و نازک آواز نکلتی ہے وہ) تانیث کی علامت ہے۔ اور اوس کی آنکھ (۸) مین حروف

علت ہین (یعنی نیچی نگاہ سے بیمارون کی طرح دیکھتا ہے)

اس کی تین بیتین یحیی بن نزار منبجی کے بیان مین ہین جس کا بیان حرف ی تذکرہ ۰۸۷ مین آئیگا اسکی نظم مین بہت اچھے مضامین ہوتے ہین۔ عماد اصفہانی نے کتاب خریدہ مین اوس کا ذکر کیا۔ اور چند مقاطیع بھی نقل کئے ہین۔ پھر اوس کے بعد اوس کے باپ خطیر کا ذکر بھی کیا۔ اور اوس کے بھی بہت شعر نقل کئے ہین۔ اون مین سے یہ شعر بھی ہین جن مین شاعر اخفاے راز کے لئے نہایت مبالغہ کرتا ہے۔

وَأَكْتُمُ السِّرَّ حَتَّى عَنْ إِعَادَتِهِ　　إِلَى الْمُسِرِّ بِهِ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانِ

مین راز کو اس قدر مخفی رکہتا ہون۔ کہ جس نے مجھ سے کہا اوسکے روبرو بھی اعادہ نہین کرتا۔ اور اس کو کبھی بھولتا بھی نہین

وَذَاكَ أَنَّ لِسَانِي لَيْسَ يَعْلَمُهُ　　سَمْعِي بِسِرِّ الَّذِي قَدْ كَانَ نَاجَانِي

یہہ اس طرح پر ہے کہ میرا کان میری زبان سے بھی وہ راز نہین کہتا جو کسی نے مجھ سے چھپ کر کہا ہو

کاتب کہتا ہے مین اوس سے قاہرہ مین ملا تھا۔ اس وقت وہ ملک ناصر کے لشکر کا متولی (یعنے دفتر کا افسر) تھا۔ اور وہ اور اوس کے سب آدمی نصرانی(۹) تھے۔ مگر صلاح الدین کی ابتداے سلطنت ہی مین یہ مسلمان ہو گئے۔ مہذب الدین بن الخیمی (نہین لخمی) نے اسعد بن مماتی کی ہجو مین یہ شعر لکھے ہین۔

وَحَدِيثُ الْإِسْلَامِ وَاهِي الْحَدِيثِ　　بَاسِمُ الثَّغْرِ عَنْ ضَمِيرٍ خَبِيثِ

یہ نو مسلم بالکل لچر باتون والا یعنی ضعیف الاعتقاد ہے۔ اور ہنستے چہرہ سے دل کی خباثت کو دکھاتا ہے۔

لَوْ رَأَى بَعْضَ شِعْرِهِ سِيبَوَيْهِ　　زَادَهُ فِي عَلَامَةِ التَّأْنِيثِ

اگر سیبویہ اوس کی نظم کو دیکھتا تو علامت تانیث(۱۰) مین اوس سے زیادہ کر دیتا (یعنی اوس کا کلام زنانہ ہے)

حافظ ابو الخطاب بن دحیۃ(۱۱) الکلبی جو ذی النسبین کے لقب سے مشہور ہے۔ رحمہ اللہ تعالی جب شہر اربل مین گیا۔ اور وہان کے سلطان ملک معظم مظفر الدین بن زین الدین رحمہ اللہ تعالی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی نسبت اہتمام دیکھا جس کا حال اس کتاب کے حرف کاف(۱۲) مین اوس کے نام کے تحت مین مذکور ہوگا تو ایک کتاب تصنیف کی اور اوس کا نام التنویر فی مدح السراج المنیر رکھا۔ اور کتاب کے آخر مین ایک طویل قصیدہ بھی لکھا جو مظفر الدین

کی مدح مین تھا۔ اور جس کا اول یہ ہے۔

لولا الوشاۃ وھم ۔۔۔۔ اعداؤنا ما وھموا

اگر جاسوس ورقیب نہ ہوتے جو ہمارے دشمن ہین تو ہمارے دوست ہم پر کچھ برائی کا وہم نکرتے
یہ کتاب اور قصیدہ سلطان کو سنایا گیا۔ پھر ہمارے روبرو اس کے بعد شعبان ۶۲۶ھ؁ ۱۲۲۹ء؁
مین یہ کتاب مظفر الدین کو سنائی گئی (مجھے یاد ہے کہ) یہ قصیدہ بھی اوس مین تھا۔ پھر کچھ دنون بعد
مین نے یہ قصیدہ بعینہا ایک مجموعہ مین دیکھا جو اسعد بن مماتی کی طرف منسوب تھا مین نے دل مین کہا کہ یہ شاید کاتب
کی غلطی ہے اسکے بعد جب مین نے اسعد کا دیوان دیکھا تو اوس مین یہ قصیدہ پورا پورا موجود تھا۔ جو اوس نے
سلطان ملک کامل کی مدح مین لکھا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس سے یہ گمان قوی ہوا کہ یہ اسعد کا ہوگا۔ پھر مین نے
دیکھا کہ ابو البرکات بن المستوفی نے ابن وحیۃ کے ذکر مین تاریخ اربل مین اس قصیدہ کا ذکر کیا ہے۔
کہ مین نے اوس سے اوس کے اس قول کے معنی پوچھے تھے۔

نفدیہ من عطا جما ۔۔۔۔ دی کفہ المحرم

ہم فدا ہین اوس پر بخشش کے سبب سے۔ جس کے ہاتھ جمادی اور محرم ہین۔
تو اوس نے کچھ ٹھیک جواب[۱۳] نہ دیا۔ آخر مین نے کہا۔ شاید ایک شاعر کے اس قول کی
طرح اس کا بھی مطلب ہوگا۔

یسمی باسماء الشھور فکفہ ۔۔۔۔ جمادی وما ضمت علیہ المحرم[۱۴]

مہینون کے نام سے اوسے موسوم کرتے ہین۔ چنانچہ اوس کا ہاتھ جمادی ہے اور جو کچھ اوس کے اندر
ہے وہ محرم ہے۔

ابن المستوفی کہتا ہے کہ ابن وحیہ اس پر ہنس پڑا۔ اور کہا ہان یہی میرا مطلب ہے۔ جب مجھے
یہ حال معلوم ہوا۔ تو مین نے اپنے اس خیال کو ترجیح دی کہ یہ قصیدہ اسی اسعد کا ہے۔ کیونکہ
اگر ابو الخطاب کا ہوتا تو جواب مین وہ توقف نہ کرتا۔ علاوہ برین یہ قصیدہ ۶۰۶ھ؁ مین صاحب
اربل کو سنایا گیا تھا۔ اور اسعد کا اسی سنہ مین انتقال ہوا ہے چنانچہ اوس کا بیان آئندہ آئیگا
اس وقت وہ حلب مین مقیم تھا۔ اوسے دولت عادلیہ[۱۵] سے کوئی تعلق نہ تھا (یہ ہمارا قیاس ہے
درحقیقت) خدا جانے ان دونون مین یہ قصیدہ کس کا ہے۔ اسعد کو وزیر صفی الدین[۱۶] ابن شکر

سے اپنی جان کا خوف ہوگیا تھا اور مصر سے چھپ کر بھاگ کر حلب کو چلا گیا تھا۔ کہ سلطان ملک ظاہر رحمہ اللہ تعالےٰ نے کے پاس پناہ لی چنانچہ وہ اپنے اخیر وقت تک وہین ٹھیرا رہا۔ اور اسی حلب مین اوسکا سلخ جمادی الاولی ۶۰۶ھ (۲۰ نومبر ۱۲۰۹ء) مین یکشنبہ کو انتقال ہوگیا۔ باسٹھ برس کی عمر ہوئی رحمہ اللہ تعالی۔ اور ایک مقبرہ مین مدفون ہوا۔ جو مقام[17] کے نام سے مشہور ہے اور راستہ کے کنارہ شیخ علی ہروی[18] کے مقبرہ کے قریب واقع ہے اوسکا باپ خطیر ۲ رمضان ۵۷۷ھ (۱۱۸۱ء) مین بروز چہارشنبہ مرا ہے۔

مینا بکسر میم وسکون یائے تحتانی ونون والف۔ ممَّاتی بفتح میم ومیم ثانی مشددہ والف وتائے فوقانی ویائے تحتانی ابو ملیح کا لقب ہے جو نصرانی تھا۔ مماتی اوسے اس لئے کہتے تھے کہ مصر مین ایک مرتبہ قحط عظیم پڑا یہ مخلوق کو خصوصاً مسلمانون کے بچون کو صدقہ دیتا اور کھانا کھلایا کرتا تھا۔ اس سے اون کا قاعدہ سا ہوگیا تھا کہ جب وہ اسے دیکھتے تو پکارتے مماتی[19] پھر وہ اسی مشتہر ہوگیا یہ وجہ صحیح سے شیخ حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری[20] نے بیان کی ہے نفع اللہ پھر اس کے بعد اوس نے خطیر کا ایک مرثیہ سنایا۔ اور کہا غالباً یہ دونون بیتین ابو طاہر بن مکنسۃ[21] معزولی کی ہونگی۔ وہ یہ ہین۔

طُوِيَتْ سَمَاءُ الْمُكْرُمَا　　تِ وَكُوِّرَتْ شَمْسُ الْمَدِيحِ

انعام واکرام کا آسمان تہ ہوگیا۔ اور مدح کے آفتاب پر اندھیرا چھا گیا۔

مَنْ ذَا أُؤَمِّلُ أَوْ أَرْتَجِي　　بَعْدَ مَوْتِ أَبِي الْمَلِيحِ

ابو ملیح کے مرنے کے بعد بھلا مین کس سے کسی قسم کی امید وخواہش رکھون۔

پھر مین نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا۔ کہ یہ بیتین اوسی کی تھین۔ اور اوس نے ابو ملیح کی اوسبھی بہت مدح[22] لکھی ہے۔

---

(۱) دیکھو تذکرہ ۱۰ نوٹ ۷۔

(۲) میرے خیال مین ان متعلق اشعار کہ یہی معنی معلوم ہوتے ہین جو مین نے لکھے ہین۔ شاعر کی غرض غالباً یہ ہے کہ وہ محبوب کے حسن وخوبی سے ہوشیار رہنے اور احتیاط کرنے کو کہتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ میری آنکھین ہی فی الحقیقت میرے قاتل دشمن ہین۔ کیونکہ انہین کے ذریعہ سے محبوب کی

ناز و انداز اور حسن و جمال کا خیال میرے دل مین جاگزین ہوتا ہے۔

(۳) دیکھو نوٹ ۵

(۴) جلّق غوطہ یا وادی دمشق کو کہتے ہین یا اوس کے قریب کے ایک گانون کا نام ہے بعض کہتے ہین کہ یہ جلّق دمشق کا ہی نام ہے اور بعض کے نزدیک وہ ایک عورت کی مورت ہے جس کے منہ سے پانی نکلتا ہے اور جو دمشق کے قریب ایک گانون مین بنی ہوئی ہے ماخوذ از مراصد۔

(۵) یا یون کہو کہ اوس کی عقل کا نقص بڑھتا جاتا ہے۔ اس کے ترجمہ مین مین نے فرض کر لیا ہے کہ بَرَد ثور اور یزید ندیون کی جو دمشق کے قریب بہتی ہین کوئی خاص صفتین مشہور ہین جن کے نسبت شاعر اشارہ کرتا ہے۔ مگر ممکن ہے اوس نے ان الفاظ کے لغوی معنی ہی مراد لئے ہون۔ بَرَد کے معنی ہین ٹھنڈا اور ثور کے معنے ہین بیل اور یزید کے معنی ہین زیادہ ہوتا ہے۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۷۴ نوٹ ۵

(۷) بنی مہلب سب کے سب سخاوت وجود مین مشہور تھے۔ اور مہانداری مین اون کی مثال دی جاتی تھی

(۸) ان اشعار کے اصلی معنی تو یہی ہین جو ہم نے لکھے ہین مگر جو لوگ کہ عربی صرف و نحو سے خوب واقف ہین وہ خیال کرین گے کہ شاعر نے اپنے خیالات ایسے الفاظ مین بیان کئے ہین۔ کہ جو نحویین کے نزدیک خاص محاورات مین داخل ہین۔

(۹) صلاح الدین کے عہد مین مسلمانون اور نصرانیون سے لڑائی تھی۔ اس واسطے مسلمانون کے لشکر مین نصرانی نوکر نہ رہ سکتے تھے۔ غالباً اسی وجہ سے انھین مسلمان ہونا پڑا ہوگا۔

(۱۰) یہ ہجو ثمانی کی بڑی سخت ہجو ہے اور اوس پر بڑا حملہ ہے اسواسطے انگریزی مترجم اوس کی طرفداری مین کہتا ہے ان اشعار کا مطلب ہی ایسا پیچیدہ ہے کہ اوس کا تعین ہی دشوار ہے۔ پہلے مصرعہ کے معنی لفظی یہ ہین ایک نیا اسلام والا واہی حدیث غیر ثقہ ہے یا اسلام کی حدیث واہی حدیث ہے۔ لیکن میرے نزدیک دوسرے معنی کسی مسلمان کے مونھ سے نہین نکل سکتے۔

(۱۱) دیکھو تذکرہ ۴۷۰۔

(۱۲) مظفر الدین کا اصلی نام کوک بوری ہے دیکھو تذکرہ ۵۲۰۔

(۱۳) جب اہل عرب عربی اشعار کو خود ہی نہ سمجھ سکین تو ہم ہندوستانیون سے اگر ترجمہ مین غلطیان ہو جائین تو کچھ

تعجب کی بات نہین۔

(۱۴) محرم یعنے حرام ہے۔ کوئی اوسے چھو نہین سکتا۔ جمادی خشکی کا مہینا۔ یہ نام اس مہینے کا اوس وقت رکھا گیا تھا جب عربون مین شمسی مہینون کا رواج تھا۔ انہین مہینون کی رواج کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ مین اشارہ کیا تھا۔ مگر افسوس کہ خلافت شیخین مین اس امر کی طرف کسی کو توجہ کا موقع نہ ملا۔ اور پھر خیر القرون مین کوئی ایسا شخص نہ ہوا جو اس اہم کام کے لائق ہوتا۔ آج تک اوس کی تعمیل نہ ہو سکی

(۱۵) ملک کامل ملک عادل کا بیٹا تھا۔ اور ملک عادل سلطان صلاح الدین کا بھائی تھا۔

(۱۶) صفی الدین بن شکر الدمیری ۶۰۹ھ تک ملک عادل کا وزیر رہا پھر ملک کامل نے اوسے اپنا وزیر مقرر کر لیا۔ ماخوذ از حسن المحاضرہ سیوطی۔

(۱۷) غالباً یہ قبرستان دروازۂ دمشق کے باہر واقع ہے جسے وہان والے باب المقام کہتے ہین۔

(۱۸) ابن خلکان نے اس مقبرہ کا کچھ حال ابوالحسن الہروی کے بیان مین لکھا ہے۔ دیکھو تذکرہ ۴۳۲۔

(۱۹) غالباً الرکون کے نزدیک اس کے معنی مان باپ کے ہونگے یا ممات کا بگڑا ہوا ہوگا۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم بھوک کے مارے مرے۔

(۲۰) عبد العظیم ابن خلکان کا استاد ہے۔ دیکھو تذکرہ ۳۴ حافظ سلفی نوٹ ۴۔

(۲۱) قائد ابو طاہر اسمعیل بن محمد ملقب بہ ابن مکنسہ مصر مین نہایت نامی گرامی شاعر تھا۔ عماد الدین نے خریدہ مین اوس کے بہت اشعار نقل کئے ہین۔ مگر مصنف کا کچھ زیادہ حال نہین لکھا۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ ابو نجیح سے اوس کو بہت بڑا تعلق تھا۔ اوس کے مرنے پر اس نے بہت مرثیہ لکھے تھے۔ جس سے بدر الجمالی وزیر مصر اس سے ناخوش ہو گیا تھا۔ جو ۴۶۶ھ مین وزیر مقرر ہوا تھا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ابن مکنسہ اس سے بعد تک زندہ رہا ہوگا۔

(۲۲) یہ اشعار خریدہ مین موجود ہین۔ نوٹ ۲۱ دیکھو اسی مین سے غالباً ابن خلکان نے یہ اشعار لئے ہونگے۔

۸۹ - ابو السعادات اسعد بن یحیی بن موسی بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن ہبان بن سوار بن عبد اللہ بن رفیع بن ربیعۃ بن صبان السلمی السنجاری

قبیلہ سُلیم سے شہر سنجار کا رہنے والا شافعی فقیہ شاعر اور بہاء الدین کے لقب سے موصوف تھا فقیہ کی حیثیت سے خلاف و بحث و مباحثہ بہت کیا کرتا تھا۔ مگر شعر و سخن کا اوسے ایسا شوق تھا کہ اسی مین مشغول رہتا اور اچھے شعر کہتا تھا۔ اسی فن مین اوسے شہرت بھی حاصل ہوئی اور اسی سے بادشاہون کی خدمت مین پہونچا اور اون سے انعام و اکرام حاصل کئے۔ ملکون مین پھرا خوب گھوما۔ اکابر و اعیان زمانہ کی مدح سرائی کی۔ اس کے اشعار زبان زد خلائق ہین۔ قصائد اور مقاطیع جگہ جگہ پائے جاتے ہین۔ مگر مین نے اوس کا کوئی دیوان نہین دیکھا۔ معلوم نہین کہ کسی نے اوسے مدون کیا ہے یا نہین۔ لیکن اس کے بعد دمشق مین مجھے قبرستان خاندان اشرفیہ[1] کے کتب خانہ مین اوس کا دیوان مل گیا اوس کی ایک بڑی جلد تھی اسی مین مین نے ایک قصیدہ دیکھا جو اوس نے قاضی کمال الدین شہرزوری[2] کی مدح مین لکھا ہے اوس کے بعض شعر یہان لکھتے ہین۔

وَهَوَاكَ مَا خَطَرَ السُّلُوُّ بِبَالِهِ ۔۔۔ وَلَأَنْتَ أَعْلَمُ فِي الْغَرَامِ بِحَالِهِ

تیری محبت کی قسم ہے کہ تیرے عاشق کے دل مین بھی بے پروائی کا کبھی خطرہ نہ آیا۔ تو تو عشق مین جو حال اوسکا ہو رہا ہے خوب ہی جانتا ہے۔

وَمَتَى وَشَى وَاشٍ إِلَيْكَ بِأَنَّهُ ۔۔۔ سَالٍ هَوَاكَ فَذَاكَ مِنْ عُذَّالِهِ

جب کوئی چغل خور تجھ سے چغلی کھائے کہ تیرے عاشق کے دل سے تیری محبت جاتی رہی۔ تو جان کے یہی شخص وہ ہے کہ جس نے اوسے تیری محبت کے سبب ملامت کی ہے۔

أَوَلَيْسَ لِلْكَلِفِ الْمُعَنَّى شَاهِدٌ ۔۔۔ مِنْ حَالِهِ يُغْنِيكَ عَنْ تَسْآلِهِ

تیرے عاشق زار کی حالت کیا ایسی نہین کہ اوس کی مظفی رنج کی شاہد ہو اور اوس سے تجھے اوسکا حال پوچھنا نہ پڑے۔

جَدَّدْتَ ثَوْبَ سَقَامِهِ وَهَتَكْتَ سِتْرَ غَرَامِهِ ۔۔۔ وَصَرَمْتَ حَبْلَ وِصَالِهِ

تو نے اوس کے مرض کے کپڑے نئے کر دئے۔ اوس کا پردہ پھاڑ ڈالا۔ جو اوس کی محبت کو چھپائے ہوئے تھا۔ اور اوس رسی کو کاٹ دیا جو تجھ سے اوسے ملائی ہوئی تھی۔

أَفَزَلَّةٌ سَبَقَتْ لَهُ أَمْ خَلَّةٌ ۔۔۔ مَأْلُوفَةٌ مِنْ تِيهِهِ وَدَلَالِهِ

یہ جو تو نے ترک تعلق کیا تو کیا اوس سے کوئی لغزش ہو گئی ہے۔ یا اس کا سبب وہ خلت و دوستی ہے جس کا وہ عادی ہو گیا اور اوس کی وجہ سے لاف گزاف اور ناز نخرہ کرنے لگا ہے۔

يَا لَلْعَجَائِبُ مِنْ اَسِيْرٍ دَابُهُ　　يَفْدِي الطَّلِيْقَ بِنَفْسِهٖ وَبِمَالِهٖ

اوس اسیر پر تعجب آتا ہے جس نے اپنا خاصہ کرلیا ہو۔ کہ اپنی جان اور مال کو ایک آزاد پر سے فدا کر دے۔

بِاَبِي وَاُمِّي نَابِلٌ بِلِحَاظِهٖ　　لَا يُتَّقٰى بِالدِّرْعِ حَدُّ نِبَالِهٖ

میرے ماں باپ اوس تیر انداز پر قربان جو آنکھوں سے تیر مارتا ہے۔ اور اوس کے تیروں کی نوک سے کوئی زرہ بچا نہیں سکتی۔

رَيَّانُ مِنْ مَاءِ الشَّبِيْبَةِ وَالصِّبَا　　شَرِقَتْ مَعَاطِفُهُ بِطِيْبِ زُلَالِهٖ

وہ نوجوانی اور نئے اوٹھان کے پانی سے تر و تازہ ہے۔ اور اوس کے رخسارہ اوس کے پاک چشمہ سی چھلکتے ہیں

تَسْرِي النَّوَاظِرُ فِي مَرَاكِبِ حُسْنِهٖ　　فَتَكَادُ تَغْرَقُ فِي بِحَارِ جَمَالِهٖ

متعجب آنکھیں اوس کی خوبی و حسن کے جہازوں میں سفر کرتی ہیں۔ اور جمال کے دریاؤں میں غرق ہوئی گئی ہیں

فَكَفَاهُ عَيْنُ كَمَالِهٖ فِي نَفْسِهٖ　　وَكَفَى الْكَمَالَ الدِّيْنُ عَيْنَ كَمَالِهٖ

اوس کا انتہائے کمال فی نفسہ کافی ہے یعنے اوس کے کمال میں کوئی کمی نہیں ہے اور وہ ہی انتہائے کمال الکمال الدین کو نظر بد سے بچاتا ہے۔

اتنا تو مشہور ہے۔ مگر اس میں بعض لوگ اور بھی دو بیتیں بتاتے ہیں۔ مجھے تحقیق نہیں کہ یہ بھی اوسی کی ہیں یا نہیں وہ یہ ہیں۔

كَتَبَ الْعِذَارُ عَلٰى صَحِيْفَةِ خَدِّهٖ　　نُوْنًا وَاَعْجَمَهَا بِنُقْطَةِ خَالِهٖ

عذار نے اوس کے رخسارہ کے صفحہ پر ایک نون لکھا اور اوس میں اوس کے خال سے ایک نقطہ بھی لگا دیا ہے

فَسَوَادُ طُرَّتِهٖ كَلَيْلِ صُدُوْدِهٖ　　وَبَيَاضُ غُرَّتِهٖ كَيَوْمِ وِصَالِهٖ

اوس کے طرہ کے سواد ہجر کی رات کی طرح ہے۔ اور اوسکی پیشانی کی بیاض اوس کے یوم وصال کی طرح

اگر اطاعت کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ کل قصیدہ نقل کر دیتا۔ یہ شعر بھی اوس نے ایک اور قصیدہ میں لکھے ہیں۔

وَمُهَفْهَفٌ حُلْوُ الشَّمَائِلِ فَاتِرُ الْاَلْحَاظِ فِيْهِ طَاعَةٌ وَعُقُوْقُ

اور ایک پتلی کمر والا شیریں شمائل آنکھوں کا بیمار ایسا ہے کہ کبھی تو کہنا مانتا ہے اور کبھی انکار کر جاتا ہے

وَقَفَ الْوَحِيْقُ عَلٰى مَرَاشِفِ ثَغْرِهٖ　　فَجَرٰى بِهٖ مِنْ خَدِّهٖ رَاوُوْقُ

شراب اوس کی لبون کے چوسنے یعنے بوسہ[۴] لینے کی جگہ پر جمی ہوئی ہے اور اسی لئے اوس کے گلابی
رخساروں کے پیالہ سے وہ نکل رہی ہے۔

سَدَّتْ مَحَاسِنُهُ عَلٰی عُشَّاقِهٖ   سُبُلَ السُّلُوِّ فَمَا اِلَيْهِ طَرِيْقُ

اوس کے محاسن اور خوبیوں نے عشاق کے واسطے تسلی کے راستہ مسدود کر دئے ہین اوس کے
حصول کی کوئی سبیل ہی نہین۔

یہ بھی اوسی کے شعر ایک اور قصیدہ مین ہین۔

هَبَّتْ نَسِيْمَاتُ الصَّبَا سُحْرَةً   فَفَاحَ مِنْهَا عَنْبَرُ الْاَشْهَبُ

جب صبح کو صبا کے جھونکے چلے تو اون سے عنبر سفید[۵] کی خوشبو نکلنے لگی۔

فَقُلْتُ اِذْ مَرَّتْ بِوَادِي الْغَضَا   مِنْ اَيْنَ هٰذَا النَّفَسُ الطَّيِّبُ

پھر جب وہ وادی غضا پر گذری تو مین نے پوچھا۔ یہ طیب و پاکیزہ جھونکے کہان کے ہین۔

شیخ جمال الدین ابو المظفر عبد الرحمن بن محمد معروف ابن سُنَیْنِیرہ واسطی ۶۲۳ھ مین ہمارے شہر مین آیا۔ اور مدرسہ مظفریہ[۶] مین ہمارے ہی پاس ٹھیرا۔ ہم اس زمانہ مین اپنے ہی وطن مین تھے۔ یہ شخص شعرائے عصر مین بڑے درجہ کا آدمی تھا اور بہت ملکون مین گھوما تھا۔ بادشاہون سردارون کی مدح سرائی کیا کرتا اور وہ اوسے بڑے بڑے انعام واکرام دیا کرتے تھے۔ جب یہ فروکش[۷] ہو گیا تو وہ لوگ جنھین ادب کا شوق تھا اس کے پاس آئے۔ محاضرات و مذاکرات لطیفہ کی مجلسین گرم رہنے لگین۔ عمر اس کی بہت ہو گئی تھی۔ ایک روز کہنے لگا۔ مین اور بہاء الدین سنجاری سنجار سے راس عین کو یا کہا کہ راس عین سے سنجار کو سفر مین ہمراہ روانہ ہوئے۔ راستہ مین ایک مقام پر ٹھیرے۔ اوس کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا جس کا نام ابراہیم تھا۔ اور جس کے ساتھ اوس کو بڑا انس تھا۔ وہ لڑکا کہین دور پیچھے رہ گیا بہاء الدین اوسے ڈھونڈھنے کو اوٹھا۔ پکارا ابراہیم ابراہیم دو مرتبہ وہ لڑکا دور تھا آواز سنا۔ مگر یہ مقام ایسا تھا کہ صدا لوٹ کر آتی تھی۔ جب اوس نے کہا ابراہیم صدا آئی ابراہیم اس پر وہ تھوڑی دیر بیٹھ کر کہنے لگا۔

بِنَفْسِي حَبِيْبٌ جَارَ وَهُوَ مُجَاوِرٌ   بَعِيْدٌ عَنِ الْاَبْصَارِ وَهُوَ قَرِيْبُ

ایک دوست نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ وہ میرے جان کے ساتھ ہے گو آنکھوں سے دور ہو مگر دل سے قریب ہے

یُجِیْبُ صَدَی الْوَادِیْ اِذَامَا دَعَوْتُہٗ عَلٰی اَنَّہٗ صَخْرٌ وَلَیْسَ یُجِیْبُ

جب مین پکارتا ہون تو وادی کی صدا باوجود اس کے کہ وہ پتھر ہے جواب دیتی ہے مگر وہ جواب نہین دیتا
بہاءالدین سنجاری کا ایک دوست تھا۔ اوس سے اوراس سے نہایت ہی محبت تھی۔ اکثر اکھٹے رہا کرتے تھے۔ اتفاقاً باہم کچھ کدورت پیدا ہوگئی۔ اوراوس دوست نے آمد ورفت ترک کر دی بہاءالدین نے کسی کو اوس کے پاس بھیجکر نہ آنے کی شکایت کی۔ اوس کے جواب مین دوست نے حریری کی دو بیتین لکھکر بھیجین جو اوس نے پندہروین مقامہ مین لکھی ہین۔ اور وہ یہ ہین

لَاتَزُرْ مَنْ تُحِبُّ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ غَیْرَ یَوْمٍ وَلَاتَزِدْہُ عَلَیْہِ

جس سے تو محبت کرتا ہے مہینے مین اوس سے صرف ایک دن ملاکر۔ اس سے زیادہ نہین۔

فَاجْتِلَاءُ الْھِلَالِ فِی الشَّھْرِ یَوْمٌ ثُمَّ لَاتَنْظُرُ الْعُیُوْنُ اِلَیْہِ

ہلال کو مہینہ مین ایک ہی دن دیکھا کرتے ہین۔ پھر آنکھین اوس کی طرف نظر نہین ڈالتین
بہاءالدین نے اپنے نظم کئے ہوئے یہ شعر اوسے لکھکر بھیجے۔

اِذَا حَقَّقْتَ مِنْ خِلٍّ وِدَادًا فَزُرْہُ وَلَا تَخَفْ مِنْہُ مَلَالَا

جب تجھے کسی دوست کی دوستی پختہ ثابت ہو جائے۔ تو اوس سے ملاقات کر۔ رنج وملال کا کچھ خوف نہ کر

وَکُنْ کَالشَّمْسِ تَطْلَعُ کُلَّ یَوْمٍ وَلَا تَکُ فِیْ زِیَارَتِہٖ ھِلَالَا

آفتاب کی طرح ہو۔ جو ہر روز طلوع کرتا ہے اوس کی زیارت مین ہلال کی طرح نہ ہو۔ (جو مہینہ مین ایکہی مرتبہ صورت دکھاتا ہے)

یہ بھی اوسی کے مشہور شعرون مین سے ہین۔

لِلّٰہِ اَیَّامِیْ عَلٰی رَامَۃٍ وَطِیْبُ اَوْقَاتِیْ عَلٰی حَاجِرٍ

واہ دارامہ مین میرے ایام کیسے گذرے۔ اور حاجر مین میری اوقات کیسی اچھی رہی۔

تَکَادُ لِلسُّرْعَۃِ فِیْ مَرِّھَا اَوَّلُھَا یَعْثُرُ بِالْاٰخِرِ

گرایسی سرعت سے گذرتے تھے کہ اول وآخر باہم ٹکراتے جاتے تھے۔

اوسی کا یہ شعر بھی ہے جو اوس نے وصف شراب مین ایک قصیدہ مین لکھا ہے بہت ہی اچھا مضمون ہے۔

كَادَتْ تَطِيرُ وَ قَدْ طَرِبْنَا بِهَا طَرَباً　　لَوْلَا الشَّبَاكُ الَّتِي صِيغَتْ مِنَ الْحَبَبِ

شراب کے سرور سے ہم اُڑنے لگے۔ اور وہ بھی اُڑ جاتی ۔ اگر جال نہ ہوتے۔ جو حبابون سے اوس پر بنے ہوئے تھے۔

عماد الدین اصفہانی کاتب نے کتاب السیل والذیل مین اوس کا ذکر کیا۔ اور کہا ہے کہ یہ اپنے شعر مجھے اوس نے سنائے تھے۔

وَ مِنَ الْعَجَائِبِ أَنَّنِي　　فِي لُجِّ بَحْرِ الْجُوْدِ رَاكِبُ

یہ ایک عجیب بات ہے کہ مین جود وسخا کے دریا مین جہاز پر سوار رہون۔

وَ أَمُوتُ مِنْ ظَمَاءٍ وَلَسْكِنْ عَادَةُ الْبَحْرِ الْعَجَائِبُ

اور پیاس سے مر رہا ہون۔ لیکن دریا کی عادت کچھ عجیب ہوتی ہے۔

اوس نے بہت اچھے اچھے مضامین لکھے ہین ۵۳۳ھ (۱۱۳۸ع) مین پیدا ہوا۔ اور شروع ۶۲۲ھ (۱۲۲۵ع) مین سنجار مین ہی مر گیا۔ رحمہ اللہ تعالے۔

(۱) ملک اشرف بمقام دمشق محرم ۶۳۵ھ مین مرا۔ اوس کا ذکر نمبر ۲۰۷ مین ابن خلکان نے کیا ہے۔ اوسی دیکھنا چاہئے

(۲) اول اول تو میرا خیال تھا۔ کہ نیچے کے اشعار کے خیالات کے طرز کو کچھ بدل دیا جائے۔ مگر جب غور کیا تو یہی بہتر معلوم ہوا۔ کہ اشعار کا مفہوم جیسا ہے وہ ہی لکھدیا جائے۔ اور ناظرین کو دیباچہ جلد اول انگریزی فقرات ۲۸ و ۳۵ کے طرف توجہ دلائی جائے۔ وہان جو کچھ بیان کیا گیا ہے اوسے دیکھنا چاہئے۔

(۳) عین الکمال کا لفظ چشم بد کے اثر کا اظہار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ چشم بد کا اثر اکثر اون لوگون پر خیال کیا جاتا ہے جو ذی اقبال اور صاحب حسن وجمال ہوتے ہین۔ یہ شعر اون اشعار کا نمونہ ہے جن مین تیسری صدی ہجری سے معمہ نویسی مغالطی اور جگت بازی کا رواج ہوگیا ہے۔ جسقدر ایرانی اثر عرب علم اوب پر زیادہ ہوتا گیا اوسی قدر زبان عربی خراب ہوتی گئی اور شعرا اور ادیبون کی خیالات مین لغویت سماتی گئی۔

(۴) دیکھو تذکرہ ۶ نوٹ ۲۔

(۵) حال کی تحقیقات سے ثابت ہوگیا ہے کہ عنبر وہیل جانور سے نکلتا ہے۔ جو سمندر مین ہی نہین بلکہ تمام دنیا کے حیوانات مین سب سے بڑا جانور ہے۔ عرب کے سمندر مین قدیم زمانہ سے کنارون پر آپڑا

کرتا تھا۔ مگر اب تو بجو شمالی سے بکثرت آتا ہے۔ اور رنگ سپید ہوتا ہے۔

(۶) یہ مدرسہ مظفر الدین کوک بوری صاحب اربل نے قایم کیا تھا۔ کوک بوری کا بیان کاف کے تقطیع مین ملیگا۔ دیکھو تذکرہ ۵۲۰۔

(۷) یہان تعود کے معنے مین نے فروکش ہونے کے لئے ہین۔

(۸) رامہ اوس شاہراہ پر واقع ہے جو کہ مکہ سے بصرہ کو جاتا ہے اور حاجر ملک حجاز مین ایک قریہ ہے بعض اور عربی شعرا نے بھی ان مقامات کا ذکر کیا ہے۔

۹۰ - ابو ابراہیم اسمعیل بن یحییٰ بن اسمعیل بن عمرو بن اسحاق المزنی

امام شافعی رضہ کا شاگرد مصر کا رہنے والا زاہد عالم مجتہد[۱] بڑا لائق حجت لانے والا معانی دقیقہ کے لئے دریائے تفکر مین غوطہ[۲] لگانے والا اور شافعین کا امام تھا۔ امام شافعی کے طریقون اور فتاوون کا اور جو چیزین اوس نے اون سے نقل کی ہین اون کا سب سے زیادہ جاننے والا تھا۔ امام شافعی کے مذہب مین اوس نے بہت کتابین لکھی ہین۔ الجامع الکبیر الجامع الصغیر مختصر المختصر[۳] المنثور المسائل المعتبرہ الترغیب فی العلم کتاب[۴] الوثائق وغیرہ اوسی کی کتابین ہین۔ شافعی رحمہ اللہ نے اوس کے حق مین کہا ہے کہ مزنی میرے مذھب کا بڑا ناصر و یاور ہے۔ مزنی جب کسی مسئلہ سے فارغ ہوتا اور اوسے اپنے مختصر[۵] مین درج کر لیتا تو محراب[۶] مین جا کر اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کی دو رکعت نماز پڑھا کرتا تھا۔ ابو العباس احمد بن سُریج نے کہا ہے کہ مختصر المزنی جس وقت دنیا سے جائیگی تو بالکل کنوارے[۷] اچھوتے ہو گی۔ مذھب شافعی مین جو کتابین تصنیف ہوئی ہین اون سب کی یہی اصل ہے۔ باقی اور کتابین اوسی کی ڈھنگ پر مرتب ہوئین اور اوسی کے کلام کی مُفسّر و شَرح ہین۔

جب قاضی بکّار بن قتیبہ جس کا ذکر آئندہ آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ مصر کا قاضی مقرر ہوا۔ اور بغداد سے وہان آیا۔ جو حنفی مذہب تھا تو اوس نے چاہا کہ مزنی سے ملاقات کرے مگر ایک مدت تک اتفاق نہوا۔ ایک مرتبہ جنازہ کی نمازین دونو کو آنا پڑا۔ قاضی بکار نے کسی اپنے دوست سے کہا۔ مزنی سے کچھ پوچھو تو مین اوس کا کلام سنون اس شخص نے مزنی سے پوچھا۔ ابو ابراہیم احادیث مین نبیذ[۸]

کی تحریم بھی آئی ہے اور تحلیل بھی۔ آپ نے تحلیل پر تحریم کو کیون مقدم مانا ہے۔ مزنی نے کہا
کسی عالم نے یہ نہین کہا کہ نبیذ زمانہ جاہلیت مین حرام تھی۔ پھر حلال ہوگئی ہے۔ بلکہ اتفاق اس
بات پر ہے کہ اوس وقت حلال تھی۔ اس سے اون احادیث کی تائید ہوتی ہے جو تحریم مین
آئی ہین۔ یہ ابن بکار نے پسند کیا۔ واقعی[9] یہ دلیل قاطع ہے۔

مزنی بڑا متورع تھا۔ اور اس قدر محتاط تھا۔ کہ سال کے ہر موسم مین تانبے کے کٹورہ[10] سے پانی
پیتا تھا۔ کسی نے پوچھا یہ کیون۔ کہا مین نے سنا ہے کہ مٹی کے برتن پکانے کے وقت گوبر کا
استعمال کرتے ہین جسے آگ پاک نہین کرسکتی کہتے ہین جب اوس کی جماعت کی نماز فوت ہو جاتی
تو تنہا پچیس ۲۵ نمازین پڑھتا تھا۔ کہ جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے۔ اور اوس کی سند مین رسول اللہ
کا یہ قول لاتا تھا۔ صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ احدکم وحدہ بخمس وعشرین
درجۃ (جماعت کی نماز کا اکیلے کی نماز سے پچیس گنا ثواب زیادہ ہوتا ہے) زہد اوس کا ایسا
سخت شدۃ کا تھا۔ کہ جس کی حد نہین۔ اور مجاب الدعوۃ بھی تھا۔ شافعی کے اصحاب مین سے کوئی
شخص کسی امر مین اپنے آپ کو اوس سے افضل نہین سمجھتا تھا۔ اسی نے امام شافعی کو مرنے کے
بعد غسل دیا تھا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اوس کے ساتھ غسل دینے مین ربیع (المرادی) بھی شریک تھا۔
ابن یونس نے اپنی تاریخ مصر مین اوس کا ذکر کیا اور پورا نام لکھا ہے۔ مگر اوس کے دادا اسحاق کے
نام کے ساتھ مُسلِم کا لفظ بھی بڑھایا ہے۔ پھر کہا کہ وہ امام شافعی کا شاگرد تھا۔ اور اوسکی وفات کا بھی
ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور[11] ہوا۔ اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ وہ حدیث مین ثقہ مانا جاتا ہے۔ اہل فقہ
مین کوئی شخص کیسا ہی باریک بین کیون نہ ہو اوس مین اختلاف نہین کرتا۔ دنیا کے وہ بڑے زہاد اور
خیر خلق اللہ عز وجل سے تھا۔ اس کے سوا اوس کے اور مناقب بہت ہین۔ مصر مین اوس کی
وفات رمضان ۲۶۴ھ (۸۷۸ء) مین ہوئی اور امام شافعی رحمہ اللہ کی قبر کے پاس قرافہ[12] صغری مین
دامن کوہ مُقطّم مین مدفون ہوا۔ رحمہ اللہ تعالی۔ مین نے اوس کی قبر کی زیارت کی ہے۔ ابن زُولاق
نے تاریخ صغیر مین کہا ہے کہ نواسی برس کی عمر مین وہ مرا تھا۔ اور ربیع بن سلیمان مؤذن مرادی نے
اوس کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔

مُزَنی بضم میم و فتح زائے معجمہ و نون مُزَینہ بنت کلب کی طرف منسوب ہے جو ایک بڑا مشہور

قبیلہ ہے۔

(۱) فقہ اسلام مین مجتہد وہ شخص ہے۔ جو مسائل فقہیہ کے حل کرنے مین کامل کوشش کرتا ہے اور بہترین راے قایم کرتا ہے۔ ابتدائے اسلام مین یہ لقب بہت لوگون کو دیا گیا تھا جس سے وہ اب تک بھی ملقب چلے آتے ہین لیکن جب علمانے اصول فقہ قایم کر دئے خصوصاً اہل سنت کے ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل نے۔ تو پھر اور علما کی راے کو وہ وقعت نہ رہی جو پہلون کو حاصل ہو چکی ہے۔ اور اون کو یہ لقب دینا موقوف ہو گیا سیوطی وغیرہ کی نسبت مجتہد کا لقب لگایا گیا تھا۔ مگر مخلوق نے اسے قبول نہ کیا۔

(۲) غواص معانی دقیقہ باریک بین دقیقہ رس۔

(۳) شافعین کے فقہ مین یہ کتاب نہایت مشہور ہے۔ حاجی خلیفہ لکھتا ہے کہ مزنی ہی اول شخص جس نے فقہ شافعی مین کتاب لکھی ہے۔ اگر یہ بات صحیح مانین تو اس کتاب کا نام یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ ہان یہ قیاس کر سکتے ہین کہ اوس نے پہلے ایک مختصر کتاب لکھی ہوگی۔ پھر اوس کا مختصر یہ کتاب ہے۔

(۴) غالباً اس مین وثائق لکھنے کے قواعد سے بحث ہوگی۔

(۵) جس کا ابھی اوپر ذکر آچکا ہے۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۱۶ ابن خفاجہ نوٹ ۳۔

(۷) یعنے اس مین کوئی عیب نہین۔ اور آئندہ بھی کوئی عیب نہین نکال سکتا۔

(۸) خرما یا خشک انگور وغیرہ کو ہلکا سا جوش دیکر ایک عرق بناتے ہین۔ اوسے نبیذ کہتے ہین حنفیون کے نزدیک اس کا پینا ایک قول مین جائز ہے۔ مگر امام محمد مالک شافعی اور احمد کے قول کے روسے اگر اوس مین نشہ ہو تو حرام ہے۔ خواہ تھوڑا نشہ ہو یا بہت۔

(۹) مزنی کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس مین کسی کو کلام نہین کہ اسلام سے قبل نبیذ کا پینا حلال تھا۔ اگر اس حالت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے حلت کا حکم دیتے تو وہ تحصیل حاصل تھے۔ اس لئے جن احادیث مین حلت کا حکم ہے وہ قابل اعتبار نہین۔ خصوصاً اوس حالت مین جب کہ اوس کے حرمت کی دوسری احادیث موجود ہین۔ جن کی نسبت اس قسم کا اعتراض نہین ہو سکتا ہے۔

(۱۰) تانبے کے ظروف مین پانی موسم گرما مین سرد نہین ہوتا۔ اس واسطے مٹی کی برتنون مین رکھتے ہین ظروف گلی مسام دار ہوتے ہین اون مین بخار نکلتا رہتا ہے پانی جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

(۱۱) غالباً یہ فقرہ ابن خلکان نے اپنی کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہوگا۔ پھر کاتبون نے اوسے بے محل متن مین لکھدیا ہے نیچے چلکر لکھنا چاہئے تھا۔

(۱۲) دیکھو تذکرہ ۲۴ نوٹ ۱۲

۹۱ - ابو اسحاق اسمعیل بن ابی القاسم بن سُوَید بن کیسان العَینی مولائے بنی عَنزہ معروف ابو العَتاہیہ

مشہور شاعر عَین التمر مین پیدا ہوا تھا جو حجاز مین مدینہ کے قریب ایک چھوٹا سا شہر ہے مگر بعض کہتے ہین کہ یہ مقام علاقہ سَقی الفرات افرات کے نشیب) مین ہے۔ اور یاقوت الحموی نے اپنی کتاب "المشترک" مین بیان کیا ہے کہ وہ انبار کے قریب ہے۔ اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ ابو العتاہیہ نے لڑکپن مین کوفہ مین پرورش پائی تھی۔ اور بڑا ہو کر بغداد مین رہنے لگا تھا۔ وہ جرار (جمع جرہ گھڑی) بیچا کرتا تھا۔ اس سے اوسے جرّار (گھڑے فروش) کہا کرتے تھے۔ امام مہدی کی لونڈی عُتبہ کی محبت مین مشہور تھا اوس کے عاشقانہ اشعار اکثر اسی لونڈی کی نسبت ہین۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

أَعْلَمْتُ عُتْبَةَ أَنَّنِي ... مِنْهَا عَلَى شَرَفٍ مُطِلِّ

مین نے عتبہ کو جتلا دیا ہے کہ اوس کے سبب سے مین کنگورون پر لٹک رہا ہون (یعنی ہلاکت کے قریب ہون)

وَشَكَوْتُ مَا أَلْقَى إِلَيْهَا وَالْمَدَامِعُ تَسْتَهِلُّ

جو رنج والم (اوس کی محبت سے) مجھ پر پڑ رہا ہے مین نے اوس کے اوس سے شکایت کی۔ اس وقت آنسوون کا مینھ (میری آنکھون سے) برس رہا تھا

حَتَّى إِذَا بَرِمَتْ بِمَا ... أَشْكُو كَمَا يَشْكُو الأَقَلُّ

یہان تک کہ جب وہ میری شکایتون کو جو مفلس نادارون کی سی تھین سنتے سنتے تھک گئی۔

قَالَتْ فَأَيُّ النَّاسِ يَعْلَمُ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ كُلُّ

تو پوچھا جو تو کہتا ہے اوسے کوئی شخص جانتا بھی ہے مین نے کہا ہر کوئی[۲]

ایک مرتبہ ابوالعتاہیہ نے اوس کی طلب مین مہدی کو یہ اشعار لکھکر بھیجے تھے ۔

نَفْسِیْ بِشَیْءٍ مِنَ الدُّنْیَا مُعَلَّقَۃٌ — اَللّٰہُ وَالْقَائِمُ الْمَھْدِیُّ یَکْفِیْھَا

میرا دل دنیا مین ایک چیز سے وابستہ ہے۔ اور اوس کا بر لانا اللہ کی ذات پر اور مہدی (اپنے احکام) قائم (رکھنے والے) پر منحصر ہے ۔

اِنِّیْ لَاَیْاَسُ مِنْھَا ثُمَّ یُطْمِعُنِیْ — فِیْھَا احْتِقَارُکَ لِلدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

مین تو اوس سے مایوس ہو چکا ہون مگر جب دیکھتا ہون کہ تو دنیا اور مافیہا کو بالکل حقیر سمجھتا ہے تو اوس کے امید بندھ جاتی ہے ۔

ابو العباس المبرد نے کتاب الکامل مین لکھا ہے کہ ابو العتاہیہ نے ایک مرتبہ اجازت حاصل کر لی تھی۔ کہ امیر المومنین کی خدمت مین ایام نوروز اور مہرجان (اعتدال ربیعی اور اعتدال خریفی) مین ہدیہ بھیجا کرے۔ ایک مرتبہ اوس نے کسی وقت ان موقعون پر چینی کا ایک بڑا برتن بھیجا جس مین بڑے عمدہ عمدہ کپڑے خوشبوئین لگائے ہوئے رکھے تھے۔ اور اون کے کنارون پر یہ دو بیتین جو اوپر مذکور ہوئین لکھی تھین۔ خلیفہ نے اس تحفہ کو دیکھ کر چاہا کہ عتبہ کو ابو العتاہیہ[۴] کو دیدے۔ عتبہ سنتے ہی گھبرائی اور کہنے لگی امیر المومنین میری حرمت اور حق خدمت پر نظر فرمائیے کیا آپ مجھے ایسے شخص کو دیتے ہین جو صورت کا بدشکل ہانڈی برتن بیچنے والا اور شعر کہہ کہہ کر کمائی کھانے والا ہے۔ خلیفہ اس پر خاموش ہو رہا۔ اور حکم دیا کہ اس برتن کو مال سے بھر کر دیدو۔ ابو العتاہیہ نے محاسبون سے کہا کہ خلیفہ نے مجھے دینارون کا حکم دیا ہے۔ اوںھون نے کہا یہ تو ہم نہین دے سکتے۔ جب تک خلیفہ اپنے حکم کی تشریح نہ کرے ہم درہم دیدینگے۔ اگر تو چاہے تو لے لے۔ اس رد و بدل مین ایک سال گذر گیا۔ عتبہ نے کہا اگر اپنے دعوے کے مطابق عاشق ہوتا تو ایک برس تک دینار و درہم کے تمیز کی بحث مین نہ پڑا رہتا جس مین اوس نے میرا ذکر صفحہ دل سے مطلق محو کر دیا ہے۔ یہ بھی اوس کے مدحیہ اشعار ہین ۔

اِنِّیْ اَمِنْتُ مِنَ الزَّمَانِ وَصَرْفِہٖ — لَمَّا عَلِقْتُ مِنَ الْاَمِیْرِ حِبَالَہٗ

مین زمانہ اور زمانہ کے انقلاب سے امن مین ہو گیا ہون اوس وقت سے کہ امیر المومنین سے مین نے اپنا رشتہ[۵] و تعلق قائم کر لیا ہے ۔

لَوْ يَسْتَطِيعُ النَّاسُ مِنْ إِجْلَالِهِ   اتَّخَذُوا لَهُ حُرَّ الْخُدُودِ نِعَالَا

اگر ممکن ہوتا کہ لوگ اوس کے اجلال کا حق ادا کر سکتے۔ تو وہ اپنے رخسارون کے نرم و نازک کھال اوس کی جوتیون کے لئے دیدیتے۔

إِنَّ الْمَطَايَا تَشْتَكِيكَ لِأَنَّهَا   قَطَعَتْ إِلَيْكَ سَبَاسِبًا وَرِمَالَا

ہمارے اونٹ تیری شکایت کرتے ہین۔ کیونکہ تیرے پاس آتے وقت بیابان اور ریگستان اونھین قطع کرنا پڑے تھے۔

فَإِذَا وَرَدْنَ بِنَا وَرَدْنَ خَفَائِفًا   وَإِذَا صَدَرْنَ بِنَا صَدَرْنَ ثِقَالَا

جب وہ ہمین لیکر آئے تھے۔ تو ہلکے بوجہ سے آئے تھے۔ اور جب لیکر لوٹے تو بھاری بوجھ سے لوٹے

یہ بیتین اوس نے عمر بن العلاء (۲) کی مدح مین کہی تھین جس پر اوس نے ستر ہزار درہم اوسے دے تھے۔ اور ایسا بھاری خلعت دیا تھا کہ کپڑون کے بوجہ سے وہ اوٹھ نہین سکتا تھا۔ اس سے اور شعرا کو بڑا رشک ہوا۔ عمر نے اونھین جمع کیا۔ اور کہا اے شاعرو تم پر بڑا تعجب ہے کہ تم آپس مین ایک دوسرے سے اس قدر حسد کرتے ہو۔ جب تم مین سے کوئی ہمارے پاس مدح کرنے کو آتا ہے تو قصیدہ لکھکر لاتا ہے اور اوس مین پچاس بیتون تک تو اپنے ہی محبوبہ کی ستائش مین لگا دیتا ہے۔ ہماری تعریف تک اوس وقت پہونچتا ہے کہ مدح کی لذت اور شعر کی رونق بالکل جاتی رہتی ہے۔ ابو العتاھیہ ہمارے پاس آیا۔ اور اپنی محبوبہ کے حال مین تھوڑی سی بیتین لایا اس طرح کہا۔ اور پھر عمر نے وہ دو بیتین پڑہین (جو ابو العتاھیہ نے اوس کی مدح مین کہی تھین) پھر کہا۔ تم اوس پر کیون رشک کرتے ہو۔

ابو العتاھیہ نے جب اوس کی مدح مین یہ ابیات لکھی تھین تو اوس نے انعام دینے مین کچہ توقف کیا تھا۔ اس پر ابو العتاھیہ نے دیر کی شکایت مین اوسے یہ ابیات لکھکر بھیجین۔

أَصَابَتْ عَلَيْنَا جُودَكَ الْعَيْنُ يَا عُمَرْ   فَنَحْنُ لَهَا نَبْغِي التَّمَائِمَ وَالنُّشَرْ

اے عمر ہماری (امیدون کی) خرابی کے لئے نظر (بد) نے تیری بخشش پر اثر کیا ہے اوس کے دفع کے لئے ہم کو تعویذون اور منترون کی ضرورت ہے۔

سَنَرْقِيكَ بِالْأَشْعَارِ حَتَّى تَمَلَّهَا   وَإِنْ لَمْ تُفِقْ مِنْهَا رَقَيْنَاكَ بِالسُّوَرْ

اس کے لئے اشعار پڑھ پڑھ کر ہم تجھپر پھونکین گے کہ اس بیماری کو پریشان ذکر کے دور کر دے - اگر
ان سے تجھے افاقہ نہ ہوا تو پھر ہم (قرآن کی) سورتین تجھ پر دم کرینگے۔

اَشجَعُ السُّلَمِی مشہور شاعر کہتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک مرتبہ ہم سب کو بلوایا جب ہم
وہان دربار مین گئے تو بیٹھنے کا حکم دیا۔ اتفاقاً بشار بن برد میرے برابر بیٹھ گیا۔ مہدی خاموش تھا اور
اہل دربار بھی ساکت بیٹھے تھے کہ اسی مین بشار نے کچھ آہٹ سنی۔ پوچھا کون ہے۔ مین نے
کہا ابوالعتاہیہ۔ کہا کیا اس محفل مین بھی یہ کچھ اشعار پڑھیگا۔ مین نے کہا ہان مین جانتا ہون کہ پڑھیگا
وہ کہتا ہے کہ اسی مین مہدی نے ابوالعتاہیہ کو پڑھنے کا حکم دیا۔ اوس نے یہ شعر پڑھے۔

اَلَا مَا لِسَیِّدَتِی مَا لَہَا ۔ اَدَلّتْ فَاَحْمِلُ اِدْلَالَہَا

میری سیدہ کو کیا ہوا۔ اوس کا کیا حال ہے۔ وہ ناز کرتی ہے۔ مین اوس کا ناز اوٹھاتا ہون۔
اس پر بشار نے میرے کہنی ماری اور کہا کسی کو ایسا جری بھی آپ نے دیکھا ہے اس موقع پر ایسے
شعر پڑھتا ہے۔ آخر وہ پڑھتے پڑھتے اس قول تک پہونچا۔

اَتَتْہُ الْخِلَافَۃُ مُنْقَادَۃً ۔ اِلَیْہِ تُجَرِّرُ اَذْیَالَہَا

خلافت اوس کے پاس گردن جھکائے اور اپنے دامن سے زمین صاف کرتی ہوئی آئی۔

فَلَمْ تَکُ تَصْلُحُ اِلَّا لَہٗ ۔ وَلَمْ یَکُ یَصْلُحُ اِلَّا لَہَا

خلافت بجز اوس کے اور کسی کے لئے سزاوار نہین۔ اور وہ خلافت کے سوا اور کسی چیز کے سزاوار ہے

وَلَوْ رَامَہَا اَحَدٌ غَیْرُہٗ ۔ لَزُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَہَا

اگر کوئی اور اوس کے سوا خلافت کی آرزو کرے تو اس اندیشہ سے زمین کو زلزلہ آجائیگا۔

وَلَوْ لَمْ تُطِعْہُ نَبَاتُ الْقُلُوْبِ ۔ لَمَا قَبِلَ اللہُ اَعْمَالَہَا

اگر دل کی بیٹیان (یعنی خیالات دلی) اوس کی اطاعت نہ کرین تو اللہ تعالی اُنکے اعمال کو ہرگز قبول نہ کریگا۔
بشار نے مجھ سے کہا اشجع دیکھو کہین خلیفہ خوشی کے مارے فرش پر سے اُڑ نہ جائے۔ اشجع کہتا ہے
واللہ اس مجلس سے ابوالعتاہیہ کے سوا اور کوئی شخص انعام لیکر نہین آیا۔ ابوالعتاہیہ کے زہد
مین بھی بہت اشعار ہین۔ وہ بشار ابو نواس وغیرہ کے طبقہ کے اول مولّدین مین سے ہے
اوس کے اشعار بہت ہین۔ اوس کی ولادت سنہ ۱۳۰ھ (۷۴۷ء) مین ہوئی اور روز دوشنبہ

٨ یا ٣ رجمادی الآخر ٢١١ھ (٢٦ دسمبر ٨٢٦ء) یا ٢١٣ھ کو بغداد مین مرا۔ رود عیسےٰ پر قنطرۃ الزیاتین (تیلیون کے پل) کے سامنے اوس کی قبر ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

جب اوس کے مرنے کا وقت قریب آیا۔ تو اپنے پاس والون سے کہا مخارق مغنی کو بلاؤ کہ وہ میری سر کے پاس کھڑا ہو کر گائے۔ یہ دونو بیتین اونہین ابیات مین سے ہین۔

إذا ما انقضت عنّي من الدهر مدّتي ۔۔۔ فإنّ عزاء الباكيات قليلُ

جب میری عمر کی مدت دنیا مین ختم ہو جائیگی۔ تو رب مجھے کوئی بھی یاد نہ کرے گا۔ کیونکہ بہت جلد (اون عورتون کا رنج بھی جو مجھ پر روئینگی تہوڑا ہو جائیگا۔

سيُعرَضُ عن ذكري وتُنسى مودّتي ۔۔۔ ويُحدَثُ بعدي للخليل خليلُ

لوگ میرا ذکر چھوڑ دینگے اور دوستی بھول جائینگے اور میرے بعد دوستون کے اور نئے دوست پیدا ہو جائینگے

اوس نے وصیت کی تھی کہ میری قبر پر یہ بیت لکھ دی جائے۔

إنّ عيشاً يكونُ آخرُهُ المو ۔۔۔ تُ لعيشٌ معجّلُ التنغيص

وہ زندگی جس کا آخر موت ہے ایسی زندگی ہے۔ جو بہت جلد مکدر ہو جاتی ہے۔

کہتے ہین۔ ایک روز کہین اوس کی ابو نواس سے ملاقات ہوئی۔ پوچھا تو کتنے شعر ہر روز بنایا کرتا ہے۔ ابو نواس نے کہا ایک دو بیت۔ ابو العتاھیہ نے کہا مین تو سو دو سو روز بنا لیتا ہون۔ اوس نے کہا اس لئے کہ تو ایسی بیتین بنایا کرتا ہے۔

يا عُتبُ ما لي ولك ۔۔۔ يا ليتني لم أرَك

اے عُتبہ میرا تیرا کیا معاملہ آپڑا ہے۔ کاش مین نے تجھے دیکھا ہی نہ ہوتا تو اچھا تھا۔

اگر مین ایسے ہزار دو ہزار چاہون تو ہر روز بنا سکتا ہون۔ مگر مین ایسے شعر کہا کرتا ہون۔

من كفّ ذاتِ حِرٍ في زيّ ذي ذكرٍ ۔۔۔ لها مُحبّانِ لوطيٌّ وزنّاءُ

کسے راکہ عورت شریف دالباس ذی ذکر داشتہ۔ آن عورت را دو آشنا ہستند۔ یکے لوطی است و دیگرے زناکار

اگر تو چاہے کہ ایسے شعر کہے تو عمر بھر نہین کہہ سکتا۔

یہ بھی ابو العتاھیہ کے لطیف شعر ہین۔

ولقد صبوتُ إليكِ حتّى ۔۔۔ صار من فرط التصابي

مجھے تجھ سے ایسا عشق ہے۔ کہ فرط تصابی وعشقبازی سے یہ نوبت پہونچ گئی ہے۔

یَجِدُ الْجَلِیْسُ اِذَا دَنَا ۔ رِیْحَ التَّصَابِیْ فِیْ ثِیَابِیْ

کہ جب کوئی میرا جلیس قریب آتا ہے تو میرے کپڑون سے اوسے تصابی اور سوزش کی بو آتی ہے (جو مجھے جلا رہی ہے)

اوس کی حکایات کثرت سے ہین۔ مہدی کی لونڈی عُتبہ کی نسبت جو وہ شعر کہا کرتا تھا اون مین سے یہ شعر بھی ہین۔

یَا اِخْوَتِیْ اِنَّ الْهَوٰی قَاتِلِیْ ۔ فَبَشِّرُوا الْاَکْفَانَ مِنْ عَاجِلِ

بھائیو عشق میرا قاتل ہے۔ کفنون (اور قبر) کو بشارت دیدو کہ ایک مسافر جلد آنے والا ہے (تیار رھو)

وَلَا تَلُوْمُوْا فِیْ اِتِّبَاعِ الْهَوٰی ۔ فَاِنَّنِیْ فِیْ شُغُلٍ شَاغِلِ

عشق کے اتباع پر مجھے ملامت نہ کرو یاد رکھو مین ایک بڑے کام کی تیاری مین لگا ہون۔

عُتبہ کی ہی نسبت یہ شعر بھی اوس نے کہے ہین۔

عَیْنِیْ عَلٰی عُتْبَةَ مُنْهَلَّةٌ ۔ بِدَمْعِهَا الْمُنْسَکِبِ السَّائِلِ

عُتبہ پر میری آنکھ اپنے گرتے اور بہتے آنسو خوب زور سے بہا رہی ہے۔

یَا مَنْ رَاٰی قَبْلِیْ قَتِیْلًا بَکٰی ۔ مِنْ شِدَّةِ الْوَجْدِ عَلَی الْقَاتِلِ

کون ہے جس نے مجھ سے پہلے کوئی مقتول قاتل پر شدت محبت سے روتا دیکھا ہو۔

بَسَطْتُ یَدِیْ نَحْوَکُمْ سَائِلًا ۔ مَاذَا تَرُدُّوْنَ عَلَی السَّائِلِ

مین نے مانگنے کے لئے اپنا ہاتھ تمہارے آگے پھیلایا ہے۔ دیکھون مانگنے والے کو تم کیا دیتے ہو۔

اِنْ لَمْ تُنِیْلُوْهُ فَقُوْلُوْا لَهٗ ۔ قَوْلًا جَمِیْلًا بَدَلَ النَّائِلِ

اگر تم اوسے کچھ نہین دیتے تو دینے کے بدل اوس سے میٹھی بات تو کہدو۔

اَوْ کُنْتُمُ الْعَامَ عَلٰی عُسْرَةٍ ۔ مِنْهُ فَمَنُّوْهُ اِلَی الْقَابِلِ

اور اگر تم کو اس سال یہ مشکل معلوم ہو (محبت نہ کر سکتے ہو) تو آئندہ سال تک (حصول امید کا منتظر کرکے) اوس پر احسان کرو۔ صاعِدُ اللُّغوی نے کتاب الفُصُوص مین بیان کیا ہے کہ ابو العتاھیہ ایک مرتبہ بشار بن برد کی ملاقات کو گیا۔ اور کہا مین تیرے اس قول کو بہت پسند کرتا ہون جس مین تو نے بکار و زاری

سے اعتذار کیا ہے۔

کَم مِن صَدِیقٍ لِی اُسَا رِقُہُ البُکَاءَ مِنَ الحَیَاءِ

بارہا حیا کے باعث مین اپنی گریہ وزاری کو دوستون سے چھپایا کرتا ہون۔

وَاِذَا تَفَطَّنَ لَامَنِی فَاَقُولُ مَا بِی مِن بُکَاءٍ

کیونکہ جب کوئی سمجھ جاتا ہے تو مجھے ملامت کرتا ہے۔ اور مجھے کہنا پڑتا ہے کہ مین روتا نہین ہون۔

لٰکِن ذَهَبتُ لِاَرتَدِی فَطَرَفتُ عَینِی بِالرِّدَاءِ

مگر اس کے لئے مین چادر (گویا اوڑھنے کے لئے) اوٹھانے لگتا۔ اور آنکھ مین مار لیتا ہون (کہ گویا اوس سے آنسو نکل آئے ہین۔)

کہا مین نے تو اے شیخ یہ چلو پانی آپ کے ہی دریا سے لیا ہے۔ اور آپ کے پرانے تیرون سے تراش کر بنایا ہے۔ آپ نے ہی پہلے اپنے اشعار مین باندہا تھا۔ چنانچہ آپ کہتے ہین۔

وَقَالُوا قَد بَکَیتَ فَقُلتُ کَلَّا وَهَل یَبکِی مِنَ الجَزَعِ الجَلِیدُ

لوگون نے کہا کہ تو رویا تھا مین نے کہا ہرگز نہین۔ کیا کوئی مستقل مزاج آدمی بھی سختی سے رویا کرتا ہے۔

وَلٰکِن قَد اَصَابَ سَوَادَ عَینِی عُوَیدٌ قَذًی لَهُ طَرَفٌ حَدِیدُ

لیکن میری آنکھ کی پتلی مین کوڑے کی چھوٹی سی تیز نوکدار لکڑی پڑ گئی ہے۔

فَقَالُوا مَا لِدَمعِهِمَا سَوَاءً اَکِلتَا مُقلَتَیکَ اَصَابَ عُودُ

کہا دونو آنکھوں سے کیون برابر آنسو نکل رہے ہین۔ کیا دونو آنکھون مین تنکا پڑ گیا ہے

صاعد کہتا ہے کہ یہ مضمون ان دونون سے پیشتر حطیئہ نے لکھا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔

اِذَا مَا العَینُ فَاضَ الدَّمعُ مِنهَا اَقُولُ بِهَا قَذًی وَهُوَ البُکَاءُ

جب آنکھ سے آنسو نکلتے ہین۔ تو مین کہتا ہون کہ اوس مین کچھ پڑ گیا ہے۔ اوس سے آنسو جاری ہو گئے ہین

ابو العتاھیہ نے ایک مرتبہ شعر کہنا ترک کر دیا تھا کہتے ہین وہ کہا کرتا تھا۔ جب مین نے شعر کہنا چھوڑ دیا تو مہدی نے (سجن الجرائم) مجرمین کے قید خانہ مین مجھے قید کر دیا۔ جب مین اوس مین گھسا تو بڑی دہشت ہو گئی۔ وہان ایک چیز دیکھ کر بدن پر خوف چھا گیا۔ اور چاہا کہ کوئی گوشہ ملے تو وہان جا کر چھپ جاؤن۔ اسی مین دیکھون تو ایک شخص ہے جو اپنی صورت و شکل سے

عزت دار اور طرز و انداز سے نیک معلوم ہوتا ہے۔ مین اوسکی طرف گیا۔ اور فکر و حیرت و گھبراہٹ سے بغیر سلام کئے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ ایک تھوڑی ہی دیر مجھے خاموش بیٹھے گذری تھی کہ اوس نے یہ اشعار پڑھے۔

تعودت مس الضر حتی الفته و اسلمنی حسن العزاء الی الصبر

مصرتون کو برداشت کرتے کرتے اون کی مجھے عادت ہو گئی ہے کہ ایک روز مرہ کی چیز معلوم ہوتی ہے اور خوبی تحمل نے مجھے صبر کا عادی بنا دیا ہے۔

و صیرنی یاسی من الناس واثقاً بحسن صنیع الله من حیث لا ادری

اور آدمیون سے جو مجھے یاس ہو گئی ہے اس سے مجھے بڑا بھروسہ ہو گیا ہے کہ اللہ تعالی کی عنایت کسی نہ کسی گوشہ سے آئیگی جسے مین جانتا بھی نہین ہونا۔

ابو العتاھیہ کہتا ہے مجھے یہ بیتین بہت پسند آئین اور ایسی تسلی ہوی کہ میری عقل بھی لوٹ آئی مین نے اوس بوڑھے سے کہا خدا آپ کو عزت عطا کرے براہ مہربانی یہ بیتین ذرہ پھر پڑھیے کہا اسمعیل بھلے مانس تو کیسا بے ادب ہے اور کیسی تیری عقل و مروت جاتی رہی ہے۔ تو یہان آیا تو جیسے مسلمان مسلمان پر سلام کرتا ہے تو نے نہ کیا۔ اور نہ جیسے نووارد مقیم سے استفسار حال کیا کرتا ہے اوس کا ہی حق ادا کیا۔ اور جب دو بیتین مجھ سے نظم کی سنین جو تیرا فن ہے اور جس کے سوا تجھ مین اللہ تعالی نے اور کوئی خوبی و لیاقت نہین دی اور نہ ذریعہ معاش اوس کے سوا اور کوئی دیا ہے تو تو نے تقریر جو شروع کی تو یہ کہ مجھ سے اون کے دوہرانے کی درخواست کی۔ کہ گویا ہم دونون پہلے سے ہی ایسا انس و مودت ہے جو دفع حیا کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے تو نے اپنا ذکر کچھ نہ کیا۔ اور نہ اپنے سوء ادب کا کچھ عذر پیش کیا۔ مین نے کہا۔ براہ مہربانی معاف فرمایئے کیونکہ جو حالت مجھ پر گذر رہی ہے اوسے ایک ذرہ بھی کوئی دوسرا سنیگا تو مدہوش ہو جائیگا۔ اوس بزرگ نے کہا۔ تو نے شعر و سخن کیون ترک کر دیا ہے۔ اوسی سے تو وہ(۱۸) لوگ تیری عزت کرتے ہین۔ اور تجھے اون تک رسائی ہوتی ہے تجھے چاہئے کہ اپنا شغل پھر جاری کرے تاکہ تجھے آزادی مل جائے رہا میرا حال سو خلیفہ مجھے ابھی بلوائیگا۔ اور مجھ سے عیسی بن زید(۱۹) ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھا جائیگا اگر مین نے اوس کا پتا بتا دیا۔ تو مرنے کے بعد مین

اللہ تعالے کے روبرو اوس کا قاتل گنا جاؤنگا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدعی قصاص ہونگے - اور اگر نہ بتاؤنگا تو مارا جاؤنگا - اس سے مجھے زیادہ پریشانی ہونا چاہئے مگر تو دیکھتا ہے کہ مین کیسے صبر و اطمینان سے بیٹھا ہون مین نے کہا - اللہ تعالی تمہاری مدد کرے - اور اوس سے شرمندہ ہوگیا - پھر اوس نے کہا - مین یہ نہین چاہتا کہ سرزنش و ملامت کے ساتھ تیری درخواست بھی پوری نہ کرون - یہ دو نو بیتین سن - پھر اونھین کئی مرتبہ پڑھا کہ مین نے حفظ کر لین - پھر خلیفہ نے مجھے اور اوسے طلب کیا - مین نے پوچھا اللہ تعالی آپ کو عزت سے رکھے آپ کا نام کیا ہے - کہا میرا نام حاضر ہے عیسی بن زید کا رفیق ہون جب ہم مہدی کے پاس پہونچے - اور روبرو کھڑے ہوئے تو اوس نے اوس شخص سے پوچھا عیسی بن زید کہان ہے - کہا مجھے کیا معلوم عیسی بن زید کہان ہے - تو اوس کے پیچھے پڑا وہ کہین ادہر ادہر بھاگ گیا - مجھے تو نے قید کر دیا - اب بھلا مجھے اوس کی کیون خبر ہو سکتی ہے - پوچھا وہ کہان چھپا تھا - اور تو نے اوسے سب سے آخر کہان دیکھا تھا - اور کس کے پاس دیکھا تھا - کہا جب سے وہ روپوش ہوا مین نے نہین دیکھا - اور نہ مین نے اوس کا کچھ حال سنا - مہدی نے کہا تو اوسے مجھے بتادے ورنہ واللہ مین تیری ابھی گردن مار دونگا کہا جو تو چاہے کر - مین تو رسول اللہ کے بیٹے کو نہ بتاؤنگا - اور اللہ اور اوس کے رسول کے سامنے اوس کا قاتل بنکر نہ جاؤنگا - اگر وہ میرے کپڑون اور کھال کے درمیان بھی چھپا ہوتا تب بھی تو مین اوسے نہ بتاتا - مہدی نے کہا اوس کی گردن ماردو - پھر حکم دیا[۲۰] اور اوس کی گردن اوڑا دی گئی - ابو العتاہیہ کہتا ہے پھر خلیفہ نے مجھے بولایا - اور کہا کہ تو شعر کہیگا یا تجھے بھی اوسی کے پاس پہونچادون مین نے کہا کہونگا - کہا اسے چھوڑ دو - مجھے چھوڑ دیا گیا - قاضی ابو علی تنوخی نے بیت ہائے مذکورہ کے ساتھ ایک اور تیسری بیت بھی نقل کی ہے - وہ یہ ہے -

اِذَا اَنَا لَمْ اَقْنَعْ مِنَ الدَّھْرِ بِالَّذِی   تَکَرَّھْتُ مِنْہُ طَالَ عَتْبِی عَلَی الدَّھْرِ

اگر مین اون مصائب پر صبر نہ کرتا جو زمانہ کے طرف سے مجھ برداشت کرنا پڑتے ہین تو مین زمانہ کی بڑی لمبی شکایت کرتا -

ابو العتاہیہ کی حکایتین بہت ہین - عنزی بفتح عین مہملہ و نون و زائے معجمہ منسوب ہے عنزۃ بن اسد بن ربیعہ کی طرف - عَیْنی بفتح عین و سکون یائے تحتانی و نون منسوب ہے عَیْنُ التَّمْر کی طرف

جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔

(۱) جرّار ہر وہ شخص ہے۔ جو ظروف سفالین کا کاروبار کرتا ہے۔

(۲) اس طرح ہر شاعر اپنے معشوقہ کے افشائے راز مین جو اوس سے حماقت ہوی ہے اوس کا اعتراف کرتا ہے

(۳) یہان زُغ کا لفظ جو رُعی سے صیغہ امر ہے مقدر ہے۔ جسکے معنی مین نے نظر فرمانے کے لئے ہین۔

(۴) لفظی ترجمہ مین نے امیر سے رَبّی الکَالی ہے۔

(۵) اون تحائف اور انعامات کی بوجہ سے جو تو نے ہمین دئے۔

(۶) محمد بن العلاء ۱۶۷ء (۳۵۶ھ) مین طبرستان کا حاکم تھا۔ از ابن الاثیر۔

(۷) دیکھو لین صاحب کی کتاب مصریان متاخرین۔

(۸) ابو الولید اشجع بن عمر والسُّلمی شہر رقّہ واقع جزیرہ فراتیہ مین پیدا ہوا تھا۔ جب وہ ادب کی تعلیم حاصل کرچکا تو اپنے وطن سے بغداد کو گیا۔ اور برمکی خاندان سے میل جول پیدا کیا جعفر بن یحییٰ برمکی اہل علم کا بڑا قدردان تھا۔ وہ اس کی بڑی عزت کرتا تھا۔ اور اوسی نے اسے ہارون الرشید سے ملا دیا تھا خطیب کی تاریخ بغداد کے مختصر مین اس کی وفات کا سنہ نہین دیا ہے۔ جہان سے ہم نے یہہ حالات لئے ہین اشجع کے بعض اشعار دیوان حماسہ مین موجود ہین اور بُغیات الطّلب مین اس کے حالات اور اسکے اشعار کے نمونہ بکثرت دئے ہین۔

(۹) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ کے طرف اس سے اشارہ نکلتا ہے۔

(۱۰) علمائے عرب نے شعرائے عرب کی زمانہ کے لحاظ سے کئی قسمین کئے ہین۔ شعرائے جاہلیت وہ شاعر ہین جو اشاعت اسلام سے قبل گذرے ہین۔ ان کا کلام مقبول فصاحت و بلاغت اور صحت عربیت کے لحاظ سے اول درجہ کا مانا جاتا ہے۔ اس زمانہ کی شاعری مین مبالغہ نہین تھا۔ اور بجز فطرتی میلانون کے اون کے مضامین مین اور کچھ نہین ہوتا تھا۔ دوسرے محضرم وہ لوگ ہین جنھون نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونو دیکھے۔ یہ بھی شعرائے جاہلیت سے کسی امر مین کم نہین ہین۔ ان کا کلام بھی مقبول مانا جاتا ہے۔ تیسرے مولدین ہین جو اشاعت اسلام کے بعد ہوے ہین۔ ان کے بھی کئی درجہ ہوسکتے ہین۔ بنی اُمیّہ کے عہد مین یہ شاعر بھی اچھے رہے لیکن بنی عباس کے زمانہ کے شاعرون نے ایرانی خیالات کو عربی کا لباس پہنایا۔ اور عربی شاعری کو خراب کیا۔ ابن خلکان اکثر شعرا کا کلام اپنی کتاب

مین لاتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ کا مذاق ہی بگڑ گیا تھا۔ یہ اون کے کلام کو اچھا بتاتا ہے۔

(۱۱) رو و عیسٰے دریائے فرات کے ایک مصنوعی نہر تھی جو دریائے دجلہ مین بغداد کے پاس جاکر ملتی تھی

(۱۲) یہہ مخارق جس کا نام اوپر (تذکرہ ۸) ابراہیم المہدی کے بیان مین لکھا گیا ہے اپنے زمانہ کا اول درجہ کا مغنی تھا۔ اوس نے خلیفہ ہارون الرشید کو ایک مرتبہ اپنا گانا سنایا۔ جس سے خلیفہ ایسا محو ہوا کہ خلیفہ اور مغنیون کے درمیان جو حجاب پڑا رہا کرتا تھا اوسے اوٹھوا دیا۔ اور اپنے پاس بولا کر تخت پر بٹھا لیا۔ اس کے بعد مخارق خلیفہ مامون کے ساتھ بھی ایسا ہی ہل مل گیا اور اوس کے ساتھ دمشق کو بھی گیا۔ اس کی وفات ۲۳۱ھ (۸۴۵ء) مین بمقام سُرَّ مَن رَاٰے ہوئی۔ اس کی کنیت اَبُو المُہَنّا تھے (ماخوذ از نجوم الزاہرہ مصنفہ ابو المحاسن۔

(۱۳) غالباً اس نفرت انگیز شعر کو اوس کے بڑے زبردست اثر کے سبب سے اوس نے سنایا ہوگا جسے یہان ترجمہ مین کچھ ہلکا کر دیا گیا ہے میرے نزدیک یہ ہجو مین کہا گیا ہے۔

(۱۴) یہان اکفان سے مراد قبر ہے۔

(۱۵) یعنے مین موت کے لئے تیاری کر رہا ہون۔ جو میرے معشوقہ کے نامہربانیون کی وجہ سے مجھی اب زندہ چھوڑنے والی نہین۔

(۱۶) خطیب کی تاریخ بغداد سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے مذہبی جوش مین آکر شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔

(۱۷) سجن الجرائم (گناہون کے قید خانہ) سے غالباً وہ قید خانہ مراد ہے جہان مجرمین عدالتی کو قید کرتے تھے۔ کیونکہ جس قید خانہ مین سلطنتی قیدی بھیجے جاتے تھے اوسے مطبق کہتے تھے۔

(۱۸) وہ لوگ سے مراد یہان بنی عباس ہین۔ قائل اون کا نام نہین لیتا بلکہ اہانتہً وہ لوگ کر کے تعبیر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ بنی علی کا طرفدار اور بنی عباس کا مخالف تھا۔

(۱۹) اس نام مین کچھہ غلطی ہے۔ عیسی بن زید بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مورخین نے کہین ذکر نہین کیا کہ یہ شخص مہدی کے زمانہ مین تھا۔ زید بن حارثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ تھے۔ یہ ممکن نہین کہ اون کا بیٹا مہدی کی تخت نشینی ۱۵۸ھ مین زندہ موجود ہو۔ کیونکہ وہ جنگ مُوتہ مین ۸ھ مین شہید ہو گئے تھے سچ ہے کہ حضرت علی اور بی بی فاطمہ کی اولاد مین ایک شخص زید بن حسن بن علی رض تھا۔ اور اوس کے دو بیٹے یحیی اور حسن تھے۔ یہہ حسن خلیفہ منصور کے طرف سے مدینہ کا والی تھا۔ اور ۱۶۸ھ مین مرا تھا لیکن اسی کے نام

یہہ بھی فرض کرنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے نام مین غلطی کی ہو۔ اور عیسیٰ بن زید سی اوس کا مطلب حسن بن زید سے ہو۔ کیونکہ ابوالمحاسن اپنی تاریخ مصر مین کہتا ہے حسن بن زید گو جو زہد و ورع مین بڑا مشہور تھا خلیفہ منصور نے اپنی جگہ سی معزول کر دیا تھا اور اوس کا مال و متاع چھین کر اوسے قید مین ڈال دیا تھا۔ لیکن جب مہدی خلافت کا مالک ہوا تو اوس فراوسے خلاص کر دیا اوس کی دولت اوسے دیدی اور اوسکو اپنی جگہ پر بحال کر کے اخیر تک اوس پر نوازش کرتا رہا۔

یہہ حسن بن زید ۱۶۸ھ (۷۸۴ء) مین مرا۔ مصنف انساب بنی علی رم کہتا ہے کہ حسن کی موت حاجر مین ہوی جونکہ اور مدینہ کے وسط مین واقع ہے۔

اس مین بھی تعجب نہین کہ عیسیٰ بن زید کی کہانی محض فرضی ہو اوس زمانہ مین بنی عباس کے برخلاف بنی علی اکثر جھوٹے کہانیان مشہور کرتے رہتے تھے۔

(۹۱) اوس زمانہ مین یہہ دستور تھا۔ کہ جب بادشاہ کسی کو گردن مارنے کے لئے کہتا تھا تو فوراً اوس کے گردن نہین مارے جاتی تھی۔ بلکہ اہل دربار دوسرا شاہی حکم حاصل کیا کرتے تھے۔ اگر اس مین بادشاہ کے ناراضی دفع ہو جاتے یا مجرم بے قصور ثابت ہو جاتا تو مجرم بری ہو جاتا تھا۔ اگر یہہ نہ ہوتا اور بادشاہ پھر وہی قتل کا حکم دیتا تو مجرم قتل کیا جاتا تھا۔ اسی لئے ابن خلکان نے پہلے لکھا کہ مہدی نے کہا اوس کی گردن مارو۔ "اور پھر لکھا کہ مہدی نے حکم دیا اور اوس کی گردن اوڑا دی گئی یہہ بھی قاعدہ تھا کہ سوائے بعض خاص اوقات اور اسباب کے یہہ دوسرا حکم اکثر تحریری ہوتا تھا جس پر تعمیل لازمی ہو جاتی تھی۔

۹۲- ابو علی اسمعیل بن القاسم بن عیذون بن ہارون بن عیسیٰ بن محمد بن سلمان القالی اللغوی

کا دادا اسلمان عبدالملک بن مروان اموی کا مولی تھا۔ یہہ ابو علی لغت اور شعر اور نیز اہل بصرہ کے علم نحو مین اپنے زمانہ کے تمام علما سے زیادہ لائق تھا۔ ادب اوس نے ابوبکر بن درید الازدی ابوبکر بن الانباری نفطویہ ابن درستویہ وغیرہ سے پڑھا تھا۔ اور اوس سے ابوبکر محمد بن الحسن الزبیدی اندلسی صاحب مختصر العین[1] نے حاصل کیا تھا۔ قالی کی تالیفات بھی بہت اچھے اچھے ہین۔ اون مین سے بعض کے نام یہہ ہین۔ کتاب الامالی[2] کتاب البارع جو لغت مین ہے اور حروف ہجی کی

ترتیب پر لکھی گئی ہے۔ اور جس کے پانچ ہزار ورق ہین۔ کتاب المقصور والممدود (جس مین الف مقصورہ و ممدودہ کی بحث ہے) کتاب فی الابل ونتاجہا (اونٹون کے اور اون کے بچہ جننے کے بیان مین) کتاب فی حلی الانسان (انسان کے حلیون کے بیان مین) الخیل وشیاتہا (اور گھوڑون اور اون کے خاص یا رنگون کے بیان مین) کتاب فعلت وافعلت کتاب مقاتل الفرسان (جس مین قدیم نامی گرامی عرب شہسوارون کی قتل اور لڑائیون کی تاریخ ہے) کتاب شرح القصائد المعلقات (جس مین اوس نے قصائد معلقہ کی شرح لکھی ہے) وغیر ذالک۔ قالی دور دور ملکون مین گھوما اور بغداد مین بھی ۳۰۳ھ (۹۱۵ء) مین آیا تھا۔ موصل مین بھی ابو یعلی موصلی سے حدیث کی سماعت کے واسطے ٹھیرا رہا تھا۔ اس کے بعد پھر بغداد مین ۳۰۵ھ مین آیا اور ۳۲۸ھ تک اسی جگہہ رہا۔ اس عرصہ مین اوس نے یہان حدیث لکھی۔ پھر بغداد چھوڑ کر اندلس کے ارادہ سے نکلا۔ اور قرطبہ مین ۲۷ شعبان ۳۳۰ھ کو پہونچکر اوسے اپنا مسکن قرار دے لیا۔ اسی جگہہ اوس نے اپنی کتاب الامالی لکھوائی اور باقی اوس کی اکثر کتابین بھی اسی جگہہ کی تصنیف ہین۔ آخر عمر تک وہ یہین رہا۔ یوسف بن ہارون[4] الرمادی نے جس کا ذکر اس کتاب کے حرف یا مین آئیگا اس کی مدح مین ایک بدیع قصیدہ لکھا ہے جس کے کچھہ اشعار مین نے وہان نقل کئے ہین اونہین اوس مقام پر دیکھنا چاہئے قالی نے قرطبہ مین شب شنبہ ۶ ربیع الاخر یا جمادی الاولی ۳۵۶ھ (۹۶۷ء) مین وفات پائی۔ اور ابو عبداللہ الجبیری نے نماز پڑہائی۔ مقبرہ متعہ مین قرطبہ سے باہر مدفون ہوا۔ رحمہ اللہ تعالی۔ منازجرد علاقہ دیار بکر مین جمادی الآخرہ ۲۸۸ھ (۹۰۱ء) مین پیدا ہوا تھا۔ منازجرد کا ذکر ہم احمد بن یوسف[5] المنازی کے بیان مین کر چکے ہین۔ قالی اوسے اسلئے کہتے تھے۔ کہ ایک مرتبہ وہ اہل قالی قلا کے ساتھ بغداد کو گیا تھا اوسی سے اوسے قالی کہنے لگے اور وہی اوس کا لقب ہوگیا۔ عیذون بفتح عین مہملہ وسکون یائے تحتانیہ وضم ذال معجمہ و واؤ و نون۔ قالی نسبت ہے قالی قلا کی طرف۔ قالی قلا بقاف والف ولام مکسورہ و یائے تحتانی وقاف ولام و الف سمعانی کے قول کے بموجب دیار بکر کے علاقہ کا ایک شہر ہے۔ مگر تاریخ سلجوقیہ مین جو عماد الدین کاتب اصفہانی کی تصنیف ہے مین نے لکھا دیکھا ہے کہ قالی قلا ارزن الروم (ارض الروم) ہے واللہ اعلم۔ بلاذری[6] نے کتاب البلدان فتوح الاسلام مین ارمینہ کے حالات بیان کرتے ہوے ذکر کیا ہے۔ کسی زمانہ مین اہل روم کی حکومت منتشر ہوگئی تھی۔ اور ملوک طوائف کا سا حال ہوگیا تھا

اون مین ایک شخص ارمینیا قس حاکم ہوگیا۔ اور کچھ مدت حکومت کرکے مرگیا۔ اوس کے بعد اوس کی عورت حکومت کی مالک ہوئی جس کا نام قالی تھا۔ اوس نے شہر قالی قلا آباد کیا۔ اور اوس کا نام قالی قالہ رکھا جس کی معنی ہین احسان قالی۔ اس ملکہ کی تصویر بھی شہر کے ایک در (دروازہ) پر لگی ہوئی تھی عربون نے اس قالی قالہ کو معرب کیا۔ اور قالی قلا کہنے لگے۔

---

(۱) خلیل بن احمد نے لغت مین ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام العین ہے۔ یہہ بہت بڑی کتاب ہے اور بہت قدیم زمانہ مین لکھی گئی ہے۔ خلیل کا ذکر آئندہ آئیگا دیکھو تذکرہ ۲۰۶ ابوبکر نے اسکو مختصر کیا ہے

(۲) امالی وہ کتاب ہے جس مین شاگرد اپنے استاد سے انواع و اقسام کے مضامین سنکر لکھ لیتے ہین اس امالی کا ایک نسخہ یورپ کے کتب خانہ ڈورائی مین ہے۔ اوس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت سے احادیث ہین اور قدیمی عربون کے حالات کے متعلق بہت نوٹ دیے ہوئے ہین اون کے قدیمی امثال اشعار اور عربیت کا بڑا بیان ہے۔ خلفائے راشدین کے زمانہ مین جو شعرا تھے اون کے قصص و حکایات ہین اور وہ نظم و نثر جو باسناد متصل اس کے مؤلف نے اپنے استادون سے سیکھی تھی اوس مین بجنسہ دی گئی ہے۔ اور اور بھی دیگر معلومات کا بڑا ذخیرہ اوس مین موجود ہے۔ وہ اپنی کتاب کے دیباچہ مین کہتا ہے مین نے یہ سب بے بہا معلومات اپنے دل مین ایک مدت تک جمع رکھین اور خراب و ضائع ہونے سے بچایا اور چاہتا تھا کہ کوئی شخص اس کا قدردان ملے تو یہ جواہرات اوس کے روبرو پیش کرون۔ جب مین نے عبد الرحمن بن محمد امیر المومنین کی خلافت کی خوبیون کا حال سنا تو خشکی اور تری کے مصائب اوٹھاتا اسپین کو آیا۔ خلیفہ نے میری قدردانی کی ہی مین نے یہ امالی قرطبہ کی مسجد الزہرا مین بیٹھ کر لکھوائین۔ واقعی یہ کتاب بہت اچھی ہے۔ عربیت کے معلومات کا بہت ہی عمدہ ذخیرہ ہی ۲۸۴ بڑے گنجان صفحون مین لکھی ہوئی ہے

(۳) حافظ ابو یعلی احمد بن علی بن المثنیٰ التمیمی ایک مشہور مسند (یعنے ایک مجموعہ احادیث باسناد) کا مصنف ہے۔ جو اوس نے بڑے بڑے ثقہ رواۃ سے سن کر جمع کی ہے۔ علاوہ اس کے اوس نے تصوف وغیرہ مین بہت کتابین لکھی ہین۔ تواضع علم ملنساری صداقت مین مشہور تھا۔ موصل مین ۲۱۰ھ (۸۲۶ء) مین پیدا ہوا اور ۳۰۷ھ (۹۱۹ء) مین مرگیا (ماخوذ از تاریخ الاسلام للذہبی)

(۴) دیکھو تذکرہ ۸۲۰۔

(۵) دیکھو تذکرہ ۵۰۔

(۶) بلاذری کا نام ہے احمد بن یحییٰ البلاذری۔ اس کے حالات مسٹر ہمبکر نے اپنی کتاب مین لکھے ہین۔

۹۳ - صاحب ابو القاسم اسمٰعیل بن ابی الحسن عبّاد بن العباس بن عبّاد بن احمد بن ادریس طالقانی

فضائل و مکارم اور کرم مین یکتائے دہر اور اعجوبہ روزگار تھا۔ ادب ابو الحسین احمد بن الفارس لغوی صاحب کتاب المجمل فی اللغۃ سے اور وزیر ابو الفضل بن العمید وغیرہ سے پڑھا تھا۔ ابو منصور ثعالبی نے اپنی کتاب یتیمہ مین اوس کی نسبت کہا ہے۔ مجھے ایسی عبارت نہین ملتی کہ جس سے دل کھول کر علم و ادب مین اوس کا علو محل اور جود و کرم مین اوس کی جلالت شان کا بیان کر دون۔ اور جن محاسن مین غایت درجہ کو پہونچکر فرد زمانہ اور قسم قسم کے مفاخر کا مجموعہ بن گیا تھا اوس کو کافی طور سے دکھلادون۔ کیونکہ اوسکی ادنیٰ فضائل و معالی اور ایسے فواضل و مساعی تک میرے کلام کی رسائی نہین[۱] ہو سکتی۔ پھر اوس نے اوس کے بعض محاسن اور کسی قدر حالات بھی قلمبند کئے ہین۔ ابوبکر خوارزمی[۲] نے اوس کے حق مین کہا ہے کہ صاحب نے وزارت کے آغوش مین پرورش پائی اور اسی آشیانہ مین پانون چلنا سیکھا۔ اور ترقی کی۔ اور اسی دایہ کا دودھ پیا۔ باپ دادون سے یہی خدمت چلی آتی تھی۔ چنانچہ ابو سعید[۳] رستمی اوس کے حق مین کہتا ہے۔

وَرِثَ الوِزَارَةَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ مَوْصُولَةَ الإِسْنَادِ بِالإِسْنَادِ

وزارت اوس کے بڑے بوڑھون سے وراثت مین آئی ہے۔ (وزارت کی اسناد (وارکان سلطنت سے) اوس کی اسناد متصل چلی آتی ہے۔

يَرْوِي عَنِ العَبَّاسِ عَبَّادٌ وِزَا رَتَهُ وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ عَبَّادِ

عبّاد اپنی وزارت کی روایت عباس سے کرتا ہے اور اسمعیل عبّاد سے۔

وزیرون مین یہی اول شخص ہے کہ جس کو صاحب کا لقب ملا ہے۔ یہ ابو الفضل بن العمید کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس سے صاحب ابن العمید اوسے کہنے لگے تھے۔ پھر جب وہ وزیر ہو گیا تب بھی

اوسے اسی لقب سے بولتے رہے۔ اور ایسی شہرت ہوئی کہ یہی اوس کا نام ہوگیا۔ صابی نے کتاب التاجی[۵] مین لکھا ہے کہ صاحب اوسے اس وجہ سے کہتے تھے۔ کہ مؤیدالدولہ بن بویہ کا لڑکپن سے صاحب اور رفیق تھا۔ اوسی نے اس کا نام صاحب رکھا تھا۔ پھر جب مدت تک اسی لقب سے بولتے رہے۔ تو اسی نام سے اوس کی شہرت ہوگئی۔

پھر اس کے بعد جو لوگ وزیر ہوئے اون کا بھی یہی نام ہوگیا۔ یہ پہلے مؤیدالدولہ ابی منصور بن رکن الدولہ بن بویہ الدیلمی کا وزیر تھا۔ ابوالفتح علی بن ابی الفضل بن العمید کے بعد جس کا ذکر اوس کے باپ ابوالفضل محمد[۶] کے بیان مین آیگا یہ وزیر ہوا تھا۔ جب جرجان مین مؤیدالدولہ شعبان ۳۷۳ھ (جنوری ۹۸۴ء) مین مرگیا۔ اور اوس کی حکومت پر اوس کا بھائی فخرالدولہ ابوالحسن علی قابض ہوا تو اوس نے صاحب کو اپنی وزارت پر برقرار رکھا۔ اور اوس کے ساتھ نہایت مہربانی وعزت سے پیش آتا اور بہت بڑا اختیار دے رکھا تھا۔ ابوالقاسم الزعفرانی نے ایک دن اوسے چند نونیہ ابیات سنائی تھین۔ اون مین سے کچھ یہ ہین۔

اَیَامَنْ عَطَایَاہُ تُھْدِی الْغِنٰی　　اِلٰی رَاحَتَیْ مَنْ نَایٰ اَوْ دَنَا

اور وہ شخص جس کی عطائین مالامال کردیتی ہین اوس کے ہاتونکو جو دور یا نزدیک ہے۔

کَسَوْتَ الْمُقِیْمِیْنَ وَالزَّائِرِیْنَ　　کِسَا لَمْ نَخَلْ مِثْلَھَا مُمْکِنَا

جو تیرے پاس رہنے والے ہین اور جو تیری ملاقات کو آتے ہین اون سب کو تو نے ایسے لباس پہنائے ہین جن کا مثل ہمارے خیال مین بھی ممکن نہین۔

وَحَاشِیَۃُ الدَّارِ یَمْشُوْنَ فِیْ　　صُنُوْفٍ مِنَ الْخَزِّ اِلَّا اَنَا

تیرے گھر کے خدام قسم قسم کے ریشمین لباس پہنے پھرتے ہین مگر ایک مین ہی باقی ہون۔

صاحب نے یہ سنکر کہا مین نے معن بن زائدۃ الشیبانی کے حال مین پڑہا ہے کہ ایک شخص نے اوس سے کہا اے امیر مجھے سواری دے۔ معن نے اوسے ایک اونٹنی گھوڑا خچر گدھا دینے کا حکم دیا۔ اس پر صاحب نے کہا اگر مین جانتا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس کے سوا کوئی اور بھی سواری کی ہے تو وہ بھی تجھے دیتا۔ اب ہم نے تیرے لئے حکم دیا کہ ایک جبہ قمیص عمامہ دُرّاعہ (کرتی) سَراوِیل (پائجامہ) مِنْدِیل (رومال) مِطْرَف (منقش مربع چادر) رِدا (لبادہ۔ بارانی) کِسا (فرغل)

جورب (موزہ) کیس (بٹوہ) خز کا تجھے ہمارے یہان سے دیا جائے۔ اگر مین جانتا کہ ان چیزون کے سوا اور بھی کچھہ ریشم سے لباس بنتا ہے تو وہ بھی مین ضرور تجھے دیتا۔ اس کے پاس اس قدر شعرا جمع ہوئے تھے کہ کسی کے پاس نہ تھے۔ اور اوس کی مدح مین نہایت اچھے اچھے قصائد لکھا کرتے تھے۔ یہ بہت ہی بڑا حاضر جواب تھا۔ دارالضرب سے چند ضرابون (کوٹنے والون اور سکہ بنانے والون) نے کسی ظلم کی شکایت مین اوس کے پاس عرضی بھیجی۔ جس کے شروع مین "ضرابون" لکھا تھا۔ اس نے جواب مین عنوان کے نیچے لکھدیا۔ فِیْ حَدِیْدٍ بَارِدٍ(۹) (ٹھنڈے لوہے مین) ایک اور شخص نے اوسے ایک رقعہ لکھا جس مین اوس نے کچھہ اوس کے تحریرات پر ہاتھ چلایا اور چند جملے چورا کر لکھدئے تھے۔ اس نے جواب کے طور پر اوس مین لکھدیا ہٰذِہٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا۔ ایک مرتبہ اس نے کسی اپنے کارپرداز کو اپنے قریب کے ہی ایک تنگ مکان مین قید کر دیا۔ اتفاقاً ایک روز چھت پر جو چڑھا تو محبوس کی نظر اس پر پڑ گئی اوس نے چلا کر کہا فَاطَّلَعَ فَرَاٰہُ فِیْ سَوَاءِ الْجَحِیْمِ (پھر وہ اوپر سے دوزخ کو جھانکنے لگا تو اپنے اوس رفیق کو دیکھے گا کہ دوزخ کے بیچون بیچ پڑا ہے) صاحب نے کہا اِخْسَئُوْا فِیْہَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ(۱۱) (دور ہو۔ اوسے دوزخ مین پڑے ہو۔ کچھہ کلام مت کرو) اسی طرح اسکے اور بھی بہت کثرت سے نوادر ہین۔

لغت مین اس نے ایک کتاب لکھی اور اوس کا نام المحیط رکھا ہے۔ سات جلدون مین ہے۔ اور اوس کی ترتیب حروف تہجی کی ترتیب کے موافق ہے۔ الفاظ تو اوس مین بہت ہین مگر شواہد کم دئے ہین۔ اس وجہ سے لغت کا بڑا حصہ اوس مین سما گیا ہے۔ ایک اور کتاب الکافی بھی اوس نے تصنیف کی ہے جس مین انشا پردازی کا بیان ہے کتاب الاعیاد و فضائل النیروز (تہوارون اور نوروز کے بیان مین) کتاب الامامہ جس مین وہ حضرت علی کے فضائل لکھتا اور اون سے پہلے خلفا(۱۲) کی امامت کو ثابت کرتا ہے۔ کتاب الوزرا کتاب الکشف عن مساوی شعر المتنبی (جس مین وہ متنبی کے اشعار کی برائیون کو بیان کرتا ہے) کتاب اسماء اللہ تعالیٰ و صفاتہٖ اوس کی اچھی اچھی کتابین ہین۔ اس کے سوا اوس نے اور بھی رسائل بدیعہ اور اچھے اچھے شعر لکھے ہین چنانچہ اوس کا قول ہے۔

وَشَادِنٍ جَمَالُہٗ تَقْصُرُ عَنْہُ صِفَتِیْ

وہ جمال حسن مین ایسے غزال ہے کہ میرا بیان اوس کی صفت سے قاصر ہے۔

أهْوَى لِتَقْبِيلِ يَدِي　　فَقُلْتُ قَبِّلْ شَفَتِي

اوس نے چاہا کہ میرے ہاتھ کو بوسہ دے - مین نے کہا کہ میرے لب کو دیجئے -

یہ بھی اوسی کے شعر ہین شراب کی صفائی مین -

رَقَّ الزُّجَاجُ وَرَقَّتِ الْخَمْرُ　　وَتَشَابَهَا فَتَشَاكَلَ الْأَمْرُ

شیشہ بھی روشن ہے اور شراب بھی روشن ہے - اور یہ باہم ایک دوسرے کے ایسے مشابہ ہین کہ ایک ہی سی شکل معلوم ہوتی ہے -

فَكَأَنَّمَا خَمْرٌ وَلَا قَدَحٌ　　وَكَأَنَّمَا قَدَحٌ وَلَا خَمْرُ

کبھی تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شراب ہے اور پیالہ ہے ہی نہین - اور کبھی یہ دکھائی دیتا ہے کہ گویا پیالہ ہی ہے شراب ہی نہین

یہ بھی اوسی کے شعر ہین کثیر (۱۳) بن احمد وزیر کے مرثیہ مین کہی ہین جس کی کنیت ابو علی تھی -

يَقُولُونَ لِي أَوْدَى كَثِيرُ بْنُ أَحْمَدَ　　وَذَلِكَ مَرْزُوءٌ عَلَيَّ جَلِيلُ

لوگ مجھ سے کہتے ہین کہ کثیر بن احمد مرگیا - یہ تو میرے اوپر بڑی سخت مصیبت پڑی -

فَقُلْتُ دَعُونِي وَالْعُلَا نَبْكِهِ مَعاً　　فَمِثْلُ كَثِيرٍ فِي الرِّجَالِ قَلِيلُ

مین نے اوس سے کہا مجھے اور فخر و علا دونو کو چھوڑ دو - اوس پر ہم دونون ساتھ ساتھ مل کر رو وینگے - کیونکہ رجال مین کثیر (بہت) کی طرح کے آدمی بہت قلیل ہین -

ابو الحسین محمد بن الحسین (۱۴) الفارسی نحوی بیان کرتا ہے کہ نوح بن منصور نے جو شاہان بنی ساسان سے تھا خفیہ طور پر صاحب کو ایک رقعہ لکھکر بولایا اور کہا کہ مین تجھے اپنا وزیر کرنا چاہتا ہون - اور ملک کا انتظام تیرے حوالہ کرتا ہون - مگر صاحب نے اسے منظور نہ کیا - اور چند عذر جو لکھے اون مین یہ بھی لکھا کہ مجھے صرف اپنی کتابون کے لئے چلنے کے واسطے چارسو اونٹ درکار ہونگے - اب یہان آپ خیال کر سکتے ہین کہ اوس شخص کا ساز و سامان کس قدر ہوگا (جس کی اوس زمانہ مین کتابین اس قدر تھین) اسی قدر اوس کے حالات کافی ہین (طول کے خوف سے اور نہین لکھتا) تاریخ ولادت اوس کی ۱۶/ ذی قعدہ ۳۲۶ھ (۹۳۸ء) ہے اصطخر مین یا دوسری روایت کی بموجب طالقان مین پیدا ہوا تھا - اور شب جمعہ ۲۴ صفر ۳۸۵ھ (مارچ ۹۹۵ء) مین بمقام رے اوس کی وفات ہوئی - پھر اوسے اصفہان مین لاکر ایک محلہ مین جو باب دریہ کے نام سے مشہور ہے ایک قبہ مین دفن کیا - اوس کی قبر

اس وقت تک موجود ہے۔ اوس کی دختر کی اولاد اوس مکان کی قلعی کیا کرتی ہے۔ ابو القاسم بن ابی العلا[۱۵] شاعر اصفہانی کہتا ہے کہ مین نے ایک شخص کو خواب مین کہتے ہوئے دیکھا کہ تو ایسا فاضل و شاعر ہوکر صاحب کا مرثیہ کیون نہین لکھتا۔ مین نے کہا۔ اوس کے کثرت محاسن نے میرے منہ مین لگام دیدی ہے۔ مین نہین جانتا اوس کی کونسی خوبی سے شروع کرون اور گو کہ تو میری نسبت خیال کرتے ہین کہ مین اوسے کامل طور پر لکھدونگا۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ مین اوسکا پورا پورا ادا نکر سکونگا۔ کہا اچھا تو جو مین کہتا ہون اوس کا دوسرا مصرعہ بناکر کہدے۔ مین نے کہا کہو اوس نے کہا۔

ثَوَی الجُودُ وَالْکَافِی مَعاً فِی حَفِیْرَۃٍ   مین نے کہا   لِیَاْنِسَ کُلٌّ مِنْہُمَا بِاَخِیْہِ

بخشش اور وہ شخص جو بہت ہی بڑا کافی مربی تھا دونون ایک ہی قبر مین سوتے ہین کہ ایک دوسرا اپنے بھائی کی دوسرات کرے

پھر کہا۔

ھُمَا اصْطَحَبَا حَیَّیْنِ ثُمَّ تَعَانَقَا   مین نے کہا   ضَجِیْعَیْنِ فِی لَحْدٍ بِبَابِ دَرِیْہِ

جب وہ زندہ تھے تو ساتھ رہتے تھے۔ پھر گلے مل لئے قبر مین باب ذریہ کے پاس دونو ساتھ ساتھ لیٹ کر

پھر کہا۔

اِذَا ارْتَحَلَ الثَّاوُوْنَ عَنْ مُسْتَقَرِّھِمْ   مین نے کہا   اَقَامَا اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فِیْہِ

گو کہ دوسرے رہنے والے اپنے مقر سے کوچ کرینگے تو کرین مگر وہ روز قیامت تک وہین رہے گا۔

اس کو البنا سی[۱۶] نے بھی اپنے حماسہ مین ذکر کیا ہے۔ یہ بھی مین نے صاحب کے حالات مین پڑھا ہے۔ کہ صاحب کے سوا کوئی شخص ایسا نہین جس کو لوگ جیسا زندگی مین عزیز سمجھتے ہون[۱۷] اوسی طرح موت کے بعد بھی عزیز سمجھین کیونکہ جب وہ مرا تھا تو اوس کے اظہار رنج مین شہر رے کے دروازہ بند کر دیے گئے تھے۔ اور تمام مخلوق اوس کے قصر کے دروازہ پر جمع ہوی تھی کہ کب جنازہ نکلے اور ہم ساتھ چلین۔ اوس کا مخدوم فخر الدولہ اور تمام سرداران سلطنت سب سے اول آئے تھے اور ماتمی لباس[۱۸] پہنے ہوئے تھے۔ جب دروازہ سے اوس کا جنازہ نکلا۔ تو تمام آدمیون نے ملکر ایک چیخ ماری۔ اور زمین کو بوسہ دیکے چلے۔ فخر الدولہ اور آدمیون کے ساتھ آگے آگے تھا۔ پھر کئی روز تک

اوس کی عزا کے لئے بیٹھا رہا۔ ابو سعید رستمی نے اوس کا یہ مرثیہ کہا ہے۔

أَبَعْدَ ابْنِ عَبَّادٍ يَهُشُّ إِلَى السُّرَى ۔۔۔ أَخُو أَمَلٍ أَوْ يُسْتَمَاحُ جَوَادُ

ابن عبّاد کے بعد بھی کیا کوئی اہل امید رات کو سفر کرنے سے خوش ہوگا۔ اور جود و بخشش کی تلاش میں نکلیگا

أَبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَمُوتَا بِمَوْتِهِ ۔۔۔ فَمَا لَهُمَا حَتَّى الْمَعَادِ مَعَادُ

اللہ کی مشیت ہی ایسی ہے کہ ابن عبّاد اور جود و سخا دونوں ہی اوس کی موت سے مرگئیں اب قیامت تک کبھی وہ نہ ملینگے۔

ابو الحسن عبّاد بن العباس اوس کا باپ ۳۳۴ھ یا ۳۳۵ھ (۹۴۶ء) مین مرا ہے۔ رحمہ اللہ تعالےٰ یہ رکن الدولہ بن بویہ کا وزیر تھا۔ جو فخر الدولہ مذکور اور عضد الدولہ فنا خسرو کا باپ تھا۔ اور جس کی متنبی نے مدح کی ہے۔ فخر الدولہ شعبان ۳۸۷ھ (اگست ۹۹۷ء) مین مرا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس کی ولادت ۳۴۱ھ (۹۵۲ء) مین ہوئی تھی۔

طالقانی بطائے مہملہ والف ولام مفتوحہ وقاف والف ونون منسوب ہے طالقان کی طرف۔ طالقان دو شہر ہین ایک خراسان مین۔ اور دوسرا اعمال قزوین مین۔ صاحب مذکور کی اصل طالقان قزوین کی ہے نہ طالقان خراسان کی۔

---

(۱) یہان مجھے الفاظ کی رعایت کرنے مین کسی قدر دقت اوٹھانا پڑی ہے۔

(۲) دیکھو تذکرہ ۶۳۶

(۳) ابو سعید محمد بن محمد بن رستم رستمی اصفہان کا رہنے والا اور ابتداءً مین معماران اصفہان سے تھا لیکن شعر گوئی مین جوہر لیاقت کا وہ کمال دکھلایا کہ اپنے زمانہ کا اول درجہ کا شاعر ہوگیا۔ اور صاحب بن العباد اوس کی بڑی قدر و منزلت کرنے لگا۔ یہان تک کہ ابن العباد اوس کی نسبت کہا کرتا تھا رستمی کے برابر اس زمانہ مین کوئی شاعر نہین ہے۔ رستمی نے اخیر عمر مین خلاف اتقا سمجھکر شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔ یتیمہ مین اوس کی وفات کی تاریخ نہین ہے۔ مگر اوس کے اشعار اور مختصر حالات لکھے ہین جن کا خلاصہ ہم نے یہان دیا ہے۔ (ماخوذ از یتیمہ)

(۴) یعنے جس طرح احادیث کی روایت مسلسل ایک دوسرے سے چلی آتی ہے اسی طرح اوس کے باپ دادے وزیر ہوتے چلے آئے ہین۔ بیچ مین سلسلہ منقطع نہین ہوا ہے۔ متصل الاسناد ہے۔

(۵) دیکھو تذکرہ ۱۴۔

(۶) ابن العمید کا اصلی نام محمد تھا - دیکھو تذکرہ ۶۶۸

(۷) ابو القاسم عمر بن ابراہیم الزعفرانی عراق کا باشندہ اور اون علما مین سے تھا جو صاحب کی مجلس مین شریک ہوا کرتے تھے عضد الدولہ بھی اوس کی بڑی تعظیم و تواضع کرتا تھا (ماخوذ از یتیمہ) کچھ کچھ اشعار اس کے اوس کتاب مین بھی دئے ہین -

(۸) مین نے یہان ایک سواری کا ذکر چھوڑ دیا ہے - جو تہذیب کے خلاف تھا -

(۹) ضرّابون کے معنے ہین کوٹنے والے اور اون لوگون پر اسکا اطلاق کیا جاتا ہے جو لوگ چاندی سونا کوٹتے اور سکہ بناتے ہین وزیر صاحب نے جو الفاظ یہان زیادہ کر دئے اوس سے یہ مطلب تھا - کہ تم نے جو درخواست دی ہے وہ بے قاعدہ ہے - تم لوگ ٹھنڈے لوہے کو کوٹتے ہو جو بالکل بے فائدہ محنت ہے - ضرّابون فی حدید بارد عربی زبان کی ایک مثل ہے -

(۱۰) یہ سورۂ یوسف کی آیت ۶۵ ہے - ترجمہ یہ ہمارا ہی مال ہے - لوٹ کر ہمارے ہی پاس بھیجدیا ہے -

(۱۱) یہ بھی قرآن شریف کی آیت ہے - دیکھو سورۃ المومنون آیت ۱۱۰ -

(۱۲) یہان امام سے مراد وہ شخص ہے - جس کو روحانی اور جسمانی دونو طرح کی حکومت حاصل ہو -

(۱۳) خوندمیر کی کتاب تاریخ الوزرا سے معلوم ہوتا ہے - کہ کثیر کسی دیلمی حاکم کا وزیر تھا -

(۱۴) ابو الحسین محمد بن الحسین الفارسی نامی گرامی صرفی و نحوی اور ابو علی الفارسی سے مشہور شخص کی بہن کا بیٹا جو اسی اپنے ماموں کا شاگرد بھی تھا اون علمائے مشاہیر سے تھا جنھین صاحب نے اپنا یار غار بنا رکھا تھا شعر شاعری مین اوسکی طبیعت نہایت موزون واقع ہوئی تھی - یتیمہ مین اوس کے اشعار کے نمونہ کچھ موجود ہین جس کا مصنف ثعالبی کہتا ہے کہ جس وقت مین نے اپنے کتاب لکھی ہے تو ابو الحسین زندہ تھا اور جرجان مین رہتا تھا (ماخوذ از یتیمہ)

(۱۵) ابو القاسم غانم بن ابی العلا اصفہان کا رہنے والا صاحب کا بہت بڑا دوست شاعر تھا اوس کے اشعار کے نمونہ بھی یتیمہ مین دئے ہوئے ہین -

(۱۶) ابو الحجاج یوسف بن محمد ملک اسپین کے بنیرا (بنیسا) مقام مین رہتا تھا جس سے اوس کا نام بیّاسی ہو گیا ہے ابن خلکان نے اوسکا تذکرہ لکھا ہے دیکھو تذکرہ ۸۲۳ - عربی مین سات کتابون کا نام حماسہ ہے جن مین سے ایک حماسہ ابو تمام کا ہندوستان مین بہت مشہور ہے -

(۱۷) لفظی ترجمہ - کوئی شخص صاحب کے سوا اپنی وفات کے بعد ایسا سعید نہ ہوا - جیسا اپنے ایام حیات مین رہا ہو

(۱۸) لفظی ترجمہ - اونھون نے اپنا لباس بدل لیا تھا -

۹۴ - ابو الطاہر اسمعیل بن خلف بن سعید بن عمران الانصاری[1] المقری نحوی اندلسی سرقسطی

علوم آداب مین امام اور فن قرآت قرآن مین[2] متقن و کامل تھا - کتاب العنوان فی القرآات[3] اوس کی تصنیف سے ہے جو لوگ کہ اس فن کے ماہر ہین اون کے نزدیک یہ کتاب بڑی معتبر ہے - اوس نے ابو علی فارسی کی کتاب[4] الحجہ کا بھی اختصار کیا ہے - ابو القاسم بن بشکوال نے کتاب الصلہ مین اوس کا ذکر تعریف کے ساتھ کیا - اور اوس کے فضائل کا بھی کچھ تذکرہ لکھا ہے - یہ تمام عمر اپنے اسی اشتغال مین رہ کر مخلوق کو نفع پہونچاتا رہا - پھر یکشنبہ یکم محرم ۴۵۵ھ (جنوری ۱۰۶۳ء) کو وفات پائی - رحمہ اللہ تعالے -

سرقسطی بفتح سین مہملہ و رائے مہملہ و ضم قاف و سکون سین مہملہ و طائے مہملہ سرقسط[5] کی طرف منسوب ہے جو اندلس کے مشرقی علاقہ مین نہایت ہی اچھا شہر ہے - یہان بہت کثرت سے علما فضلا وغیرہ گذرے ہین - اہل فرانس نے (بسرداری الفانسو بادشاہ اراگون) اسی مسلمانون سے ۵۱۲ھ (۱۱۱۸ء) مین چھین لیا ہے -

(۱) انصاری اون لوگون کا لقب ہے جو انصار کی اولاد مین ہین - دیکھو تذکرہ ۹۲ نوٹ ۱ -

(۲) تجوید صرف نحو معانی بیان لغت وغیرہ وہ علوم ہین جن پر قرآن کی قرأۃ کی صحت منحصر ہے -

(۳) یعنے قرآن کے قرائتون کے طریق -

(۴) اس کتاب مین قرآن کے مختلف قرائتون کا بیان ہے -

(۵) سرقسطہ سیزر آگسٹا کا بگڑا ہوا ہے قدیم زمانہ مین اس شہر کا یہی نام تھا - سیزر جس کا دوسرا تلفظ کیزر ہے جس کا معرب قیصر ہے - روم کا اول بادشاہ تھا - اور آگستس اوس کے بعد اوس کا جانشین ہوا تھا -

۹۵ - ابو الطاہر اسمعیل ملقب منصور بن القائم بن المہدی

صاحب افریقیہ کا باقی نسب حرف عین مین اوس کے دادا انہین عُبَید اللہ کے ذکر مین آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ مُستَعلی کا ذکر تو ہم (۲) اوپر کر چکے ہین جو اوس کی اولاد مین ہوا ہے۔ منصور کی بیعت اسی روز ہوئی تھی جس روز اوس کا باپ القائم مرا ہے جس کا ذکر حرف میم مین آئیگا۔ وہ بہت ہی بڑا فصیح و بلیغ تھا۔ بغیر سوچے فوراً خطبہ کہدیتا تھا۔ ابو جعفر احمد بن محمد مروزی کہتا ہے مین اوس روز منصور کے ساتھ گیا تھا جس روز اوس نے ابو یزید کو شکست دی تھی۔ ہم دونو برابر برابر چل رہے تھے اوس کے ہاتھ مین دو نیزہ تھے اتفاقاً ایک گر پڑا اوسے مین نے اوٹھا کر جھاڑا اور اوسے دیدیا۔ اور اوسے نیک فال بنانے کے لئے یہ شعر سنایا۔

فَاَلقَت عَصَاهَا وَاستَقَرَّ بِهَا النَّوٰی — كَمَا قَرَّ عَیناً بِالاِیَابِ المُسَافِرُ

اوس (عورت) نے اپنا عصا ڈالدیا۔ اور دور کا ملک اوس کا مستقر ہوگیا اس پر بھی وہ ایسی خوش ہوگئی کہ جیسے کوئی مسافر واپسی کے وقت اپنے وطن کو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی کرتا ہے۔

منصور نے کہا۔ تو نے وہ بات کیون نہ کہی جو اس سے بہتر اور سچی ہے۔ وَ اَوحَینَا اِلٰی مُوسٰی اَن اَلقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِیَ تَلقَفُ مَا یَاْفِكُونَ فَوَقَعَ الحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا یَعمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِینَ (۵) مین نے کہا مولانا تو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہے تو نے وہ بات کہی جو خاص تیرا ورثہ ہے۔ اسی طرح کی ایک اور بہت ہی اچھی حکایت ہے جو الثعلبی (۶) نے سیرۃ الحجاج بن یوسف مین بیان کی ہے وہ کہتا ہے خلیفہ عبد الملک بن مروان نے حکم دیا کہ بیت المقدس کا ایک دروازہ بنائین۔ اور اوس پر اس کا نام لکھدین۔ حجاج نے بھی درخواست کی کہ مین بھی ایک دروازہ بنالون۔ عبد الملک نے اجازت دیدی۔ اتفاقاً بجلی گری عبد الملک کا دروازہ غارت ہوگیا۔ حجاج کا باقی رہ گیا عبد الملک کو سخت ناگوار گذرا۔ حجاج نے اوسے لکھا۔ مین نے سنا ہے آسمان سے آگ نازل ہوئی۔ امیر المومنین کا دروازہ جل گیا۔ مگر حجاج کا دروازہ نہ جلایا۔ یہ ہماری آپ کی بعینہ ایسی ہی مثال ہے جیسے آدم کے دونو بیٹون کی اِذ قَرَّبَا قُربَاناً فَتُقُبِّلَ مِن اَحَدِهِمَا وَلَم یُتَقَبَّل مِنَ الاٰخَرِ (۷) عبد الملک کا رنج و ملال اسے سنکر جاتا رہا۔ منصور کو اوس کے باپ (قائم) نے ابو یزید خارجی یعنی باغی کی لڑائی پر مقرر کیا تھا۔ یہ ابو یزید مخلد بن کیداد اباضیۃ (۸) فرقہ کا آدمی تھا۔ دیکھنے کو بڑا زاہد تھا۔ مگر درحقیقت خدا کا دشمن تھا۔ نہ تو گدھے کے سوا کسی چیز پر سوار ہوتا۔ اور نہ کمل کے سوا اور کوئی لباس پہنتا۔ آسمعا تقدم

منصور کے باپ سے اور اوس سے بہت لڑائیان ہوئی تہین۔ قیروان کے تمام شہرون پر اوس سنے قبضہ کرلیا تھا۔ قائم کے پاس مہدیہ کے سوا اور کوئی مقام باقی نہ رہا تھا۔ ابویزید اس جگہ پر بھی آیا۔ اور اوس کا محاصرہ کیا۔ چنانچہ حصار مین ہی قائم مرگیا۔ منصور اوس کا قائم مقام ہوا۔ اور لڑائی پر خوب جما رہا باپ کی موت کو کسی پر ظاہر ہونے دیا۔ اور ایسے استقلال سے حصار کو برداشت کیا کہ ابویزید مہدیہ سے لوٹ گیا۔ اور سوسہ پر جاکر محاصرہ کیا۔ منصور مہدیہ سے نکل کر سوسہ پر پہونچا۔ اور شکست دیکر ایسا بھگایا۔ کہ کچھ مدت بعد بروز پنجشنبہ ۲۵ محرم ۳۳۶ھ (اگست ۹۴۷ء) کو اوسے گرفتار کرلیا لڑائی مین ابویزید کے کچہ زخم آگیا تھا۔ چار روز کے بعد اوسی سے مرگیا۔ منصور نے اوس کی کہال کھینچکر روئی بھروادی اور بر سر راہ لٹکوادیا۔ پھر جہان یہ لڑائی ہوئی تھی اوس جگھہ ایک شہر بساکر اوس کا نام منصوریہ رکھدیا۔ اور وہین وطن اختیار کرلیا۔

منصور بڑا شجاع دل کا مضبوط اور نہایت بلیغ تھا۔ بغیر سوچے فوراً خطبہ کہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان ۳۴۱ھ (مارچ ۹۵۳ء) مین منصوریہ سے تفریح طبع کے لئے جلولا کو گیا۔ اوس کی لونڈی قضیب بھی اوس کے ساتھ تھی جس کو وہ بہت پیار کرتا تھا۔ اللہ تعالی کے حکم سے اون پر اولے بہت کثرت سے برسے اور بڑی شدت کی ہوا چلی۔ اس لئے وہ منصوریہ کو لوٹا۔ سردی نے اوسے بہت ستایا۔ اور جسمانی قوت کو دبا لیا۔ اوس کے ہمراہی کثرت سے مرگئے۔ وہ خود بھی جب منصوریہ پہونچا تو بیمار ہوگیا۔ بروز جمعہ آخر شوال ۳۴۱ھ (مارچ ۹۵۳ء) کو مرگیا اس کی بیماری کا سبب اسطرح ہوا تھا۔ کہ جب وہ منصوریہ مین پہونچا تو چاہا کہ حمام کو جائے اسحاق بن سلیمان اسرائیلی اوس کے طبیب نے اوسے نہانے سے منع کیا۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ حمام مین گیا۔ اس سے حرارت غریزیہ فنا ہوگئی۔ اور بے خوابی پیدا ہوگئی۔ اسحاق اوس کا علاج کرنے لگا۔ مگر بے خوابی اوسی طرح باقی تھی۔ جاتی ہی نہ تھی۔ منصور کو یہ بہت ناگوار گذرا۔ اپنے خدمتگارون سے پوچھا کہ قیروان مین کوئی اور بھی طبیب ہے۔ کہ اس مرض سے مجھے نجات دے۔ کہا ایک نوجوان ابھی چند روز سے نکلا ہے جس کا نام ابراہیم ہے۔ منصور نے اوسے بلوایا۔ جب وہ آیا تو سب حال بیان کیا۔ اور اپنے مرض کی شکایت کی۔ اوس نے کچھ خواب آور دوائین اوسے دین۔ اور ایک شیشے مین آگ پر رکھکر سونگھنے کو کہا۔ جب کچہ دیر سونگھا تو سوگیا۔ ابراہیم یہ دیکھکر خوش خوش باہر نکل آیا۔ پھر اسحاق آیا۔

اور چاہا کہ اندر جائے خدام نے کہا بادشاہ سوتا ہے۔ اوس نے کہا اگر کوئی دوا اوس کو خواب آور دی گئی ہے تو وہ مرگیا ہوگا۔ لوگ اندر گئے۔ جاکر دیکھین تو مرا پڑا ہے۔ اس پر (ہوا خواہون نے) چاہا کہ ابراہیم کو قتل کردین۔ اسحاق نے کہا اوس کا کیا گناہ ہے اوس نے وہی دوا دی جو اطبا نے اپنی کتابون مین لکھی ہے۔ اوسے اصل مرض نہین معلوم تھا۔ اور تم نے اوسے بتایا نہین مین تو اوس کا اس طرح علاج کرتا تھا۔ کہ حرارت غریزیہ کو اوس سے تقویت ہوتی تھی اور اوسی سے اوسے نیند پیدا ہو جاتی۔ مگر جب ایسے علاج ہوا۔ کہ حرارت غریزیہ بجھ گئی۔ تو مین جان گیا کہ وہ مرگیا ہوگا۔ غرض اسے مرنے کے بعد مہدیہ مین دفن کیا۔ اوس کی تاریخ ولادت سنہ ۲۰۲ھ (سنہ ۱۱ھ) یا سنہ ۳۱ھ ہے۔ قیروان مین پیدا ہوا تھا۔ سات برس ۶ یوم حکومت کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

افریقیہ بکسر ہمزہ وسکون فا و راے مہملہ ... وسکون یائے تحتانی و کسر قاف و یائے تحتانی بلاد مغرب مین ایک اقلیم عظیم کا نام ہے جو حضرت عثمان کی خلافت مین فتح ہوئی تھی۔ پہلے تو اوس کا دارالمملکت قیروان تھا مگر اب تونس ہے۔

---

(۱) دیکھو تذکرہ ۳۲۰

(۲) دیکھو تذکرہ ۷۳

(۳) دیکھو تذکرہ ۶۵۷

(۴) قَرَّ عَیْنًا۔ یعنے خوش ہوتا ہے۔ یہ جملہ عربی مین اکثر بولا جاتا ہے ابوالفدا نے لکھا ہے کہ اس مثل کے بانی مُعَقِّر بن حمار البارقی کا ذکر کتاب الاغانی مین آیا ہے۔ مگر ... یہ مقام ملا نہین۔ اَلْقیٰ عصاہ کے معنی ہین اوس نے اپنا ڈنڈا ڈالدیا یعنے سفر موقوف کر دیا یہ بھی ایک عربی مثل ہے۔

(۵) ترجمہ۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی میدان مین ڈال دو۔ موسیٰ نے لاٹھی ڈالدی تو کیا دیکھتے ہین کہ جو جادوگرون نے جھوٹ موٹ کے سانپ بنائے تھے اژدہا بنکر سب کو نگلے جا رہی ہے پس جو حق بات تھی وہ سب پر ثابت ہوگئی اور جو کچھ جادوگرون نے کیا تھا وہ سب ملیامیٹ ہو گیا پس فرعون اور اوس کے لوگ اوس اکھاڑے مین ہارے اور ذلیل و خوار ہو گئے۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۱۴ تا ۱۱۶۔

(۶) یہہ بھی ابو عُبَیدہ بن المثنیٰ کے نام سے مشہور ہے۔

(۷) ترجمہ جب دونون (ہابیل و قابیل) نے نیازین چڑھائین۔ تو اون مین سے ایک (ہابیل) کی قبول ہوئی اور دوسرے

دقابیل کی قبول نہین ہوئی۔ سورۂ مائدہ آیت ۳۰۔

(۸) ابوالفدا نے اپنی تاریخ مین ۳۳۵ھ کی تحت مین ابویزید کے خروج ہزیمت اور موت کا کچھ حال لکھا ہے اور کیداد کا تلفظ اوس مین کنداذ ہے جو مصنف نے اپنے ہاتھہ سے اوس پر نقطہ اور اعراب لگا دئے ہین۔ ابویزید کا لقب صاحب الحمار تھا۔ گدھے کے سوا وہ اور کسی جانور پر سوار نہین ہوتا تھا (از ابن الانبار) اباضیہ فرقہ کا بانی عبداللہ بن اباض تمیمی تھا جس نے ۱۳۲ھ واقع مین مین عہد خلافت مروان بن محمد مین جو خاندان بنی امیہ کا مشرقی کا آخری خلیفہ تھا بغاوت کی تھی۔ نویری سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرقہ افریقیہ مین بہت پہلے زمانہ سے ہے۔ اغلبی خاندان کے حاکمون کو بھی اس سے بہت تکلیف اوٹھانا پڑی تھی جرجانی اپنی تعریفات مین کہتا ہے۔ کہ اس فرقہ والے اون تمام لوگون کو کافر سمجھتے ہین جو اون کے عقیدہ کو نہین مانتے۔ وہ کہتے ہین کہ جو شخص کبائر کا مرتکب ہوتا ہے وہ موحد تو رہتا ہے۔ مگر مومن نہین رہتا کیونکہ اعمال بھی ایمان کا جزو ہین اونکے نزدیک حضرت علی اور اور بہت صحابہ رسول مقبول کافر تھے۔ انکے عقائد کی تفصیل ملل ونحل شہرستانی مین دیکھنا چاہیے

(۹) اس طبیب کا ذکر سٹروی ساسی نے ترجمہ تاریخ عبداللطیف مین کیا ہے۔

۹۶- ابوالمنصور اسمعیل ملقب ظافر بن الحافظ بن محمد بن المستنصر بن الظاہر بن الحاکم بن العزیز بن المعز بن المنصور بن القائم بن المہدی

کی بیعت جس کے والد منصور کا حال بھی اوپر لکھ چکے ہین اس کے باپ حافظ کی وصیت کے بموجب اوسی روز ہوئی تھی جس روز وہ مرا ہے۔ عمر مین یہ اپنے باپ کے سب بچون سے چھوٹا تھا مگر لہو ولعب مین اور گانے بجانے اور لونڈیون کے ساتھ عیش وعشرت مین ہمیشہ پڑا رہتا تھا۔ نصر بن عباس سے اوسکو بڑی محبت تھی عباس اوسکا وزیر تھا جس کا ذکر عادل علی بن سلار کے بیان مین آئیگا۔ انشاء اللہ تعالی نصر نے اسے ایک مرتبہ اپنے باپ کے گھر بلایا کہ سب لوگون سے چھپ کر آئے۔ کوئی دیکھے نہین۔ یہ مکان اسوقت تک موجود ہے اور اوس مین مدرسۂ حنفیہ جو سیوفیہ[۲] کے نام سے مشہور ہے۔ جاری ہے اس مقام پر نصر نے اوسے قتل کر کے چھپا ڈالا۔ اس کا قصہ مشہور ہے۔ یہ واقعہ نصف محرم یا دوسری روایت کے بموجب شب پنجشنبہ سلخ محرم ۵۴۹ھ (اپریل ۱۱۵۴ء) کا ہے۔ اس کی ولادت قاہرہ مین نصف یا اول ماہ ربیع الآخر ۵۲۷ھ (۱۱۳۳ء) مین ہوئی تھی۔ صورت وشکل کا بہت خوبصورت تھا۔ جب نصر نے اوسے قتل کر دیا تو اوسی شب کو اپنی باپ عباس پاس آکر اوسے خبر دیدی اس کے باپ نے ہی اوسے

مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ نصر لڑکا نہایت حسین وجمیل تھا لوگ اوسے ظافر سے متہم کرتے تھے۔ باپ نے کہا تو نے اوس کی صحبت مین رہ کر اپنی عزت کہودی ہے۔ لوگ تمہاری نسبت طرحطرح کے گمان کرتے ہین۔ اوسے مار ڈال تاکہ اس تہمت سے تجھے نجات مل جائے۔ اس واسطے اوسے مار ڈالا۔

جب صبح ہوئی عباس قصر شاہی کے دروازہ پر گیا۔ اور کہا مجھے ایک بڑا ضروری کام ہے بادشاہ پاس جانا چاہتا ہون۔ خادمون نے ظافر کو جا کر ڈھونڈھا۔ جہان جہان رات کو رہتا تھا سب جگہ دیکھا مگر وہ کہین نہ ملا۔ تو کہا ہمین نہین معلوم۔ ظافر کہان ہے۔ یہہ سنتے ہی عباس سواری سے اوتر پڑا۔ اور اپنے معتبر آدمیون کو لیکر قصر مین گیا۔ اور خدام سے کہا ہمارے بادشاہ کے دونون بہائیون کو لاؤ۔ وہ جبریل اور یوسف کو لائے۔ اون سے پوچھا ظافر کہان ہے۔ اونہون نے کہا اپنے بیٹے سے پوچھ وہ اوسے ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ وزیر نے اون کی گردنین مروادین۔ اور کہا انہین نے اوسے مار ڈالا ہے۔ یہہ اس قصہ کا خلاصہ ہے۔ مگر فائز عیسٰے[3] بن الظافر کے حال مین مین نے اس کے زیادہ تفصیل کی ہے۔ واللہ اعلم۔

جامع ظافری جو قاہرہ مین باب زویلہ کے اندر ہے اس کے نام سے منسوب ہے۔ اسی نے اوسے بنایا تھا۔ اور بہت کچھہ اوس کے لئے وقف[4] کیا تھا۔

(۱) دیکھو تذکرہ ۴۵۸

(۲) اس مدرسہ کو سیوفیہ اس واسطے کہتے تھے کہ وہ سوق السیوفیین (بازار شمشیر سازان یا تیغ فروشان) کے قریب واقع تھا۔ از مقریزی۔

(۳) دیکھو تذکرہ ۴۸۷۔

(۴) دیکھو تذکرہ ۱۲ نوٹ ۶۔

۹۷ - ابو عمرو اشہب بن عبد العزیز بن داؤد بن ابراہیم القیسی الجعدی

قبیلہ قیس کے بطن جعد سے مالکی فقیہہ مصر کا رہنے والا تھا۔ پہلے امام مالک[1] رضی اللہ عنہ سے اور پھر اہل مدینہ اور اہل مصر سے فقہ سیکھی تھی۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ اگر اشہب مین طیش اور غصہ نہ ہوتا تو اوس سے بڑھ کر میری نظر مین کوئی فقیہہ نہ تھا۔ ابن القاسم[2] اور اشہب مین منافست رہا کرتی تھی (ہر ایک اپنے کو بڑا اور زیادہ لایق سمجھتا تھا) مگر جب ابن القاسم مرگیا۔ تو مصر مین اشہب ہی رئیس الفقہا ہوگیا۔ یہ مصر مین سنہ ۱۵۰ھ

(سنہ ۱۶۷ھ) مین پیدا ہوا تھا۔ مگر ابو جعفر الجزار نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ وہ ۱۴۰ھ مین پیدا ہوا۔ اور ۲۰۴ھ (سنہ ۸۲۰ء) مین امام شافعی سے ایک مہینہ یا اٹھارہ روز کے بعد مرا۔ امام شافعی کا انتقال ۳۰۔ رجب کو اسی سنہ مین ہوا تھا۔ اشہب مصر مین مرا۔ اور قرافہ صغری مین مدفون ہوا۔ مین نے اوس کی قبر کی زیارت کی ہے۔ ابن القاسم کی قبر کی برابر ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ کہتے ہین کہ اوس کا نام مسکین تھا۔ اشہب (رشید) اوس کا لقب ہے۔ مگر اول روایت صحیح ہے جو کچھہ یہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے اوس مین یہہ ثقہ ہے۔ ابو عبد اللہ قضاعی نے کتاب خطط مصر مین لکھا ہے۔ کہ شہر مین اشہب بڑا رئیس اور بہت مالدار شخص تھا۔ امام مالک کے اصحاب مین ایسی وسیع نظر کسی کی نہ تھی۔ شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین میرے نزدیک مصریون مین اوس کا مثل نہین اگر اوس مین طیش اور غصہ نہ ہوتا تو کیا اچھا تھا۔ شافعی نے مصر مین امام مالک کے اصحاب مین سے بجز اشہب اور ابن عبد الحکم کے اور کسی کو نہین دیکھا۔ ابن عبد الحکم کہتا ہے مین نے سنا کہ اشہب شافعی کی موت کی دعا مانگتا ہے۔ مین نے شافعی سے اس کا ذکر کیا۔ اونھون نے کسی کے یہہ اشعار مثال کے طور پر پڑھے۔

تَمَنّٰی رِجَالٌ اَنْ اَمُوْتَ وَاِنْ اَمُتْ فَتِلْکَ سَبِیْلٌ لَسْتُ فِیْھَا بِوَاحِدٍ

لوگ چاہتے ہین کہ مین مرجاؤن۔ اگر مین مر بھی گیا۔ تو یہ ایک ایسا راستہ ہے کہ مین ہی اوس مین اکیلا نہین (گیا) ہون۔

فَقُلْ لِلَّذِیْ یَبْغِیْ خِلَافَ الَّذِیْ مَضٰی تَزَوَّدْ لِاُخْرٰی غَیْرِھَا فَکَاَنْ قَدٖ

جو شخص اوس کے خلاف چاہتا ہے جو گذر گیا ہے اوس سے کہدو کہ حیات دنیا کے سوا آخرت کے واسطے کچھہ زاد راہ تیار کر تو قریب قریب (اپنی مراد کو پہونچیگا)

وہ کہتا ہے کہ شافعی مر گئے تو اشہب نے اون کے ترکہ سے ایک غلام خریدا۔ پھر اشہب مر گیا تو مین نے اشہب کے ترکہ سے غلام کو مول لیا۔

ابن یونس نے اپنی تاریخ مین اوس کا ذکر کیا۔ اور کہا ہے کہ اشہب قبیلہ قیس کے شعبہ بنی عامر اور بطن بنی جعدہ سے تھا اور اوس کی کنیت ابو عمر تھی۔ مصر مین اول درجہ کے فقہا اور ذو رائے لوگون سے تھا۔ ۱۴۰ھ (سنہ ۷۵۸ء) مین پیدا ہوا۔ اور بروز شنبہ ۲۲ شعبان ۲۰۴ھ (سنہ ۸۲۰ء) مین وفات پائی۔ وہ اپنی داڑھی مین خضاب لگایا کرتا تھا۔ محمد بن عاصم المعافری کہتا ہے مین نے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے اے محمد۔ مین نے جواب دیا ہان کہا۔

ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُقَالُ عِنْدَ فِرَاقِهِمْ ‏ لَيْتَ الْبِلَادُ بِاَهْلِهَا تَتَصَدَّعُ

وہ لوگ چلے گئے جن کے فراق کے وقت کہا کرتے ہین - کہ اون کے بعد ملک ملک والون سمیت غارت ہوجائے -

وہ کہتا ہے کہ اس وقت اشہب بیمار تھا - مین نے کہا مجھے بڑا خوف ہے کہین اشہب نہ مرجائے - چنانچہ اسی مرض سے اشہب مرگیا واللہ اعلم -

(۱) دیکھو تذکرہ ۵۲۲ -

(۲) دیکھو تذکرہ ۳۳۵ -

(۳) دیکھو تذکرہ ۵۳۰ -

(۴) دیکھو تذکرہ ۴۴ نوٹ ۱۲ -

(۵) نَکَانَ قد یہ ایک محاورہ ہے - یہان نَلِت مُرَادُکہ اس کے بعد مقدر ہے -

(۶) ہمیشہ سے جو ہوتا آیا ہے اوس کا خلاف ہمیشہ کی خوشی ہے -

۹۸ - ابو عبد اللہ اَصْبَغ بن اَلْفَرَج بن سعید بن نافع مصری مالکی فقیہ

نے ابن القاسم ابن وَہب اور اَشْہَب سے فقہ پڑہی تھی - عبد الملک بن الماجشُون نے اوس کے حق مین کہا ہے کہ مصر مین اَصْبَغ کا نظیر نہین پیدا ہوا - کسی نے کہا - ابن القاسم بھی اوس کا نظیر نہین - کہا ابن القاسم بھی اوس کا نظیر نہین - کہا ابن القاسم بھی اوس کا نظیر نہین ہے - وہ ابن وَہب کا کاتب[۲] تھا - اور اوس کا دادا نافع عبد العزیز[۳] بن مروان بن عبد الحکم اَمَوِی کا آزاد کردہ غلام اور مصر کا والی تھا - اصبغ نے بروز یکشنبہ ۲۶ شوال ۲۲۵ھ (۸۴۰ء) کو یا بعض کے قول کے بموجب ۲۲۶ھ یا ۲۲۰ھ کو وفات پائی ہے - رحمہ اللہ تعالیٰ -

اَصْبَغ بفتح ہمزہ وسکون صاد مہملہ وفتح بائے موحدہ وغین معجمہ -

(۱) ابن القاسم کے لئے دیکھو تذکرہ ۳۳۵ - ابن وہب کیلئے دیکھو تذکرہ ۳۰۰ اشہب کے لئے دیکھو تذکرہ ۹۷ -

(۲) کاتب یعنے منشی یا معتمد -

(۳) عبد العزیز کو اوس کے باپ مروان بن الحکم نے مصر کا والی ۶۵ھ (۶۸۵ء) مین مقرر کیا تھا اور اوسے صرف نماز مین ہی امام ہونے کا اختیار نہ تھا - جو اوس وقت صرف والیون کا ہی حق ہوتا تھا بلکہ اوسے محاصل وصول کرنے کا بھی اختیار تھا -

ہوگیا تو ۴۹۸ھ (۱۱۰۵ء) مین آق سُنقر کو وہان مقرر کر دیا تھا۔ پھر اسی سلطان محمد نے ۴۹۹ھ مین اسے محاصرہ تکریت پر بھیجدیا۔ جہان کیقباد بن ہزار اسپ الدیلمی جو فرقہ باطنیہ مین شمار ہوتا تھا مالک ہو رہا تھا۔ آق سنقر تیاری کر کے رجب سنہ مذکور مین روانہ ہوا۔ اور محرم ۵۰۰ھ تک کیقباد کو محصور کیئے پڑا رہا۔ جب فتح کے قریب ہوگیا تو سیف الدولہ صدقہ آیا۔ اور قلعہ فتح کر لیا اور کیقباد اپنے اموال و ذخائر لیکر اوس کے ساتھ ہولیا۔ مگر جب حلہ مین پہونچا تو کیقباد مر گیا۔

جب مودود کے قتل کی خبر سلطان محمد کو پہونچی تو اوس نے آق سنقر کو موصل کی طرف جانے اور فرنگیون سے شام مین لڑائی کی تیاری کرنے کا حکم دیا۔ جب آق سنقر موصل مین پہونچکر اوس کا مالک ہوگیا۔ تو اوس نے غزا کے سامان کیئے اور فرنگیون کو حلب سے نکال دیا۔ جنہون نے وہان کے لوگون پر بہت سختی سے محاصرہ کر رکھا تھا۔ پھر موصل کو لوٹ آیا۔ کچھہ دنون بعد اسی جگہ قتل ہوگیا۔ یہہ شخص دولت سلجوقیہ کے اکابر سے تھا۔ ان مین اس کی بڑی شہرت تھی۔ اسے باطنیہ فرقہ والون نے موصل کی جامع مسجد مین بروز جمعہ ۹ ذیقعدہ ۵۲۰ھ (نومبر ۱۱۲۶ء) کو قتل کیا تھا۔ مگر ابن الجوزی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ باطنیہ فرقہ والون نے اوسے مقصورہ[۲] جامع مسجد موصل مین ۵۱۹ھ مین مارا تھا۔ لیکن عماد ۵۲۰ھ بتاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ وہ جامع مسجد مین آکر صوفیون کی بھیس مین بیٹھ گئے تھے۔ جب وہ نماز سے مڑا۔ تو وہ اوٹھے۔ اور اوسے زخمی کر کے بیدم کر دیا۔ یہ ماہ ذیقعدہ کا واقعہ ہے۔ اس کی وجہ یہہ تھی کہ اوس نے انکے استیصال مین بہت کوشش کی تھی اور اونکے پیچھے پڑ کر اونکے بہت لوگون کو قتل کرا دیا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس کے بجائے اوسکا بیٹا عزالدین مسعود والی ہوا۔ یہہ بھی بروز سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ ۵۲۱ھ (جولائی ۱۱۲۷ء) کو مر گیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ پھر عماد الدین زنگی (بن آق سُنقر حاجب تذکرہ ۹۹) جس کا ذکر آئندہ (تذکرہ ۲۱۳ا) صرف زائے معجمہ مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ والی مقرر ہوا۔

بُرسُقی بضم بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ و ضم سین مہملہ و قاف نہین معلوم کہ کس چیز کی طرف منسوب ہے سمعانی نے اس کا کچھہ حال نہین لکھا ہے اس تحریر کے بعد پھر مجھے برسق کی طرف نسبت کا حال معلوم ہوگیا یہہ برسق سلطان طغرل بیگ ابی طالب محمد کا جس کا ذکر آئندہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ مملوک تھا۔ دولت سلجوقیہ مین اوس کا بڑا اعزاز تھا اور اونکے اعیان مین معدود ہوتا تھا

(۱) اسپہسالار یا اسفہسالار یا اسفہلار فارسی لفظ سپہ سالار کا معرب ہے۔

(۲) دیکھو تذکرہ ۶۶۴ —

(۳) باطنیۃ فرقہ کو اسماعیلیہ فرقہ بھی کہتے ہین وہ ممالک یورپ مین حشیشیہ کے نام سے مشہور ہین۔ یہہ ایسا ہولناک فرقہ ہے۔ کہ ایک زمانہ مین ان سے تمام دنیا کے بادشاہ خوف کھاتے تھے۔ یہہ بہت بڑے سفاک تھے۔ اسلام کو اسنے بڑے بڑے نقصان پہونچے ہین مسٹر ڈی ساسی نے اپنی ایک کتاب مین انکا خوب بیان لکھا ہے۔

(۴) دیکھو تذکرہ ۷۷ نوٹ ۴ —

(۵) دیکھو تذکرہ ۱۰۷ —

(۶) صدقہ اور کیقباد دونون نے باہم سازش کر لی تھی۔ اس وقت آق سنقر کو نہایت درجہ کی مایوسی ہوئی ہوگی کیونکہ تکریت کے فتح ہونے پر سلطان محمد نے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ جگہ آق سنقر کے ہی قبضہ مین رہے گی۔ (از ابن الاثیر الجزری)

(۷) بڑے بڑے مساجد مین ایک چھوٹا سا احاطہ جنگلا لگا کر بنا لیا جاتا تھا اوسے مقصورہ کہتے ہین۔ بادشاہ اور والیان ملک نماز اوسی مین جاکر پڑھتے تھے تاکہ شریرون کے حملہ سے محفوظ رہین لیکن جب سے بندوق نکلی ہے اوس زمانہ کا مقصورہ بھی کار آمد نہین رہا ہے گو بعض بعض ترکی مساجد مین ترمیم کر کے مقصورہ آج کل کا مناسب حال بنائے گئے ہین مگر پھر بھی حفاظت کا پورا پورا بندوبست نہین ہو سکتا ہے۔

(۸) دیکھو تذکرہ ۶۶۲ —

۱۰۱ - ابو الصّلت اُمیّہ بن عبد العزیز بن ابی الصّلت اندلسی دانی۔

علوم ادب مین بڑا فاضل تھا ایک کتاب اوس نے ثعالبی کے یتیمۃ الدہر کے اسلوب پر تصنیف کی ہے جس کا نام الحدیقہ رکھا ہے فن حکمۃ کا بھی بڑا عارف تھا۔ اسی لئے اوسے ادیب حکیم کہتے تھے۔ علوم اوائل[۲] مین بھی خوب ماہر تھا۔ اندلس کو چھوڑ کر ثغر سکندریہ مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ عماد کاتب نے جریدہ[۳] مین تعریف کے ساتھ اوس کا ذکر کیا ہے اور کچھہ نظم بھی اوس کی نقل کی ہے۔ اوس مین یہہ شعر بھی ہین۔

اِذَا کَانَ اَصْلِی مِن تُرَابٍ فَکُلُّھَا ۔۔۔ بِلَادِی وَکُلُّ الْعَالَمِیْنَ اَقَارِبِی

جبکہ میری اصل زمین سے ہے تو کل زمین میرا ملک ہے اور کل عالم کے لوگ میرے قریب اور رشتہ دار ہین۔

وَلَا بُدَّ لِی اَنْ اَسْاَلَ الْعِیْسَ حَاجَۃً　　تَشُقُّ عَلٰی شُمِّ الذُّرٰی وَالْغَوَارِبِ

اس لئے ضرور ہے کہ مین اونٹون سے ایک ایسی حاجت کی درخواست کرون جس کا کرنا بڑی بلند اور مضبوط اونٹون کو بہی سخت شاق ہو[4]۔

مگر یہہ دونون بیتین مجھے اوس کے دیوان مین نہین ملین[5]۔

یہہ بھی اوس سبنے اوسی کے اشعار مین ذکر کئے ہین۔

وَقَائِلَۃٍ مَا بَالُ مِثْلِکَ خَامِلًا　　اَاَنْتَ ضَعِیْفُ الرَّاْیِ اَمْ اَنْتَ عَاجِزُ

اور کہنے والے نے کہا کہ تجھہ سا آدمی گمنامی کے گوشہ مین کیون پڑا ہے۔ کیا تیری رائے ضعیف ہے یا (بدن کا) عاجز ہے

فَقُلْتُ لَھَا ذَنْبِیْ اِلَی الْقَوْمِ اَنَّنِیْ　　لِمَا لَمْ یَحُوْزُوْہُ مِنَ الْمَجْدِ حَائِزُ

مین نے کہا میرا گناہ اون لوگون کے سامنے یہی ہے کہ جو لیاقتین اون مین نہین وہ مجھہ مین ہین۔

وَمَا فَاتَنِیْ شَیْءٌ سِوَی الْحَظِّ وَحْدَہٗ　　وَاَمَّا الْمَعَالِیْ فَھِیَ عِنْدِیْ غَرَائِزُ

صرف ایک نصیب کے سوا اور کوئی چیز ایسی نہین جو مجھے نہ ملی ہو۔ بزرگیان تو میرے پاس بہت کثرت سے ہین۔

یہہ قطعہ بھی اوس کے دیوان مین نہین ملا۔ واللہ اعلم۔ یہ بھی اوسی کے ہین۔

جَدَّ بِقَلْبِیْ وَعَبِثْ　　ثُمَّ مَضٰی وَمَا اکْتَرَثْ

میرے دل سے اوس نے سچ سچ باتین بھی کین اور کھلی بازی بھی کی۔ پھر چلدیا بالکل بے پروا۔

وَاحَرَبَا مِنْ شَادِنٍ　　فِیْ عُقَدِ الصَّبْرِ نَفَثْ

وہ غزال کیسا دلیر ہے۔ صبر کی گرہون کو (منتر سے) پہونک[6] مارکر توڑ دیتا ہے۔

یَقْتُلُ مَنْ شَاءَ بِعَیْنَیْہِ وَمَنْ شَاءَ بَعَثْ

اپنی آنکھون سے جسے چاہتا ہے قتل کر دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے جلا اوٹھاتا ہے

فَاَیُّ وُدٍّ لَمْ یَخُنْ　　وَاَیُّ عَھْدٍ مَا نَکَثْ

کونسی دوستی ہے کہ اوس مین خیانت نہ کی ہو اور کونسا عہد ہے کہ اوسے نہ توڑا ہو۔

یہہ بھی اوسی کے ہین۔

دَبَّ الْعِذَارُ بِخَدِّہٖ ثُمَّ انْثَنٰی　　عَنْ لَثْمِ مَبْسَمِہِ الْبَرُوْدِ الْاَشْنَبِ

عذار اوس کے رخسارہ پر آہستہ سے چلا۔ پہر لوٹ پڑا مسکراتے ہوے (دل کو) ٹھنڈا کرنے والے اور خوشنما لبون کے

لا غرو ان خشی الردی فی لثمه　　فالریق سم قاتل للعقرب

تعجب تو نہین جو اسے اوس کے بوسہ سے ہلاکت کا خوف ہوا ہو - لعاب دہن بچہو کیلیے سم قاتل ہوتا ہے

یہہ بھی اوسی کے شعر ہین -

ومهفهف شرکت محاسن وجهه　　ما مجه فی الکاس من ابریقه

اور ایک پتلی کمر والا ہے جس کے چہرہ (حسین) کے خوبیان اوس (شراب) مین شریک ہوگئے ہین جو اوس نے اپنے

صراحی سے پیالہ مین ڈالی ہے -

ففعالها من مقلتیه ولونها　　من وجنتیه وطعمها من ریقه

چنانچہ اوس (شراب) نکے کام (نشہ کے) اوس کے آنکھون کے سے ہین اور اوس کا رنگ اوس کے رخسارون کا سا

اور اوس کا مزہ اوس کے لعاب دہن کا سا

اور کتاب الخریدہ کے بیان الحسن بن ابی الشخناء مین یہہ اشعار بھی اوس کے لکھے ہین -

عجبت من طرفك فی ضعفه　　کیف یصید البطل الاصیدا

مجھے تعجب آتا ہے کہ تیرے آنکھہ (نظر) جو ایسے ضعیف (وبیمار) ہے کیونکر دلاور اور مغرور گردن بلند ون کو شکار کرلیتی ہے

یفعل فینا وهو فی غمده　　ما یفعل السیف اذا جردا

وہ (پپوٹون کے) میان مین رہکر وہ کام ہمارے ساتہہ کرتے ہے - جو تلوار میان سے نکالنے کے بعد کرتے ہے -

اوس کی نظم بہت کثرت سے ہے اور اچھی ہے اخیر وقت مین وہ تہدیہ[9] کو چلا گیا تھا - اور اوسی جگہہ بروز دوشنبہ

یکم تاریخ محرم ۴۹۶ھ (۲۲ اکتوبر ۱۱۰۲ء) یا ۱ محرم ۴۹۵ھ کو انتقال کیا - مگر عماد نے خریدہ مین لکھا ہے

کہ قاضی فاضل نے کتاب الحدیقۃ (تصنیف ابوالصلت) مجھے دی تھی - اوس کے آخر مین لکھا تھا کہ بروز

دوشنبہ ۱۲ محرم ۴۶۰ھ کو مرا ہے رحمہ اللہ تعالیٰ - لیکن اول روایت صحیح ہے - اکثر لوگ یہی کہتے ہین -

اور یہی بات رشید بن الزبیر[10] نے الجنان مین لکھی ہے - وہ تہدیہ مین مرا تھا - اور منستیر[11] مین دفن ہوا تھا - اس

مقام کا ذکر شیخ ہبۃ اللہ البوصیری[12] کے بیان مین ہم آگے چل کر کرین گے - انشاء اللہ تعالےٰ - یہہ چند

بیتین اوس نے اپنے آخری وقت مین کہی تھین اور وصیت کی تھی کہ اوس کی قبر پر لکہدی جائین -

سکنتك یا دار الفناء مصدقا　　بانی الی دار البقاء اصیر

اے دار فنا جب مین تجہہ مین رہا تو مجھے خوب معلوم تھا کہ ایک دن دار البقا ضرور جاؤنگا -

وَاَعظمُ مَا فِی الْاَمرِ اَنِّی صَائِرٌ اِلٰی عَادِلٍ فِی الْحُکمِ لَیْسَ یَجُوْرُ

مگر جو اس امر مین سب سے بڑی بات ہے وہ یہ ہے کہ مجھے ایک ایسے شخص کے روبرو جانا ہے جو بہت بڑا عادل ہے اور اپنے حکم مین کسی پر ظلم نہین کرتا۔

فَیَا لَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ اَلْقَاہُ عِنْدَھَا وَزَادِیْ قَلِیْلٌ وَالذُّنُوْبُ کَثِیْرٌ

کاش مین یہہ جانتا کہ اوس مقام پر اوس سے کیسے ملونگا۔ میرا زادراہ تو قلیل ہے اور گناہ بہت کثرت سے ہین۔

فَاِنْ اَکُ مَجْزِیًّا بِذَنْبِیْ فَاِنَّنِیْ بِشَرِّ عِقَابِ الْمُذْنِبِیْنَ جَدِیْرٌ

اگر مجھے میرے گناہون کے برابر بدلا ملا تو مین جانتا ہون کہ وہ حکم صحیح ہے کیونکہ گناہگارون کو جو بدترین سزا دیجائے مین اوسکا مستوجب ہون۔

وَاِنْ یَکُ عَفْوٌ مِّنْہُ عَنِّیْ وَرَحْمَۃٌ فَثَمَّ نَعِیْمٌ دَائِمٌ وَّسُرُوْرٌ

اور اگر اوس کی طرف سے میرے گناہ معاف ہوے اور رحمت کی نظر ہوئی۔ تو وہان ہمیشہ کی نعمت و سرور ہمارا حصہ ہے

جب اوس کا مرض الموت انتہا درجہ کو پہونچ گیا۔ تو اوس نے اپنے بیٹے عبد العزیز سے کہا۔

عَبْدَ الْعَزِیْزِ خَلِیْفَتِیْ رَبُّ السَّمَاءِ عَلَیْکَ بَعْدِیْ

اے عبد العزیز آسمان کا پروردگار میرے بعد بجاے میرے تجھپر خلیفہ ہے۔

اَنَا قَدْ عَھِدْتُ اِلَیْکَ مَا تَدْرِیْہِ فَاحْفَظْ فِیْہِ عَھْدِیْ

مین نے تجھہ سے کہدیا ہے جو تو خوب جانتا ہے۔ اوس عہد کو یاد رکھنا۔

فَلَئِنْ عَمِلْتَ بِہٖ فَاِنَّکَ لَا تَزَالُ حَلِیْفَ رُشْدِ

اگر تو نے اوس پر عمل کیا۔ تو تو اور سیدھا راستہ ہمیشہ ساتھ ساتھ رہوگے۔

وَلَئِنْ نَکَثْتَ لَقَدْ ضَلَلْتَ وَقَدْ نَصَحْتُکَ حَسْبَ جُھْدِیْ

اور اگر تو نے توڑ دیا۔ تو تو گمراہ ہوجائیگا۔ مین نے جو کہنا تھا اچھی طرح تجھہ سے کہدیا۔

پھر اس کے بعد ایک مغربی کی تحریر مین مین نے دیکھا کہ ابو الصلت مذکور کی پیدایش دانیہ مین جو اندلس کا ایک شہر ہے ۴۶۰ھ (۱۰۶۷ء) کے قریب مین ہوئی تھی۔ اور ابو الولید وقشی قاضی دانیہ وغیرہ کے سے لوگون سے اندلس مین ہی علم حاصل کیا تھا۔ پھر اپنی مان کے ساتھ بروز عید الضحیٰ ۴۸۹ھ کو سکندریہ آیا تھا۔ مگر مصر سے اوسے افضل شاہنشاہ نے ۵۰۵ھ مین نکالدیا۔ چند روز سکندریہ مین پڑا رہا کہ کہان کو سفر کرے۔ آخر کار

سنہ ۵۰۶ھ مین نکل کھڑا ہوا۔ اور مہدیہ مین جا کر قیام کیا۔ علی[۱۳] ابن یحییٰ بن تمیم بن المعز بن بادیس مہدیہ کے حاکم نے اوس کی بڑی خاطرداری اور عزت کی۔ اسی جگہہ اوس کا بیٹا عبد العزیز بھی پیدا ہوا۔ جو ایک بہت بڑا شاعر تھا اور شطرنج بہت ہی اچھا کھیلتا تھا۔ یہہ لڑکا (صوبہ البحیرہ کے شہر) بجایہ مین سنہ ۵۴۶ھ (۱۱۵۱ع) مین مرگیا۔ عماد کاتب نے قاضی فاضل سے جو نقل کیا اوس مین غلطی کی ہے وہ سمجھا کہ اس تاریخ مین اوس کا باپ مرا ہے۔

امیہ جب مصر مین افضل کی قید مین تھا تو یہہ کتابین تصنیف کی تھین۔ رسالۃ العمل بالاصطرلاب کتاب الوجیز فی الہیئۃ کتاب الادویۃ المفردہ ایک کتاب منطق مین جس کا نام اوس نے تقویم الذہن رکھا تھا ایک اور کتاب جس کا نام الانتصار ہے۔ یہہ اوس نے علی[۱۴] بن رضوان کی اوس کتاب کے رد مین لکھی تھی جو اوس نے حنین بن اسحاق کے رد مین مسائل طبیہ کی نسبت لکھی تھی۔ جب اوس نے اپنی کتاب الوجیز افضل کے لئے لکھی۔ تو اوس نے اسے اپنے منجم ابو عبد اللہ حلبی کو دکھائی۔ اس منجم نے اوس پر رائے دی۔ کہ مبتدی تو اس سے فائدہ نہین اوٹھا سکتا اور منتہی کو اس کی ضرورت نہین۔

یہہ بھی اوسی کے ابیات سے ہے۔

كيف لا تبلى غلائله وهو بدر وهي كتان

اوسکی زرہین کیونکر بوسیدہ اور گھسی ہوئی نہ ہوجائین۔ وہ تو چودہوین رات کا چاند ہے۔ اور وہ کتان کی بنی ہوئی ہین۔ یہہ اس سبب سے کہتا ہے کہ کتان کو جب چاندنی مین رکھدو تو بوسیدہ اور پرانی ہوجاتی ہے اونکہ مزم ... سے مراتھا۔ واللہ اعلم۔

---

(۱) دانی شہر دانیہ یا دینیہ واقع اندلس کا رہنے والا۔

(۲) اوائل سے مراد یہان یونانی ہین۔ علوم اوائل وہ علوم ہین جو مسلمانون نے یونانیون سے حاصل کئے تھے۔

(۳) خریدہ کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ ڈ درلے مین ہے۔

(۴) یعنی کسی ایسے سخی کے پاس جاؤن جو بہت دور رہتا ہو۔

(۵) اسی مقام پر ایک یہہ بیت بھی حاشیہ پر لکھی ہے۔

تُبَلِّغُنِي أَقْصَى الْعِرَاقِ وَحَيْثُمَا قَضَى اللّٰهُ لِي مِنْ شَرْقِهَا وَالْمَغَارِبِ

تاکہ وہ عراق کے انتہا تک یا جہان تک کہ مشرق و مغرب مین اللہ تعالےٰ نے میرا جانا مقرر کیا ہے پہونچا دین۔

(۶) قرآن شریف مین جو اس عقیدہ کا ذکر آیا ہے۔ اوس زمانہ مین یہودی وغیرہ عرب کی قومین رسول مقبول کی دشمن رہی ہین

اور آپ کے ساتھہ ہر طرح سے دشمنی کرنے اور نقصان پہونچانے کی تدبیرین کرتی تھین - جب تلوار سے کام نہ چلتا تو جادو وسے ہی نقصان پہونچانا چاہتی تھین - اس وجہ سے خدا تعالے نے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (اے پیغمبر اس طرح دعا مانگا کرو - کہ مین تمام مخلوق کے شر سے صبح کے مالک (یعنی خدا) کی پناہ مانگتا ہون - اور اندھیری رات کے شر سے جب اوس کا اندھیرا تمام چیزون پر چھا جائے - اور گنڈون پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیون کے شر سے) اسسے اللہ تعالی کو رسول اللہ کو تسلی و تشفی دینا منظور تھی کہ یہہ لوگ تمہارا کچھہ نہین کر سکتے خدا تمہارا حافظ و مددگار ہے -

(۷) دیکھو ترجمہ دیباچہ انگریزی جلد اول فقرہ ۳۴ -

(۸) ابو علی الحسن بن عبد الصمد بن ابی الشخناء ملقب بہ مُجید ملک شام مین عسقلان کا رہنے والا تھا - اس شہر مین اسکے برابر کوئی شاعر نہین ہوا - سنہ ۴۸۲ھ (سنہ ۱۰۸۹ء) مین وہ زندہ تھا - عماد الدین کاتب نے خریدہ مین اوس کا حال بہت ہی کم لکھا ہے - لیکن اوس کے اشعار بہت دئے ہین - خریدہ کا قلمی نسخہ جو کتب خانہ ڈورائے مین ہے اوس مین بجائے ابو الشخنا کے ابو الشجنا لکھا ہوا ہے -

(۹) مہدیہ تونس سے جنوب کو ساحل بحر پر ایک بندرگاہ اور بڑا شہر تھا - مہدی عُبَیْدُ اللہ اول فاطمی خلیفہ نے سنہ ۳۰۳ھ مین اوسے آباد کیا تھا - اگر اس کا بیان زیادہ دیکھنا ہے تو البکری کا جغرافیہ شمالی افریقیہ دیکھنا چاہیئے -

(۱۰) دیکھو تذکرہ ۶۴

(۱۱) البکری کے بیان متعلقہ شمالی افریقیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منستیر ساحل بحر پر تونس سے پچاس میل جنوب مشرق کو ایک فوجی مقام یا رباط تھا -

(۱۲) دیکھو تذکرہ ۴۹

(۱۳) علی بن یحیی کے ضروری حالات یحیی بن تمیم کے تذکرہ مین ملین گے دیکھو تذکرہ ۷۷ - اسی تذکرہ مین امیہ بن الصلت کا بھی مزید حال اور اوس کی تصانیف کا بھی ذکر ملیگا - جو یہان نہین دیا گیا ہے -

(۱۴) علی بن رضوان سنہ ۴۶۰ھ (سنہ ۱۰۶۷ء) مین مرا ہے - دیکھو اغانی ابو الفرج اصفہانی کی جس مین اوسکی نسبت کئی حکایتین درج ہین - رسل صاحب کی کتاب ڈسکرپشن اف حلب جلد دوم بھی دیکھنا چاہیئے - اوسکے اپنڈکس مین اس کا حال دیا ہے - تاریخ الحکما مین بھی اوس کا ذکر ہے -

۱۰۲ - ابو واثلہ ایاس بن معاویہ بن قُرّۃ بن ایاس بن ہلال بن رئاب بن عُبید بن سُواۃ بن ساریہ بن ذُبیان بن ثعلبہ بن سُلَیم بن اَوس بن مُزَینۃ المُزَنی -

بڑا لسّان بلیغ صاحب فراست اور مصیب تھا - ذکاء و فطنت مین لوگ اوس کی مثال دیتے اور اہل فصاحت و رجاحت اوسے اپنا سردار سمجھتے تھے - صادق الظن ایسا تھا کہ جو بات سوچتا اوسی کے موافق کام پورے ہوتے - اور بڑی دانائی سے امورات کو سرانجام دیتا تھا - فرط ذکا مین مشہور تھا - مخلوق مین اوس کی ذکاوت ضرب المثل ہو گئی تھی - حریری نے ساتوین مقامہ مین جو کہا ہے "میری اَلمعیۃ و تیز فہمی ابن عباس کی سی المعیۃ و تیز فہمی ہے - اور میری فراست ایاس کی سی فراست ہے" سو اوس سے یہی ایاس مراد ہے - عمر بن عبدالعزیز نے اوسے بصرہ کا قاضی کیا تھا اوس کے باپ کا دادا ایاس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین تھا - کسی نے معاویہ بن قرۃ ایاس کے باپ سے پوچھا کہ تیرا بیٹا تیرے لئے کیسا ہے - کہا بہت ہی اچھا بیٹا ہے - دنیا کے کام میرے پورے کر دیئے - کہ آخرت کے کامون مین فارغ البالی سے مشغول رہون - اس زمانہ کے عقلا و فضلا اور دُہاۃ مین معدود ہوتا تھا -

اوس کی فطنت کی ایک حکایت لکھی ہے - کہتے ہین ایک مقام پر کوئی حادثہ ہوا - جس سے (وہان کے باشندون کو اپنے جان و مال اور ننگ و ناموس کی طرف سے یکایک) اندیشہ پیدا ہو گیا - اس کے پاس ہی کہین تین عورتین تھین جنھین وہ پہلے سے مطلق نہ جانتا تھا - اونہین دیکھکر کہنے لگا - یہہ عورت تو حاملہ ہو گی - اور یہہ دودہ والی اور وہ تیسری کنواری - لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا - کہ جیسے اوس نے کہا تھا - اوسی طرح تھا - کسی نے پوچھا کہ یہ تو نے کیونکر دریافت کیا - کہا خوف کے وقت انسان صرف اوسی چیز پر ہاتھہ رکھتا ہے کہ جو سب سے عزیز ہو اور اوس کا بڑا اندیشہ ہو - حاملہ کو مین نے دیکھا کہ اوس کا ہاتھہ شکم پر تھا اس سے مین نے جانا کہ وہ حمل سے ہے - اور ایسے ہی دودہ والی کو پستان پر ہاتھہ رکھنے سے مین نے سمجھا کہ وہ دودہ والی ہے - اور ایسے ہی کنواری کو بھی مین نے تاڑ لیا - کہ وہ باکرہ ہے -

ایک مرتبہ ایاس نے ایک یہودی کو کہتے سنا کہ مسلمان کیسے احمق ہین - جو کہتے ہین اہل جنت کھاتے ہین مگر حدث نہین کرتے - ایاس نے اوس سے پوچھا کیا جو تو کھاتا ہے وہ سب حدث کر دیتا ہے - کہا نہین بلکہ

اللہ تعالیٰ کچھہ اوس کا حصہ غذا کر دیتا ہے۔ ایاس نے کہا تو پھر تو یہ کیون نہین تسلیم کر لیتا۔ کہ جو کچھہ اہل جنت کہاتے ہین اوسے سب کو اللہ تعالے غذا کر دیتا ہے۔

ایک روز اپنے مکان کے صحن مین جبکہ وہ شہر واسطہ مین تھا ایک اینٹ کو دیکھا جو فرش مین لگی ہوئی تھی کہا کہ اس اینٹ کے نیچے کوئی جانور ہے اینٹ کو ہٹایا۔ دیکھتے کیا ہین کہ کنڈلی مارے وہان سانپ بیٹھا ہے۔ لوگون نے پوچھا کہ یہہ تجھے کیونکر معلوم ہوا۔ کہا مین نے دیکھا جس قدر اینٹین ہین وہ سب خشک ہین۔ مگر ان دو اینٹون کے درمیان تری ہے۔ اس سے مین نے جانا کہ یہان کوئی جانور سانس لیتا ہے۔ جس سے یہہ نمی دکھائی دیتی ہے۔

ایسے ہی ایک مرتبہ وہ ایک مقام پر جا رہا تھا کہنے لگا کہ مجھے ایک غیر کتے کی آواز سنائی دیتی ہے کسی نے پوچھا کہ تو نے کیسے جانا کہ یہان غیر کتا ہے کہا ایک کتے کی آواز دبی ہوئی ہے۔ اور باقی کتون کی آواز بڑی شدت سے آرہی ہے۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ ایک غیر کتا بندھا ہے۔ اور دوسرے کتے اوس پر بھونک رہے ہین۔

ایک مرتبہ زمین مین اوس نے زمین پھولنے سے ابھری ہوئی دیکھی۔ کہا اس درز مین کوئی جانور ہے۔ دیکھیں تو وہان جانور نکلا۔ لوگون نے پوچھا تو کہا۔ زمین کا قاعدہ ہے کہ جب تک اوس کے اندر کوئی جانور یا درخت نہ ہو تب تک وہ پھولتی نہین۔ اس سے مین نے جان لیا کہ کوئی جانور ہوگا۔ جاحظ کہتا ہے اگر انسان کسی جگہہ دیکھے کہ زمین ہموار ہے مگر پھولی ہوئی ہے۔ تو اوس پر غور کرے۔ اگر اوس کے شگاف کی مٹی بکھری ہے۔ اور درز ایک مستوی صورت کی ہے۔ تو جان لے کہ وہان سے کھنبی[۱] کا درخت نکلتا ہے اور اگر دیکھے کہ شگاف مین کچھہ حرکت بھی ہے۔ تو جان لے کہ کوئی جانور ہے۔ اس طرح پر اوسکی فراست کی عجیب وغریب باتین بہت کثرت سے لوگ بیان کیا کرتے ہین اطالت کا خوف نہ ہوتا تو مین بہت کچھہ لکھتا۔ بعض علما نے اوس کے حالات جمع کئے ہین۔ اور بنا کر ایک بڑی کتاب کر دی ہے۔

عمر بن عبد العزیز اموی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایام خلافت مین عراق کے نائب کو لکھا جس کا نام عدی بن ارطاہ تھا۔ کہ ایاس بن معاویہ اور قاسم بن ربیعہ الحرشی کو اپنے پاس بلا کر دونو کو دیکھے ان مین سے جو کوئی زیادہ انفذ دقیق فہم ہو اوس کو بصرہ کا قاضی کر دے۔ اوس نے دونو کو بلایا (اور یہ تاکید کا حکم اوس کو سنایا) ایاس نے کہا امیر یہ امر اور قاسم کا حال بصرہ کے فقہا حسن[۱] البصری اور محمد بن سیرین[۲]

سے دریافت فرمائیے (وہ جو کہین وہی سچ ہوگا) قاسم ان لوگون کے پاس جایا آیا کرتا تھا - اور ایاس نہین جاتا تھا - قاسم اس سے جان گیا کہ اگر عدی نے اون سے استفسار کیا - تو وہ قاسم کو قضا کے دینے کے واسطے کہینگے - اس واسطے قاسم نے کہا - میرا اور ایاس کا حال اون سے نہ پوچھئیے قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہین ہے - ایاس بن معاویہ مجھسے فقہ مین بڑھکر ہے - اور قضا کے کامون کو وہ خوب جانتا ہے - اس امر مین اگر مین کاذب ہون - تو آپ کے لئے یہہ جائز نہین کہ جھوٹے آدمی کو قضا کا عہدہ عطا کرین - اور اگر مین صادق القول ہون تو ضرور ہے کہ میری بات کو قبول فرمائیے - ایاس نے کہا اے امیر تو ایک شخص کو جہنم کے کنارہ لایا تھا - مگر اس نے جھوٹی قسم کھا کر جس سے وہ اللہ تعالے سے مغفرت مانگ لیگا اوس چیز سے نجات حاصل کرے جس کا اوس کو خوف تھا - عدی ابن ارطاۃ نے کہا چونکہ تو اس بات کو جانتا ہے تو تجھے ہی قاضی ہونا چاہئیے پھر اوسی کو قاضی کر دیا

ایاس کہتا ہے امورات قضا مین ایک شخص کے سوا کبھی کوئی شخص مجھ پر غالب نہین آیا - بصرہ مین مین اپنی قضا کی مجلس مین بیٹھا تھا - کہ ایک شخص آیا - اور شہادت دی کہ فلان بستان فلان شخص کا ہے اور اوس کی حدود بھی بیان کین - مین نے اوس سے پوچھا کہ اوس باغ مین کتنے درخت ہین - وہ ذرہ خاموش ہوکر بولا - جناب والا آپ اس مکان مین کتنے عرصہ سے قضا کا کام کرتے ہین - مین نے کہا اس قدر عرصہ سے - کہا تو بتلائیے کہ اُس کی چھت مین کتنی کڑیان ہین - مین نے کہا تو حق پر ہے - اور اوس کی شہادت مین نے قبول کر لی -

ایک مرتبہ ایاس ایک بیابان مین تھا کہ اوس کے ہمراہیون کا پانی ختم ہوگیا - (اور چشمہ کہین ملتا نہ تھا) کہ اسی مین اوس نے ایک کتے کی آواز سنی کہا یہہ کنوے پر ہے - لوگ آواز کی طرف گئے - وہان کتے کو اوسی طرح پایا جیسا اوس نے کہا تھا - اوس سے اس بارہ مین لوگون نے استفسار کیا - تو کہا مین نے یہ آواز سنی بعینہ اوسی طرح پر جیسے کنوین سے نکلتی ہے - اسی طرح کی اوس کی اور بھی عجائب وغرایب حکایات ہین -

ابو اسحاق بن حفص کہتا ہے ایاس نے خواب مین دیکھا - کہ وہ قربانی کے وقت تک (یعنی ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ تک) زندہ نہ رہے گا - اس واسطے وہ اپنی جاگیر کو جو عبدسی مین تھی چلا گیا - عبدسی بصرہ اور خورستان کے درمیان علاقہ دشت میشان مین ایک قریہ کا نام ہے - اوسی جگہہ جا کر سنہ ۱۲۲ھ سنہ ۷۳۹ع

مین وفات پائی۔ مگر دوسری جگہہ ۱۲۱ھ مین اوس کی وفات لکھی ہے۔ اس وقت اوس کی عمر چھہتر برس کی تھی۔ ایاس نے اوس سال مین جس مین وہ مرا تھا کہا تھا مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین اور میرا باپ دو گھوڑون پر سوار ہین۔ اور دونون ساتھ ساتھ جاتے ہین۔ اور چلنے مین کوئی ایک دوسرے سے آگے نہین بڑہتا۔ نہ تو میرا باپ مجہہ سے بڑہا اور نہ مین اوس سے آگے ہوا۔ میرا باپ چھہتر برس زندہ رہا ہے۔ مین بھی چھہترویں سال مین ہون۔ جب اس سال کی آخری شب ہوئی تو کہا جانتے ہو یہ کونسی رات ہے۔ یہ وہ رات ہے۔ کہ جس مین میرے باپ کی عمر پوری ہوئی تھی۔ پھر رات کو سو رہا صبح کو دیکھا تو مردہ تھا اوس کا باپ معاویہ سنہ مین مرا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ایاس بکسر ہمزہ قرہ بضم قاف۔ مزینہ کا ذکر اوپر کر چکے ہین۔

ایک مرتبہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کا چاند دیکھنے لگے۔ اون مین انس[9] بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے جن کی عمر اس وقت سو برس کے قریب ہوگئی تھی۔ انس بولے مین نے دیکھ لیا چاند یہ ہے اور اوسکی طرف اشارہ کیا۔ مگر لوگون کو نہ دکھا۔ ایاس نے جو انس کی طرف نظر کی۔ تو دیکھا۔ کہ اونکی ابروون مین ایک لنبا بال ہے۔ جو مڑ کر ہلال کی طرح ہو گیا ہے۔ ایاس نے اوسے ہاتھہ سے ابرو کے بالون کے برابر کر دیا۔ پھر کہا ابو حمزہ اب تو دکھائیے کہ ہلال کہان ہے۔ انس دیکھنے لگے۔ اور بولے کہ اب تو نہین دکھائی دیتا۔

---

(۱) بلاغت کا ترجمہ انگریزی مین ایلوکوئنس کرتے ہین۔ مگر ان دونون لفظون مین بڑا فرق ہے۔ بلاغت وہ قوت ہے کہ جس سے انسان اپنے خیالات کو صحیح صحیح اور مختصر الفاظ مین ادا کر دے۔ اور ایلوکوئنس وہ فن ہے کہ جس سے انسان کو ایسی عبارت مین اور اس طریق پر گفتگو کرنا آجائے جس سے وہ اپنا مدعا سننے والون پر ثابت کر دے۔

(۲) مقامات حریری دیکھنا چاہیئے۔

(۳) یہان عربی متن بالکل صاف صاف الفاظ مین ہے۔ مین نے ترجمہ بلفظ بدلکر کیا ہے۔

(۴) شام کے جنگلون مین کہنبی ماہ اپریل مین بہت کثرت سے ہوتی ہے۔ عرب کے بدوی اوسے خوب مزہ سے کہاتے ہین۔ دیکھو برکہارٹ صاحب کی کتاب نوٹس اون دی بیڈوانز جلد اول صفحہ ۶۰۔

(۵) دیکھو تذکرہ ۱۴۸۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۵۲۷۔

(۷) اسلام کے ابتدائی زمانہ مین مسلمان علما قضا کی خدمت اختیار کرنے سے بہت ڈرتے تھے وہ جانتے تھے کہ یہہ بڑے ذمہ داری کا کام ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے روبرو جانا ہوگا اور اپنے فیصلون کا ذرہ ذرہ جواب دینا پڑیگا ۔ کتنے ہی فقیہہ اور عالم ایسے ہوے ہین ۔ کہ جنہون نے مارین کھائین سزائین بھگتین مگر قضا کا عہدہ قبول نہ کیا ۔ احادیث مین اس خدمت کی ذمہ داری بڑی بھاری بتائی گئی ہے ۔ اوس سے اون کو بڑا خوف رہتا تھا ۔ چنانچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جُعِلَ قَاضِیاً بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ (جو شخص کہ لوگون پر قاضی کیا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا) اور فرمایا ہے ۔ لَیَاتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِی الْعَدْلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَتَمَنّٰی اَنَّہٗ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ تَمْرَۃٍ قَطُّ (قیامت کے دن قاضی عادل پر ایک وقت ایسا آئیگا کہ جس سے وہ آرزو کریگا کہ دو شخصون کے درمیان ایک کھجور سے ادنی چیز کے واسطے بھی وہ ہرگز فیصلہ نہ کرتا ۔) چہ جائیکہ قاضی ظالم اور بہت آدمیون کے اور بڑی چیزون کے فیصلہ ۔ اس واسطے قاضی ایاس نے اپنی جان بچانے اور قاسم کو قاضی مقرر کرانے کے لئے کہا ۔ کہ حسن بصری اور محمد بن سیرین سے پوچھا جائے جو قاسم کو اچھی طرح جانتے تھے ۔ اور اوسی کی سفارش کرتے ۔ مگر قاسم بھی اپنی جان بچاتا تھا ۔ اوس نے خود فیصلہ کر دیا ۔ کہ قاضی ایاس اوس سے بڑھکر فقیہ ہے اور ایسی صورت پیش کی کہ ارطاۃ کو اوس سے تجاوز کرنا ہی محال تھا ۔ یہ تھے سچے اسلام کے نمونہ ۔ یہ لوگ اگر سچ پوچھیے تو بنی آدم نہ تھے ۔ بلکہ فرشتہ تھے ۔ جنھین خدا تعالیٰ نے انسانون کی صورت مین پیدا کیا تھا ۔ واقعی کسی نے کیا صحیح کہا ہے مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب ۔

(۸) دیکھو تذکرہ ۱۹ نوٹ ۷

(۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سب سے آخر بصرہ کے مقام پر کوئی ایک سو دو برس کی عمر مین مرے ہین ۔ ۹۳ھ (۷۱۱ء) مین وفات ہوئی ہے ۔ دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ۔ مسلمانون کے نزدیک یہ رسول اللہ کی ہی دعا تھی کہ اون کی اسقدر بڑی عمر ہوئی ۔ اور یہ سرسبزی ملی کہ ایک سال مین اون کے نخلستان مین دو مرتبہ پھل آتے تھے ۔ اور اپنے بچون سے زیادہ اولاد تھی ۔ از سیر السلف ۔

۱۰۳ ابو سُلیمان ایوب بن زید بن قیس بن زُرارہ بن سلمہ بن جُشم بن مالک

بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن عامر بن سعد بن الخزرج بن تیم اللہ بن النمر بن قاسط بن ہنب[۱] بن افصیٰ بن دُعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان معروف بابن قریہ ہلالی

قریہ اوس کی دادی تھی۔ اور اوس کا نام جماعہ بنت جشم بن ربیعہ بن زید مناۃ بن عوف بن سعد بن الخزرج تھا۔ یہ شخص اگرچہ ایک اعرابی اور امی محض تھا۔ مگر فصاحت و بلاغت مین عرب کے مشہور خطبا مین معدود ہوتا تھا۔ اس کے ملک مین قحط سالی ہوئی تھی۔ عسرت کی وجہ سے عین التمر[۲] کو چلا آیا تھا۔ جہان حجاج بن یوسف الثقفی (تذکرہ ۱۴۴) کی طرف سے کوئی شخص عامل[۳] تھا۔ اور مخلوق کو صبح و شام دونو وقت کھانا کھلایا کرتا تھا۔ ابن القریہ اوس کے دروازہ پر جاکر کھڑا ہوا۔ دیکھا تو آدمی اندر جارہے ہین۔ پوچھا یہ لوگ کہان جاتے ہین۔ کہا امیر کے یہان کھانا کھانے جاتے ہین وہ بھی گھسا اور کھانا کھاکر چلا آیا۔ اور پوچھا کیا اسی طرح امیر ہر روز کھلاتا ہے۔ لوگون نے کہا ہان ۔ ابن القریہ روز صبح و شام اوس کے دروازہ پر آتا اور کھانا کھاکر چلا جاتا تھا۔ اتفاقاً حجاج کے پاس سے اس عامل کے نام ایک خط آیا جو خالص عربی کے غیر مانوس الفاظ مین لکھا تھا۔ اور یہ عامل اوس کا مطلب نہین سمجھتا تھا۔ اس لئے کھانا کھلانے مین دیر ہوئی۔ ابن القریہ آیا دیکھا تو عامل کھانا نہین کھاتا ہے۔ پوچھا امیر کا کیا حال ہے آج کیون کھانا نہین کھاتا اور نہ کسی کو کھلاتا ہے۔ لوگون نے کہا۔ حجاج کے پاس سے ایک خط آیا ہے۔ جو خالص عربی کے غیر مانوس الفاظ مین لکھا ہوا ہے۔ عامل اوس کا مطلب نہین سمجھتا۔ اس سے امیر کو بڑا رنج ہو رہا ہے۔ ابن القریہ نے کہا۔ اگر امیر وہ خط پڑھ کر مجھے سنائے تو مین اوس کا مطلب بتا دونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ شخص بڑا خطیب زبان آور بلیغ تھا کسی نے جاکر والی سے کہدیا۔ والی نے اوسے بولایا۔ جب خط اوسے پڑھ کر سنایا تو سمجھ گیا۔ اور والی کو مطلب بتادیا۔ اور اوس کا کل مضمون اوسے اچھی طرح سمجھا دیا۔ والی نے پوچھا تو اس کا جواب لکھ سکتا ہے کہا مین تو پڑھنا لکھنا نہین جانتا لیکن اگر کوئی لکھنے والا ہو تو اوسکے پاس بیٹھ کر اسکا جواب لکھا سکتا ہون۔ عامل نے ایک کاتب اوسے دیا اور اوس نے جواب لکھدیا جب حجاج نے جواب پڑھا دیکھا تو خالص عربی مین لکھا تھا جان گیا۔ کہ دختر خراج کے نشینون کا لکھا ہوا نہین ہے۔ حجاج نے عامل عین التمر کے پچھلے خطوط منگا کر دیکھے تو معلوم ہوا کہ ابن القریہ کی سی تحریر اونکی نہین ہے

حجاج نے تب اپنے عامل کو لکھا۔ بعد حمد و ثنائے خدا تعالیٰ کے لکھتا ہون کہ تیرا خط جو میرے پاس آیا ہے۔ وہ تیرے جوابون کے طریق پر نہین۔ کسی دوسرے کی عبارت مین لکھا ہوا ہے۔ جبھی میرا یہ خط پہونچے تو اسے پڑھ کر رکھدینے سے پیشتر ہی میرے پاس اوس شخص کو بھیجدے جس نے یہ خط تجھے لکھوا دیا ہے۔ والسلام۔ عامل نے یہ خط پڑھ کر ابن القریہ کو سنایا۔ اور کہا حجاج کے پاس جا۔ کہا مجھے معاف کیجئے۔ کہا نہین تجھے جانا چاہئیے۔ اور پہننے کے لئے کپڑے راستہ کے واسطے خرچ اور سواری دیکر حجاج کی طرف روانہ کر دیا۔ جب وہ وہان پہونچا۔ اور حجاج کے سامنے گیا تو پوچھا تیرا کیا نام ہے۔ کہا ایوب۔ کہا یہ تو پیغمبر کا نام ہے۔ تاہم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو اُمی ہے۔ پر بلاغت مین بھی دخل رکھتا اور مطلب ادا کرنا تجھے دشوار نہین۔ پھر اپنے آدمیون کو حکم دیا۔ کہ اوس کے کھانے پینے اور مکان کا انتظام کر دین۔ اس کے بعد حجاج کے دل مین اوس کی لیاقت کا سکہ اس قدر بیٹھ گیا۔ کہ خلیفہ عبد الملک بن مروان کے پاس ایلچی کر کے بھیجا۔

پھر جب عبد الرحمٰن بن محمد بن الاشعث بن قیس الکندی نے سجستان (یا سیستان) مین بغاوت کی جو ایک بہت بڑا مشہور[۵] واقعہ ہے تو حجاج نے وہان بھی اسی کو رسول کر کے روانہ کیا۔ جب ابن القریہ عبد الرحمٰن کے پاس پہونچا۔ تو اوس نے کہا کہ تو خطبہ[۶] کہہ اور عبد الملک کی بیعت توڑ۔ حجاج کو گالیان دے ورنہ مین تجھے قتل کر دونگا۔ ابن القریہ نے کہا۔ مین تو رسول ہون (میرے ساتھہ یہ سختی کیون) کہا (مین جانتا ہون کہ تو رسول ہے مگر) جو مین کہتا ہون یہ ہی کرنا ہوگا۔ ابن القریہ کھڑا ہوا۔ اور خطبہ کہا۔ عبد الملک کو خلع کیا۔ حجاج کو دشنام سے یاد کیا۔ اور وہین رہگیا۔ پھر جب ابن الاشعث[۷] بھاگا۔ تو حجاج نے رے اور اصفہان وغیرہ کی طرف اپنے عمّال کو لکھا۔ کہ ابن الاشعث کی طرف سے جو آدمی جائے اوسے گرفتار کر کے ہمارے پاس بھیجدو۔ اوس مین جو لوگ گرفتار ہوے اون مین ابن القریہ بھی پکڑا آیا۔ جب حجاج کے روبرو آیا۔ تو اوس نے کہا جو مین پوچھتا ہون اوس کا جواب دے۔ کہا اچھا پوچھ کیا پوچھتا[۸] ہے حجاج نے کہا۔ بتا تو اہل عراق کیسے لوگ ہین۔ کہا حق و باطل کو اور ون سے بہت جانتے[۹] ہین۔ پوچھا حجاز کے لوگ کیسے ہین۔ کہا۔ فتنہ تو بہت جلد اوٹھاتے[۱۰] ہین مگر اوس کی بلائین جھیلنے مین سب سے عاجز ہین۔ پوچھا شام والے[۱۱] کیسے ہین۔ کہا اپنے خلفا کے سب سے زیادہ مطیع[۱۲] ہوتے ہین۔ پوچھا مصر والے۔ کہا جو غالب ہو اوس کے بندے ہین۔ پوچھا بحرین والے۔ کہا نبطی ہین عرب بن گئے ہین۔ پوچھا عمان والے۔ کہا عرب ہین

نبطی ہو گئے ہین۔ پوچھا موصل والے۔ کہا شہسوارون مین اشجع اور اقران و امثال کیلئے سخت خوفناک۔ پوچھا
یمن والے۔ کہا وہ لوگ حکم کے سننے اور ماننے والے اور جد ہر بڑی جماعت ہو اوسی کے ساتھی ہین۔ پوچھا
اہل یمامہ۔ کہا وہ اہل جفا اور متلون المزاج ہین۔ مگر پھر بھی لڑائی ہین خوب جمتے ہین۔ پوچھا اہل فارس۔ کہا
سخت دلیر اور شر انگیزی کے لئے موجود۔ اون کے یہان سرسبز زمینین کثرت سے ہین مگر مہمان نواز بہت
کم ہین۔ کہا اب مجھے عرب کا حال بتا۔ کہا پوچھیئے۔ پوچھا۔ قریش کیسے ہین۔ کہا عقل کے لحاظ سے اعظم اور
مرتبہ کے لحاظ سے اکرم ہین۔ پوچھا بنو عامر بن صعصعہ۔ کہا بڑے لمبنے نیزے والے اور صبح کا کھانا کھلانے[15]
مین بڑے کریم ہین۔ پوچھا بنو سلیم کہا مجالس اون کے خوب بڑے ہوتے ہین۔ اور راہ قاف فی سبیل اللہ
دینے مین اکرم الناس ہین پوچھا ثقیف[16]۔ کہا باپ داد ون کی طرف سے اکرم ہین اور ایلچی گری اون کا
پیشہ ہے۔ پوچھا بنو زبید۔ کہا وہ اپنے رایات سے چپٹے رہتے اور اپنا انتقام سب سے زیادہ لیتے
ہین۔ پوچھا قضاعہ۔ کہا قدر و منزلت کے لحاظ سے اعظم اور نجابت کے لحاظ سے اکرم اور آثار کے لحاظ
سے سب سے زیادہ دور تک مشہور ہین پوچھا انصار[17]۔ کہا اپنے درجہ مین سب سے زیادہ پائدار اسلام
مین سب سے بہتر اور لڑائیون مین سب سے زیادہ نامور ہین۔ پوچھا تمیم۔ کہا جفاکشی ہین سب سے
نمایان تر اور تعداد مین سب سے زیادہ کثرت سے ہین۔ پوچھا بکر بن وائل۔ کہا اون کی صفین لڑائیون
مین سب سے اچھی جمی رہتین اور تلوارین سب سے زیادہ تیز ہوتی ہین۔ پوچھا عبد القیس۔ کہا غایت
پر سب سے پہلے پہونچنے والے اور رائت کے نیچے سب سے زیادہ صابر ہین۔ پوچھا بنی اسد۔ کہا
شمار اور جفاکشی مین زیادہ۔ دبنے مین نہایت دشوار اور دشمن کے دفع کرنے مین بڑے مضبوط ہین۔ پوچھا
لخم۔ کہا وہ ملوک ہین۔ مگر کتنے ہی اون مین بیوقوف ہین۔ پوچھا جذام۔ کہا وہ لڑائی کی آگ جلاتے
اور شعلہ بلند کرتے اور گابح کرکے اوس کا دودہ دوہتے ہین۔ پوچھا بنی حارث۔ کہا وہ اپنی قدیمی عزت
کے رکھوالی اور عورتون کے ننگ و ناموس کے حامی ہین۔ پوچھا عک۔ کہا بڑے پکے شیر ہین مگر دلون
کے بد ہین۔ پوچھا تغلب۔ کہا جب تلوار کا سامنا ہوتا ہے تو ثابت قدم رہتے اور دشمنون پر لڑائی کی
آگ برساتے ہین۔ پوچھا غسان۔ کہا عرب مین احساب کے لحاظ سے اکرم اور انساب کے لحاظ سے
اثبت و اعلیٰ ہین۔ پوچھا جاہلیت مین کون قبیلہ ایسا تھا کہ جس پر کوئی ظلم و زیادتی نہین کرسکتا تھا۔ کہا
قریش۔ جو ایک ایسے (فخر و عزت کے) ٹیلہ کے مالک تھے جس پر چڑہنا مشکل تھا۔ بلکہ ایک پہاڑ تھے۔

جس کے اوپر جانا دشوار تھا۔ ایک شہر مین رہتے تھے۔ جس کی عزت کا خود خدا تعالے حامی اور وہان کے باشندون کا محافظ تھا۔ کہا بتاؤ جاہلیت کے زمانہ مین عرب کے ماثر ومفاخر اور موروثی بزرگیان کیا کیا تھین۔ کہا عرب کہا کرتے تھے۔ کہ حمیر صاحبان ملک ہین۔ اور کندہ خالص ملوک کی نسل ہے مذحج اہل الطعان نیزہ باز ہین۔ ہمدان گھوڑون کے زین[19] اور ازد بنی نوع انسان کے شیر ہین کہا اب مجھے ملکون کا حال بتاؤ۔ کہا پوچھیئے۔ پوچھا ہند کا ملک کیسا ہے۔ کہا اوس کا سمندر موتیون سے بھرا اوس کے پہاڑ یاقوتون سے بریزا اوس کے درخت عود اور اوس کے پتے عطر ہین۔ مگر وہان کے باشندہ کمین وذلیل قسم کے کبوتر کے غولون کی طرح (خائف وبزدل ہوتے) ہین۔ پوچھا خراسان کیسا ہے۔ کہا وہان کا پانی منجمد اور اون کے دشمن[20] بڑے سخت ہین۔ پوچھا عمان کیسا ہے۔ کہا وہان کی گرمی بڑی شدید ہے مگر وہان شکار ہر جگہ موجود ہے۔ پوچھا بحرین کہا دو شہرون[21] کے درمیان گہوارا ہے پوچھا یمن۔ کہا عرب کی اصل ہے۔ وہان کے لوگ بڑے خاندانون والے اور بڑے حسب اور اوصاف والے ہین۔ پوچھا مکہ۔ کہا وہان کے مرد عالم مگر بدخو اور وہان کی عورتین کپڑے پہنے مگر ننگی ہوتی ہین پوچھا مدینہ۔ کہا یہی مقام ہے جہان علم نے جڑ پکڑی اور ظاہر ہوا ہے۔ پوچھا بصرہ۔ کہا وہان کا موسم سرما برفستان اور موسم گرما نہایت سخت ہے۔ پانی کہاری اور لڑائی صلح آمیز ہے۔ پوچھا کوفہ۔ کہا وہ اتنا بلند ہے۔ کہ سمندر کی حرارت سے محفوظ ہے۔ اور اتنا پست ہے کہ شام کی سردی اوس پر اثر نہین کرتی۔ اس لئے وہان کی راتین دل کو خوش کرتی ہین۔ اور وہان خیر وبرکت بہت ہے۔ پوچھا واسط کہا جنت[22] ہے۔ ساس اور نندون کے درمیان۔ پوچھا ساس نندین کون ہین۔ کہا بصرہ اور کوفہ کہ اوس سے حسد کرتے ہین۔ مگر اوس کا کیا ضرر ہے۔ دجلہ اور فرات اوس کے پاس بہتے اور خیر وبرکت سے اوسے فیض پہونچاتے ہین۔ پوچھا شام۔ کہا عروس ہے۔ جس کے گرد عورتین بیٹھی ہوئی ہین کہا خدا کرے[23] تیری مان تجھے روئے۔ ابن القریہ تو بہت ہی اچھا آدمی تھا اگر اہل عراق کا اتباع نہ کرتا۔ مین نے تجھے اون کے تتبع سے منع کیا تھا کہ کہین اون کا نفاق تیرے دل مین اثر نہ کر جائے۔ پھر کہا تلوار لاؤ۔ اور (یہ دیکھکر کہ ابن القریہ کچھہ کہنا چاہتا ہے) سیاف کی طرف اشارہ کیا کہ ذرہ ٹھیرو۔ ابن القریہ نے کہا۔ تین کلمہ ہین (خدا امیر کو سلامت رکھے) وہ اون مسافرون کی طرح[24] ہین جو کہین ٹھیر گئے ہون۔ وہ میرے بعد مثل ہو جائینگے۔ حجاج نے کہا کہو۔ کہا۔ لِكُلِّ[25] جَوَادٍ كَبْوَةٌ وَلِكُلِّ صَارِمٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ

حلیمہ ھفوۃ۔ حجاج نے کہا۔ یہ وقت مزاج و دل لگی کا نہین۔ غلام اوسے کاٹ دے۔ اوس نے گردن مار دی۔ یہ بھی کہتے ہین کہ حجاج نے جب اوس کے قتل کا ارادہ کیا۔ تو اوس سے کہا عرب کہا کرتے ہین۔ ہر شئے کے لئے ایک نہ ایک آفت ہوتی ہے۔ ابن القریۃ نے کہا عرب سچے ہین۔ امیر کو خدا سلامت رکھے۔ حجاج نے کہا حلم کی کیا آفت ہے۔ کہا غصہ۔ پوچھا عقل کی کیا آفت ہے۔ کہا غرور۔ پوچھا علم کی کیا آفت ہے۔ کہا نسیان اور بھول۔ پوچھا سخاوت کی۔ کہا احسان[۲۶] جتلانا اوس شخص پر جو بلا مین پھنسا ہو۔ پوچھا کرام کی آفت کیا ہے۔ کہا لئام کی مجاورت۔ پوچھا شجاعت کی آفت کیا ہے۔ کہا ظلم کرنا۔ پوچھا عبادت کی آفت۔ کہا سستی پوچھا ذہن کی کہا دل مین (بڑے بڑے حوصلہ کی) باتین بنانا۔ پوچھا حدیث و کلام کی۔ کہا کذب و دروغ پوچھا مال کی۔ کہا بدتدبیری (اوس کے خرچ کرتے مین) پوچھا کامل آدمی کی۔ کہا تہیستی و افلاس۔ پوچھا حجاج بن یوسف کی۔ کہا امیر کو سلامت رکھے۔ اوس کے لئے کوئی آفت نہین جس کے اوصاف کریمانہ آبا و اجداد نامی گرامی۔ اولاد و احفاد[۲۷] مبارک اور ہونہار ہے۔ حجاج نے کہا تیرے دل مین شقاق و بغاوت کی باتین بھری ہین اور ظاہر مین منافقانہ باتین کرتا ہے۔ اس کی گردن مار دو۔ مگر جب دیکھا کہ وہ قتل ہوگیا تو بڑا نادم ہوا۔

یہ سب مین نے کتاب اللطیفۃ[۲۸] سے نقل کیا ہے۔ یہان بہت طول ہوگیا کیونکہ یہہ بیان متصل چلا آیا ہے قطع کرنا ممکن نہ تھا۔

کسی نے ابن القریہ سے پوچھا کہ دہار و دانشمندی کی انتہا کیا ہے۔ کہا غصہ کو پی جانا۔ اور فرصت کا منتظر رہنا۔ یہ بھی اوسی کا کلام ہے۔ عیّ (دورماندگی) کی صفت وہ اسطرح کرتا ہے بغیر فطرتی نقص کے ہکلانا بلا شک[۲۹] و شبہ کے ہچکچانا۔ بدون علت کے زمین پر گر پڑنا۔ اوس کا قتل ۸۴ھ (۷۰۳ع) مین ہوا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یہ ابن القریہ وہی شخص ہے جس کا نحوی اپنے امثال مین ذکر کرتے اور کہا کرتے ہین۔ ابنُ القِریۃ زمانَ الحجّاج۔ ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین جہان مجنون ولیلی کا ذکر کرکے ختم کیا ہے۔ تو کہا ہے۔ کہ تین شخص ہین جن کے (فرضی) حالات مشہور ہین۔ نام اون کے سب جانتے ہین۔ مگر اون کی حقیت کچھ بھی نہین۔ دنیا مین اون کا کبھی وجود بھی نہ تھا۔ ایک مجنون عاشق لیلی دوسرا ابن القریہ جس کا ابھی اوپر ہم نے ذکر کیا۔ تیسرا ابنُ اَبی العقب جس کے نام سے ملاحم[۳۰] منسوب کیجاتی ہین۔ اور اوس کا نام یحییٰ بن عبداللہ ابن ابی العقب ہے۔ واللہ اعلم۔

رقریۂ بکسر قاف و تشدید رائے مہلہ و تشدید یائے تحتانیہ وہائے ہوز جُشم بن مالک بن عمرو کی مان کا نام ہے - پہلے عمرو نے اس سے نکاح کیا تھا۔ جب وہ مرگیا تو اوس کے بیٹے مالک نے اوس سے نکاح (۴۲) کرلیا - اوس سے جشم بن مالک پیدا ہوا - قریۂ لغت مین پوٹی کو کہتے ہین - یہی اوس عورت کا نام رکھدیا گیا ہے - انساب کے اہل العلم کہتے ہین جب مالک بن عمرو مذکور نے قریہ سے نکاح کیا - جس کا نام جماعہ تھا - جیساکہ اوپر ابتدا مین بیان ہوا تو جُشم جو ایوب بن القریہ مذکور کا دادا تھا اور کلیب جو عباس بن عبدالمطلب رضی عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نانا تھا پیدا ہوئے - حضرت عباس کا نام نُتیلہ بضم نون یا نُتَیلہ بفتح نون بنت جناب بن کلیب بن مالک مذکور تھا - اس لئے حضرت عباس اس اعتبار سے قریہ کی اولاد مین ہوئے - ابن قُتَیبہ کتاب المعارف مین لکھتا ہے - کہ ابن القِرِیّہ ہلالی ہے - اور ہلال بن ربیعہ بن زید مناۃ بن عامر کی نسل سے ہے - مگر ابن الکلبی کہتا ہے - کہ وہ بنی مالک بن عمرو بن زید مناۃ سے ہے - اگر یہ بات مان لین تو ہلال اور مالک زید مناۃ مین جاکر جمع ہوتے ہین - اور اس طرح ہلال اوس کے سلسلہ نسب مین نہین آتا - واللہ اعلم - ہلالی بکسر ہا نسبت ہے ہلال بن ربیعہ بن زید مناۃ کی طرف جو نمر بن قاسط کا ایک بطن ہے - اور عرب مین ایک اور قبیلہ بھی ہے جو ہلال بن عامر بن صَعصَعہ ہے - ابن الکلبی نے کتاب جُمہرۃ النَّسَب مین ان دونون نسبون کا اور اوس کے نکاح کی صورت کا بیان کیا ہے - وہان دیکھنا چاہیئے -

(۱) ابن حنبل کے تذکرہ مین یہان سے اوپر کے نسب کا ذکر آچکا ہے -

(۲) عَینُ التَمر بیابان کے کنارہ دریائے فرات کے مغرب مین واقع ہے - از مَرَاصِد -

(۳) عامل کے معنی کارپرداز کے ہین - اوس زمانہ مین عامل صوبہ دار کے طور پر ملک کا حاکم ہوتا تھا - او محاصل سرکاری سی وصول کرتا تھا -

(۴) اوس زمانہ مین بلکہ آجکل بھی دستور ہے - کہ بڑے بڑے شہرون مین عرب لوگون کے نام اکثر پیغمبرون اور دیگر بزرگان دین کے نامون پر رکھے جاتے ہین - اور چھوٹی چھوٹی بستیون مین جہان بدوی رہتے ہین - وہان وہی قدیمی طور کے عربی نام ہوتے ہین - اسی واسطے حجاج کو تعجب ہوا - کہ پیغمبر کا نام ہونے کے سبب وہ بدوی اور امی نہین بلکہ شہری اور قاری ہونا چاہیئے تھا -

(۵) دیکھو تاریخ کامل ابن الاثیر اور سر ولیم میور صاحب کی تاریخ انگریزی ہسٹری آف محمدنز جلد اول - یہ بغاوت

سنہ ۸۱ھ (۶۹۹ء) مین ہوئی تھی۔

(۶) دیکھو تذکرہ ۸۰، نوٹ ۲ –

(۷) یہہ واقعہ سنہ ۸۲ھ (۷۰۱ء) کا ہے۔ دیکھو ابن الاثیر

(۸) عرب کے کتنے ہی مورخ اور جغرافیہ نویسون نے اپنی کتابون مین ان عجیب وغریب سوالات اور جوابونکو لکھا ہے۔ اس سے اتنا تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ بدویان عرب کے اوس زمانہ مین اپنے پاس پڑوس کے ملک اور ملک والون کے نسبت کیسے کیسے خیالات تھے۔ لیکن اس مین بہی بڑا شبہ ہے کہ یہ گفتگو حجاج اور ابن القریہ کے درمیان فی الحقیقت ہوئی تھی۔ یا یون ہی گڑہی ہوئی ہے۔ میرے نزدیک علمانے ان عربون کے خیالات کو ایک جگہ جمع کیا اور مفروضہ نامون سے منسوب کرکے لکھدیا ہے۔ اس کی عبارت چونکہ نہایت مختصر اور قدمائے عرب کے طرز پر ہے اس کا مطلب بھی بعض جگہہ جو ہم نے لکھا ہے شبہہ سے خالی نہین ہے –

(۹) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کہانی یا اس کا کچھہ حصہ بنی عباس اور بنی علی کا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ عراق کے لوگ ان کے طرفدار تھے۔ اور اس وجہ سے حق وباطل مین تمیز کرنے والے تھے۔

(۱۰) اس مین عبداللہ بن الزبیر وغیرہ کی لڑائیون کی طرف اشارہ ہے –

(۱۱) یہان حضرت معاویہ کے متبعین کی طرف اشارہ ہے۔ جنھون نے حضرت علی کے مقابلہ مین اون کی اطاعت کی تھی۔

(۱۲) یہان بھی اسی مطلب کی طرف اشارہ ہے۔ جب حضرت علی غالب تھے تو یہ لوگ اون کے مطیع تھے۔ اوس کے بعد حضرت معاویہ کی اطاعت کرنے لگے –

(۱۳) لفظ بحرین جو آجکل بولا جاتا ہے اسم او تثنیہ کا صیغہ نصبی حالت مین ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ مین وہ حالت رفعی مین بحران بولا جاتا تھا۔ اور یہی صورت زیادہ موزون معلوم ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض نسخون مین بحران بھی لکھا ہوا ہے۔ مگر دونون صورتین صحیح ہین۔ مصباح مین لکھا ہے۔ بحران بصیغہ تثنیہ بصرہ اور عمان کے درمیان بلاد نجد مین ایک مقام کا نام ہے۔ اور تثنیہ کی صورت مین معرب ہوتا ہے اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ ہر مقام پر یا کو برقرار رکھ کر نون کو محل اعراب بنائین۔ یہی مشہور ہے۔ ازہری نے فقط اسی کو جائز کہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ایسا علم ہے۔ جس کی دلالت مفرد الفاظ کی سی ہے۔ اس لئے یہ مفردات سے زیادہ مشابہ ہے۔ اور یہی رائے بظاہر صاحب قاموس کی ہے۔ بحرین خلیج فارس کے جنوب

مغرب مین ہے۔

(۱۴) عرب لوگ یون تو سارے جہان کو اپنے آپ سے کم سمجھتے ہین۔ اور نبطیون کو خاصکر بڑا ذلیل جانتے ہین

(۱۵) اکرہم صباحاً کے ترجمہ مین مجھے شک ہے۔ ایک ترجمہ اوس کا یہ بھی ہے۔ وہ تاخت وتاراج مین بڑے اکرم وعزت دار ہین۔ یوم الصّباح کے معنی ہین لڑائی اور تاخت وتاراج کا دن۔ یا صباحاہ کے معنی ہین۔ اولوگو۔ دشمن آیا تاخت وتاراج کے لئے۔ عربون کا قاعدہ ہے کہ صبح کے وقت لوٹ گھسوٹ کو جایا کرتے ہین۔ اسواسطے جس قوم پر جاتے ہین جب اوس کے کسی آدمی نے دیکھا کہ دشمن آرہے ہین تو وہ پکارتا ہے یا صَبَاحَاہْ اور ایسے ہی جب دو فریق لڑتے لڑتے تھک کر رات کو لڑائی موقوف کر کے پڑے تو پھر صبح کو اوٹھکر اپنی قوم کو لڑائی کی تیاری کے لئے پکارتے ہین۔ یا صَبَاحَاہْ یعنی صبح ہوگئی۔ لڑائی کو آؤ۔ مگر اوسے صَبَاحاً با۔ے موحدہ کی جگہہ بیائے تحتانیہ پڑہین تو اوس کے معنی یہ ہونگے۔ کہ جب اون کو فریاد کے لئے پکارا جائے تو وہ اون لوگون مین بڑے عزت دار ہین جو مدد کو جاتے ہین۔

(۱۶) یا یون کہو۔ جسے مجلس مین یعنی قید کر کے رکھتے ہین تو اوس سے بڑے لطف وکرم کے ساتھ پیش آتے ہین۔ مگر مجھے اپنے معنی مین شک ہے۔

(۱۷) حجّاج اسی قبیلہ سے تھا۔ سفارت کا کام بڑی لیاقت کا ہوتا ہے۔ اس سے ثقیف کی بڑی عظمت نکلتی ہے

(۱۸) یعنی اوسے پھلدار بنا کر فائدہ اوٹھاتے ہین۔

(۱۹) یعنی زین کی طرح ہمیشہ گھوڑونکی پیٹھ پر سوار رہتے ہین۔

(۲۰) غالباً دشمن سے ترک اور تاتاری اقوام مراد ہین۔ جو مشرق اور جنوب سے اس ملک پر حملہ کیا کرتی تھین۔

(۲۱) یہہ میری سمجھہ مین نہین آتا۔ دو شہر کو سنے ہین۔ بصرہ اور کوفہ کو دو شہر کہا کرتے تھے۔ مگر بحرین اون کے درمیان نہین ہے۔

(۲۲) متن مین لفظ جنّت (باغ) لکھا ہوا ہے۔ اسی واسطے مین نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ لیکن سیاق عبارت سے خَنَّۃ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ خنّہ کے معنی جورو کے ہین۔ ابو الفدا کے قول کے رو سے واسط کوفہ اور بصرہ کے درمیان ہر ایک سے پچاس فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میری رائے کے بموجب ترجمہ یون ہونا چاہئیے۔ جورو ہے ساس نندون کے درمیان۔

(۲۳) یہ ایسا ہی کلمہ ہے۔ جیسے ہم کہا کرتے ہین خدا تجھے غارت کرے۔

(۲۴) کَاَنَّنَ رَکْبٌ وُقُوْفٌ - کا مطلب بغیر اس کے کہ اوس کے متعلق کوئی نوٹ دیا جائے سمجھنا دشوار ہے - انگریزی مترجم کہتا ہے - میری رائے مین یہ ایک اشارہ ہے معلقۂ امرا القیس کے تیسرے شعر کی طرف - جس مین شاعر اوس رنج والم کا اظہار کرتا ہے - جو اوسے اپنی معشوقہ کے ویرانہ وطن کے دیکھنے سے ہوا تھا - یہان شاعر کہتا ہے کہ اوس کے دونون ساتھیون نے اپنے اونٹ کھڑے کر لئے اور کوشش کی کہ مجھے تسلی دین - اون کے سوار اسوقت تین تھے - یہی تین ہین کہ جن کی طرف ابن القریہ اشارہ کرتا ہے - اوس کا صرف اسی قدر مطلب ہے - کہ جو کلمہ وہ کہنا چاہتا ہے تعداد مین تین ہین - اوسی طرح جیسے امرا القیس کے سوار تھے - چونکہ حجاج عربی زبان کا بڑا واقف کار اور دیار عرب کے دستورات اور اشعار سے خوب باخبر تھا اوسے اس کا مطلب فوراً معلوم ہو گیا ہوگا - مگر میرے نزدیک امرا القیس کے اس شعر کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت نہین - بلکہ جیسا کہ اوپر کئی جگہہ نوٹون مین اور دیباچہ مین ذکر آچکا ہے - جب عرب کہین گلہ بانی وغیرہ کے لئے جاتے تھے اون کا دستور تھا - کہ تین مل کر چلتے تھے اور اسی واسطے شعرا اپنے رفقا کی نسبت تثنیہ کا صیغہ استعمال کیا کرتے ہین - یہان اسی دستور کی طرف اشارہ ہے -

(۲۵) ترجمہ ہر ایک اچھا گھوڑا ٹھوکر کھاتا ہے - ہر شمشیر بران اچٹ جاتی ہے - ہر ایک عاقل کو لغزش ہوتی ہے -

(۲۶) احسان کرنا مصیبت کے وقت اور اون سے کہنا کہ وہ اوس کے سزاوار نہین -

(۲۷) ترجمہ لفظی جس کی شاخین بڑھ رہی ہین -

(۲۸) اس کتاب کا کہین پتہ نہین چلتا -

(۲۹) یعنی بلا وجہ -

(۳۰) ابن القریہ حجاج کے زمانہ کا - اصل مین اِبْنُ الْقِرِّیَّۃ فِیْ زَمَانِ الْحَجَّاجِ تھا فی کو گرا کر اسم مجرور کو منصوب کر دیا ہے - اسی کے ثبوت کے لئے یہ مثال پیش کی جاتی ہے -

(۳۱) ملاحم (پیش خبریان) شگونون اور مفروضہ پیش گوئیون کا مجموعہ ہے - اس نام سے بہت کتابین لکھی گئی ہین - ایام جاہلیت کے عربون مین پیش گوئیان ایک پیشہ تھا - اس پیشہ والے لوگ نہایت معزز پیغمبرون کے قریب قریب سمجھے جاتے تھے - اور اون کے اشارہ پر لوگ ایسے کام کر بیٹھتے تھے کہ اگر وہ نہ کہتے تو اون کا انجام پانا سخت دشوار ہوتا - چونکہ ان ملاحم کی بنیاد فطرتی قوانین پر بھی ہوتی تھی اکثر صحیح ہی نکلتی تھین - مسٹر دی ساسی نے اپنی فرانسیسی زبان کی کتاب کرسٹامیتھی مین اس مضمون کو بہت اچھی تفصیل سے لکھا ہے -

(۳۲) ایام جاہلیت کے اون عربون مین اس قسم کے ناجائز نکاحون کا بہت رواج تھا جو حدود فارس پر یا جہان جہان

عرب کے ملکون مین اہل فارس کا گذر ہوا کرتے تھے۔ قدمائے اہل فارس مین اسے ناجائز نہین جانتے تھے۔ عرب اور فارس مین خسر بنا یا بیوہ عورت کو گھر سے نکالنا بڑا معیوب تھا۔ اس واسطے عرب تو بیٹیون اور عورتون کو قتل کرتے مگر فارس والے چونکہ مہذب تھے قتل کو ایک ہولناک کام جانتے تھے۔ اونھون نے اوس سے بچنے کی یہ تدبیر نکال لی تھی۔ اون کی صحبت نے بعض عربون مین بھی اثر کر دیا تھا۔

۱۰۴۔ ابوالشکر ایوب بن شادی بن مروان الملقب ملک فضل نجم الدین۔

سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب کا باپ تھا۔ باقی نسب مین نے اس کا اوس کے بیٹے کے بیان مین لکھا ہے اوسی جگہ دیکھنا چاہیئے۔ اور جو اختلاف کہ اس باب مین ہے وہ بھی وہین معلوم ہو جائے گا یہان اوس کے لکھنے اور طول دینے کی حاجت نہین۔ بعض مورخین نے بیان کیا ہے کہ شادی بن مروان[1] دوین کا رہنے والا تھا۔ اور وہان کے اعیان و معتبرین مین شمار کیا جاتا تھا۔ اس کا ایک دوست بھی تھا جس کا نام جمال الدولہ مجاہد بہروز تھا۔ اور جس کا ذکر مین نے صلاح[2] الدین یوسف بن ایوب کے بیان مین کیا ہے۔ یہ مورخ کہتا ہے۔ کہ یہ شخص نہایت عاقل باریک بین اور تدبیر امورات سے خوب واقف تھا۔ ان دونون مین ایسی دوستی تھی جیسے بھائی بھائی ہوتے ہین۔ بہروز سے ذوین مین ایک حرکت ہو گئی۔ کہ اوسے حیا و شرم کی وجہ سے وہان سے نکل جانا پڑا۔ اس واقعہ کی حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی امیر کی عورت سے اوس پر تہمت لگائی گئی۔ امیر نے اوسے پکڑ کر خصی کر دیا۔ اس طرح پر جب اوس کا ایک بڑا عضو جاتا رہا تو شہر مین اقامت اوسے سخت ناگوار گذرنے لگی۔ اوس نے سلجوقی خاندان کے ایک بادشاہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ جس کا نام سلطان غیاث الدین مسعود بن غیاث الدین محمد بن ملک شاہ (والی عراق) تھا۔ اور جس کا ذکر آئندہ[3] آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور لالا یعنی خواجہ سرا سے جو بادشاہ کی اولاد کا اتالیق تھا ملاقات پیدا کر لی۔ لالا نے دیکھا تو اوسے دور اندیش اور ہر ایک کام کے لائق پایا۔ اوس کی عزت کرنے اور دوسرون پر اوسے تفوق دیکر اپنے کام مین اوس سے مدد لینے لگا۔ یہان تک کہ جس وقت اوسے فرصت نہ ہوتی تو سلطان مسعود کے بچون کے ساتھہ بہروز کو ہی ہواخوری کو بھیجدیتا۔ کہین سلطان نے ایک روز اوسے اپنے بچون کے ساتھہ دیکھہ لیا لالا پر بڑا ناراض ہوا۔ لیکن اوس نے بادشاہ سے بہروز کی تعریف کی۔ اور اوسکی دیانت و عفت اور دانائی کا بادشاہ سے ذکر کیا۔ پھر اوسے کبھی کبھی سلطان کی خدمت مین بھی کہیجنے لگا۔

بادشاہ بھی اوس سے خوش ہوا۔ شطرنج و نرد بھی اوس کے ساتھ کھیلنے لگا۔ رفتہ رفتہ سلطان کے مزاج مین ایسا دخل پایا کہ جب لالا مر گیا تو اوس نے اسی کو اوس کی جگہہ مقرر کر دیا۔ اور امور مہمہ مین بھی اوس سے کام لینے لگا۔ اپنی اولاد اوس کے سپرد کر دی جس سے تمام ملک مین اس کا نام مشہور ہو گیا۔ اب بہروز کو اپنا قدیمی دوست ابن شادی یاد آیا۔ اوس کے شہر سے اوسے بولا بھیجا کہ جو نعمتین اوسے حاصل ہوئی ہین اوسے آکر دیکھے اور اللہ تعالے نے اوس پر جو نوازش کی ہے اوس مین آکر شریک ہوئے اور یہ معلوم کرکے وہ اوسے بحصول نہین گیا ہے۔ جب ابن شادی اوس پاس آیا تو نہایت اکرام و اعزاز کیا۔ اور اوسکو بہت کچھہ انعام دیا۔

اتفاقاً سلطان کو یہ مناسب معلوم ہوا۔ کہ مجاہد مذکور کو بغداد مین والی اور اپنا نائب کرکے بھیجے۔ سلجوقیون کی یہی عادت تھی کہ اپنے نواب وہان بھیجا کرتے تھے۔ جب وہان گیا تو شادی بھی اوس کے ساتھ گیا۔ اور اوس کی اولاد بھی سب اوس کے ساتھ گئی۔ پھر سلطان نے بہروز کو قلعہ تکریت بھی دیدیا۔ بہروز کے پاس اور کون تھا جس پر شادی کے برابر اوسے اعتبار رہتا۔ بہروز نے شادی کو ہی وہان بھیجدیا۔ یہ وہان گیا اور مدت تک رہ کر مر گیا۔ اوس کے بعد اوس کا ہی بیٹا نجم الدین ایوب اوس کا قایم مقام ہوا۔ اور اوس علاقہ کا ایسا انتظام کیا کہ بہروز بھی اوس سے خوش ہو گیا۔ اور اوس پر بہت عنایت کرنے لگا۔ یہ نجم الدین اپنے بھائی اسد الدین (۵) شیرکوہ سے جس کا ذکر آئندہ آئیگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ عمر مین بڑا تھا۔ مین کہتا ہون۔ یہ جو حال مین نے اوپر لکہا اس مین اور اوس ذکر مین جو صلاح الدین کے بیان مین آئیگا کسی قدر اختلاف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر اس مین شک نہین کہ دونو مضامین کے دیکھنے سے مطلب خوب معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھہ اوسے بھی دیکھنا چاہیئے اوسی مقام پر مین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عماد الدین زنگی صاحب الموصل اور نجم الدین ایوب و شیرکوہ کے درمیان کیسے شناسائی پیدا ہوئی تھی۔ اوس کے اعادہ کی یہان حاجت (۶) نہین ہے۔

اتفاقاً ایک مرتبہ قلعہ تکریت سے ایک عورت قضائے حاجت کے لئے نکلی۔ جب لوٹی تو اوس کا گذر نجم الدین ایوب اور اوس کے بھائی اسد الدین شیرکوہ پر ہوا۔ عورت روتی جاتی تھی۔ اونھون نے پوچھا کیون روتی ہے۔ کہا جب مین قلعہ کے دروازہ مین گئی تو سپہ (۷) سالار نے میری عزت لے لی۔ یہ سنتے ہی شیرکوہ اوٹھا اور سپہ سالار کے ہی ہتھیار لے کر اوسے مارا۔ اور جان سے قتل کر دیا۔ نجم الدین ایوب نے اسواسطے اپنے بھائی کو گرفتار کر لیا۔ اور بہروز کو یہ سب واقعہ لکھہ بھیجا۔ اور کہا کہ اس معاملہ مین جو آپ فرمائین اوسکے

مطابق تعمیل کیجائے۔ پہر وزیر نے جواب مین لکھا۔ کہ تمھارے باپ کا مجھپر بڑا حق ہے مجھہ سے اور اوس سے بڑی دوستی تھی۔ یہ ممکن نہین کہ مین تمہارے ساتہہ کچھہ برائی سے پیش آؤن۔ لیکن مین اتنا چاہتا ہون۔ کہ تم میری نوکری چھوڑ دو۔ اور میرے شہر سے نکلکر دوسری جگہہ جہان تمھارا جی چاہے جاکر نوکری کرلو۔ جب یہہ جواب پہونچا تو اب اون کا تکریت مین قیام غیر ممکن ہوگیا۔ مجبوراً وہان سے نکلے اور موصل کو چلے گئے۔ وہانکا حاکم اتابک عماد الدین زنگی تھا۔ اوس نے پہلی شناسائی کی وجہ سے ان کی بڑی خاطرداری کی۔ اور نہایت انعام واکرام کے ساتہہ پیش آیا۔ اور ایک بہت اچھی جاگیر انہین عنایت کی۔ پہر جب اتابک قلعہ بعلبک کا بھی مالک ہوگیا۔ تو نجم الدین ایوب کو وہان اپنا خلیفہ کردیا۔ یہ سب اوس کے بیٹے صلاح الدین کے حالات مین مذکور ہوا ہے۔ صرف عبارت کا ہی فرق ہے۔ مین نے بعلبک مین ایک خانقاہ صوفیہ کی دیکھی ہے۔ اوسے نجمیہ کہتے ہین جو اس کے نام سے منسوب ہے۔ جب یہہ وہان تھا تو اسی نے اوسے تعمیر کرایا تھا۔ یہ شخص بڑا مبارک کثیر الصلاح نیکون پر مہربان نیک نیت خوش اخلاق تھا۔ صلاح الدین کے تذکرے کے شروع مین کچھہ کچھہ اوس کے باپ نجم الدین ایوب کا بھی ذکر درج ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ زنگی نے اسے بعلبک مین کیسے مقرر کیا۔ اور اوس کے بعد دمشق مین وہ کسطرح پہونچا۔ یہان اون کے بیان کی ضرورت نہین جب اوس کا بھائی اسد الدین شیرکوہ شاور کی مدد کے واسطے جس کا ذکر مین اون دونون[8] کے بیان مین کرونگا انشاء اللہ تعالے مصر کو گیا۔ تو نجم الدین ایوب اوس زمانہ مین نور الدین محمود[9] بن زنگی کی خدمت مین دمشق مین تھا۔ جب عاضد والی مصر اکے زمانہ مین صلاح الدین نجم الدین ایوب کا بیٹا دیار مصر کا وزیر مقرر ہوا تو عاضد نے شام سے اوس کے باپ کو بلوایا۔ نور الدین نے سامان سفر درست کرکے اوسے روانہ کردیا۔ وہ قاہرہ مین ۲۴ر رجب ۵۶۵ھ (اپریل ۱۱۷۰ء) کو داخل ہوا۔ صلاح الدین یوسف کی خاطرداری کے سبب سے عاضد اوس کے باپ کی پیشوائی کے لئے قاہرہ سے باہر آیا۔ صلاح الدین یوسف بھی جب باپ پاس آیا تو جس طرح بیٹے کو سزاوار ہے باپ کی تعظیم بجالایا۔ اور اپنی وزارت کا اقتدار باپ کی نذر کیا۔ مگر نجم الدین نے لینے سے انکار کیا اور کہا بیٹے یہ مرتبہ اور درجہ جو خدائے تعالی نے تجھے دیا ہے محض اس سبب سے دیا ہے کہ تو اس کے لایق ہے۔ یہ مناسب نہین کہ اس سعادت کو تو اپنی جگہہ سے متغیر کردے پھر یہ ہمیشہ اپنے بیٹے کے پاس رہا۔ جہان کہ آخر کار اوس کا بیٹا صلاح الدین اوس ملک کا بادشاہ ہوگیا جیسا کہ اوس کے بیان مین آئیگا۔

پھر ایک مرتبہ صلاح الدین کرک کو گیا - اوس کا محاصرہ کرے - اوس کا باپ قاہرہ مین تھا - ایک روز ہوا خوری
کو چلا جیسے کہ اہل لشکر کی عادت ہوتی ہے - اور قاہرہ کے ایک دروازہ سے جس کا نام باب النصر ہے - قدم
باہر رکھا - یکایک گھوڑے نے ایسی ٹھوکر کھائی - کہ نجم الدین ایوب راستہ کے عین وسط مین گر پڑا - یہ واقعہ
روز دوشنبہ ۱۸ - ذی الحجہ ۵۶۸ھ (آخر جولائی ۱۱۷۳ء) کا ہے - لوگ اوٹھا کر اوسے گھر کو لیگئے - اوس ما
سے ایسا صدمہ ہوا کہ بروز چہارشنبہ ۲۷ ماہ مذکور کو رہگرائے عالم بقا ہوا - یہ بات مورخین مین سے بہت
لوگون نے لکھی ہے - جن مین عماد الدین کاتب اصفہانی بھی داخل ہے مگر اوس نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ
بروز سہ شنبہ اوس کی وفات ہوئی ہے لیکن مین نے کمال الدین بن العدیم کی تاریخ مین ایک فصل لکھی
دیکھی ہے جو اوس نے عضد الدولہ مرہف بن اسامہ بن منقذ کے تعلیق سے نقل کی ہے - اوس مین وہ
کہتا ہے کہ بروز دوشنبہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ مذکور کو اوس کا انتقال ہوا ہے - اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
عضد الدین کو یہ وہم اس سے پیدا ہوا ہے کہ اس کے نزدیک جس روز وہ گھوڑے پر سے گرا ہے اسی روز
مرگیا ہے کیونکہ یہ تاریخ اوس کے گھوڑے پر سے گرنے کی ہے - نہ اوس کے مرنے کی - واللہ اعلم -
غرض جب وہ مرگیا - تو اوسے اوس کے بھائی اسد الدین شیرکوہ کے برابر دار السلطانیہ کے ایک حجرہ مین
دفن کر دیا - اس کے بعد ان دونون کو مدینہ منورہ کو لے گئے - علی ساکنہا افضل الصلواۃ والسلام - مین نے
تاریخ قاضی فاضل مین دیکھا ہے جو اوس نے ایام وار بنائی اور اوس کے خود ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور اس
مین وہ ہر روز کے واقعات کا ذکر کرتا ہے کہ بروز پنجشنبہ ۴ صفر ۵۸۰ھ (۱۱۸۴ء)
کو بدر الدین کا خط جو پہلے اسد الدین شیرکوہ کا مملوک تھا مدینہ سے پہونچا - جس مین لکھا تھا کہ امیر نجم الدین
ایوب اور اسد الدین شیرکوہ دونون کے تابوت پہونچے اور حجرہ مقدسہ نبویہ کے برابر اون کو اونکی تربتون
مین رکھوا گیا اللہ تعالی اون دونون کو اس مجاورت سے نفع عطا فرمائے - جب صلاح الدین کرک سے
دیار مصر کو واپس ہوا تو راستہ مین باپ کے مرنے کی خبر پہونچی - اوسے نہایت ہی رنج و غم ہوا خصوصاً اس وجہ
سے کہ باپ کے اخیر وقت مین وہ اوس کے پاس حاضر نہ تھا - اوس نے اپنے بھتیجے عز الدین فرخ شاہ بن
شاہنشاہ بن ایوب صاحب بعلبک کو اوس کے دادا نجم الدین ایوب کی تعزیت مین ایک خط لکھا ہے - جو
قاضی فاضل کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اوس مین یہ فقرہ بھی ہے جو مصیبت کہ ہمارے مولی مرحوم غفر اللہ ذنبہ
وسقی بالرحمۃ تربہ پر پڑی ہے اوس سے صدمہ عظیم اور سخت رنج و غم ہوا ہے اور یہ اور بھی بڑی حسرت کا باعث

ہے کہ اوس وقت ہی جو موجود تھے ۔ چاہتے ہین کہ صبر کرین ۔ مگر ہو نہین سکتا اشک جاری ہین ۔ افسوس اس اشخو بیا ۔ جس نے ہمارا صبر و تسلی مفقود کر دیا ۔ اور جتنی مصیبتین ہین اوس کے مقابلہ مین سب ہیچ ہین ۔ خیر و برکت اوس کے فقدان سے معدوم ہو گئی ۔ جیسے ہم پہلے مجتمع تھے اب سب الگ الگ ریزہ ریزہ ہو گئے

وَتَخَطَّفَتْهُ يَدُ الرَّدَىٰ فِي غَيْبَتِي — هَبْنِي حَضَرْتُ فَكُنْتُ مَاذَا أَصْنَعُ

موت کے ہاتھ نے میری غیبت مین اوسے اوچک لیا ۔ اور اگر فرض کرو مین موجود بھی ہوتا تو کیا کرتا (کچھ بھی نہین)

فقیہ عُمارہ الیمنی[12] نے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ آتا ہے اس کے مرثیہ مین ایک طویل قصیدہ لکھا ہے ۔ اوس مین اکثر شعر اچھے ہین ۔ اور اول شعر یہ ہے ۔

هِيَ الصَّدْمَةُ الْأُولَىٰ فَمَنْ بَانَ صَبْرُهُ — عَلَىٰ هَوْلِ مَلْقَاهُ تَضَاعَفَ أَجْرُهُ

یہ بہت ہی بڑا صدمہ ہے ۔ جو کوئی اس ہول و دہشت کے مقابلہ مین صبر و استقلال کا اظہار کرے اوسے دو چند اجر ملیگا ۔

ابن اَبِی الطے اویب[13] حلبی نے اپنی تاریخ کبیر مین لکھا ہے کہ نجم الدین ایوب ملک سیستان اور بعض کہتے ہین کہ جُور مین پیدا ہوا تھا ۔ اور موصل مین پرورش پائی تھی ۔ اس قول کی تائید کسی نے نہین کی ہے ۔ یہ اوسی کا فقط قول ہے ۔ مین نے اس کا ذکر یہان اس لئے کر دیا ہے کہ جو کوئی اس فن سے واقف نہین وہ اسے دیکھکر صحیح نہ سمجھ جائے ۔ کیونکہ یہ صحیح نہین ۔ بلکہ صحیح وہ ہی ہے جو مین نے اول لکھا ہے ۔

شادی[14] بشین معجمہ و الف و دال مہلہ و یائے تحتانیہ عجمی لفظ ہے اور اوس کے معنی عربی مین فرحان کے ہین دُوِین بضم دال مہلہ و واؤ مکسورہ و یا و نون اقلیم آذربائیجان کے آخر مین شمال کی جانب بلاد کرم کے متصل ایک شہر ہے ۔ دُوِینی اور دَوَنی بفتح واو اوس کی طرف نسبت ہوتی ہے واللہ اعلم ۔ مسجد اور حوض جو شہر قاہرہ مین باب النصر سے باہر دکھائی دیتے ہین اور جنھین مین نے خود بھی دیکھا ہے ۔ وہ اسی نجم الدین ایوب کی بنائی ہوئی ہین ۔ وہان جو پتھر حوض کے اوپر لگا ہوا ہے اوس سے بنائے حوض کی تاریخ ۵۶۶ھ (۱۱۷۰ء) معلوم ہوتی ہے ۔ رحمہ اللہ تعالیٰ و قدس روحہ ۔

(۱) دُوِین یا دَوِین شہر تُوِین واقع ارمنیہ کا یونانیہ عربی نام ہے

(۲) دیکھو تذکرہ ۸۱۷ ۔

(۳) دیکھو تذکرہ ۶۹۱ ۔

(۴) شَطرَنج بفتح یا شِطرَنج بکسر اول فارسی لفظ کا معرب ہے ۔ عربی مین دوسری صورت اچھی سمجھی جاتی تھی ۔ وہ ذہبی کے نزدیک

الفاظ کے ہم وزن ہے۔ اس کی اصل کئی طرح پر بتاتے ہین۔ بعض صدرنج کہتے ہین کیونکہ او... ہین کھیلتے وقت بہت

رنج متفکر کرنا پڑتی ہے۔ بعض شاہ رنج کہتے ہین کیونکہ اوسے بادشاہ کھیلتے اور اونہین اوس مین رنج اوٹھانا پڑ...

کوئی شُدرنج اوس کی اصل ٹھہراتے ہین کیونکہ اوس کے کھیلنے سے رنج جاتا رہتا ہے۔ صدرنگ بھی بعضون نے اصل

بتائی ہے۔ لیکن اکثر اوسے شش رنگ سے لیتے ہین۔ اوس مین چھہ قسم کے مہرے ہوتے ہین۔ شاہ فرزین فیل فرس

رخ پیادگان نرد کا کھیل اردشیر بن بابک بادشاہ فارس کی ایجاد ہے۔ اسی واسطے اسے نردشیر بھی بولتے ہین۔

(۵) دیکھو تذکرہ ۲۷۷۔

(۶) "مین کہتا ہون" سے لیکر "حاجت نہین ہے" تک ابن خلکان کی اپنی عبارت ہے۔ اس کے بعد پھر پہلے مؤرخ کی روایت ہے

(۷) دیکھو تذکرہ ۱۰۰ نوٹ ۱

(۸) دیکھو تذکرہ شادر ۲۶۹ اور تذکرہ شیرکوہ ۲۷۷

(۹) دیکھو تذکرہ ۶۸۲

(۱۰) مسٹر ڈی ساسی نے بھی اس مورخ کا حال لکھا ہے۔ اور مسٹر فریٹیگ نے بھی سنہ ۶۶۰ھ (۱۲۶۲ء) مین اس نے

وفات پائی ہے۔ مگر یہ فقرہ جس کا ابن خلکان یہان حوالہ دیتا ہے زبدۃ الحلب مین نہین ہے۔ برخلاف اس کے اوس

کتاب مین ایوب کی موت ۲۸ ذی الحجہ کو لکھی ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ یہ فقرہ جس کا یہان حوالہ دیا گیا ہے بُغیات الطلب

مین ہو جس مین حلب کے اکابر و اعیان کے تذکرہ لکھے گئے ہین۔

(۱۱) دیکھو تذکرہ ۶۴ نوٹ ۵

(۱۲) ابن ابی الطے یحیٰی ابن حُمَیدہ حلبی نے حلب کی ایک سن وار تاریخ لکھی ہے۔ جس کا نام اوس نے معادن الذہب

فی تاریخ الحلب رکھا ہے۔ یہ شخص سنہ ۶۳۰ھ (۱۲۳۲ء) مین مرا ہے۔ از حاجی خلیفہ۔

(۱۳) کوہ جُور ملک ارمینیہ کے ایک حصہ کا نام ہے۔ جو دیاربکر کی سرحد پر واقع ہے۔ اور جہان آرمینیون کے بہت قلعہ بنے

ہوئے اور کثرت سے دیہات آباد ہین۔ از مراصد الاطلاع۔

(۱۴) فرحان کے معنی ہین شادان۔ یہان فرح ہونا چاہیئے تھا جس کے معنی خوشی کے ہین۔

یہان جلد دوم ختم ہوی۔ اس کے بعد تیسری جلد مین سب سے اول تذکرہ نمبر ۱۰۵۔ ابو منادبادیس کا ہے۔